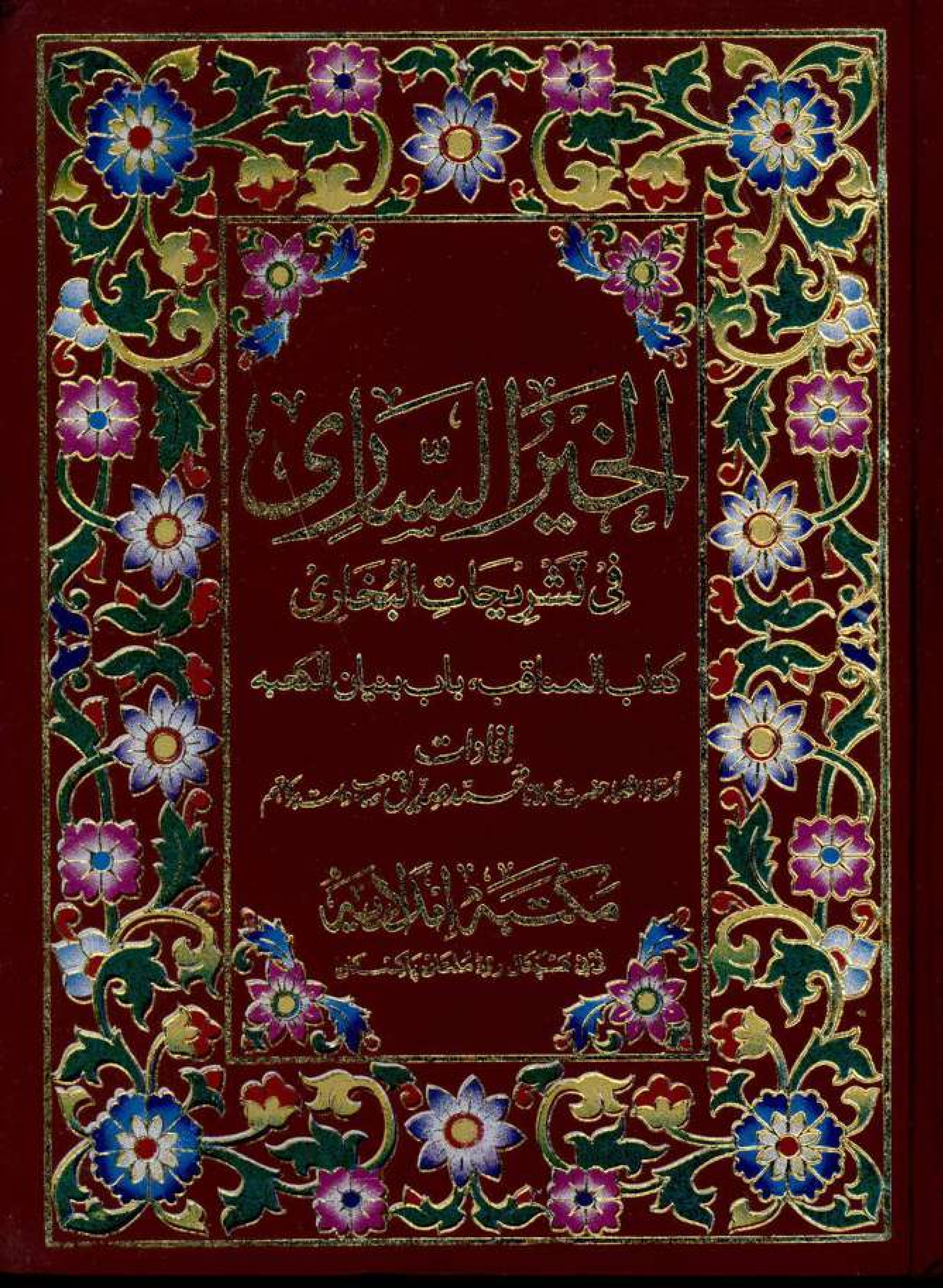
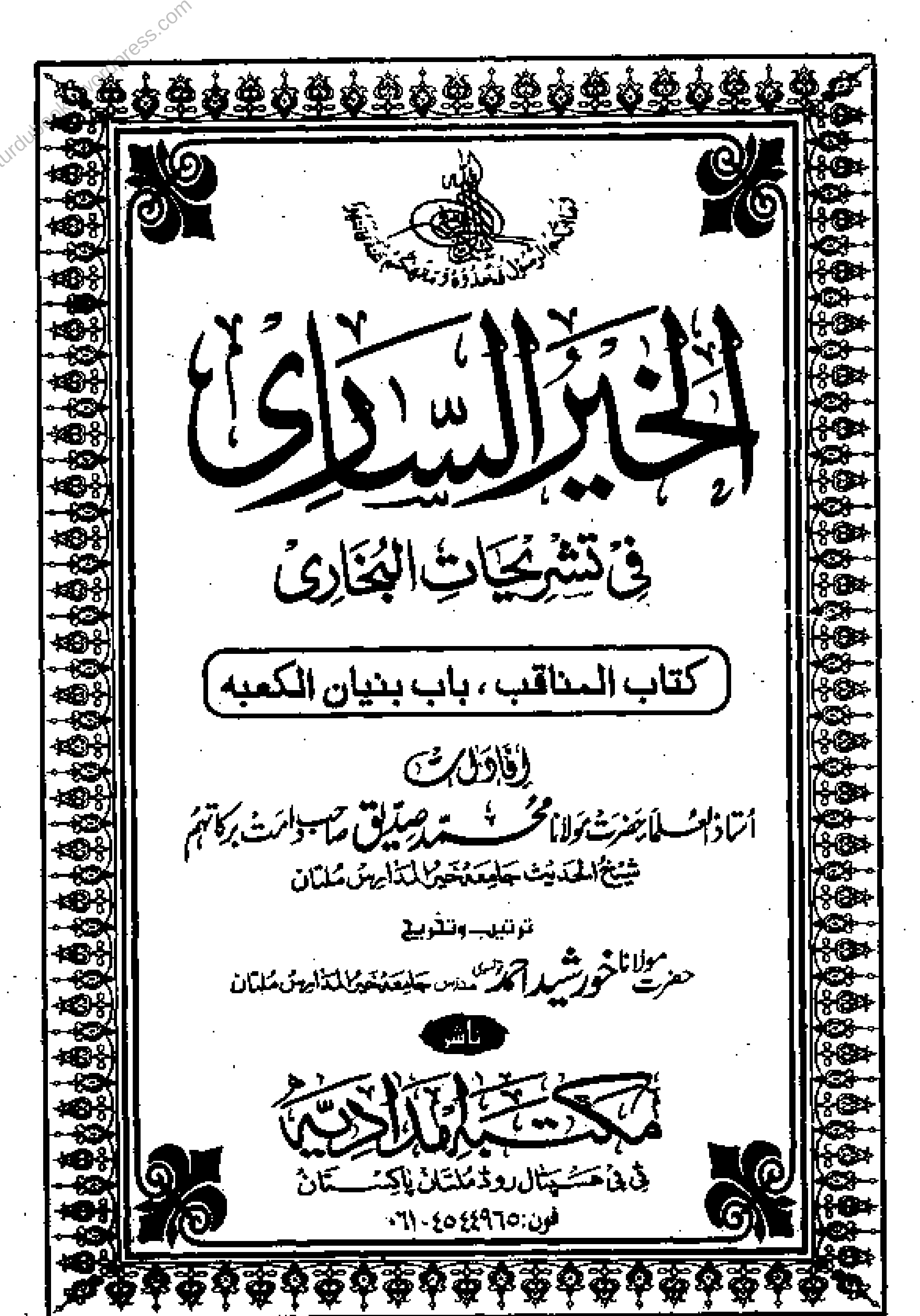

الخیر الساری
فی تشریحات البخاری
کتاب المناقب، باب بنیان الکعبہ
افادات
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم
مکتبہ امدادیہ
ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان



الخير الساري

في تشريحات البخاري

كتاب المناقب، باب بنيان الكعبه

افادات

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم

شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

ترتیب وتخریج

حضرت مولانا خورشید احمد تونسوی مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

ناشر

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

فون: ۰۶۱-۴۵۴۴۹۶۵



جملہ حقوق کتابت وطباعت بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:............... الخیرالساری فی تشریحات البخاری (کتاب المناقب، باب بنیان الکعبہ)

افادات:............... استاذ العلماء حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس، ملتان

ترتیب وتخریج:.......... حضرت مولانا خورشید احمد صاحب تونسوی (فاضل ومدرس جامعہ خیرالمدارس، ملتان)

کمپوزنگ:............... مولانا محمد یحییٰ انصاری (مدرس جامعہ خیرالمدارس ملتان)، مولوی محمد اسمٰعیل اور مولوی اختر رسول (فاضل جامعہ خیرالمدارس)

ناشر:............... مکتبہ امدادیہ، ٹی بی ہسپتال روڈ، ملتان

اشاعتِ اوّل:............... ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ ...... دسمبر ۲۰۰۸ء



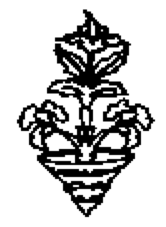
۱:...... مولانا میمون احمد صاحب (مدرس جامعہ خیرالمدارس، ملتان)

۲:...... مولانا محفوظ احمد صاحب (خطیب جامع مسجد غلہ منڈی، صادق آباد)

۳:...... مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، لاہور

۴:...... قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

۵:...... کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی



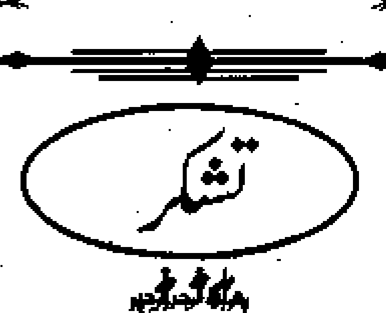


اس کتاب کی تصحیح میں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی معلوم ہو تو ناشر یا مصنف مدظلہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ اس کی آئندہ اشاعت میں تصحیح کردی جائے۔ (ناشر)






تمت



تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور پاک ﷺ نے فرمایا (من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ) اس حدیث پاک کے تقاضا سے بندہ ان بعض حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے جنہوں نے ترتیب وتخریج میں حصہ لیا۔

اولاً:...... بندہ کی تدریسی تقریر کتاب الجہاد سے مولوی اختر رسول سلمہٗ فاضل خیر المدارس نے ضبط کی لیکن اس میں کچھ قابل اصلاح امور تھے جس کو مولوی خورشید احمد صاحب سلمہٗ مدرس جامعہ خیر المدارس کی مساعی جمیلہ سے پورا کیا گیا انہوں نے صرف اصلاح ہی نہیں کی بلکہ اس کو قابل اشاعت بنا دیا اور مولوی اختر رسول سلمہٗ نے اس کی تصحیح میں سعی بلیغ فرمائی۔

ثانیاً:...... جامعہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا شیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا شبیر الحق صاحب مدظلہٗ جنہوں نے نظر ثانی کر کے مفید مشوروں سے نوازا۔

ثالثاً:...... عزیزم مولوی محمد یحیٰ سلمہٗ (مدرس جامعہ ہذا) ومولوی محمد اسمٰعیل سلمہٗ (فاضل خیر المدارس) اور مولوی اختر رسول سلمہٗ جنہوں نے کتابت فرمائی۔

جس کے نتیجے میں الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی ایک نئی جلد از کتاب المناقب اور باب بنیان الکعبہ آپ کے سامنے آرہی ہے۔

فقط

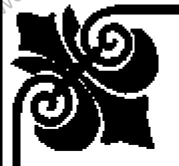
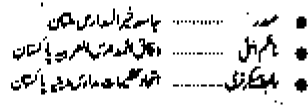
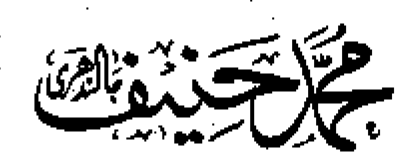
بندہ محمد صدیق غفرلہٗ

خادم الحدیث جامعہ خیر المدارس، ملتان

۹/دسمبر ۲۰۰۸ء ...... ۱۰/ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ



2/2




(آیۃ الخیر یادگار اسلاف حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری زید مجدھم مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان)

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اُفقِ حدیث پر امیر المومنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۲۵۶ھ) کا نام و مقام اس طرح نمایاں اور ممتاز ہے جیسے ہمارے نظامِ شمسی میں آفتاب کا وجود۔ آپؒ کے علم و عرفان اور خدمتِ حدیث سے کروڑوں انسان مستفید ہوئے اور قیامت تک یہ چشمۂ فیض ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

امام ترمذیؒ نے آپؒ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا: ''میں نے عراق و خراسان میں کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو احادیث کی تاریخ و علل اور اسانید کی جان پہچان میں امام بخاریؒ سے بڑھ کر ہو''۔

امام مسلمؒ نے فرمایا: اشهد انه ليس في الدنيا مثله ''میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؒ جیسے محدث روئے زمین پر نہیں ہے''۔

امام علی بن المدینیؒ فرماتے ہیں: ''میں نے امام بخاریؒ جیسا انسان نہیں دیکھا، خود امام بخاریؒ نے بھی اپنے جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا''۔

امام بخاریؒ کی تصانیف بیس (۲۰) سے زائد ہیں۔ ان میں آپؒ کی شہرہ آفاق تالیف **''الجامع الصحیح''** کو ہر زمانہ میں اس کی خصوصیات کی بناء پر ممتاز مقام حاصل رہا ہے اور اس کی تدریس و تعلیم کا فریضہ ہر دور میں بلند پایہ محدثین اور اہلِ فن نے سرانجام دیا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد پنجاب میں میرے جدِّ امجد استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ نے جامعہ خیر المدارس میں سب سے پہلے مکمل درسِ نظامی اور دورۂ حدیث شریف کی تعلیم کا آغاز فرمایا۔ اسی سال آپؒ سے بخاری شریف پڑھنے والوں میں آپؒ کے محبوب شاگرد استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم بھی تھے۔ فراغت کے بعد حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم نے خیر المدارس میں تدریس کا آغاز فرمایا اور درسِ نظامی



کی بیشتر کتب کی تدریس حضرت دادا جانؒ کی نگرانی و سرپرستی اور رہنمائی میں مکمل کی۔

حضرت دادا جانؒ کا اسلوبِ تدریس اور اندازِ تعلیم و تفہیم دیگر مدرسین سے جداگانہ تھا۔ طویل مباحث کو اختصار و جامعیت کے ساتھ چند الفاظ میں بیان کر دینا آپؒ کا امتیازی وصف تھا۔ آپؒ کا یہی رنگ جامعہ کے موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم کی تدریس میں جھلکتا ہے جو جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیری قدس سرہٗ کی رحلت کے بعد کم و بیش بیس سال سے جامعہ میں بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔

آپؒ علوم و معارف اور اندازِ تدریس میں حضرت دادا جانؒ کے جانشین ہیں۔ آپ نے زمانۂ طالب علمی میں حضرت دادا جانؒ کی املائی تقاریر اور افادات وارشادات کو بالالتزام قلمبند فرمایا اس لئے آپ کی تدریس میں وہی دقتِ نظر، تبحرِ علم، تعمقِ فکر اور فقہی گہرائی نظر آتی ہے۔

حضرت مولاناؒ نے حضرت دادا جانؒ کی املائی تقاریر و افادات کو بنیاد بنا کر نہایت مفید علمی اضافوں کے ساتھ بخاری شریف کی شرح **"الخیر الساری فی تشریحات البخاری"** تالیف فرمائی ہے جس کی اب تک چار جلدیں اپنی افادیت و نافعیت اور علمی مقام کی وجہ سے اہلِ علم و فضل میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔

بحمد اللہ اب اس سلسلۃ الذہب کی پانچویں اور چھٹی کڑی منظرِ عام پر آ رہی ہے جو "کتاب بدء الخلق" اور "کتاب المناقب" کی اہم مباحث پر مشتمل ہے۔ سابقہ جلدوں کی طرح ان جلدوں پر بھی تخریج و مراجعت اور نظرِ ثانی کا فریضہ جامعہ کے استاذ مولانا خورشید احمد تونسوی نے انجام دیا ہے۔

میری ناچیز رائے میں "الخیر الساری" دورۂ حدیث کے طلبہ و طالبات کو بہت سی درسی شروح اور تعلیقات سے بے نیاز کر دے گی اور اساتذۂ حدیث کے لئے بھی یہ شرح ایک گرانقدر رہنما اور کلید ثابت ہوگی۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ حضرت مولانا کے فیوض و برکات کو تادیر جامعہ پر سایہ فگن رکھیں اور طلبۂ عزیز ان کے علوم و معارف سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

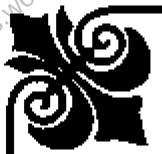
والسلام

محمد حنیف جالندھری

مہتمم جامعہ خیر المدارس، ملتان




۹/دسمبر ۲۰۰۸ء ...... ۱۰/ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ





عرضِ مرتب

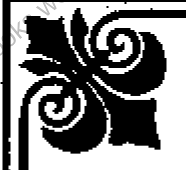
الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین۔

اما بعد:..... اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل وانعام ہے کہ اس نے الخیرالساری فی تشریحات البخاری کی پانچویں اور چھٹی جلد کی ترتیب اور تخریج کی ہمت اور توفیق عطا فرمائی۔

طلبہ، علماء، اورطالبات، عالمات کے لئے یہ خالص علمی تحفہ ہے اس کی قدر کیجئے اور پہلی جلدوں کی طرح اس سے بھی فائدہ اٹھایئے اس کے مندرجات حضرت الاستاد مدظلہٗ العالی کے وہ ارشادات ہیں جنہیں مولوی اختر رسول سلمہٗ نے قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور یہ درحقیقت خیر مجسم، بانیٔ جامعہ خیرالمدارس ملتان مولانا خیر محمد جالندھری نوراللہ مرقدہٗ کا درسی، تعلیمی فیض ہے جو جاری وساری ہے۔اللہ پاک اسے عام فرمائے اور پہلی چار جلدوں کی طرح ان کو بھی قبولیت سے نوازے۔ آمین!

قارئین کرام! مسلسل دو سال سے آپ کا مطالبہ اور شوق معلوم ہوتا رہااور آپ کا اصرار بھی حد سے بڑھتا رہا لیکن بندہ کی جامعہ خیرالمدارس، ملتان میں تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ انتظامی (ناظم دارالاقامہ، ناظم مطبخ) ذمہ داریوں کی وجہ سے آپ کو انتظار کی تکلیف برداشت کرنا پڑی۔یہ بھی حقیقت ہے کہ انتظار کے بعد حاصل ہونے والی چیز بڑی عزیز اور محبوب ہوا کرتی ہے۔پہلے تو ہر سال کے آخر میں ایک جلد تیار ہوکر آپ کے مبارک ہاتھوں میں پہنچتی اور آپ کی پاکیزہ نظروں سے گزرتی، قلب و دماغ میں جاگزیں ہوکر آپ کی زبان سے دادِ تحسین وصول کرتی تھی۔اب دو سال بعد کتاب بدء الخلق سے لے کر بخاری شریف جلد اول کے آخر تک دو جلدیں ترتیب وتخریج سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہیں۔ ان میں وہی انداز اور طریق اپنایا گیا جو پہلی جلدوں میں اختیار کیا گیا تھا۔ دیر آید درست آید کا مصداق بھی سمجھ آ گیا ہے۔ ،تاخیر ہوئی تقصیر نہیں۔ امید ہے ان دو جلدوں کو بھی تحقیقی نظروں سے دیکھنا پسند فرمائیں گے۔مکمل پڑھنے کے بعد اپنے خیالات،تصورات اور جذبات کا اظہار بھی فرمائیں گے۔




قارئین کرام!

میرے لئے اتنا عظیم اور مشکل کام کر لینا نہ صرف یہ کہ حدیث کی خدمت ہے بلکہ سعادت اور عظمت بھی ہے۔ ترتیب و تخریج بہت ہی صبر آزما اور مشکل کام ہے۔ (میرے لئے) اس کا آسان ہو جانا اور دو جلدوں کا ایک ساتھ تیار ہو کر منظرِ عام پر آنا اور لانا یہ اللہ پاک کی مہربانی اور کرم ہی ہے۔ اللہ پاک کی مہربانی اور شفقت کو متوجہ کرنے کے لئے آپ حضرات کی دعائیں کار فرما رہیں اور تخریج کے کام میں مزید بہتری لانے کے لئے حضرت الاستاد مدظلہ کی حوصلہ افزائی شامل حال رہی۔

الحمد للہ! حضرت کی توجہات اور ہدایات سے دو جلدیں تیار ہوئیں۔ ان دو جلدوں کی تیاری میں مولوی اختر رسول (متعلم تخصص فی التصنیف جامعہ ہذا) کی معاونت بھی حاصل رہی۔

محترم قارئین! اپنی طرف سے بھرپور کوشش کی گئی کہ اس میں کسی قسم کی غلطی نہ رہے۔ متعدد بار اس کی پروف ریڈنگ کی اور کرائی گئی تاکہ غلطی کا امکان اور گمان بھی جاتا رہے لیکن اس کے باوجود اتنے عظیم الشان کام میں غلطی کا امکان نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ اگر کہیں کوئی لغزش نظر آئے تو حسب سابق اطلاع فرمائیں تاکہ آئندہ طباعت میں اس کی تصحیح کر لی جائے۔

آخر میں التماس ہے کہ اپنی سحرگاہی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل کر لیں کہ اللہ پاک الخیر الساری فی تشریحات البخاری کی تکمیل کروا کر شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کی نجات کا سبب بنائے اور ہم سب کی اولادوں کو بخاری شریف پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے والا بنائے۔ آمین!

خورشید احمد (تونسوی)

فاضل و مدرس جامعہ خیر المدارس، ملتان

۱۱/ رمضان المبارک ۱۴۲۹ھ ...... بروز جمعۃ المبارک ...... ۱۲/ ستمبر ۲۰۰۸ء




اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

﴿۱﴾

باب المناقب

یہ باب مفاخر ومکارم کے بیان میں ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مناقب:...... بعض نسخوں میں ہے کتاب المناقب اور بعض نسخوں میں مناقب کا لفظ نہیں ہے بلکہ باب وقول اللہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی (پارہ ۲۶ آیت ۱۳ سورۃ الحجرات) ہے۔ پہلے نسخہ کی بناء پر یہ مستقل کتاب ہے اور دوسرے نسخہ کی بناء پر یہ مستقل کتاب نہیں بلکہ کتاب احادیث الانبیاء کا حصہ ہے۔ ثانی اولیٰ ہے۔ مصنف کے طرز سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ احادیث الانبیاء کو علی الاطلاق بیان کرنا چاہتے ہیں۔

مناقب، نقبة سے لیا گیا ہے۔ امام تبریزیؒ فرماتے ہیں کہ المناقب، المکارم واحدها المنقبة (نقبة کا معنی پتھر میں سوراخ کرنا) اور مناقب بھی حاسدوں کے دلوں میں سوراخ کرتے ہیں یعنی اثر انداز ہوتے ہیں۔

وقول اللہ تعالیٰ یا ایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثی الآیة
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مِنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی:...... مراد حضرت آدم وحوا علیہما السلام ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد ہیں کسی ایک کو دوسرے پر فخر کرنے کا کوئی حق نہیں۔

وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا الآیة
اور تم کو مختلف قومیں اور خاندان بنا دیا ہے (تا کہ ایک دوسرے کو پہچان سکو بیشک تم سب میں سے پرہیزگار تر اللہ کے نزدیک معزز تر ہے)
وقوله وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآئَلُوْنَ بِهٖ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے " اللہ سے تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطے سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو
وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا
اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بے شک اللہ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔"
وما ینهی من دعوی الجاهلیة الشُّعُوْبُ النسب البعید والقَبَآئِلُ دون ذلک
اور وہ جو منع کیا جاتا ہے جاہلیت کے دعویٰ یعنی طریق سے شعوب کا اطلاق دور کے نسب پر ہوتا ہے اور قبائل کا اس سے قریبی نسب پر

﴿تحقیق و تشریح﴾

وَالْاَرْحَام:...... ای اتقوا الارحام فصلوها ولا تقطعوھا۔

آیت الباب کا شان نزول:...... یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر اس وقت نازل ہوئی جب کہ حضور ﷺ نے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا تو قریش مکہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرے والد پہلے ہی وفات پاگئے ان کو یہ روز بد دیکھنا نہیں پڑا اور حارث بن ہشام نے کہا کہ کیا (نعوذ باللہ) محمد ﷺ کو اس کالے کوے کے سوا کوئی آدمی نہیں ملا جو مسجد حرام میں اذان دے۔ ابوسفیان بولے کہ میں کچھ نہیں کہتا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں کچھ کہوں گا تو آسمانوں کا مالک انہیں خبر دے دے گا چنانچہ جبرائیل تشریف لائے اور آنحضرت ﷺ کو اس تمام گفتگو کی اطلاع دی آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا انہوں نے اقرار کرلیا تو اسی پر یہ آیت نازل ہوئی جس نے بتلایا کہ فخر وعزت کی چیز درحقیقت ایمان اور تقویٰ ہے جس سے تم خالی ہو اور بلالؓ اس سے آراستہ ہیں اس لئے وہ تم سب سے افضل اور اشرف ہیں[1]

(۱) حدثنا خالد بن یزید الکاھلی قال حدثنا ابو بکر عن ابی حَصِیْن عن سعید بن جبیر
ہم سے خالد بن یزید الکاہلی نے حدیث بیان کی' کہا کہ ہم سے ابوبکر نے حدیث بیان کی، وہ ابوحصین سے وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباسؓ وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا قال
وہ ابن عباسؓ سے (آیت) وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا کے متعلق فرمایا کہ
الشعوب القبائل العظام والقبائل البطون
شعوب بڑے قبیلوں کے معنی میں ہے اور قبائل (بڑے قبیلے کی) شاخیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

الشعوب:...... دور کے نسب میں جو شامل ہیں ان کو شعوب کہتے ہیں اور جو قریب کے نسب میں داخل ہیں اُن کو قبیلہ کہتے ہیں گویا شعب' قبائل کا جامع ہوتا ہے اور قبیلہ' عمائر کا جامع ہوتا ہے۔ عمارۃ، بطون کا جامع ہوتا ہے اور بطن، افخاذ کا جامع ہوتا ہے۔ فخذ، فصائل کا جامع ہوتا ہے۔ پس خزیمہ شعب ہے، کنانہ قبیلہ ہے، قریش عمارہ ہے، قصی بطن ہے، ہاشم فخذ ہے، عباس فصیلہ ہے، بعض نے کہا کہ شعوب، بطون العجم ہیں اور قبائل بطون العرب ہیں[2]

ابوحصین:...... حاء کے فتحہ اور صاد کے کسرہ کے ساتھ ہے نام عثمان بن عاصم بن حصینؒ سدی کوفی ہے۔

---

[1] معارف القرآن ص۱۲۳، ۱۲۵، ج۸) [2] (عمدۃ القاری ص۶۲ ج۱۶)

(۲) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا یحییٰ بن سعید عن عبیداللہ قال
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی انہوں نے عبیداللہ سے کہا
حدثنی سعید بن ابی سعید عن ابیه عن ابی هریرة قال قیل یا رسول الله
مجھے سعید بن ابی سعید نے اپنے باپ سے حدیث بیان کی وہ ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ!
من اکرم الناس قال اتقاهم قالوا
لوگوں میں سب سے زیادہ شریف کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ
لیس عن هذا نسالک قال فیوسف نبی الله
ہمارا سوال اس کے متعلق نہیں ہے اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کے نبی یوسف (سب سے زیادہ شریف ہیں)

﴿تحقیق و تشریح﴾

یوسف علیہ السلام کو اکرم الناس کہا گیا کیونکہ ایک ہی نسب اور ترتیب میں یہ چوتھے نبی ہیں۔ کسی اور میں یہ خوبی جمع نہیں۔ یہ حدیث باب " اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ "[1] میں گزر چکی ہے۔

(۳) حدثنا قیس بن حفص قال حدثنا عبدالواحد قال حدثنا کلیب بن وائل
ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے کلیب بن وائل نے حدیث بیان کی
قال حدثتنی ربیبة النبی ﷺ زینب بنت ابی سلمة قال
کہا کہ مجھ سے زینب بنت ابی سلمہؓ نے بیان کیا جو نبی کریم ﷺ کی زیر پرورش رہ چکی تھیں۔ کلیب نے بیان کیا کہ
قلت لها ارأیت النبی ﷺ اکان من مضر قالت فممّن
میں نے آپ سے پوچھا "آپ کا کیا خیال ہے" کیا نبی کریم ﷺ کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا پھر کس سے تھا؟
کان الا من مضر من بنی النضر بن کنانة
یقیناً آنحضرت ﷺ مضر کی شاخ بنی النضر بن کنانہ سے تعلق رکھتے تھے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله الامن مضر فانه من الشعوب۔

ربیبة النبی ﷺ:...... آنحضرت ﷺ کی پرورش کردہ۔ کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت ام سلمہؓ سے نکاح ہو گیا تھا اس لئے حضرت زینبؓ بنت ابوسلمہ رسول اللہ ﷺ کی ربیبہ ہوئیں۔

[1] پارہ ا آیت ۱۳۳ سورۃ البقرہ)

(۴) حدثنا موسی قال حدثنا عبدالواحد قال حدثنا کلیب

ہم سے موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالواحد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے کلیب نے حدیث بیان کی

قال حدثتني ربيبة النبي ﷺ واظنها زينب قالت نهى رسول الله ﷺ

کہا مجھ سے ربیبہ، نبی کریم ﷺ نے حدیث بیان کی میرا خیال ہے کہ مراد زینبؓ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا تھا

عن الدباء والحنتم والمقير والمزفت وقلت بها اخبريني النبي ﷺ ممن كان

دباء حنتم مقیر اور مزفت کے استعمال سے اور میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ مجھے بتایئے کہ حضور ﷺ کا تعلق کس قبیلے سے تھا

من مضر كان قالت فممن كان الا من مضر كان من ولد النضر بن كنانة

کیا آپ کا تعلق مضر سے تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ پھر اور کس سے ہوسکتا ہے؟ یقیناً آپ ﷺ مضر قبیلہ اور نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حنتم:...... سبز رنگ کا گھڑا۔ **الدباء:**..... کدو سے بنایا ہوا برتن۔

مقیر:......وہ چیز جس پر زفت ملا ہوا ہو اس صورت میں مزفت کے لفظ سے تکرار لازم آئے گا اسی وجہ سے حافظ ابوذرؒ فرماتے ہیں کہ صحیح نقیر ہے بمعنی کھجور کی لکڑی کھود کر بنایا ہوا برتن، نقیر بمعنی منقر۔

المزفت:...... زفت ملا ہوا۔ زفت، لک کی طرح کی چیز ہے اس سے ذرا ہلکی سیاہی مائل ہوتی ہے اور لیس دار (چکناہٹ) ذرا زیادہ ہوتی ہے۔

فائدہ:...... یہ نہی منسوخ ہے دلیل مسلم شریف کی روایت ہے قال رسول الله ﷺ نهيتكم عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا۔[1]

واظنها زینب:...... میرا خیال یہ ہے کہ ربیبہ سے مراد حضرت زینبؓ ہیں اس (اظہار زینب) کے قائل موسیٰ بن اسماعیلؒ ہیں یا قیسؒ بن حفص؟ ظاہر یہی ہے کہ اس کے قائل موسیٰ بن اسماعیل تبوذ کی ہیں۔ کیونکہ گذشتہ روایت میں ہے کہ قیس بن حفصؒ نے تو یقین سے کہا ہے کہ ربیبہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینبؓ ہیں۔

موسیٰ بن اسماعیلؒ اور قیس بن حفصؒ دونوں کا استاد ایک (عبدالواحد) ہی ہے قیس بن حفصؒ یقین سے بیان کرتے ہیں اور موسیٰ بن اسماعیلؒ ظن سے بیان کرتے ہیں۔[2]

اخبرینی:...... کلیبؒ نے حضرت زینبؓ سے کہا کہ مجھے خبر دیجئے۔

النبی ﷺ کی ترکیب:...... یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر ممن کان ہے۔

---

[1] (مسلم شریف ص ۱۶۶ ج ۲) [2] (عمدۃ القاری ص ۲۸ ج ۱۶)

من مضر :...... یہاں ہمزۂ استفہام مقدر ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے " امن مضر کان "

الا من مضر :...... الا حرف استثناء ہے اور یہ مستثنیٰ منقطع ہے معنی ہوگا آپ ﷺ مضر قبیلہ اور نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔ یا محذوف سے استثناء ہے ای لم یکن الا من مضر .

النضر:...... نام ان کا قیس ہے۔ چہرہ کی چمک اور خوبصورتی کی وجہ سے ان کو نضر کہا جاتا تھا۔

(۵) حدثنا اسحٰق بن ابراهيم قال اخبرنا جرير عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی هريرةؓ
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں جریر نے خبر دی وہ عمارہ سے وہ ابوزرعہ سے وہ ابوہریرہؓ سے
عن رسول الله ﷺ قال تجدون الناس معادن خيارهم في الجاهلية
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا تم انسانوں کو کان کی طرح پاؤ گے جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں ان میں سے بہتر تھے
خيارهم في الاسلام اذا فقهوا وتجدون
وہ اسلام کے بعد بھی ان میں سے بہتر ہیں جبکہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو اور تم دیکھو گے کہ
خير الناس في هذا الشان اشدهم له كراهية
اس (خلافت و امارت کے) معاملے میں سب سے بہترین وہ لوگ ثابت ہوں گے جو سب سے زیادہ اسے ناپسند کرتے ہوں
وتجدون شرالناس ذا الوجهين الذی ياتی هؤلآء بوجه وياتی هؤلآء بوجه
اور تم دیکھو گے لوگوں میں سب سے بدترین شخص کو جو آتا ہے ان کے پاس ایک چہرے سے اور آتا ہے ان کے پاس دوسرے چہرے سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہاں یہ حدیث مختصر ہے امام مسلمؒ نے فضائل میں اس کو مکمل طور پر بیان فرمایا ہے۔

ابوزرعة:...... نام ہرم، عبدالرحمٰن، عمرو مختلف اقوال ہیں۔

معادن :...... معادن جمع ہے معدن کی۔ معدن وہ شے ہے جو زمین میں مستقر ہوتی ہے۔ کبھی وہ نفیس ہوتی ہے مثلاً سونا، چاندی وغیرہ اور کبھی خسیس ہوتی ہے مثلاً نمک وغیرہ

تجدون خير الناس فی هذا الشان:...... مراد امارت ہے۔

سوال:...... تمام لوگ خیر کیسے ہو گئے؟

جواب:...... (۱) مراد اس وقت ہے جبکہ تمام فضائل میں مساوی ہوں۔

جواب:...... (۲) ناس سے مراد خاص لوگ ہیں، یعنی امراء۔

خیارهم فی الجاهلية خیارهم فی الاسلام:..... ای من کان اشد فی کفرہ یکون اشد فی اسلامه.

ذا الوجهين:..... اس سے منافق مراد ہیں۔

فائدہ:..... قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے شافعیہ نے استدلال کیا امام شافعیؒ کی تقدیم پر کہ وہ دوسرے ائمہ سے مقدم ہیں کیونکہ امام شافعیؒ مکی اور قریشی ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ جاہلیت میں عرب قریش کو حرم کعبہ میں رہنے کی وجہ سے عظمت والا جانتے تھے۔

(۶) حدثنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا المغيرة عن ابی الزناد عن الاعرج
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی' کہا کہ ہم سے مغیرہ نے حدیث بیان کی، وہ ابوزناد سے وہ اعرجؒ سے
عن ابی هريرةؓ ان النبی ﷺ قال الناس تبع لقريش فی هذا الشان
وہ ابوہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ قریش کے تابع رہیں گے اس (خلافت کے) معاملے میں
مسلمهم تبع لمسلمهم وكافرهم تبع لكافرهم
ان کے مسلمان ان کے مسلمانوں کے تابع رہیں گے' اور ان کے کفار ان کے کفار کے تابع رہیں گے
والناس معادن خيارهم فی الجاهلية خيارهم فی الاسلام
اور انسانوں کی مثال کان جیسی ہے۔ ان کے جو لوگ جاہلیت کے دور میں بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی بہتر ہیں
اذا فقهوا تجدون من خير الناس
جبکہ انہوں نے دین کی سمجھ بھی حاصل کر لی ہو۔ تم دیکھو گے کہ بہترین اور لائق وہی ثابت ہوں گے
اشد الناس كراهية لهذا الشان حتى يقع فيه
جو خلافت و امارت کے عہدے کو بہت زیادہ ناپسند کرتے رہے ہوں' یہاں تک کہ انہیں اس کی ذمہ داری قبول کرنی پڑی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے مغازی میں قعنبیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یہ حدیث ابوہریرہؓ کا دوسرا طریق ہے امام بخاریؒ نے مختصر اور مطول دونوں طریقوں سے نقل کیا ہے،

تبع لقريش:..... خبر بمعنی امر کے ہے۔ یعنی قریش کے تابع ہو جاؤ اور قریش کو مقدم کرو، ان سے مقدم نہ ہو جاؤ۔ جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا تو غالب عرب نے اتباع سے توقف کیا اور کہا کہ دیکھیں گے کہ ان کی قوم کیا کرتی ہے؟ جب حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مکہ پر فتح دی تو قریش سارے مسلمان ہو گئے، ان کو دیکھ کر تمام عرب فوج در فوج دین میں داخل ہو گئے اور حضور ﷺ کی خلافت قریش میں مستمر ہو گئی۔

تو یہ ثابت ہوا کہ ان کے مسلمان مسلمانوں کے تابع اور کافران کے کافروں کے تابع ہیں۔

اشد الناس کراهية حتى يقع فيه :...... یعنی بغیر رغبت کے ان کو یہ چیز حاصل ہوئی تو وہ کراہیت زائل ہو جائے گی جب اللہ تعالیٰ کی مدد ہوگی پس وہ اپنے دین میں پختہ ہو جائیں گے۔ اب ان کے کافر ہونے کا خوف نہیں ہوگا اور بعض نے اس کا معنی یہ لکھا ہے کہ جب وہ دین میں واقع ہو جائیں گے تو ان کے لئے جائز نہیں کہ کراہیت باقی رکھیں۔

﴿۲﴾

باب

(۷) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيىٰ قال حدثنا شعبة قال حدثني عبدالملك
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے عبدالملک نے حدیث بیان کی
عن طاؤس عن ابن عباسؓ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِيْ الْقُرْبٰى قال
وہ طاؤس سے وہ ابن عباسؓ سے اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کے متعلق ' (طاؤس نے) بیان کیا کہ
فقال سعيد بن جبير قربىٰ محمد ﷺ فقال ان النبیﷺ لم يكن بطن من قريش
سعید بن جبیر نے فرمایا کہ اس سے مراد محمد ﷺ کی قرابت ہے۔ اس پر ابن عباسؓ نے فرمایا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہیں تھی
الا وله فيه قرابة فنزلت عليه الا ان تصلوا قرابة بينى وبينكم
جس میں آنحضرت ﷺ کی قرابت نہ رہی ہو اور اسی پر یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ صرف یہ ہے کہ تم لوگ میری اور اپنی قرابت کا لحاظ کرو

﴿تحقیق و تشریح﴾

وجه ذكر هذا عقيب الحديث السابق ان المذكور فيه ان الناس تبع لقريش وفيه تفضيلهم على غير هم[1]

اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى :...... اس کی تفسیر میں سعید بن جبیرؒ اور حضرت ابن عباسؓ کا اختلاف ہوا ہے۔ حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے تھے کہ قربیٰ سے مراد قربیٰ محمد ﷺ ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ میرے قرابت داروں کا لحاظ کرو۔ ای **لا اسئلكم عليه اجرا الا هذا و هو ان تودوا اهل قرابتى وتصلوا ارحامهم**۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کو تمام بطن قریش میں قرابت تھی تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت ہے اس کا حق ادا کرو اور میری دعوت کو قبول کر لو۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۷۰ ج ۱۶)

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت سعید بن جبیرؒ کی تقریر کے درمیان فرق

(۱) سعید بن جبیرؒ کی تفسیر میں قربیٰ سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں اور ابن عباسؓ کی تفسیر میں پورے قریش اقارب (رشتہ دار) میں داخل ہیں۔

(۲) سعید بن جبیرؒ کی تفسیر کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہے کہ قرابت کی وجہ سے میری اولاد کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور ابن عباسؓ کی تفسیر کے مطابق آیت کا مطلب یہ ہے کہ میرا رشتہ داری کی وجہ سے لحاظ کرو یعنی میری دعوت کو قبول کرلو۔

فنزلت علیه الا ان تصلوا :...... سوال :...... یہ آیت تو قرآن میں نازل نہیں ہوئی؟

جواب نمبر:......(۱) فنزلت علیه ای معناه هو قوله تعالیٰ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔

جواب نمبر:......(۲) فنزلت کی ضمیر آیت کی طرف لوٹتی ہے جس میں اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ہے اور الا ان تصلوا الخ یہ اس کی تفسیر ہے۔[1]

(۸) حدثنا علي بن عبدالله قال حدثنا سفين عن اسمٰعيل عن قيس
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیلؒ سے، وہ قیسؒ سے
عن ابي مسعود يبلغ به النبيﷺ قال من ههنا جاءت الفتن
وہ ابو مسعودؓ سے وہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرف سے فتنے اٹھیں گے
نحو المشرق والجفآء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر
یعنی مشرق سے۔ اور شقاوت اور سخت دلی ان چیخنے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں ہے
عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة ومضر
ان کے اونٹ اور گائے کی دموں کے پیچھے ربیعہ اور مضر والوں میں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

من ههنا جاءت الفتن نحو المشرق:...... یعنی مشرق سے فتنے آئیں گے۔ اس کی تفصیل گزر چکی ہے۔ (مرتب)

نحو المشرق :...... یہ ههنا کا بیان ہے یا بدل ہے۔

تنبیه:...... اس حدیث کی بعض روایتوں میں آیا ہے اشار نحو بیت عائشةؓ. مراد اس سے بیت حضرت عائشہؓ نہیں بلکہ جانب مشرق ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ کا گھر مشرق کی طرف تھا اس لئے بعض راویوں نے نحو بیت عائشةؓ بول دیا۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱ ے ج ۱۶)

الفدادین:......وہ لوگ جو اپنے کھیتوں اور مویشیوں میں آوازیں اونچی کرتے ہیں یعنی اونٹوں والے فد,یفد,فدیداً سے ہے آواز اونچی کرنا۔

اھل الوبر: ......ای اھل البوادی : وبر سے مراد وبرالابل ہے 'سمی بذلک لانھم یتخذون بیوتھم منہ' ان کو اہل وبر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اون کے خیمے بناتے تھے۔

عنداصول اذناب الابل :...... ھو عبارۃ عن جلبھم عندسوقھا. جانوروں کو چرانے کے وقت میں آواز لگانا

فی ربیعۃ ومضر :......الفدادین سے بدل ہے۔

(۹) حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزھری قال اخبرنی ابو سلمۃ بن عبدالرحمٰن
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی' کہا ہمیں شعیب نے خبر دی' وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ خبر دی مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے
ان ابا ھریرۃؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول الفخر والخیلاء
کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ فخر اور تکبر
فی الفدادین اھل الوبر والسکینۃ فی اھل الغنم
ان چیخنے اور شور مچاتے رہنے والے بدوؤں میں (زیادہ) ہوتا ہے اور بکری چرانے والوں میں وقار و تواضع ہوتی ہے
والایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ قال ابو عبداللہ سمیت الیمن
اور ایمان تو یمن میں ہے اور حکمت و معرفت بھی یمنی ہے۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ یمن کا نام یمن اس لئے پڑا
لانھا عن یمین الکعبۃ والشام لانھا عن یسار الکعبۃ
کہ یہ کعبہ کے دائیں طرف ہے اور شام کو شام اس لئے کہتے ہیں کہ یہ کعبہ کی بائیں طرف ہے"
والمشأمۃ المیسرۃ والید الیسری الشؤمی والجانب الایسر الاشأم
المشأمۃ بائیں جانب کو کہتے ہیں۔ بائیں ہاتھ کو الشومیٰ کہتے ہیں اور بائیں جانب کو الاشأم کہتے ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال :...... حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت کس طرح ہے؟

جواب :...... اس باب میں مختلف لوگوں کے متعدد مناقب کا ذکر ہے اور فصحاء کی کلام میں علاقہ تضاد کا ذکر کرنا عام ہے پس اسی مناسبت سے مناقب کی ضد مثالب (عیبوں) کو بھی ذکر کر دیا۔

---

[۱] (عمدۃ القاری ص ۱۷۱ ج ۱۶)

سوال :...... کعبہ کا دایاں بایاں کیا ہے یہ حالتِ امامت سے متعین کیا جائے گا یا حالتِ خطابت سے؟

جواب :...... یمین و یسار امر اضافی ہیں رخ بدلنے سے یمین و یسار بدل جاتا ہے۔ اگر امامت والی حالت مراد لی جائے تو وہ الٹ ہوگی خطابت والی جانب کے جیسے مسجد میں اگر آدمی امامت کرار ہا ہو تو دایاں ہمارے علاقوں کے لحاظ سے شمال کی طرف ہوگا اور اگر خطابت کرر ہا ہو تو دایاں جنوب کی طرف ہوگا۔

فائدہ :...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ تبوک میں تھے تو یہ ارشاد فرمایا اس موقع پر مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ آنحضرت ﷺ اور یمن کے درمیان تھے۔ آنحضرت ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کیا اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ مراد لیا۔ اور الایمان یمان فرمایا کیونکہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یمن کی طرف بنتے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ کے ایک رکن کو یمن کی جانب ہونے کی وجہ سے رکن یمانی کہتے ہیں[1]

﴿۳﴾

باب مناقب قريش

قریش کے مناقب کا بیان

(۱۰)حدثنا ابو اليمان قال اخبرنا شعيب عن الزهرى قال كان محمد بن جبير بن مطعم يحدث
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے تھے کہ
أنه بلغ معاوية وهو عنده في وفد من قريش
انہوں نے معاویہؓ تک بات پہنچائی۔ اور وہ ان (معاویہؓ) کی خدمت میں قریش کے ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے
ان عبدالله بن عمرو بن العاص يحدث انه سيكون ملک من قحطان
یہ کہ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بنی قحطان سے ایک حکمران ہوگا
فغضب معاوية فقام فاثنى على الله بما هو اهله ثم قال اما بعد
اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ غصے ہو گئے، پھر آپ اٹھے اور اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد وثنا کے بعد فرمایا، اما بعد!
فانه بلغنى ان رجالا منكم يتحدثون احاديث ليست في كتاب الله ولا تؤثر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
مجھے معلوم ہوا کہ بعض حضرات ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ قرآن میں موجود ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہیں

[1] عمدۃ القاری ص ۲۷ ج ۱۶

فاولئک جهالکم فایاکم والامانی التي تضل اهلها فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
تم سب سے جاہل لوگ یہی ہیں۔ پس گمراہ کن خیالات سے بچتے رہو میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے
ان هذا الامر في قريش لايعاديهم احد الا كبه الله
کہ یہ معاملہ (یعنی خلافت) قریش میں رہے گی اور ان سے جو بھی چھیننے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے ذلیل کردے گا
على وجهه ما اقاموا الدين.
(لیکن یہ صورت حال اسی وقت تک رہے گی) جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے (انفرادی اور اجتماعی طور پر)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ احکام میں ابوالیمانؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں، اور امام نسائیؒ نے تفسیر میں محمد بن خالدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قریش:...... مراد قبیلہ قریش ہے قریش نضر بن کنانہ یا فہر بن مالک کی اولاد ہے۔

قریش کی وجہ تسمیہ

علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں قریش کی وجہ تسمیہ کے متعلق پندرہ اقوال لکھے ہیں۔ جن میں سے دو یہ ہیں۔

(۱) قریش کا معنیٰ ہے کسب و تجارۃ [1] چونکہ ان میں کسب وتجارت تھی اسی وجہ سے ان کو قریش کہا گیا

(۲) اور بعض نے کہا کہ قریش سمندری جانور ہے جو دوسرے سمندری جانوروں سے بہت زیادہ قوی ہے تو قوت کی وجہ سے ان کو قریش کہا گیا اس جانور کے بارے میں آیا ہے کہ یہ کھاتا ہے' کھایا نہیں جا سکتا' غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔ اور یہی حال قریش کا تھا اس وجہ سے ان کو قریش کہا گیا۔

من قحطان :...... پورا نسب اس طرح ہے مهزم بن عامر بن شامخ بن ارفخشذ بن سالم بن نوح عليه السلام اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں [2]

سوال :...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ جو بیان کررہے ہیں کہ عنقریب قحطانی بادشاہ ہوگا اس کی تائید حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے بھی ہوتی ہے جو کہ مابعد [3] میں آرہی ہے۔ جس میں ہے کہ قحطانی بادشاہ ہوگا جو کہ لوگوں کو لاٹھی سے ہانکے گا جب ابوہریرہؓ کی روایت سے اس کی تائید ہورہی ہے تو حضرت امیر معاویہؓ اس کا انکار کیوں کررہے ہیں؟

جواب :...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں طعن تھا کہ وہ اسرائیلیات نقل کرتے ہیں اور چونکہ

[1] (عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۲۴۷ ج ۱۶) [3] (باب ذکر قحطان ص ۴۹۸)

یہ روایت لا ائمة من قریش کے منافی تھی اس لئے حضرت امیر معاویہؓ اس کا انکار کر رہے ہیں اور یہ انکار اس بات پر مبنی ہے کہ انہیں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کا علم نہیں تھا۔ تو سمجھا کہ دو روایتوں میں تعارض ہو گیا۔

رفع تعارض کی صورت (۱) ملک من قحطان والی روایت بیان واقعہ ہے پیشین گوئی کے طور پر اور لا ائمة من قریش بیان فضیلت ہے استحقاق خلافت کے طور پر۔

رفع تعارض کی صورت (۲) ملک من قحطان والی روایت کے مصداق کا وقوع ناحیة من الارض پر ہوگا اور لا ائمة من قریش یہ اکثریت کے لحاظ سے ہے۔

عرب کی اقسام

(۱) عرب عاربه :...... مراد قبائل عرب ہیں ارم بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولاد سے۔

(۲) عرب متعربه :...... مراد بنو قحطان ہیں۔ اور قحطان ہی وہ پہلا شخص ہے جس نے عربی میں کلام کی۔

(۳) عرب مستعربه :...... مراد بنو اسماعیل علیہ السلام ہیں۔

الّا کَبَّهُ اللّٰه :...... کَبَّ یہ افعال شاذہ میں سے ہے لان الفعل یتعدی بالھمزة وھذا الفعل ثلاثیة متعد ور باعیة لازم "قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖ" [1]

(۱۱) حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن سعد ح قال ابوعبدالله وقال یعقوب بن ابراهیم
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ سعد سے (تحویل) کہا امام بخاریؒ نے اور کہا یعقوب بن ابراہیم نے
حدثنا ابی عن ابیه قال حدثنی عبدالرحمن بن هرمز الاعرج عن ابی هریرةؓ
کہا ہم سے میرے والد نے اپنے والد سے بیان کیا کہ کہا مجھ سے عبداللہ بن ہرمز الاعرج نے حدیث بیان کی وہ ابو ہریرہؓ سے کہ
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قریش والانصار وجُهَینة ومزینة واسلم واشجع وغفار
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار
موالی لیس لهم مولی دون الله ورسوله.
میرے مولا مددگار اور سب سے زیادہ قریب ہیں اور ان کا بھی مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

ابونعیم:...... نام فضل بن دکین، سفیان ثوریؒ مراد ہیں۔

---

[1] (پارہ ۲۹ آیت ۲۲ سورة الملک)

قال ابو عبدالله:..... بعض نسخوں میں ہے جیسا کہ آپ کے سامنے موجود نسخہ میں بھی ہے، اور بعض میں یہ نہیں ہے اور ابوعبداللہ سے مراد خود امام بخاریؒ ہیں، امام بخاریؒ نے یعقوب بن ابراہیمؒ کی روایت کو معلق بیان کیا[1]

الانصار:..... اوس اور خزرج مراد ہیں۔

جهينة:..... ابن زید بن لیث بن سود مراد ہے۔

مزينة :..... (بضم المیم وفتح الزاء) بنت کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان مراد ہے۔

اسلم :..... ابن افصی مراد ہے۔

اشجع:..... ابن ریث بن غطفان بن سعد مراد ہے۔

غفار :..... (بکسر الغین) ابن ملیل بن ضمرہ مراد ہے۔

(۱۲) حدثنا ابوالوليد قال حدثنا عاصم بن محمد قال سمعت ابي

ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عاصم بن محمد نے حدیث بیان کی۔ کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا

عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال لايزال هذا الامر

اور انہوں نے ابن عمرؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خلافت اس وقت تک

في قريش ما بقي منهم اثنان.

قریش کے ہاتھوں میں باقی رہے گی۔ جب تک ان میں دو افراد بھی ایسے ہوں گے (جو سیاست امور و خلافت کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہوں)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے احکام میں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں احمدؒ بن یونس سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ اس حدیث پاک میں قریش کی منقبت کا بیان ہے۔

الامر في قريش:..... ای الخلافة تحقیق یہ ہے کہ خبر بمعنی امر ہے کہ مسلمان قریش کی اطاعت سے گریز نہ کریں ورنہ یہ امر خلافت قریش کے ہاتھوں سے نکل جائے گا اور اکثر شہروں میں سے دوسو سال پہلے نکل چکا ہے۔

ما بقي منهم اثنان :..... یعنی ایک خلیفہ ہو اور ایک اس کا تابع ہو۔ علامہ نوویؒ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ خلافت قریش کے ساتھ مختص ہے اس کو غیر قریش کی طرف نہیں لے جانا چاہئے اور اس پر صحابہؓ کا اجماع ہے اور جو اس کا انکار کرتے ہیں وہ محجوج باجماع صحابہؓ ہیں۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۶۰۷ ج ۱۶)

(۱۳) حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عُقیل عن ابن شهاب

ہم سے یحیٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں لیث نے حدیث بیان کی وہ عُقیل سے وہ ابن شہاب سے

عن ابن المسیب عن جبیر بن مطعم قال مشیت انا وعثمان بن عفانؓ

وہ ابن مسیب سے وہ جبیر بن مطعم سے انہوں نے کہا کہ میں اور عثمان بن عفانؓ چل رہے تھے

الی رسول ﷺ فقال یا رسول الله اعطیت بنی المطلب وترکتنا

رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بنو مطلب کو تو آپ نے عطاء فرمایا اور ہمیں نظر انداز کر دیا

وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة فقال النبی ﷺ انما بنو هاشم وبنو المطلب شئی واحد

اور بے شک ہم اور وہ آپ کے لئے ایک ہی مرتبہ ہیں پس آپ نے فرمایا بنو ھاشم اور بنو مطلب ایک ہی مرتبہ میں ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث اسی متن کے ساتھ خمس کے ایک باب میں گذر چکی ہے[1]

وانما نحن وهم منک بمنزلة واحدة:...... جبیر بن مطعمؓ اور حضرت عثمانؓ حضور ﷺ کے پاس گئے اور کہا کہ ہم ایک ہی درجہ کے لوگ ہیں۔ آپ نے بنو مطلب کو تو دیا لیکن ہمیں نہیں دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب شئی واحد ہیں یعنی ان دونوں میں اتحاد ہے اسلام سے پہلے بھی اور اسلام کے بعد بھی، ان کا نسب نامہ ایک ہے۔ عبد الشمس اور نوفل حضور ﷺ کے مخالفین میں سے ہیں۔ چنانچہ جب حضور ﷺ کا بائیکاٹ کیا گیا اور کفار نے صحیفہ لکھا تو کفار نے بنی ہاشم کو بھی شعب میں محصور کیا تو اس میں مطلبیہ کا ذکر کیا ہے۔ نوفلیہ اور شمسیہ کا ذکر نہیں کیا۔ گویا کہ کفار نے بھی بائیکاٹ میں ان کو شریک رکھا۔ مطلب، ہاشم، عبد الشمس اور نوفل یہ سب عبد مناف کے لڑکے ہیں۔ نحن وهم منک بمنزلةواحدة کا یہی مطلب ہے کہ عبد مناف کی طرف نسبت میں برابر ہیں۔

☆ وقال اللیث حدثنی ابوالاسود ومحمد عن عروة بن الزبیر قال ذهب عبدالله بن الزبیرؓ مع اناس

اور لیثؒ نے کہا کہ مجھے ابوالاسود اور محمد نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہا کہ گئے عبداللہ بن زبیرؓ لوگوں کے ساتھ

من بنی زهرة الی عائشة رضی الله عنها وکانت ارق شئ علیهم لقرابتهم من رسول الله ﷺ

جو بنو زہرہ کے تھے حضرت عائشہؓ کے پاس اور وہ ان پر آنحضرت ﷺ کی رشتہ داری کی وجہ سے نرم گوشہ رکھتی تھیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

من بنی زهرة:...... بنو زہرہ کی رسول اللہ ﷺ سے قرابت حضور ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ کی طرف سے تھی

[1] (الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۲۷۷)

کیونکہ حضرت آمنہ بنو زھرہ میں سے تھیں۔ **ان کا نسب**۔ آمنہ بنت وہب، بن عبد مناف، بن زہرہ ہے۔

وکانت ارق شئی علیهم :...... یعنی حضرت عائشہؓ قرابت کی وجہ سے بنو زھرہ پر نرم دل تھیں۔ اس تعلیق کی وضاحت اگلی حدیثِ مبارکہ سے ہوگی جو کہ متصل ہے۔

(۱۴)حدثنا عبدالله بن یوسف قال حدثنا اللیث قال حدثنی ابوالاسود
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابوالاسود نے حدیث بیان کی
عن عروة بن الزبیرؓ قال کان عبدالله بن الزبیرؓ احب البشر الی عائشةؓ بعدالنبی ﷺ وابی بکرؓ
وہ عروہ بن زبیر سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ کے بعد عبداللہ بن زبیرؓ سے عائشہؓ کو سب سے زیادہ محبت تھی
وکان ابر الناس بها وکانت لا تمسک شیئا
اور وہ بھی لوگوں میں سے ان کے سب سے زیادہ فرمانبردار تھے حضرت عائشہؓ کی یہ عادت تھی کہ جمع نہیں کرتی تھیں
مما جاء ها من رزق الله اِلّا تصدقت فقال ابن الزبیر ینبغی ان یوخذ علی یدیها
اس رزق کو جو اللہ کی طرف سے انہیں ملتا تھا بلکہ اسے صدقہ کردیا کرتی تھیں ابن زبیرؓ نے کسی سے کہا کہ ام المومنینؓ کا ہاتھ اس سے روکنا چاہیے
فقالت ایوخذ علی یدی عَلَیَّ نَذْرٌ ان کلمته
تو آپ نے فرمایا اچھا مجھے روکا جائے گا؟ اب اگر میں نے اس سے بات کی تو مجھ پر نذر واجب ہے
فاستشفع الیها برجال من قریش وباخوال رسول الله ﷺ خاصة
پس ابن زبیرؓ نے قریش کے چند اصحاب اور خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کے ننھیالی رشتہ داروں کو ان کی خدمت میں سفارش کے لئے بھیجا
فامتنعت فقال له الزهریون اخوال النبی ﷺ
لیکن حضرت عائشہ پھر بھی نہ مانیں اس پر بنو زہرہ نے جو رسول اللہ ﷺ کے رشتے میں ماموں ہوتے تھے ابن زبیرؓ سے کہا
منهم عبدالرحمن بن الاسود بن عبدیغوث والمسور بن مخرمة
ان میں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث اور مسور بن مخرمہ بھی تھے (آپ ہمارے ساتھ عائشہؓ کی خدمت میں چلیئے)
اذا استاذنّا فاقتحم الحجاب ففعل
اور جب ہم ان سے اجازت چاہیں تو آپ بلا اجازت اندر چلے آئیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا (جب عائشہؓ خوش ہوگئیں)
فارسل الیها بعشر رقاب فاعتقتهم
تو ابن زبیرؓ نے ان کی خدمت میں دس غلام بھیجے (آزاد کرنے کے لئے بطور کفارہ قسم) ام المومنینؓ نے انہیں آزاد کیا

ثم	لم	تزل	تعتقهم	حتی	بلغت	اربعین	وقالت
پھر آپ برابر غلام آزاد کرتی رہیں یہاں تک کہ چالیس غلام آزاد کر دیئے پھر آپ نے فرمایا							
وددت	انی	جعلت	حین	حلفت	عملا	اعملهٗ	فافرغ منه
میں تمنا کرتی ہوں کہ قسم کھا لینے کے وقت میں کوئی عمل مقرر کر لیتی تاکہ اسے کر کے فارغ ہو جاتی							

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث متصل گذشتہ تعلیق کی تشریح اور وضاحت ہے۔

فاستشفع الیها برجال من قریش:...... حضرت عبداللہ بن زبیر حضرت عائشہؓ کو بہت پیارے تھے اور وہ بھی تمام لوگوں سے زیادہ فرمانبردار تھے۔ حضرت عائشہؓ کی عادت مبارکہ تھی کہ جو کوئی مال آتا اس کو روکتی نہ تھیں بلکہ صدقہ کر دیتی تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہیں کہہ دیا کہ خالہ کا ہاتھ روکنا چاہئے تو اس پر حضرت عائشہؓ نے ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ میرا ہاتھ روکتا ہے؟ مجھ پر نذر واجب ہے اگر میں اس سے بات کروں تو اب اماں عائشہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے بات نہیں کرتی تھیں۔ چنانچہ وہ قریش کے کچھ لوگوں اور حضور ﷺ کے ماموں کی سفارش لے گئے، لیکن وہ نہیں بولیں تو زہریوں نے ایک منصوبہ تیار کیا، منصوبہ یہ تھا کہ ہم حضرت عائشہؓ سے پس پردہ بات کرنے کی اجازت لیں گے، جب ہم اجازت لے لیں گے تو تم پردے کے پیچھے سے چلے جانا کیونکہ وہ تیری خالہ ہے۔ ان میں عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث اور مسور بن مخرمہ وغیرہ بھی تھے۔ وہ دونوں حضرت عائشہؓ پر داخل ہوئے اور بات کی تو وہ کہنے لگیں کہ میں نے نذر مانی ہے کہ میں اس سے کلام نہیں کروں گی۔ اور ابن زبیر بھی پردہ کے اندر چلے گئے وہ دونوں بار بار کہتے رہے، یہاں تک کہ ابن زبیرؓ سے بات کر لی۔ جب نذر ٹوٹ گئی تو دس غلام آزاد کئے اور کہنے لگیں کہ مناسب تھا کہ میں کوئی عمل مقرر کر لیتی اس کو کر کے فارغ ہو جاتی۔ بخلاف علیّ نذر کے کہ یہ تو مبہم ہے اس سے دل مطمئن نہیں ہوتا۔[1]

عبداللہ بن زبیر:...... حضرت عائشہؓ کی بہن حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیقؓ کے صاحبزادے ہیں جو کہ آپؓ کی دوسری ماں سے بہن ہیں حضرت عائشہؓ کی والدہ کا نام ام رومان بنت عامر ہے اور حضرت اسماءؓ کی والدہ کا نام ام العزیٰ قیلہ یا قتیلہ بنت عبدالعزیٰ ہے[1]۔ "اول من ولد فی الاسلام" کا مصداق حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں ظالم حجاج بن یوسف نے آپؓ کو مکہ مکرمہ میں بے دردی سے شہید کر دیا تھا۔

الزهریون:...... زہرہ کی طرف نسبت ہے جن کا نام مغیرہ بن کلاب ہے[2]۔

فارسل الیها بعشر رقاب:...... اس عبارت میں حذف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۷۷ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۷۷ ج ۱۶)

لماشفع الزهريون في عبد الله عند عائشة رضيت عليه ثم ارسل عبدالله بعشر عبيد و جوار اليها لاجل ان تعتق ما ارادت منهم كفارة ليمينها فاعتقت عائشة جميعهم[1]

فافرغ منه : ..... حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اس سے فارغ ہو جاتی یعنی قسم کھا لینے کے بعد میں چاہتی تھی کہ قسم کھاتے وقت کوئی عمل مقرر کر لیتی تاکہ اسکو کر کے فارغ ہو جاتی بخلاف علیّ نذر کے کہ یہ تو مبہم ہے کہ اس سے دل مطمئن نہیں ہوتا۔ افرغ، میں کا رفع ہے عبارت ہوگی لانا افرغ منه اور نصب بھی جائز ہے عبارت اس طرح ہوگی لان افرغ منه.

فائدہ : ...... حضرت عائشہؓ نے نذر مبہم مانی تھی، کیا نذر مبہم جائز ہے؟ اس بارے میں ائمہ کرامؒ کے درمیان اختلاف ہے۔

مذهب امام اعظم ابو حنيفةؒ وامام مالكؒ : ...... نذر مبہم منعقد ہو جایا کرتی ہے اس میں کفارہ یمین لازم آتا ہے[2]

مذهب امام شافعیؒ: ...... ایک قول کے مطابق نذر مبہم منعقد ہو جایا کرتی ہے اور دوسرے قول کے مطابق نذر مبہم منعقد نہیں ہوتی ہے[3]

﴿٤﴾

باب نزل القران في لسان قريش

قرآن کا نزول قریش کی زبان میں

لسان قریش سے مراد لغت قریش ہے۔

(۱۵) حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے
عن انس ان عثمان دعا زيد بن ثابت وعبدالله بن الزبير وسعيد بن العاص وعبدالرحمن بن الحارث بن هشام
وہ انسؓ سے کہ عثمانؓ نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن العاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا
فنسخوها في المصاحف وقال عثمان للرهط
اور آپ کے حکم سے ان حضرات نے قرآن مجید کو کئی نسخوں میں نقل کیا اور عثمانؓ نے ان چار حضرات میں
القرشيين الثلثة اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابت في شئ من القران
تین قریشی صحابہ سے فرمایا تھا کہ جب آپ لوگوں کا زید بن ثابت سے قرآن کے کسی موقع پر (اس کے لکھنے میں) اختلاف ہو جائے تو
فاكتبوه بلسان قريش فانما نزل بلسانهم ففعلوا ذلك
اس کی کتابت قریش کی زبان کے مطابق کرنا کیونکہ قرآن مجید کا نزول قریش کی زبان میں ہوا ان حضرات نے یوں ہی کیا۔

[1] (عمدۃ القاری ص ۷۷ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۷۸ ج ۱۶) [3] (اوجز المسالک ص ۱۱۵ ج ۳)

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو فضائل قرآن میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے نقل کیا ہے امام ترمذیؒ نے کتاب التفسیر میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے فضائل قرآن میں ہیثم بن ایوب سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے

فنسخوها: ......سوال:......فنسخوها فی المصاحف میں ھا ضمیر کا مرجع کیا ہے؟

جواب :......صحیفه ہے جو حضرت حفصہ بنت خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس تھا۔

سوال:......صحیفه کا لفظ حدیث میں نہیں ہے لہٰذا ضمیر کا لوٹنا کیسے درست ہے؟

جواب :...... یہاں یہ حدیث مختصر ہے امام بخاریؒ نے اسی حدیث کو فضائل قرآن میں بیان کیا ہے اس میں صحف کا لفظ ہے اس کے کچھ الفاظ اس طرح ہیں " **فارسل عثمان الیٰ حفصة ان ارسلي الينا بالصحف ننسخهافي المصاحف ثم نردهااليک. الحديث**[1]

للرهط القرشيين:...... قرشیوں کی جماعت سے مراد (۱) عبداللہ بن زبیرؓ (۲) سعیدؓ بن عاص (۳) عبدالرحمٰنؓ بن حارث ہیں۔ یاد رہے کہ زید بن ثابتؓ قریشی نہیں بلکہ انصاری خزرجی ہیں[2]

اذا اختلفتم انتم وزيد بن ثابتؓ :...... جب تمہارا اور زید بن ثابتؓ کا کسی چیز (یعنی قرآن کے حروف ہجاء یا اعراب میں) میں اختلاف ہو جائے تو پھر اس کو لغت قریش میں لکھو کیونکہ قرآن ان کی لغت میں نازل ہوا ہے۔

اختلاف کی ایک مثال : ...... قرآن مجید کے دوسرے پارہ کے آخر میں ہے " اَنۡ يَّاۡتِيَكُمُ التَّابُوۡتُ فِيۡهِ سَكِيۡنَةٌ " الآیہ[3] حضرت زید بن ثابت انصاریؓ اَلتَّابُوْتُ کو اَلتَّابُوْه پڑھتے تھے۔ اور عبداللہؓ بن زبیر اور سعیدؓ بن ثابت اور عبدالرحمٰن بن حارثؓ اَلتَّابُوْتُ پڑھتے تھے اور لغت قریش بھی اَلتَّابُوْتُ ہے حضرت عثمانؓ نے حکم فرمایا کہ اس کو لغت قریش میں لکھو اور قرآن مجید میں بھی ایسے ہی ہے[4]

﴿۵﴾

باب نسبة اليمن الىٰ اسمعيل عليه السلام

یہ باب ہے اہل یمن کی اسماعیلؑ کی طرف نسبت کے بیان میں

منهم	اسلم	بن	افصى	بن	حارثة	بن	عمرو	بن	عامر	من	خزاعة
ان میں	سے	اسلم	بن	افصی	بن	حارثہ	بن	عمرو	بن	عامر	خزاعہ سے ہیں۔

[1] (بخاری ص ۷۴۶ ج ۲) [2] (عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۶) [3] (پارہ ۲ سورۃ بقرۃ آیت ۲۴۸) [4] (عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۶)

﴿تحقیق و تشریح﴾

خزاعة:...... اہل یمن کی نسبت اسماعیلؑ کی طرف ہے۔قبیلہ خزاعہ کی شاخ بنو اسلم بن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر اہل یمن میں سے تھے۔

من خزاعة : ...... حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اسلم بن افصٰی (بالصاد) حال ہے۔من خزاعة کہہ کر اسلم مذحج اور اسلم بجیلة سے احتراز کیا ہے۔

(۱۷)حدثنا مسدد قال حدثنا يحيي عن يزيد بن ابي عبيد قال حدثنا سلمة قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی وہ یزید بن ابی عبید سے کہا کہ ہم سے سلمہ بن الاکوعؓ نے کہا
خرج رسول الله ﷺ علي قوم من اسلم يتناصلون بالسوق فقال
نبی کریم ﷺ قبیلہ اسلم کی قوم کی طرف سے گزرے جو بازار میں تیر اندازی کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ
ارموا بني اسمعيل فان اباكم كان راميا وانا مع بني فلان
بنو اسماعیل خوب تیر اندازی کرو کہ تمہارے جد امجد (اسماعیلؑ) بھی تیر انداز تھے اور میں بھی بنی فلاں کے ساتھ ہوں
لاحد الفريقين فامسكوا بايديهم قال فقال مالهم
فریقین میں سے ایک کی طرف ہو گئے اس پر دوسرے فریق نے اپنے ہاتھ روک لیے (راوی نے) کہا حضور ﷺ نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی
قالوا وكيف نرمي وانت مع بني فلان
انہوں نے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ بنی فلاں (فریق مخالف) کے ساتھ ہو گئے تو ہم کیسے تیر اندازی کریں
قال ارموا وانا معكم كلكم
آنحضرت ﷺ نے فرمایا اچھا تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب لوگوں کے ساتھ ہوں ۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث باب قول اللہ تعالیٰ " وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ" میں گذر چکی ہے

روایت کا ترجمہ سے انطباق :...... بنو اسلم تیر اندازی کیا کرتے تھے ان کا نسب حارثہ سے ملتا تھا۔حارثہ بن عمر اہل یمن کے ساتھ رہتے تھے معلوم ہوا کہ یہ قبیلہ یمنی تھا حضور ﷺ نے ان کو بنی اسماعیل کہا معلوم ہوا کہ یمن والوں کی نسبت حضرت اسماعیلؑ سے ہے لیکن تفصیلی روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ان سب کا اسماعیلی ہونا مختلف فیہ ہے۔

ان اباکم کان رامیا:...... ممکن ہے یہ اسماعیل علیہ السلام کی جماعت میں سے ہوں اس لئے ان کی طرف نسبت فرمائی۔مؤرخین نے کہا کہ قحطان،عدنان حضور ﷺ کے اجداد میں سے ہیں۔

بعض نے لکھا ہے کہ عدنان بخت نصر کا معاصر ہے۔ جب بخت نصر نے حملہ کیا تو عدنان عرب سے اپنے چچوں کے بیٹوں سے مدد لینے کے لئے آیا یہاں تک کہ شکست کھائی، عرب چھوڑنے پر مجبور ہوئے یمن میں رہائش اختیار کرلی۔ خلاصہ یہ ہے کہ اہل یمن کلی طور پر اسماعیلی نہیں اس لئے اس میں تاویل کی جائے کہ بعض ان کے غیر ہیں۔

سوال :...... ارموا انا معکم کلکم اس پر علامہ کرمانیؒ نے اعتراض کیا ہے کہ دونوں فریقوں کے ساتھ کیسے ہو سکتے ہیں ایک غالب ایک مغلوب ہوگا؟

جواب :...... یہ معیت قصدِ خیر کے لحاظ سے ہے کہ میں دونوں کے لئے خیر کا ارادہ رکھتا ہوں کیونکہ دونوں گروہ جہاد کی مشق کر رہے تھے۔

﴿٦﴾ باب

یہ باب بلا ترجمہ ہے پہلے باب کا تتمہ ہے یعنی گذشتہ باب کے لئے بمنزلہ فصل کے ہے، بہت سارے نسخوں میں لفظ باب نہیں ہے۔

(١٧) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث عن الحسين عن عبدالله بن بريدة
ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی وہ حسین سے وہ عبداللہ بن بریدہ سے
قال حدثني يحيى بن يعمر ان اباالاسود الدؤلي حدثه عن ابي ذر انه سمع النبي ﷺ
کہا مجھے یحییٰ بن یعمر نے حدیث بیان کی کہ ان سے ابوالاسود دؤلی نے بیان کیا وہ ابوذرؓ سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا
يقول ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر بالله
آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے بھی جان بوجھ کر اپنے باپ کے سوا اور کسی سے اپنا نسب ملایا تو اس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ
ومن ادعى قوما ليس له فيهم نسب فليتبوأ مقعده من النار.
اور جس شخص نے بھی اپنا نسب کسی ایسی قوم سے ملایا جس سے اس کا کوئی نسبی تعلق نہیں تھا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھنا چاہیے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے ادب میں بھی معمرؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے، اور امام مسلمؒ نے ایمان میں زہیر بن حربؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

ابومعمر: **نام :**...... عبداللہ بن ابی عمرو بن الحجاج۔

[1] (عمدۃ القاری ص ٨٠ ج ١٦)

اباالاسود الدولی: ...... نام ظالم بن عمرو یا عمرو بن ظالم ہے علامہ واقدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا نام عویمر بن ظویلم ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے نحو میں سب سے پہلے کلام کی آپ بصرہ کے قاضی رہے۔

الدولی: ......(۱) بکسر الدال وسکون الیاء آخر الحروف (۲) دؤلی (۳) دولی

کفر باللّٰه: ...... یہ مستحل پر محمول ہے اگر یہ ثابت ہو جائے کہ کفر کے بعد باللہ ہے بعض روایات میں لفظ باللہ ثابت نہیں صرف کفر ہے اس صورت میں کفر سے مراد کفر نعمت یعنی ناشکری ہے یا یہ تغلیظ پر محمول ہے زجراً کہ یہ کافروں والا فعل ہے۔

(۱۸) حدثنا علي بن عياش قال حدثنا حريز حدثني عبدالواحدبن عبدالله النصري

ہم سے علی بن عیاش نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حریز نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عبدالواحد بن عبداللہ نصری نے حدیث بیان کی

قال سمعت واثلة بن الاسقع يقول قال رسول الله ﷺ ان من اعظم الفراء

کہا کہ میں نے واثلہ بن اسقعؓ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ

ان يدعي الرجل الي غير ابيه او يرى عينه مالم تر

آدمی اپنے والد کے سوا اپنا نسب کسی اور سے ملائے یا جو چیز اس نے نہیں دیکھی ہے (خواب میں) اس کے دیکھنے کا دعوی کرے

اوتقول علي رسول الله ﷺ مالم يقل

یا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ایسی حدیث منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

یری عینه مالم تر: ...... جو آنکھ نے نہیں دیکھا اس کے بارے میں بتلاتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے یعنی جھوٹا خواب بیان کرے تو یہ بہت بڑے گناہ کا کام ہے۔

سوال: ...... بیداری میں بھی تو جھوٹ گناہ ہے اور خواب جھوٹا بتلائے تو اس میں عقوبت زیادہ کیوں ہے۔

جواب: ...... رؤیا جزء نبوت ہے تو خواب کے بارے میں جھوٹ بولنے والا گویا مدعی ہے کہ مجھے جزء نبوت دیا گیا ہے حالانکہ نہیں دیا گیا اس لئے اسے زیادہ سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔

(۱۹) حدثنا مسدد قال حدثنا حماد عن ابي جمرة قال سمعت ابن عباسؓ يقول

ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد نے حدیث بیان کی وہ ابو جمرہ سے کہا کہ میں نے ابن عباسؓ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ

قدم وفد عبدالقيس علي رسول الله ﷺ فقالوا يارسول الله ان هذا الحي من ربيعة

قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمارا تعلق اسی قبیلہ ربیعہ سے ہے

(۱) (عمدۃ القاری ۹، ج ۱۶)

قد حالت بیننا وبینک کفار مضر فلسنا نخلص الیک الا فی کل شهر حرام
تحقیق ہمارے اور حضور ﷺ کے درمیان کفار مضر کا قبیلہ پڑتا ہے اس لیے ہم حضور ﷺ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینوں میں ہی حاضر ہو سکتے ہیں
فلو امرتنا بامر ناخذہ عنک
مناسب ہوتا اگر حضور ﷺ ہمیں ایسے احکام وہدایات دے دیں جس پر ہم خود بھی مضبوطی سے رہ سکیں
ونبلغہ من وراءنا قال امرکم باربعة وانہاکم عن اربعة
اور جو لوگ ہمارے ساتھ ہمارے قبیلے کے نہیں آسکے ہیں انہیں بھی بتا دیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں
الایمان باللہ وشهادة ان لا الہ الا اللہ واقام الصلوة وایتاء الزکوٰة
اللہ پر ایمان لانے کا یعنی اس کی گواہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نماز قائم کرنے کا اور زکوٰۃ ادا کرنے کا
وان تؤدوا الی اللہ خمس ماغنمتم
اور اس بات کا کہ جو کچھ بھی تمہیں مال غنیمت سے ملے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کو ادا کرو
وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمزفت.
اور میں تمہیں دباء حنتم نقیر اور مزفت کے استعمال سے منع کرتا ہوں ۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال: ...... ان برتنوں سے خاص طور پر کیوں روکا گیا؟

جواب: ...... اس لئے کہ اس میں شراب پینے والوں کے ساتھ تشبیہ تھی کیوں کہ لوگ ان برتنوں میں شراب پیتے تھے تو آثار کو مٹانے کے لئے اس سے بھی منع کر دیا پھر یہ تحریم منسوخ کر دی گئی (دلیل تحریم مسلم شریف کی روایت ہے جمہور کا یہی مذہب ہے لیکن امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تحریم باقی ہے۔

یہ حدیث کتاب الایمان باب اداء الخمس من الایمان میں گذر چکی ہے اسکی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ۳۳۷ ج ا میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۰)حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال حدثنی سالم بن عبداللہ ان عبداللہ بن عمرؓ قال
ہم سے ابو الیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی وہ زہری سے کہا مجھے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا
سمعت رسول اللہ ﷺ یقول وھو علی المنبر الا ان الفتنة ھنا
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ منبر پر تشریف فرما تھے آگاہ ہو جاؤ فتنہ اسی طرف سے

لے (مسلم شریف ص ۱۶۶ ج ۲)

يشير الى المشرق ومن حيث يطلع قرن الشيطان.
آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا اور جدھر سے شیطان کا سینگ ظاہر ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حيث يطلع قرن الشيطان:...... یعنی سورج جب نکلتا ہے تو شیطان مشرق کی جانب سے سینگ اڑا دیتا ہے تا کہ سورج کو پوجنے والے مجھے سجدہ کرنے والے ہو جائیں۔

روایت کا ترجمہ سے انطباق:...... آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کر کے کہا جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے اور وہ جانب مشرق ہے جہاں ربیعہ اور مضر رہتے ہیں۔ یہ حدیث باب صفة ابلیس میں گذر چکی ہے۔

﴿۷﴾

باب ذكر اسلَمَ وغفار ومُزينة وجُهينةَ واَشْجَع

یہ باب ہے قبیلہ اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع کے تذکرہ میں

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اور اشجع پانچوں قبیلے زمانہ جاہلیت میں بنو تمیم، بنو اسد سے کم درجے کے تھے جب انہوں نے اسلام کی طرف سبقت کی تو شرافت میں بڑھ گئے۔

(۲۱)حدثنا ابو نعيم قال حدثنا سفين عن سعد بن ابراهيم عن عبدالرحمن بن هرمز عن ابي هريرة رضي الله عنه
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ سعد بن ابراہیم سے اور وہ عبدالرحمن بن ہرمز سے وہ ابو ہریرہؓ سے
قال قال النبي ﷺ قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم وغفار واشجع
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع
موالي ليس لهم مولى دون الله ورسوله.
میرے انصار و مددگار ہیں اور ان کا مولا اللہ اور اس کے رسول کے سوا دوسرا کوئی نہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث ماقبل میں باب مناقب قریش میں گذر چکی ہے۔

(۲۲)حدثنا محمد بن غُرَيْر الزهري قال حدثنا يعقوب بن ابراهيم عن ابيه
ہم سے محمد بن غریر زہری نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی یعقوب بن ابراہیم نے وہ اپنے والد سے

عن صالح قال حدثنا نافع ان عبداللهؓ اخبره ان رسول الله ﷺ قال علی المنبر
وہ صالح سے انہوں نے کہا ہم سے نافع نے حدیث بیان کی انہیں عبداللہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر ارشاد فرمایا
غفار غفر الله لها واسلم سالمها الله وعُصَيَّةُ عصت الله ورسوله.
قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ عصیہ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی عصیان اور نافرمانی کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ نے فضائل میں زہیرؒ بن حرب سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

غفر الله سالمها الله :..... یہ تمام الفاظ خبر کے ہیں لیکن مراد ان سے دعا ہے۔ غفار، یہ حاجیوں کا مال چوری کیا کرتے تھے حضور ﷺ نے پسند کیا کہ اللہ تعالیٰ ان سے یہ برائی مٹا دیں، یہ جان لیں گے کہ پہلے جو گناہ ہوئے ہیں وہ اللہ نے معاف کر دئے۔ علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ان دو قبیلوں کے لئے خاص طور پر دعا کی کیوں کہ ان کا اسلام میں داخل ہونا بغیر لڑائی کے تھا۔

وعُصَيَّة عصتُ الله :..... عُصیہ، بنو سلیم کا ایک چھوٹا قبیلہ ہے اور یہ وہ قبیلہ ہے جنہوں نے قراء کو قتل کیا تھا بئر معونہ پر۔[1]

(۲۳) حدثنا محمد قال حدثنا عبدالوهاب الثقفي عن ايوب عن محمد عن ابي هريرةؓ
ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبدالوہاب ثقفی نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ محمد سے اور وہ ابوہریرہؓ سے
عن النبي ﷺ قال اسلم سالمها الله وغفار غفر الله لها
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے

☆☆☆☆

(۲۴) حدثنا قبيصة قال حدثنا سفين ح وحدثنا محمد بن بشار قال
ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی (تحویل) اور کہا ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا
حدثنا ابن مهدي عن سفين عن عبدالملك بن عمير عن عبدالرحمن بن ابي بكرة
ہم سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی وہ سفیان سے وہ عبدالملک بن عمیر سے وہ عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے
عن ابيهؓ قال قال النبي ﷺ ارأيتم ان كان جهينة ومزينة واسلم وغفار خير من بني تميم ومن بني اسد
وہ اپنے والدؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار کے قبیلے، بنی تمیم اور بنی اسد

[1] (عمدۃ القاری ص ۸۲ ج ۱۶)

ومن بنی عبداللہ بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعة فقال رجل خابوا وخسروا
اور بنی غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے مقابلے میں بہتر ہیں؟ ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام ونامراد ہوئے
فقال ھم خیر من بنی تمیم ومن بنی اسد ومن بنی عبداللہ بن غطفان ومن بنی عامر بن صعصعة
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ قبیلے بنو تمیم بنو اسد بنو عبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ کے قبیلے سے بہتر ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے اس حدیث کی دو طریق (سندوں) سے تخریج فرمائی ہے (۱) قبیصہ سے (۲) محمدؐ بن بشار سے۔

خابوا و خسروا:...... یہاں ہمزہ استفہام مقدر ہے اخابوا اخسروا مسلم شریف کی روایت میں ہمزہ استفہام موجود ہے[۱] یہ روایت حضور ﷺ سے ہے کیوں کہ انہوں نے اسلام لانے میں تکلف اختیار کیا اور مسلمانوں سے لڑائی کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے اقرع بن حابس تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا جہینہ وغیرہ قبائل بنی تمیم وغیرہ قبائل کے مقابلہ میں بہتر ہیں ایک صاحب نے کہا کہ وہ تو ناکام ونامراد ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ قبیلے بنو تمیم وغیرہ قبائل سے بہتر ہیں۔

فقال ھم خیر :...... یہ سبقت اسلام کی وجہ سے ہے۔

(۲۵) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ محمد بن ابو یعقوب سے
قال سمعت عبدالرحمن بن ابی بکرة عن ابیه ان الاقرع بن حابس قال للنبی ﷺ
انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے سنا انہوں نے اپنے والد سے کہ اقرع بن حابسؓ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا
انما بایعک سُرَّاق الحَجِیج من اسلم وغفار ومزینة واحسبه وجهینة
کہ آپ ﷺ سے بیعت کی ہے حاجیوں کو لوٹنے والے قبائل اسلم، غفار اور مزینہ نے میرا خیال ہے کہ انہوں نے جہینہ کا نام بھی لیا
ابن ابی یعقوب شک قال النبی ﷺ ارایت ان کان اسلم وغفار ومزینة
اس موقع پر شک راوی حدیث محمد بن ابی یعقوب کو تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کیا اسلم، غفار، مزینہ
واحسبه وجهینة خیرا من بنی تمیم وبنی عامر واسد وغطفان
اور میرا خیال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جہینہ کا نام بھی لیا یہ قبائل بنو تمیم بنو عامر اسد اور غطفان کے قبائل سے بہتر ہیں

[۱] (مسلم شریف ص ۳۰۶ ج ۲ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

خابوا	وخسروا	قال	نعم	قال	والذی
وہ ناکام ونامراد ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ جی ہاں اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم					
نفسی	بیدہ	انھم	لاخیر	منھم	
جس کے قبضے میں میری جان ہے اول الذکر قبائل آخر الذکر کے مقابلے میں بہتر ہیں ۔					

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ روایت محمد بن بشارؒ والی روایت کا دوسرا طریق ہے۔

سراق الحجیج :...... حاجیوں کی چوری کرنے والے مراد حاجیوں کو لوٹنے والے ہیں۔

ارأیت :...... اخبرنی کے معنی میں ہے اقرع بن حابسؓ کو خطاب ہے۔

(۲۶) حدثنا سلیمٰن بن حرب قال حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن محمد
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ محمد سے
عن ابی ھریرۃؓ قال قال اسلم وغفار وشئی من مزینۃ وجھینۃ اوقال
وہ ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبیلہ اسلم غفار اور مزینہ اور جہینہ کے کچھ افراد یا انہوں نے بیان کیا کہ
شئی من جھینۃ او مزینۃ خیر عنداللہ او قال یوم القیمۃ من اسد وتمیم وھو ازن وغطفان
جہینہ کے کچھ افراد یا فرمایا مزینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک یا بیان کیا قیامت کے دن قبیلہ اسد اور تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ طریق حضرت ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے۔ امام مسلمؒ نے اس طریق کو مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔

قال حدثنی زھیر بن حرب ویعقوب الدورقی قالا اسماعیل یعنیان ابن علیۃ نا ایوب عن محمد عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لاسلم و غفار و شئ من مزینۃ وجھینۃ الخ[1]

قال قال:...... پہلے قال کا فاعل حضرت ابو ہریرہؓ ہیں اور دوسرے کے آنحضرت ﷺ ہیں ۔

فائدہ :...... خطیبؒ اور ابن صلاحؒ فرماتے ہیں کہ محمد بن سیرینؒ کی اصطلاح اور عادت یہ ہے کہ جب وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کررہے ہوں تو قال قال کہتے ہیں دوسرے قال کا فاعل ذکر نہیں کرتے اس سے آنحضرت ﷺ مراد ہوتے ہیں لہٰذا ایسے موقع پر حدیث موقوف نہیں ہوگی بلکہ مرفوع ہوگی اور یہ حدیث بھی مرفوع ہے جیسا کہ مسلم شریف سے صراحتاً معلوم ہورہا ہے۔[2]

اسلم :...... مابعد کے ساتھ مل کر مبتدا ہے خیر عنداللہ اس کی خبر ہے۔

---

[1] (مسلم شریف ص ۳۰۲ ج ۲ ۔ عمدۃ القاری ص ۸۳ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۸۳ ج ۱۶)

﴿۸﴾

باب ذکر قحطان

قحطان کا تذکرہ

(۲۷)حدثنا عبدالعزیز بن عبدالله قال حدثني سلیمٰن بن بلال عن ثور بن زید
ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی ان سے ثور بن زید نے
عن ابی الغیث عن ابی ھریرةؓ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعة
وہ ابوغیث سے وہ ابوہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی
حتی یخرج رجل من قحطان یسوق الناس بعصا
جب تک قبیلہ قحطان میں ایک شخص پیدا نہیں ہوگا جو ہانکے گا لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ساتھ

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے فتن میں عبدالعزیزؒ سے اور امام مسلمؒ نے فتن میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قحطان:...... یمن والوں کا باپ ہے۔

یسوق الناس بعصاہ:...... معنی یہ ہے کہ یہ لوگوں کو مسخر کرے گا، اور ان کی نگرانی کرے گا جیسا کہ چرواہا بکریوں کو چراتا ہے اور لاٹھی سے ان کی نگہبانی کرتا ہے، اور یہ کنایہ ہے بادشاہی سے یعنی بادشاہ ہوگا اس کا زمانہ خروج مہدی علیہ السلام کے بعد ہوگا۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میں گمان کرتا تھا کہ یہ ظالم آدمی ہوگا اس لئے کہ اس کے بارے میں الفاظ فرمائے ہیں **یسوق الناس بعصاہ** بعد میں میرے لئے ظاہر ہوا کہ یہ نیک آدمی ہے، یہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوگا اس لئے کہ احادیث میں اس کی مدح بیان کی گئی ہے حافظ ابن حجرؒ نے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں خلفاء کا ذکر ہے اس کا ذکر اس حدیث کے آخر میں ہے **ورجل من قحطان**[۱] اس سے معلوم ہوا کہ یہ بھی خلفاء میں سے ہے لہٰذا **یسوق الناس** یہ **نظم الامور** کے معنیٰ میں ہے (**المبتدء**) کتاب جو ابن منبہؒ کی ہے اس میں ہے کہ آخری بادشاہ اسلام میں عیسیٰ کے بعد یہ ہوگا اور یہ اہل یمن میں سے ہے قریش میں سے نہیں حبشی جب بیت اللہ پر حملہ کریں گے تو ان کی بیت اللہ سے مدافعت کرے گا۔ ارطاۃ بن منذرؒ کہتے ہیں کہ بیس سال تک حکمرانی کرے گا۔[۲]

---

[۱] (فیض الباری ص ۵۲ ج ۴) [۲] (عمدۃ القاری ص ۸۷ ج ۱۶)

﴿۹﴾

باب ماينهى عنه من دعوة الجاهلية

یہ باب ہے جاہلیت کے دعووں کی ممانعت کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس باب میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جاہلیت میں لڑائی کے وقت ایک دوسرے سے استغاثہ کرتے تھے اور وہ ان کو نداء دیتے تھے کہ یا اہل فلاں یا اہل فلاں وہ جمع ہو جاتے آواز دینے والے کی مدد کرتے اگر چہ وہ ظالم ہوتا۔ جب اسلام آیا تو اس سے روک دیا گیا کہ لڑنے کے لئے ایک دوسرے کو پکارنا فعل جاہلیت ہے۔

(۲۸)حدثنا محمد قال اخبرنا مخلد بن يزيد قال اخبرنا ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار
ہم سے محمد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مخلد بن یزید نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی
انه سمع جابرؓ يقول غزونا مع النبيﷺ وقد ثاب معه ناس من المهاجرين حتى كثروا
انہوں نے جابرؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ہم نبی کریمﷺ کے ساتھ غزوہ میں شریک تھے کہ مہاجرین بڑی تعداد میں ایک جگہ جمع ہوئے
وكان من المهاجرين رجل لعّاب فكسع انصاريا
وجہ یہ ہوئی کہ مہاجرین میں ایک صحابی تھے بڑے زندہ دل، انہوں نے ایک انصاری صحابی کی دبر پر ہاتھ مار دیا
فغضب الانصاري غضبا شديدا حتى تداعوا وقال الانصاري
اس پر انصاری بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ جاہلیت کے طریقے پر اپنے اپنے اعوان و انصار کی ان حضرات نے دہائی دی انصاری نے کہا
يا للانصار وقال المهاجري ياللمهاجرين فخرج النبيﷺ فقال
اے قبائل انصار مدد کو پہنچو اور مہاجر نے کہا اے مہاجرو مدد کو پہنچو اتنے میں نبی کریمﷺ باہر تشریف لائے اور دریافت فرمایا
ما بال دعوى اهل الجاهلية ثم قال ماشانهم فاخبر بكسعة المهاجري الانصاري قال فقال النبيﷺ
کیا حال ہے دعویٰ جاہلیت کا پھر فرمایا ان کا قصہ کیا ہے پس بیان کیا گیا مہاجر صحابی کے انصاری کو مارنے کا واقعہ تو آپﷺ نے فرمایا
دعوها فانها خبيثة وقال عبدالله بن ابي ابن سلول
جاہلیت کے دعووں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ نہایت بدترین طریقے ہیں اور عبد اللہ بن ابی ابن سلول (منافق) نے کہا کہ
اقد تداعوا علينا لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعزمنها الاذل
یہ مہاجرین اب ہمارے خلاف اپنے اعوان و انصار کی دہائی دینے لگے ہیں مدینہ واپس ہولیں تو عزت والا ذلت والے کو یقیناً نکال دے گا

فقال	عمرؓ	الا	نقتل	هذا	الخبيث	يعني	عبدالله
حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی یارسول اللہ ﷺ ہم اس خبیث عبد اللہ بن ابی کو قتل نہ کر دیں							
فقال	النبي ﷺ	لا	يتحدث	الناس	انه	كان	يقتل اصحابه
لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو کیونکہ بعد میں آنے والی نسلیں کہیں گی محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله مابال دعوى الجاهلية.

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں اور پانچویں جابر بن عبداللہ انصاریؓ ہیں۔

غزونا: ...... ہم نے (آپ ﷺ کے ساتھ مل کر) غزوہ (جہاد) کیا اس غزوہ کا نام غزوہ بنی المصطلق اور غزوہ مریسیع ہے جو چھ ہجری میں پیش آیا [1]

ثاب: ...... بمعنی اجتمع معه ناس . اہل لغت نے اس کا معنی رجع کیا ہے اور امام داؤدیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی خرج ہے۔

حتی تداعوا: ...... یہاں تک انہوں نے ایک دوسرے کو دہائی دی مدد کے لئے پکارا، طلب کیا۔

ما بال دعوى اهل الجاهلية: ...... اى لاتداعوا بالقبائل بل تداعوا بدعوة واحدة بالاسلام . یہ جاہلیت کے دعوے نہیں ہونے چاہئیں بلکہ اسلام کے دعوے ہونے چاہئیں یعنی عصبیت کے لئے قبیلوں کو نہ پکارو بلکہ دین واحد کے لئے دنیا والوں کو پکارو۔

دعوها: ...... ان دعووں کو چھوڑو، اس گفتگو کو ختم کرو، یہ اچھے نہیں ہیں۔

رجل لَعّاب: ...... معنی ہے مزاح کرنے والا بعض نے کہا کہ نیزوں سے کھیل کرنے والا، اس کا نام جہجاہ بن قیس غفاریؓ ہے۔

فكسع: ...... اى ضربه على دبره. ہاتھ یا ٹانگ سے کسی انسان کی دبر پر مارنا۔ پس اس نے دبر پر مارا۔

انصاريا: ...... اى رجلاً انصاريا نام سنان بن وبرہ ہے جو بنی سالم خزرجی کے حلیف تھے۔

لا يتحدث الناس: ...... حضور ﷺ نے قتل کی اجازت نہیں دی بلکہ منع کر دیا کہ نہ مارو، تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ (نعوذ باللہ) اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیا کرتے تھے۔ اس میں مصلحت یہ ہے کہ جو چیز اسلام سے نفرت کا سبب بنے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔

فائده: ...... اس حدیث کو صرف امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے [2]

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۸۸ ج ۱۲) [2] (تیسیر القاری ص ۱۷۲ ج ۴)

(۲۹)حدثنا ثابت بن محمد قال حدثنا سفین عن الاعمش عن عبداللہ بن مرة
ہم سے ثابت بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے وہ عبداللہ بن مرہ سے
عن مسروق عن عبداللہ عن النبی ﷺ وعن سفین عن زُبید
وہ مسروق سے اور وہ عبداللہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے اور سفیان نے زُبید کے واسطہ سے
عن ابراهیم عن مسروق عن عبداللہ عن النبی ﷺ قال لیس منا
وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے وہ عبداللہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے
من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاهلیة
جو اپنے رخسار پیٹے گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کے دعوے کرے ۔(یعنی نوحہ کرے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث کتاب الجنائز باب لیس منامن شق الجیوب میں گذر چکی ہے[1]

ودعا بدعوی الجاهلیة :...... جاہلیت میں مرنے والے کے لئے بڑے بڑے دعوے ہوتے تھے کہ اس کے مرنے پر کہا جاتا وا جبلاہ ہمارے پہاڑ ہمارے سردار وغیرہ ذٰلک، حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔

﴿۱۰﴾
باب قصة خزاعة
یہ باب ہے قبیلہ خزاعہ کے واقعہ کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

خزاعة:...... بضم الخاء ہے، مراد اس سے عمرو بن ربیعہؓ ہے

فائدہ :...... خزاعہ دو ہیں (۱) خزاعة من الیمن (۲) خزاعة من مضر۔

بعض حضرات نے تطبیق دیتے ہوئے کہا ہے کہ ولادت کے لحاظ سے مضر سے اور تبنّی کے لحاظ سے یمن سے ہے[2]

(۳۰)حدثنا اسحٰق بن ابراهیم قال حدثنا یحیی بن ادم قال حدثنا اسرائیل عن ابی حصین
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابو حصین سے

[1] (بخاری ص۱۷۲ ج۱) [2] (عمدۃ القاری ص۹۰ ج۱۶)

عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال عمرو بن لحی بن قمعة بن خندف ابو خزاعة
وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرۃؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف قبیلہ خزاعہ کا جد امجد ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

ابو حصین :...... حاء کے فتحہ اور صاد کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کا نام عثمان بنؒ عاصم اسدی ہے۔

عمرو بن لحی :...... مبتدا ہے اس کی خبر ابو خزاعۃ ہے۔

لحی :...... لام کے ضمہ اور حاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

ابن قمعة :...... قاف کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔

(۳۱) حدثنا ابوالیمان قال اخبرنا شعیب عن الزهری قال سمعت سعید بن المسیب
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا
قال البحیرة التی یمنع درها للطواغیت
آپ نے بیان کیا کہ بحیرہ اس اونٹنی کو کہا جاتا ہے جس کے دودھ کی ممانعت ہوتی ہے کیونکہ وہ بتوں کے لئے وقف ہوتی ہے
ولا یحلبها احد من الناس والسائبة التی کانوا یسیبونها لالهتهم
اس لیے کوئی شخص بھی ان کا دودھ نہیں دوہتا تھا اور سائبہ اسے کہتے تھے جنہیں وہ اپنے معبودوں کے لئے چھوڑ دیتے تھے
فلا یحمل علیها شیء قال وقال ابوهریرة قال النبی ﷺ
اور ان پر کوئی چیز لادی نہیں جاتی تھی انہوں نے بیان کیا کہ ابو ہریرۃؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
رایت عمرو بن عامر الخزاعی یجر قصبه فی النار وکان اول من سیب السوائب
میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہے اور یہی عامر وہ پہلا شخص تھا جس نے سائبہ کی بدعت نکالی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے سعید بن مسیبؒ سے پہلی حدیث موقوف نقل کی ہے حقیقتاً یہ بھی مرفوع ہے۔[1]

عمرو بن لحی :...... اس نے سب سے پہلے بحیرہ، سائبہ وغیرہ کا تعین کیا عمرو بن لحی مکہ سے شام آیا پھر ارض بلقاء میں قوم عمالیق کو بتوں کی پوجا کرتے دیکھا تو ان سے ایک بت مانگ لیا جس کو ھبل کہا جاتا تھا اسے مکہ مکرمہ لاکر گاڑ دیا اور لوگوں کو اس کی عبادت پر لگا دیا۔[2]

بحیرة :...... اس اونٹنی کو کہتے جو پانچ بطن جن لیتی اور آخری نر ہوتا تو اس اونٹنی کے کان کاٹ دیتے تھے اب اس پر

[1] (عمدۃ القاری ص ۹۰ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۹۱ ج ۱۶)

سواری کرنا، دودھ دوہنا، پانی سے ہٹا دینا، سب منع ہوتے تھے۔

سائبة:...... جب اونٹنی پے در پے دس اونٹنیاں جن دے تو اس کو سائبہ کہتے ہیں اس سے بھی بحیرہ والا معاملہ کرتے۔

وصیلة:...... وہ اونٹنی جو پہلی مرتبہ مادہ بچہ جنے پھر مادہ بچہ جنے یعنی انکے درمیان کوئی نر بچہ نہ ہو تو اسے وصیلہ کہتے ہیں، اور محمد بن اسحاقؒ کہتے ہیں کہ وصیلہ اس بکری کو کہتے ہیں جو سات یا چار بچے جنے ساتواں بچہ اگر مذکر ہوتا تو اس کو بت کے نام ذبح کر کے ہدیہ کر دیتے اور اگر مؤنث ہوتا تو اسے زندہ رکھتے اور اگر مذکر اور مؤنث دو بچے جنتی تو اس مذکر کو مؤنث کے لئے رکھتے اور کہتے کہ بکری کی بچی اپنے بھائی سے مل گئی اسے ذبح نہیں کرتے تھے[1]

حام:...... وہ اونٹ جو خاص مقدار یعنی دس اونٹنیاں حاملہ کر دے تو اس کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔

﴿۱۱﴾

قصة اسلام ابی ذرؓ

حضرت ابوذرؓ کے اسلام کا واقعہ

یہ باب ایک نسخہ میں ہے باقیوں میں نہیں ہے بہتر یہی تھا کہ یہ ترجمہ اسلام ابی بکرؓ کے بعد ہوتا۔ اکثر نسخوں میں وہاں پر قصہ زمزم ہے۔ قصہ ابو ذرؓ کے ساتھ اس کا تعلق یہ ہے کہ جتنی دیر مکہ مکرمہ رہے زمزم پر اکتفا کیا بعض نسخوں میں ہے قصہ زمزم وفیہ اسلام ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بعض نسخوں میں یہاں پر ہے باب جهل العرب اس کا بھی روایت کے ساتھ تعلق ہو سکتا ہے۔

﴿۱۲﴾

باب قصة زمزم

یہ باب ہے زمزم کے واقعہ کے بیان میں

(۳۲) حدثنا زيد بن اخزم قال حدثنا ابو قتيبة سلم بن قتيبة قال حد ثني مثنى بن سعيد القصير

ہم سے زید بن اخزم نے بیان کیا کہا کہ ہم سے ابوقتیبہ سلم بن قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے مثنیٰ بن سعید قصیر نے حدیث بیان کی

قال حدثني ابو جمرة قال قال لنا ابن عباسؓ الا اخبركم باسلام ابی ذر

کہا کہ مجھ سے ابوجمرہؒ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ابوذرؓ کے اسلام کا واقعہ نہ سناؤں؟

[1] (عمدۃ القاری ص۹۱ ج۱۶)

قال قلنا بلي قال قال ابوذرؓ كنت رجلا من غِفار فبلغنا

ہم نے عرض کی ضرور انہوں نے بیان کیا کہ ابوذرؓ نے فرمایا میرا تعلق قبیلہ غفار سے تھا ہمارے یہاں یہ خبر پہنچی کہ

ان رجلا قد خرج بمكة يزعم انه نبي فقلت لاخي انطلق الى هذا الرجل وكلمه

مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا اس شخص کے پاس جاؤ اس سے گفتگو کرو

وأتني بخبره فانطلق فلقيه ثم رجع

اور پھر اس کے سارے حالات آ کر مجھے بتاؤ چنانچہ میرے بھائی خدمت میں حاضر ہوئے حضور ﷺ سے ملاقات کی اور واپس آ گئے

فقلت ما عندك فقال والله لقد رأيت رجلا يأمر بالخير

میں نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے کہا کہ بخدا میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا ہے جو اچھے کاموں کے لئے کہتا ہے

وينهى عن الشر قلت له لم تشفني من الخبر فاخذت جرابا وعصا

اور برے کاموں سے منع کرتا ہے میں نے کہا کہ تمہاری باتوں سے مجھے تشفی نہیں ہوئی اب میں نے تھیلے میں زادِ راہ لیا اور چھڑی اٹھائی

ثم اقبلت الى مكة فجعلت لا اعرفه واكره ان اسال عنه

پھر مکہ آ گیا میں حضور ﷺ کو پہچانتا نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھتے ہوئے بھی ڈر لگتا تھا (کہ پریشان کرنا شروع کر دیں گے)

واشرب من ماء زمزم واكون في المسجد قال فمر بي عليؓ

اور میں زمزم کا پانی پی لیا کرتا تھا اور مسجد حرام میں ٹھہرا ہوا تھا انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ علیؓ میرے پاس سے گذرے

فقال كأن الرجل غريب قال قلت نعم فقال

اور بولے کہ معلوم ہوتا ہے آپ اس شہر میں اجنبی ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا جی ہاں پھر بیان کیا کہ

فانطلق الى المنزل قال فانطلقت معه لا يسالني عن شيء ولا اخبره

پھر وہ مجھے اپنے ساتھ گھر لے گئے بیان کیا کہ میں آپ کے ساتھ ساتھ گیا نہ انہوں نے مجھ سے کوئی بات پوچھی نہ میں نے کچھ کہا

فلما اصبحت غدوت الى المسجد لأسال عنه وليس احد يخبرني عنه بشيء

صبح ہوئی تو پھر مسجد حرام میں آ گیا تاکہ آں حضور ﷺ کے بارے میں کسی سے پوچھوں لیکن آپ ﷺ کے بارے میں کوئی بتانے والا نہیں تھا

قال فمر بي عليؓ فقال اما نال للرجل يعرف منزله بعدُ قال قلت لا

بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ میرے پاس سے گذرے اور فرمایا کیا ابھی تک آپ اپنی منزل کو نہیں پا سکے؟ بیان کیا کہ میں نے کہا کہ نہیں

قال فانطلق معي قال فقال ما امرك

انہوں نے فرمایا کہ اچھا میرے ساتھ آیئے انہوں نے بیان کیا کہ پھر حضرت علیؓ نے پوچھا آپ کا معاملہ کیا ہے؟

وما اقدمک هذه البلدة قال قلت له ان كتمت
آپ اس شہر میں کیوں تشریف لائے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کہا اگر آپ رازداری سے کام لیں
عليّ اخبرتک قال فاني افعل قال قلت له
تو میں آپ کو اپنے معاملے کے متعلق بتادوں انہوں نے کہا کہ آپ میری طرف سے مطمئن رہیے بیان کیا کہ میں نے ان سے کہا کہ
بلغنا انه قد خرج ههنا رجل يزعم انه نبي فارسلت اخي
ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہاں کوئی شخص پیدا ہوا ہے جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تھا
لِيُكَلِّمَهُ فرجع ولم يَشْفِنِي من الخبر
اس سے گفتگو کرنے کے لئے لیکن جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے کوئی تسلی بخش اطلاعات نہیں دیں
فاردت ان القاه فقال له اما انک قد رشدت
اس لئے میں اس ارادے سے آیا ہوں کہ خود ان سے ملاقات کروں علیؓ نے فرمایا کہ پھر آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے
هذا وجهي اليه فاتبعني ادخل حيث اَدْخُلُ فاني ان رايت احدا
میں انہیں کے یہاں جارہا ہوں آپ میرے پیچھے پیچھے چلیں جہاں میں داخل ہوں آپ بھی ہو جائیں اگر میں کسی ایسے شخص کو دیکھوں
اخافه عليک قمت الى الحائط كاني اصلح نعلي
جس کے بارے میں مجھے آپ پر خطرہ ہوگا تو میں کسی دیوار کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جاؤں گا گویا میں اپنا جوتا ٹھیک کرنے لگا ہوں
وامض انت فمضى ومضيت معه حتى دخل ودخلت معه
اس وقت آپ آگے بڑھ جائیں چنانچہ وہ بھی چلے اور میں بھی ان کے پیچھے ہولیا آخر وہ اندر گئے اور میں بھی ان کے ساتھ
على النبي ﷺ فقلت له اعرض عليّ الاسلام
نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھ پر اسلام پیش کیجئے
فعرضه فاسلمت مكاني فقال لي يا ابا ذر اكتم هذا الامر
حضور ﷺ نے مجھ پر اسلام پیش کیا اور میں مسلمان ہو گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر اس معاملے کو ابھی راز میں رکھنا
و ارجع الى بلدک فاذا بلغک ظهورنا
اور اپنے شہر چلے جانا پھر جب تمہیں ہمارے متعلق یہ معلوم ہو جائے کہ ہم نے دین کی اشاعت کی کوششیں پوری طرح شروع کر دیں ہیں
فاقبل فقلت والذي بعثک بالحق
تب یہاں دوبارہ آجانا میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے

لاصرخن بها بين اظهرهم فجاء الى المسجد وقريش فيه فقال يا معشر قريش
میں سب کے سامنے ڈنکے کی چوٹ پر اس کا اعلان کروں گا چنانچہ وہ مسجد حرام میں آئے قریش وہاں موجود تھے اور کہا اے جماعت قریش
انی اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں
فقالوا قوموا الى هذا الصابي فقاموا فضربت لاموت
قریشیوں نے کہا کہ اس بد دین کو مارنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ چنانچہ وہ میری طرف بڑھے اور مجھے اتنا مارا کہ میں موت کے قریب پہنچ گیا
فادركني العباس فاكب علي ثم اقبل عليهم فقال ويلكم
اتنے میں عباسؓ آ گئے اور مجھ پر گر کر مجھے اپنے جسم سے چھپا لیا اور قریشیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تمہارا ناس ہو
تقتلون رجلا من غِفار ومَتْجَرُكُم و مَمَرُّكم على غفار
قبیلہ غفار کے آدمی کو قتل کرتے ہو غفار سے تو تمہاری تجارت بھی ہے اور تمہارے قافلے بھی اس طرف سے گذرتے ہیں
فاقلعوا عني فلما ان اصبحت الغد رجعت فقلت مثل ما قلت بالامس
اس پر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسری صبح ہوئی تو میں پھر وہیں آیا اور جو کچھ میں نے کل کہا تھا اسی کو پھر دہرایا
فقالوا قوموا الى هذا الصابي فصنع بي مثل ما صنع بالامس
قریشیوں نے کہا کہ پھر پکڑو اس بد دین کو جو کچھ انہوں نے میرے ساتھ کل کیا تھا وہی آج بھی کیا
فادركني العباس فاكب عليَّ وقال مثل مقالته بالامس
اچانک پھر عباسؓ آ گئے اور میرے اوپر گر پڑے اور جو کچھ انہوں نے قریشیوں سے کل کہا تھا اسی کو آج بھی دہرایا
قال فكان هذا اول اسلام ابي ذر
ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ یہ ہے حضرت ابوذرؓ کے اسلام کی ابتدا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں (۱) زید بن اخزمؒ (۲) مسلم بن قتیبہؒ (۳) مثنّٰی بن سعید (۴) ابو جمرہؒ۔ (نصرؒ بن عمران ضبعی بصری) (۵) عبداللہ بن عباسؓ۔

امام بخاریؒ نے عمرو بن عباسؓ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابراہیم بن محمد بن عرعرۃؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔[1]

ابو ذرؓ :...... ابو ذرؓ کا نام جندب بن جنادہ ہے، اسلام لانے میں یہ پانچویں صاحب ہیں، اسلام لانے سے پہلے

[1] (عمدۃ القاری ص۸۶ ج۱۶)

بھی اللہ کی عبادت کرتے تھے ان کا بھائی انیس بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوا وہ شاعر تھا ان کی ماں بھی مسلمان ہوئی، مدینہ سے باہر ربذہ میں ان کا انتقال ہوا۔

کلمہ:...... اس (محمد ﷺ) سے گفتگو کرو، یہاں پر عبارت محذوف ہے تقدیری عبارت اس طرح ہے " فاذا رایته واجتمعت به کلمه وائتنی بخبره [1]

ادخل حیث ادخل:...... تو داخل ہو جا جہاں میں داخل ہوؤں۔ پہلا امر کا صیغہ ہے اور دوسرا مضارع واحد متکلم ہے۔

واکون فی المسجد:...... حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں اس وقت مسجد بنی ہی نہیں تھی مراد اس سے مطاف ہے یا جس وقت قصہ بیان کیا جا رہا ہے اس وقت مسجد بن چکی تھی، اسی کی طرف اشارہ ہے۔

فاسلمت مکانی:...... یعنی میں اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

سوال:...... انہوں نے اس وقت معجزات اور دلائل نبوت نہیں دیکھے تو کیسے مسلمان ہو گئے؟

جواب:...... (۱) روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی نبوت کے حالات ان تک پہنچ چکے تھے اس لئے پہلے بھائی کو تصدیق کے لئے بھیجا پھر بعد میں خود تشریف لائے اور مشرف باسلام ہوئے۔

جواب:...... (۲) ایمان لانے کے لئے معجزہ دیکھنا ضروری نہیں بلکہ شہادت قلب ضروری ہے جیسے کہ حضرت ثمامہ بن اثال فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے چہرے کو دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ یہ جھوٹے آدمی کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔

لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ:...... میں اونچی آواز سے ان کے درمیان اس کلمہ کا اعلان کروں گا۔ یہ تاثیر ایمان تھی جو ایمان لانے سے پہلے اپنا ارادہ ظاہر کرنے پر قادر نہ ہوا وہ ایمان لانے کے بعد حضور ﷺ کے سامنے کہہ رہے ہیں کہ میں تو ان کے سامنے اونچی آواز سے کلمہ پڑھوں گا۔

سوال:...... جب حضور ﷺ نے فرمایا کہ اب چلے جاؤ جب ہمارے غلبے کا سنو تو آ جانا تو انہوں نے اس امر کی مخالفت کیوں کی؟

جواب:...... ان کو قرائن سے معلوم ہو گیا تھا کہ امر وجوبی نہیں ہے چنانچہ اس پر قرینہ یہ ہے جب انہوں نے کہا کہ میں ان کے درمیان اونچی آواز سے جا کر کلمہ پڑھوں گا تو حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔

صابی:...... جو کلمہ پڑھ لیتا اس کو وہ لوگ صابی کہتے تھے اس لئے کہ صابی اس کو کہتے ہیں جو جہل کی طرف مائل ہو جائے گویا وہ اسلام لانے کو جہل کہتے تھے جب اس کو مہموز (صابئ) پڑھا جائے تو اس کا معنی ہوتا ہے انتقل من دین الیٰ دین۔ صبأ یصبؤ، اذا انتقل من شیء الیٰ شیء۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۸۶ ج ۱۶)

فَضُرِبْتُ لَامُوْت :...... میں اتنا مارا گیا کہ موت واقع ہو جائے یعنی مرنے کے قریب ہو گیا تھا اللہ پاک نے مجھے بچالیا۔

﴿۱۳﴾

باب جهل العرب

یہ باب ہے عرب کی جہالت کے بیان میں

(۳۳)حدثنا ابو النعمان ثنا ابو عوانة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر
ہم سے ابونعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابوعوانہ نے حدیث بیان کی وہ ابوبشر سے وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباسؓ قال اذا سرک ان تعلم جهل العرب فاقرأ
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ اگر تم عرب کی جہالت کے متعلق جاننا چاہتے ہو تو پڑھ لو (یہ آیتیں)
ما فوق الثلثين ومائة في سورة الانعام قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ
ایک سوتیس آیتوں کے بعد سورۃ انعام میں (ترجمہ) یقیناً وہ لوگ نامراد ہوئے جنہوں نے اپنی اولادوں کو مار ڈالا
سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ الى قوله قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ
بے وقوفی کی وجہ سے بلا کسی علم کے اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ تک

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله جهل العرب.

ابوالنعمان :......ان کا نام محمدؒ بن فضل سدوسی ہے۔

ابوبشر :...... (بکسر الباء) ان کا نام جعفر بن ابی وحشیہ ہے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ :...... فقر کے خوف کی وجہ سے وہ اپنی اولادوں کو قتل کر دیتے تھے، ارشاد ربانی ہے وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۖ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ "[1] یاد رہے زمانہ جہالت کے لوگ اولاد دو وجہ سے قتل کرتے تھے (۱) فقر (۲) عار (شرم) دونوں وجہ سے اولاد کا قتل حرام اور جرم ہے۔

سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ :...... ان کے اس فعل کو سفہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ فقر اگرچہ ضرر کا سبب ہے لیکن قتل اس سے بھی اعظم ہے، قتل کا ضرر نقد ہے، فقر کا ضرر موہوم ہے، جس کا ضرر قطعی ہے اس کو ضرر موہوم کی وجہ سے اختیار کرنا یہ بے وقوفی ہے، جو بے علمی سے پیدا ہوئی گویا کہ ان کو علم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو رزق دے گا۔

---

[1] (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۱)

﴿۱۴﴾

باب من انتسب الی آبائه فی الاسلام والجاهلیة

یہ باب ہے جس نے اسلام اور جاہلیت کے زمانے میں اپنی نسبت اپنے آباؤ اجداد کی طرف کی اس کے بیان میں

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ انسان اپنے آپ کو اپنے باپوں کی طرف منسوب کرسکتا ہے خواہ باپ اسلام میں ہو یا جاہلیت میں حضور ﷺ سے یہ بات ثابت ہے آنحضرت ﷺ نے جنگ میں فرمایا تھا۔ انا النبی لا کذب ❁ انا ابن عبدالمطلب تو آپ ﷺ نے اپنے دادا عبدالمطلب کی طرف اپنی نسبت کی ہے۔

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں:

(۱) من انتسب الیٰ ابائه فی الاسلام یہ جزء کریم بن الکریم سے ثابت ہے۔

(۲) والجاهلیة یہ جزء انا ابن عبد المطلب سے ثابت ہے۔

❁ وقال ابن عمرؓ ❁ وابو هریرةؓ عن النبی ﷺ ان الکریم بن الکریم بن الکریم بن الکریم یوسف بن یعقوب
ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب
ابن اسحق بن ابراهیم خلیل الله ❁ وقال البراء عن النبی ﷺ انا ابن عبدالمطلب
ابن اسحاق بن ابراہیمؑ تھے اور براء بن عازبؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے یہاں تین تعلیقات ذکر فرمائی ہیں (۱) تعلیقِ عبداللہ بن عمرؓ (۲) تعلیقِ ابوہریرہؓ (ان پر احادیث الانبیاء میں بحث گزر چکی ہے)[۱] (۳) تعلیقِ حضرت براءؓ یہ ایک طویل حدیث کا حصہ ہے جس کو امام بخاریؒ نے کتاب الجهاد باب من صف اصحابه عندالهزیمة میں موصولاً بیان کیا ہے[۲]

(۳۴) حدثنا عمر بن حفص قال ثنا ابی ثنا الاعمش قال ثنی
ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اعمشؒ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے حدیث بیان کی
عمرو بن مرة عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ قال لما نزلت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ
عمرو بن مرہ سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے کہ بیان کیا جب یہ آیت اتری آپ اپنے قریبی عزیزوں کو ڈرایئے تو

[۱] (الخیر الساری ص...... کتاب بدء الخلق واحادیث الانبیاء) [۲] (الخیر الساری کتاب الجهاد ص ۲۲۳)

جعل النبی ﷺ ینادی یا بنی فھر یابنی عدی ببطون قریش وقال لنا قبیصة ثنا سفین
نبی کریم ﷺ نے قریش کی مختلف شاخوں کو بلایا اے بنی فہر اے بنی عدی اور ہم سے قبیصہؒ نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی
عن حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ قال
وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ سعید بن جبیر سے اور وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
لما نزلت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَکَ الْاَقْرَبِيْنَ جعل النبی ﷺ یدعوھم قبائلَ قبائلَ
جب یہ آیت اتری اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرایئے۔ تو آنحضور ﷺ نے ایک ایک قبیلے کو بلایا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... اس روایت میں حضور ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کا ذکر کیا ہے ان کا ذکر کرتے ہوئے ہر ایک کو ان کے آباء کی طرف منسوب کیا ہے۔

وقال لنا قبیصة:...... مذکورہ بالا حدیث کا دوسرا طریق ہے کسی مذاکرہ کے موقع پر سنا اس لئے قال لنا قبیصة کہا حدثنا قبیصة نہیں فرمایا۔

سوال:...... باپوں کی طرف انتساب کو تو ناپسند کیا گیا ہے؟

جواب:...... باپوں کی طرف کبھی تو نسبت تعارف کے لئے ہوتی ہے اور کبھی تفاخر کے لئے تفاخر کے لئے باپوں کی طرف نسبت کو ناپسند کیا گیا ہے۔ اور تعارف کے لئے باپوں کی نسبت جائز ہے" وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا "[1]

(۳۵) حدثنا ابو الیمان انا شعیب ثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرةؓ
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی کہ کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہمیں ابو زناد نے حدیث بیان کی وہ اعرج سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہ
ان النبی ﷺ قال یابنی عبد مناف اشتروا انفسکم من اللہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بنی عبد مناف اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو (یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالو)
یا بنی عبدالمطلب اشتروا انفسکم من اللہ یا ام الزبیر بن العوام عمة رسول اللہ ﷺ یا فاطمة بنت محمد
اے بنو عبد المطلب اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو اے زبیر بن عوام کی والدہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی، اے فاطمہ بنت محمد
اشتریا انفسکما من اللہ لا املک لکما من اللہ شیئا سلانی من مالی ما شئتما
اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ سے خرید لو میں تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تم دونوں میرے مال میں جتنا چاہو مانگ سکتی ہو

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

---

[1] پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات آیت ۱۳

اشتروا انفسکم من اللہ:...... معنی یہ ہے کہ اطاعت کر کے اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے چھڑا لو گویا کہ اطاعت کو آنحضرت ﷺ نے ثمن نجات قرار دیا ہے کہ تم اطاعت کرو تمہیں نجات ملے گی گویا کہ اطاعت کے عوض نجات ہے۔ شراء میں اشیاء کا تبادلہ ہوتا ہے۔ آیت پاک ہے اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ اس میں بھی طاعت کا عوض حصول جنت قرار دیا گیا ہے۔

لا املک لکما من اللہ شیئاً:...... مطلب یہ ہے کہ ایمان کے عوض میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا یعنی تم ایمان نہیں لاؤ گے تو میں تمہاری مدد نہیں کر سکوں گا۔

ام الزبیر بن العوام: ...... آپ کا نام صفیہؓ بنت عبدالمطلب ہے۔

﴿۱۵﴾

باب ابن اخت القوم و مولی القوم منہم

کسی قوم کا بھانجا یا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے

(۳۶) حدثنا	سلیمان	بن	حرب	ثنا	شعبة	عن	قتادة	عن	انسؓ	قال دعا

ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے وہ قتادہ سے وہ انسؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ بلایا

النبی ﷺ	الانصار	فقال	هل	فیکم	احد	من غیرکم

نبی کریم ﷺ نے انصار کو پھر ان سے دریافت فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کا کوئی تعلق تمہارے قبیلے سے نہ ہو

قالوا	لا	الا	ابن	اخت	لنا	فقال	النبی ﷺ	ابن	اخت	القوم منهم

انہوں نے عرض کیا کہ صرف ہمارا ایک بھانجا ایسا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ بھانجا بھی قوم کا ایک فرد ہوتا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث الباب ترجمۃ کے پہلے جزء کے مطابق ہے۔[1]

امام بخاریؒ نے مغازی میں بندارؒ سے اور امام مسلمؒ نے زکوۃ میں ابوموسیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زکوۃ میں اسحاقؒ بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الا ابن اخت لنا:...... مگر ہمارا ایک بھانجا ہے۔ جس کا نام دوسری روایت میں نعمان بن مقرن آیا ہے۔

استنباط واستدلال:...... احنافؒ نے حدیث پاک کے اس جملہ سے استدلال کیا ہے میت کے ورثاء میں ذوی الفروض اور عصبات نہ ہوں تو ماموں اور ذوی الارحام وارث بن جایا کرتے ہیں۔[2]

[1] (عمدۃ القاری ص ۹۳ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۸۲ ج ۱۶)

﴿١٦﴾

()باب قصة الحبش وقول النبی ﷺ یا بنی ارفدة

حبشہ کے لوگوں کا واقعہ اوران کے متعلق نبی کریم ﷺ کا فرمانا کہ اے بنی ارفدہ

هذا باب فی بیان قصة الحبش.

(٣٧)حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب عن عروة
ہم سے یحیی بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ شہاب سے وہ عروہ سے
عن عائشةؓ ان ابا بکرؓ دخل علیها وعندها جاریتان فی ایام منی تغنیان وتدففان وتضربان
وہ عائشہؓ سے کہ ابوبکرؓ ان کے یہاں تشریف لائے تو وہاں دو لڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں یہ حج کے ایام بقرعید کا واقعہ ہے
والنبی ﷺ متغش بثوبه فانتهرهما ابوبکرؓ
نبی کریم ﷺ روئے مبارک پر کپڑا ڈالے ہوئے (دوسری طرف رخ کرکے لیٹے ہوئے تھے) ابوبکرؓ نے انہیں ڈانٹا
فکشف النبی ﷺ عن وجهه فقال دعهما یا ابا بکر فانها ایام عید وتلک الایام ایام منی
تو آنحضرت ﷺ نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر فرمایا اے ابوبکر انہیں گانے دو یہ عید کے دن ہیں یہ دن منی کے تھے
وقالت عائشة رأیت النبی ﷺ یسترنی وانا انظر الی الحبشة
اور عائشہ نے بیان کیا کہ میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ مجھے چھپانے کی پوری کوشش کررہے ہیں اور میں حبشہ کے صحابہ کو دیکھ رہی تھی
وهم یلعبون فی المسجد فزجرهم عمرؓ
جو حرب کے کھیل کا مظاہرہ مسجد (کے سامنے میدان) میں کررہے تھے عمرؓ نے انہیں ڈانٹا جب وہ تشریف لائے
فقال النبی ﷺ دعهم امنا بنی ارفدة یعنی من الامن
لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا چھوڑ دو ان کو (اے عمر، اے) بنی ارفدہ اطمینان وسکون کے ساتھ اپنے کھیل کا مظاہرہ جاری رکھو

﴿تحقیق وتشریح﴾

الحبش: ..... حبش اور حبشہ سوڈانیوں کی جنس سے ہیں اور اس کی جمع حبشان آتی ہے جیسے حمل کی جمع حملان آتی ہے۔ حبشہ والے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے حام کی اولاد ہیں اور یہ سات بھائی تھے (١) سند (٢) ھند (٣) زنج (٤) قبط (٥) حبش (٦) نوبہ (٧) کنعان[1]

---

[1] (عمدۃ القاری ص ٩٢ ج ١٦)

وقول النبی ﷺ یا بنی ارفدۃ:...... یہ حبشہ والوں کا لقب ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ ان کے بڑے دادے کا نام ہے۔

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... دعھم امنا بنی ارفدۃ سے ہے۔ اور یہ حدیث باب الحراب والدرق بخاری شریف ص ۱۳۰ ج ا میں گذر چکی ہے۔

بنی ارفدہ کا قصہ

عید کا دن تھا کچھ لوگ جو سوڈان کے رہنے والے تھے اپنے فن (جنگی مہارت) کا مظاہرہ کر رہے تھے آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کیا آپ جنگی مظاہرہ دیکھنا چاہتی ہیں؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے اپنے پیچھے کھڑا کر لیا، حضرت عائشہؓ کے رخسار مبارک، آنحضرت ﷺ کے رخسار مبارک کے قریب تھے۔ آپ فرما رہے تھے دونکم یا بنی ارفدۃ (اے بنی ارفدہ اپنے فن کا مظاہرہ جاری رکھو)[1] دیکھتے دیکھتے جب میں تھک گئی تو آپ نے فرمایا بس، میں نے کہا جی ہاں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (گھر) چلی جاؤ تو میں گھر چلی گئی ہے[2]

یعنی من الامن:...... اس تفسیر و تشریح لانے کا مقصد اشتقاق بتانا ہے کہ یہ امنا، امن سے مشتق ہے جو خوف کی ضد ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے اس سے مشتق نہیں ہے۔

﴿۱۷﴾

باب من احب ان لا یسب نسبه.

یہ باب ہے جس نے اپنے نسب کو سب و شتم سے بچانا پسند کیا، کے بیان میں

غرض الباب:...... کسی کے نسب پر گالی دینا اور اسی طرح کسی سے اپنے نسب پر گالی سننا ناپسندیدہ ہے۔

(۳۸) حدثنا عثمان بن ابی شیبة ثنا عبدة عن هشام عن ابیه

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے

عن عائشةؓ قالت استاذن حسان النبی ﷺ فی هجاء المشرکین

وہ عائشہؓ سے کہ بیان کیا کہ حسانؓ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین (قریش) کی ہجو کرنے کی اجازت چاہی

قال کیف بنسبی فقال حسان

تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر میرے نسب کا کیا ہوگا (کیونکہ آپ بھی قریشی تھے) اس پر حسانؓ نے عرض کی کہ

[1] (تیسیر القاری ص ۳۲۰ ج ۴) [2] (عمدۃ القاری ص ۹۳ ج ۱۶)

لاسلنک منهم کما تسل الشعرة من العجین وعن ابیه قال
میں آپ کو اس طرح نکالوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے اور ہشام نے اپنے والد کے واسطے سے کہا کہ
ذهبت اسب حسانؓ عند عائشةؓ فقالت لا تسبه فانه
عائشہؓ کے یہاں میں حسانؓ کو برا بھلا کہنے لگا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا انہیں برا بھلا نہ کہو وہ
کان ینافح عن رسول اللہ ﷺ
نبی کریم ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے (اشعار کے ذریعے)
قال ابو الهیثم نفحت الدابة اذا رمت بحوافرها ونفحه بالسیف اذا تناوله من بعید
ابوہیثم نے کہا کہ نفحت الدابة (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کی کھوچ کو مارے اور نفحه بالسیف (اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کو دور سے لے (مارے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله کیف بنسبی.

امام بخاریؒ مغازی میں عثمان بن ابی شیبہؒ سے اور ادب میں محمد بن سلامؒ سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں عثمان بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

کیف بنسبی:...... اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نسب کے بارے میں گالی سننا ناپسندیدہ ہے۔

کما تسل الشعرة من العجین:...... جیسا کہ بال آٹے سے نکال لیا جاتا ہے تشبیہ بلا تکلف امتیاز میں ہے۔ یعنی تشبیہ فعل کے آسان ہونے میں ہے نہ کہ تحقیر میں کیوں کہ اس میں نبی ﷺ کو بال کو آٹے سے نکالنے میں تشبیہ دی ہے اس بات پر قرینہ کیف بنسبی ہے۔

وعن ابیه: ...... یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسناد مذکور کے ذریعہ موصول ہے۔

کان ینافح عن رسول اللہ ﷺ:...... ینافح ای یدافع یعنی حضور ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے حسانؓ تیرے شعر دشمنوں کو ایسے لگتے جیسے تیر لگتے ہیں۔ یقال نفحت الدابة اذا رمحت بحوافرها ونفحه بالسیف اذا تناوله من بعید واصل النفح الضرب[1] میں نے جانور کو مارا (یہ اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کی کھوچ کو مارے اور نفحه بالسیف (اس وقت بولا جاتا ہے) جب تو اس کو دور سے لے (مارے) اور نفح کا اصل مارنا ہے۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۹۵ ج ۱۲)

﴿۱۸﴾

باب ما جاء فی اسمآء رسول اللہ ﷺ

یہ باب ہے رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی کے متعلق روایات کے بیان میں

وقول اللہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ الآیۃ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں
وقولہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد محمد ﷺ اللہ کے رسول اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار کے حق میں انتہائی سخت ہیں
وقولہ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد (حضرت عیسیٰ نے فرمایا) کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا

☆☆☆☆

(۳۹) حدثنا ابراھیم بن المنذر ثنی معن عن مالک عن ابن شھاب
ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے معن نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ ابن شہاب سے
عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لی
وہ محمد بن جبیر بن مطعم سے وہ اپنے والد جبیر بن مطعمؓ سے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے
خمسۃ اسمآء انا محمد واحمد وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر
پانچ نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا
وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب
اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کو میرے بعد جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں (بعد میں آنے والا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ۔

امام بخاریؒ کتاب التفسیر میں ابوالیمانؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل النبی ﷺ میں زہیر بن حربؒ سے امام ترمذیؒ نے استئذان میں سعید بن عبدالرحمٰنؒ سے اور شمائل میں متعدد راویوں سے اور امام نسائیؒ نے تفسیر میں علی بن شعیب بغدادیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

سوال :...... پانچ ناموں کا حصر درست نہیں آپ ﷺ کے نام تو اس سے زیادہ ہیں؟

جواب :...... (۱) عدد کے مفہوم کا اعتبار نہیں، کثرت مراد ہے۔

جواب :...... (۲) یہ مقصد نہیں کہ کل ہی پانچ نام ہیں بلکہ وہ نام مراد ہیں جو سابقہ کتب میں موجود تھے۔

سوال :...... الماحی یہ تو آپ کی صفت ہے نام نہیں حالانکہ حدیث میں اسے اسماء میں شمار کیا گیا ہے ؟

جواب :...... اکثر اوقات صفت پر اسم کا اطلاق کر دیا جاتا ہے۔

آپ ﷺ کے اسماء گرامی کی تعداد

ابوبکر بن عربی نے شرح ترمذی میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام ہزار ہیں اور آپ ﷺ کے نام بھی ایک ہزار ہیں[1]

پانچ نام اور ان کی تشریح :...... (۱) محمد (۲) احمد (۳) عبداللہ (۴) طٰہٰ (۵) یٰسین۔

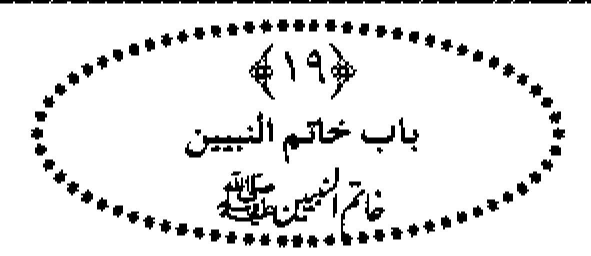
آنحضرت ﷺ کا نام آسمانوں میں احمد زمینوں میں محمود اور دنیا میں محمد ہے، ارشاد ربانی ہے " مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ [2] عقیدت و احترام سے جب آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ لیا جائے تو ادھر آپس میں لب (ہونٹ) ملتے ہیں ادھر رب مل جاتا ہے۔ ابوزکریا العنبریؒ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کے پانچ نام مبارک آئے ہیں بعض حضرات نے اس سے زائد نام بھی بتائے ہیں۔

فائدہ:...... اللہ پاک نے آنحضرت ﷺ کو قرآن پاک میں یا محمد اور یا رسول اللہ نہیں فرمایا۔ بلکہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ اور وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ "[3] فرمایا ہے یا پھر يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ [4] يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ [5] فرمایا ہے۔

(۴۰) حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفين عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هريرة
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ ابوالزناد سے وہ اعرج سے وہ ابوہریرہؓ سے
قال قال رسول الله ﷺ الا تعجبون كيف يصرف الله عني شتم قريش
انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح دور کرتا ہے مجھ سے قریش کے سب و شتم
ولعنهم يشتمون مذمما ويلعنون مذمما وانا محمد.
اور لعنت و ملامت کو مجھے وہ مذمم کہہ کر سب و شتم کرتے ہیں اور مذمم کہہ کر ملامت کرتے ہیں حالانکہ میرا نام محمد ہے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۹۳ ج ۱۶ [2] پارہ ۲۶ سورۃ فتح آیت ۲۹ [3] پارہ ۲۸ سورۃ الصف آیت ۶
[4] پارہ ۲۹ سورۃ المزمل آیت ۱ [5] پارہ ۲۹ سورۃ المدثر آیت ۱



(۴۱)حدثنا محمد بن سنان ثنا سليم بن حيان ثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبدالله
ہم سے محمد بن سنان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سلیم بن حیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی وہ جابر بن عبداللہؓ سے
قال قال النبي ﷺ مثلي ومثل الانبياء كمثل رجل بنىٰ دارا
انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کوئی مکان بنوایا
فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها
دل آویزی اور ہر حیثیت سے مکمل کیا صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی رہ گئی لوگ اس گھر میں داخل ہوتے
ويتعجبون ويقولون لو لا موضع اللبنة
اور اس کے حسن اور دل آویزی سے حیرت زدہ ہو جاتے اور کہتے کاش یہ ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث کی ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... حدیث کی ترجمۃ الباب سے معنی کے لحاظ سے مطابقت ہے۔

باب کی ماقبل سے مطابقت:...... حضور ﷺ کے ناموں کے بعد حضور ﷺ کی شان کا ذکر کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام خاتم بھی ہے قرآن میں بھی ہے وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ[1] اہمیت کی وجہ سے اس کو جدا باب میں ذکر کیا گیا ہے۔

(۴۲)حدثنا قتيبة بن سعيد ثنا اسمعيل بن جعفر عن عبدالله بن دينار عن ابي صالح
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابوصالح سے
عن ابي هريرة ان رسول الله ﷺ قال ان مثلي و مثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنىٰ بيتا
وہ ابوہریرہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا
فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس
اور اس میں ہر طرح حسن و دل آویزی پیدا کی ہو لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوٹ گئی ہو اور تمام لوگ

[1] (پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۴۰)

يطوفون	به	ويعجبون	له	ويقولون
مکان کو چاروں طرف سے گھوم کر دیکھتے اور حیرت زدہ ہوجاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ				

هلا	وضعت	هذه	اللبنة	قال	فانا	اللبنة	وانا	خاتم	النبيين
یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟ تو میں ہی وہ ایک اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں ۔									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

امام مسلمؒ نے فضائل النبی ﷺ میں یحییٰ بن ایوبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ اور امام نسائیؒ تفسیر میں علیؓ بن حجر سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

لولا موضع اللبنة :..... موضع اللبنة مبتداء ہے خبر اس کی محذوف ہوگی تقدیر عبارت ہوگی لولا موضع اللبنة مهمل لكان بناء الدار كاملاً اس اینٹ سے تشبیہ دی گئی ہے کیوں کہ یہ لبنه ، محسنه بھی ہے اور مكمله بھی ہے بعض روایتوں میں آیا ہے لبنة من زاوية من زواياه یہ اینٹ اس کونے میں تھی پس مراد مكمله محسنه لبنه ہے نہ کہ وہ لبنه جس کے بغیر عمارت ناقصہ ہے ورنہ لازم آئے گا کہ اس اینٹ کے بغیر عمارت ناقص ہے ایسے نہیں بلکہ ہر نبی کی شریعت کامل ہے یہاں مراد یہ ہے کہ شریعت محمد یہ کامل ہے شرائع ماضیہ کامل ہیں پس فرق کامل اور اکمل کا ہے کامل و ناقص کا نہیں۔

فانا اللبنة وانا خاتم النبيين:..... میں آخری اینٹ ہوں، (یعنی اس اینٹ کی جگہ پر کرنے والے اور مکان کی دل آویزی کو ہر حیثیت سے مکمل کرنے والے آنحضور ﷺ ہیں) اور میں ہی آخری نبی ہوں پس لبنه کی تفسیر خاتم النبیین سے کی، یہ مثال حضور ﷺ کی فضیلت تمام نبیوں پر بیان کرنے کے لئے ہے کہ اللہ نے مجھ پر نبیوں کے سلسلہ کو مکمل کیا دین کی شریعتوں کو ختم کیا اور حضور ﷺ نے اپنی ختم نبوت کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا ہے کہ تمام انبیاء کی مثال ایک مکان کی سی ہے جس میں ابھی ایک اینٹ باقی تھی یعنی ایک نبی کی جگہ باقی تھی (وہ حضور ﷺ ہیں) چنانچہ فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں۔

فائدہ :..... مذکورہ بالا دونوں حدیثوں سے آپ ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبوت کرنا صحیح نہیں۔ کیونکہ ایک اور حدیث میں ہے "عن ثوبانؓ قال قال رسول الله ﷺ انه سيكون في امتي كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي"[1] میرے

---

[1] (ابوداؤد ص ۲۳۷ ج ۲)

بعد تیس جھوٹے دجال آئیں گے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا میں آخری نبی ہوں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

﴿۲۰﴾
باب وفاة النبی ﷺ
یہ باب ہے حضور ﷺ کی وفات کے بیان میں

(۴۳)حدثنا عبداللّٰہ بن یوسف ثنا اللیث عن عُقیل عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے وہ عُقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے
عن عائشۃؓ ان النبی ﷺ توفی وھو ابن ثلث وستین وقال ابن شہاب واخبرنی سعید بن المسیب مثلہ
اور وہ عائشہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی تھی اور ابن شہاب نے بیان کیا مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی اسی طرح

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام مسلمؒ نے فضائل میں عبدالملک بن شعیبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فائدہ:...... بعض نسخوں میں یہ باب یہاں پر نہیں ہے بلکہ اس کا اصل مقام مغازی کے بعد ہے چنانچہ امام بخاریؒ نے غزوات کے آخر میں اسی ترجمۃ الباب کو ذکر کیا ہے[۱] بظاہر مصنفؒ نے اس باب میں حدیث عائشہؓ لا کر حضور ﷺ کی عمر کو بیان کیا ہے اور اسماء کے باب میں مصنفؒ نے اس حدیث کو لا کر حضور ﷺ کی صفت کو بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ کی جملہ صفات میں سے وفات بھی ہے۔

سوال:...... مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جس میں ہے **توفی وھو ابن ثلاث وستین**[۲] اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے تریسٹھ سال عمر پائی حالانکہ امام بیہقیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ **انہ توفی علی رأس الستین** کہ آپ ﷺ نے ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے پینسٹھ کی عمر میں وفات پائی؟[۳] تو ان روایات میں تعارض ہے؟

جواب:...... تطبیق ان میں یہ ہے کہ جنہوں نے حذفِ کسر کیا انہوں نے ساٹھ سال ذکر کئے اور جنہوں نے جبر کسر کیا انہوں نے پینسٹھ سال ذکر کر دیا اور جنہوں نے تریسٹھ سال بتلایا انہوں نے کل عمر مبارک ذکر کی۔

تاریخ وفات:...... مشہور قول کے مطابق بروز پیر بارہ (۱۲) ربیع الاول گیارہ ہجری۔[۴]

---

[۱] (بخاری ص ۶۳۷ ج ۲) [۲] (مسلم شریف ص ۲۶۰ ج ۲) [۳] (مسلم شریف ص ۲۶۱ ج ۲) [۴] (عمدة القاری ص ۹۹ ج ۱۶)

﴿۲۱﴾

باب كنية النبي ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی کنیت کے بیان میں

(۴۴)حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن حميد عن انسؓ قال
ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حمید سے اور وہ انسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
كان النبي ﷺ في السوق فقال رجل يا ابا القاسم فالتفت النبي ﷺ
نبی کریم ﷺ بازار میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک صاحب کی آواز آئی یا ابا القاسم حضور ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے
فقال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي
(معلوم ہوا کہ اس نے کسی اور کو پکارا ہے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

﴿تحقيق و تشريح﴾

وهذا الحديث قدمضى في كتاب البيوع في باب ماذكر في الاسواق۔

(۴۵)حدثنا محمد بن كثير انا شعبة عن منصور عن سالم عن جابرؓ
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ منصور سے وہ سالم سے اور وہ جابرؓ سے
عن النبي ﷺ قال سموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھا کرو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

﴿تحقيق و تشريح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

یہ حدیث باب " فان لله خمسه " میں گذر چکی ہے[1]

(۴۶)حدثنا علي بن عبد الله ثنا سفين عن ايوب عن ابن سيرين
ہم سے علی بن عبد اللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی وہ ایوب سے وہ ابن سیرین سے
قال سمعت ابا هريرةؓ يقول قال ابو القاسم ﷺ تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي
انہوں نے کہا کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابو القاسم نے فرمایا کہ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو

[1] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۴۳۵

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ.

امام بخاریؒ نے ادب میں علی بن عبداللہؒ سے اور امام مسلمؒ نے استئذان میں ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے ادب میں مسددؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ولا تکتنوا بکنیتی:...... کنیت وہ نام ہے جو اب یا ابن کی طرف مضاف کر کے لیا جائے اول زمانہ میں چونکہ حضورﷺ کے ساتھ اشتباہ ہوتا تھا اس لئے نام رکھنے کی اجازت دی اور کنیت رکھنے سے منع کیا اب وہ احتمال نہیں ہے اس لئے جائز ہے[1]

﴿۲۲﴾
باب

(۴۷)حدثنا اسحق بن ابراهیم انا الفضل بن موسیٰ عن الجعید بن عبدالرحمن قال رأیت
ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں فضل بن موسیٰ نے خبر دی وہ جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا
السائب بن یزیدؓ ابن اربع وتسعین جلدا معتدلا فقال قد علمت
سائب بن یزیدؓ کو چورانوے سال کی عمر میں نہایت قوی و توانا تھے کمر ذرا بھی نہیں جھکی تھی انہوں نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ
ما مُتِّعْتُ به سمعي وبصري الا بدعاء رسول الله ﷺ ان خالتي
میرے اعضاء و حواس میں جو اتنی توانائی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کی دعا کے نتیجے میں ہے میری خالہ
ذهبت بي اليه فقالت يا رسول الله ان ابن اختي شاكٍ
مجھے آنحضرتﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا بیمار ہو رہا ہے
فادع الله له قال فدعا لي
آپ ﷺ اس کے لئے دعا فرما دیجئے انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضور ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی

﴿تحقیق و تشریح﴾

فائدہ:...... یہ باب بلا ترجمہ ہے باب کے لئے پہلے باب کے لئے فصل ہوتا ہے اور اس کی پہلے باب سے مناسبت یہ ہے کہ جن الفاظ سے حضورﷺ مخاطب کئے جاتے تھے یعنی یا محمد، یا ابا القاسم، یا رسول اللہ ﷺ ان میں سے سب سے احسن خطاب یا رسول اللہ ہے یہ روایت یا رسول اللہ کو متضمن ہے لہٰذا یہ باب پہلے باب کی

[1] (مزید تفصیل الخیر الساری جلد اول صفحہ ۲۵۶)

فضل بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔[1]

سائب بن یزید:...... ابن داؤدؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے مدینہ منورہ میں سب سے آخر میں ۹۱ھ ہجری چھیانوے سال کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔

﴿۲۳﴾

باب خاتم النبوة

یہ باب ہے مہر نبوت کے بیان میں

(۴۸)حدثنا محمد بن عبداللّٰہ ثنا حاتم عن الجعید قال سمعت السائب بن یزید
ہم سے محمد بن عبیداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حاتم نے حدیث بیان کی جعید سے انہوں نے کہا کہ میں نے سائب بن یزیدؓ سے سنا کہ
قال ذھبت بی خالتی الی رسول اللّٰہ ﷺ فقالت یارسول اللّٰہ ان ابن اختی وقعٌ
کہا میری خالہ مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا بھانجا بیمار ہو گیا ہے
فمسح راسی ودعا لی بالبرکة وتوضا
اس پر آنحضور ﷺ نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس کے بعد آپ نے وضو کیا
فشربت من وضوئه ثم قمت خلف ظهره
تو میں نے آپ کے وضو کا پانی (جو کہ برتن میں بچا ہوا تھا) پیا پھر آپ ﷺ کی پیٹھ کی جانب کھڑا ہو گیا
فنظرت الی خاتم بین کتفیه مثل زرالحجلة
اور میں نے مہر نبوت کو دونوں شانوں کے درمیان میں دیکھا عروس کی گھنڈی کی طرح
قال ابن عبید اللہ ,الحجله من حجل الفرس الذی بین عینیه
ابن عبیداللہ نے فرمایا کہ حجلہ ,حجل الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوتا ہے
وقال ابراھیم بن حمزة مثل زرالحُجلة قال ابو عبداللّٰہ الصحیح الراء قبل الزای.
ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہ مہر نبوت عروس کے پردے کی گھنڈی کی طرح تھا۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ راء زاء سے پہلے ہے۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

زر الحجلة:...... حضور ﷺ کی ختم نبوت کو تشبیہ دی گئی ہے پہلی تشبیہ ہے زر الحجلة مراد اس سے گھنڈیاں ہیں جو ڈولی کو لگائی جاتی ہیں۔ دلہن کی ڈولی کو کپڑوں سے ڈھانکا جاتا ہے اور اس کو گھنڈیوں سے بند کیا جاتا ہے (یعنی بیت العروس)۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۰۱ ج ۱۶)

دوسری روایت میں ہے رز الحجلة حجلة سے مراد ایک مشہور پرندہ ہے جیسے کبوتر رز سے مراد انڈہ ہے تو معنی ہوگا کبوتری کا انڈہ چنانچہ علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض روایات میں دیکھا کبیضة الحمامة پس رز الحجلة سے کبوتری کا انڈہ متعین ہوگیا امام بخاریؒ کے نزدیک راء قبل الزاء یہ روایت راجح ہے بعض روایات میں ہے کالثولول عورت کے پستان کا اگلا حصہ۔

سوال:...... خاتم نبوت ایک ہے اس کی تشبیہات مختلف ہیں؟

جواب:...... تشبیہات میں تعارض اس لئے نہیں ہوتا کہ ہر تشبیہ دینے والا اپنی مخیلہ صورت کے لحاظ سے تشبیہ دیتا ہے جس کے خیال میں جو مشبہ بہ آیا اس کے ساتھ تشبیہ دے دی۔ مثال اس کی مثال یہ ہے کہ جب سورج نکلتا ہے تو گول دائرہ ہوتا ہے زرد رنگ کا، تشبیہ دینے والے جو سناروں کے پاس رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے سونے کا گولہ، جو غلہ کے کاشتکاروں میں رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے مکئی کی روٹی، جو جانوروں کے ساتھ رہتے ہیں وہ تشبیہ دیتے ہیں جیسے گائے کا مکھن اس صورت میں ہر ایک اپنی اپنی متخیلہ کے اعتبار سے الگ الگ تشبیہ دیتا ہے۔

قال ابن عبيدالله الحجلة :...... امام بخاریؒ کے استاد محمد بن عبیداللہؒ الحجلة کی تفسیر بیان فرمارہے ہیں کہ حجلة، حجال الفرس سے لیا گیا ہے۔ تحجل اس سفید نشان کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے۔

وقال ابراهيم بن حمزه :...... ابو اسحاقؒ زبیری اسدی مدنی مراد ہیں امام بخاریؒ کے استاد ہیں اور یہ تعلیق ہے۔ امام بخاریؒ کتاب الطب میں اس کو موصولاً ذکر کریں گے۔[1]

﴿۲۴﴾

باب صفة النبی ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے اوصاف کے بیان میں

صفت عام ہے خَلق، خُلق دونوں کو شامل ہے۔

(۴۹) حدثنا ابو عاصم عن عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابی ملیکة
ہم سے ابوعاصم نے حدیث بیان کی وہ عمر بن سعید بن ابی حسین سے وہ ابن ابی ملیکہ سے
عن عقبة بن الحارث قال صلى ابو بكرؓ العصر ثم خرج يمشي فرأى الحسنؓ يلعب مع الصبيان
وہ عقبہ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ عصر کی نماز سے فارغ ہوکر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ حسنؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے
فحمله على عاتقه وقال بابی شبيه بالنبی ﷺ لا شبيه بعليٍّ وعليٌّ يضحك
آپ نے انہیں اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا میرے باپ تم پر فدا ہوں تم میں نبی کریم ﷺ کی مشابہت ہے علیؓ کی نہیں اس پر علیؓ ہنس دیے

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۰۲ ج ۱۶)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت حسنؓ کو نبی پاک ﷺ کی صورت کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور یہ نبی پاک کی صفت کا بیان ہے[1]

اس حدیث کو امام بخاریؒ فضل الحسنؓ میں لائے ہیں، امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن عبداللہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۵۰)حدثنا احمد بن یونس ثنا زھیر ثنا اسمٰعیل عن ابی جحیفةؓ
ہم سے احمد بن یونس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ ابوجحیفہؓ سے
قال رأیت النبی ﷺ وکان الحسن یشبھه
انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے حسنؓ میں آپ ﷺ کی پوری مشابہت موجود ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتة للترجمة ظاھرة.

امام مسلمؒ نے صفة النبی ﷺ وفضائله میں اس کی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذیؒ نے استئذان میں واصل بن عبداللہؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں عمرو بن علیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۵۱)حدثنا عمرو بن علی ثنا ابن فضیل ثنا اسمٰعیل بن ابی خالد
ہم سے عمرو بن علی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن فضیل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے حدیث بیان کی
قال سمعت ابا جحیفةؓ قال رأیت النبی ﷺ وکان الحسن بن علیؓ یشبھه
کہا کہ میں نے ابوجحیفہؓ سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے اور حسن بن علیؓ آپ ﷺ کے مشابہ تھے
قلت لابی جحیفة صفه لی قال کان ابیض
میں نے ابوجحیفہؓ سے پوچھا کہ آپ حضور ﷺ کے اوصاف بیان فرمادیجئے انہوں نے فرمایا حضور ﷺ سرخ وسفید تھے
قد شمط وامرلنا النبی ﷺ بثلثة عشر قلوصا
کچھ بال سفید ہوگئے تھے (آخر عمر میں) حضور ﷺ نے ہمیں تیرہ اونٹنیوں کے دیئے جانے کا حکم دیا تھا
قال فقبض النبی ﷺ قبل ان نقبضھا
کہا انہوں نے پس حضور ﷺ وفات دے گئے ہمارے ان پر قبضہ کرنے سے پہلے

[1] (عمدۃ القاری ص۲۰۱ ج۱۶)

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدثنی عمرو بن علی :...... یہ حدیث مذکور کا دوسرا طریق ہے۔

کان ابیض:...... سفید تھے یعنی خالص سفید نہیں تھے بلکہ مائل بہ سرخی تھے۔

قد شمط:...... بال مبارک اکثر سیاہ تھے کچھ بال مبارک سفید تھے۔

قلوصاً:...... جوان اونٹنیاں۔

(۵۲) حدثنا عبداللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن وھب ابی جحیفۃؓ السوائی
ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے وہ وہب ابوجحیفہؓ سوائی سے
قال رأیت رسول اللہ ﷺ ورأیت بیاضا من تحت شفته السفلی العنفقة
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی کے کچھ بال سفید تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

العنفقة :...... تاء کے کسرہ کے ساتھ شفته سے بدل ہے اور اگر بیاضاً سے بدل مانا جائے تو تاء کا نصب بھی جائز ہوگا[1] عنفقة اصل کے اعتبار سے اس جگہ کو کہتے ہیں جو ٹھوڑی کے نچلے ہونٹ کے درمیان ہوتی ہے خواہ اس پر بال ہوں یا نہ ہوں پھر جس جگہ پر بال ہوں مجازاً اس جگہ پر بھی بول دیتے ہیں۔

(۵۳) حدثنا عصام بن خالد ثنا حریز بن عثمان انه سأل عبداللہؓ بن بُسر صاحب النبی ﷺ
ہم سے عصام بن خالد نے بیان کیا کہا کہ ہم سے حریز بن عثمان نے حدیث بیان کی انہوں نے نبی کریم ﷺ کے صحابی عبداللہ بن بسرؓ سے پوچھا
قال أرأیت النبی ﷺ کان شیخا قال کان فی عنفقته شعرات بیض
کیا رسول اللہ ﷺ آخر عمر میں بوڑھے دکھائی دیتے تھے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ کی ٹھوڑی کے چند بال سفید ہو گئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

أرأیت:...... (۱) اخبرنی کے معنی میں ہے (۲) استفہام ہے، تقدیری عبارت ہے **هل رأیت النبی ﷺ اکان شیخا**[2]

شعرات بیض:...... یعنی کچھ بال سفید تھے بعض کے نزدیک دس تھے اور بعض کے نزدیک سترہ تھے[3]

فائدہ :...... یہ روایت ثلاثیات بخاری میں سے تیرہویں روایت ہے نیز عصام بن خالدؒ سے امام بخاری نے یہی روایت نقل کی ہے ان کے علاوہ کسی اور سے نقل نہیں کی۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص۱۰۳ ج۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص۱۰۳ ج۱۶) [3] (عمدۃ القاری ص۱۰۳ ج۱۶)

(۵۴)حدثنا یحیی بن بکیر ثنی اللیث عن خالد عن سعید بن ابی ھلال

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے لیث نے حدیث بیان کی وہ خالد سے وہ سعید بن ابی ہلال سے

عن ربیعة بن ابی عبدالرحمن سمعت انسؓ بن مالک یصف النبی ﷺ قال

وہ ربیعہ بن ابو عبدالرحمن سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا آپ نے نبی کریم ﷺ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا

کان ربعة من القوم لیس بالطویل ولا بالقصیر ازھر اللون لیس بابیض امھق ولا آدم

حضور ﷺ درمیانہ قد تھے نہ بہت لمبے اور نہ چھوٹے قد کے، رنگ کھلتا ہوا تھا نہ خالی سفید تھے اور نہ بالکل گندم گوں

لیس بجعد قطط ولا سبط رَجِلٍ انزل علیه

آپ کے بال نہ بالکل مڑے ہوئے سخت قسم کے تھے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے آپ پر جب نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا

وھو ابن اربعین فلبث بمکة عشر سنین ینزل علیه

تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر چالیس سال تھی مکہ میں آپ ﷺ کا قیام دس سال رہا اور اس پورے عرصے میں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی

وبالمدینة عشر سنین وقبض ولیس فی راسه ولحیته عشرون شعرة بیضآء

اور مدینہ میں بھی آپ کا قیام دس سال تک رہا آپ ﷺ کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے

قال ربیعة فرایت شعرا من شعره فاذا ھو احمرُ فسالت فقیل احمرّ من الطیب

ربیعہ راوی نے بیان کیا کہ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کا ایک بال دیکھا تو وہ سرخ تھا میں نے سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ خوشبو سے سرخ ہو گیا ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاھرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو لباس میں اسمٰعیلؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل النبی ﷺ میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب اور امام نسائیؒ نے زینة میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ربعة :...... بفتح الراء لیس بالطویل ولا بالقصیر یہ ربعة کی تفسیر ہے بمعنی مربوعاً ہے۔

ازھر اللون :...... سفید مائل بہ سرخی رنگ۔

لیس بابیض امھق :...... یعنی شدید سفید رنگ نہیں تھا۔

ولا آدم :...... یعنی شدید الادمت نہیں تھا ادمه بمعنی گندم گوں۔

جَعْد قطط :...... یعنی سخت گھنگریالے بالوں والے نہیں تھے قطط یہ تاکید کے لئے ہے جب مؤکد کی نفی ہو گئی تو معلوم ہوا کہ نفس جعودت کی نفی نہیں۔

ولا سبط رجل :...... وہ بال سیدھے لٹکنے والے نہ تھے بلکہ کنڈل دار لٹکنے والے تھے۔

وھوابن اربعین سنۃ:...... اس حال میں کہ آپ ﷺ کی عمر شریف وحی کے وقت چالیس سال تھی، یعنی واؤ حالیہ ہے۔ نزول وحی کے وقت عمر میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) چالیس سال (۲) چالیس سال دس دن (۳) چالیس سال بیس دن (۴) چالیس سال دو ماہ۔

تاریخ نزول وحی :...... اس میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) بروز سوموار، سترہ رمضان المبارک (۲) سات رمضان المبارک (۳) چوبیس رمضان المبارک (۴) اٹھارہ رمضان المبارک (۵) بروز سوموار، دس ربیع الاول (۶) بروز سوموار، آٹھ ربیع الاول۔

لبث بمکۃ عشر سنین:...... **سوال**:...... حضور ﷺ تو نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں تیرہ سال رہے پھر عشر سنین کہنا کیسے درست ہوا؟

جواب :...... ممکن ہے کہ جنھوں نے عشر سنین کہا ہو انہوں نے فترت کے زمانہ کو نہ گنا ہو پس اگر فترت کے زمانہ کو گنا جائے تو تیرہ سال ورنہ دس سال ہی بنتے ہیں۔

(۵۵) حدثنا عبد اللہ بن یوسف انا مالک بن انس عن ربیعۃ بن ابی عبدالرحمن
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے
عن انسؓ بن مالک انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ ﷺ لیس بالطویل البائن ولا بالقصیر
انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا آپ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت لمبے قد کے تھے
ولا بالابیض الامھق ولیس بالادم ولیس بالجعد القطط ولا بالسبط
نہ بالکل سفید اور نہ بالکل گندمی رنگ کے تھے نہ آپ کے بال زیادہ گھنگریالے اور نہ بالکل سیدھے لٹکے ہوئے تھے
بعثہ اللہ علی رأس اربعین سنۃ فاقام بمکۃ عشر سنین وبالمدینۃ عشر سنین
اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں دس سال تک قیام کیا
وتوفاہ اللہ ولیس فی رأسہ ولحیتہ عشرون شعرۃ بیضآء.
جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی تو آپ ﷺ کے سر اور داڑھی کے بیس بال بھی سفید نہیں ہوئے تھے

❁❁❁❁❁❁

(۵۶) حدثنا احمد بن سعید ابو عبداللہ ثنا اسحق بن منصور ثنا ابراھیم بن یوسف
ہم سے ابو عبداللہ احمد بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی

عن ابیه عن ابی اسحٰق قال سمعت البراءؓ یقول کان رسول اللّٰه ﷺ
وہ اپنے والد سے وہ ابواسحاق سے انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ
احسن الناس وجها واحسنهم خلقا لیس بالطویل البآئن ولا بالقصیر.
حسن وجمال میں سب سے بہتر تھے اور لوگوں میں بھی سب سے خوبصورت تھے آپ ﷺ کا قد نہ بہت لمبا تھا اور نہ بہت چھوٹا

❀❀❀❀❀

(۵۷) حدثنا ابو نعیم ثنا همام عن قتادة قال سألت انساً هل خضب النبی ﷺ
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی وہ قتادہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے انسؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے کبھی خضاب بھی
قال لا انما کان شیء فی صدغیه
استعمال فرمایا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں لگایا صرف آپ ﷺ کی دونوں کنپٹیوں پر سر میں چند بال سفید تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة

امام بخاریؒ نے شمائل میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زینۃ میں ابوموسیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

صدغیه :...... صدغ اصل میں کان اور آنکھ کے درمیان سر کے پیچھے کی جگہ کو کہتے ہیں اور جو بال اس جگہ لٹکے ہوئے ہوں ان کو بھی صدغ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

ع صدغ الحبیب وحالی کاللیالی وروجه الحبیب و ادمعی کاللآلی

سوال:...... اس روایت میں ہے کہ کچھ سفیدی صدغین میں تھی اور پہلے گزرا کہ سفیدی عنفقة میں تھی بظاہر تعارض ہے؟

جواب :...... مسلم شریف میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انما کان البیاض فی عنفقة وفی الصدغین وفی الر اس نبذ اس سے معلوم ہوا کہ روایات میں تعارض نہیں ہے کیونکہ سفیدی دونوں جگہ تھی تعارض تب ہوتا جب کہ دوسری جگہ کی نفی ہوتی۔

سوال :...... حضرت انسؓ سے پوچھا گیا هل خضب رسول اللّٰه ﷺ تو ان کا جواب میں لا کہنا کافی تھا لیکن انہوں نے فرمایا انما کان شیء فی صدغیه الخ یہ تفصیل کیوں بیان فرمائی؟

جواب :...... حضرت انسؓ کے جواب کا حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کے بالوں میں اتنی سفیدی نہیں تھی کہ رنگنے کی ضرورت ہو۔

سوال :...... صحیحین میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ **انه رأى النبي ﷺ يصبغ في الصفرة ؟**

جواب :......(۱) کسی وقت میں رنگے ہوں گے اور کسی وقت میں رنگنا چھوڑا ہوگا تو ہر ایک نے اپنے مشاہدہ کی خبر دی دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

جواب :......(۲) فتح الباری میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مثبت بیانِ جواز پر محمول ہے لیکن حضور ﷺ نے اس پر ہمیشگی نہیں فرمائی۔

جواب :......(۳) چونکہ بال سفید ہونے سے پہلے سرخی مائل ہو جاتے ہیں اسلئے دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ رنگے ہوئے ہیں حالانکہ رنگے ہوئے نہیں ہوتے۔

(۵۸) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن ابي اسحق عن البراء بن عازبؓ قال
ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے اور وہ براء بن عازبؓ سے انہوں نے بیان کیا
كان النبي ﷺ مربوعا بعيد ما بين المنكبين له شعر يبلغ شحمة اذنيه
رسول اللہ ﷺ درمیانہ قد تھے آپ ﷺ کا سینہ بہت کشادہ تھا آپ کے سر کے بال کانوں کی لو تک لٹکے ہوئے تھے
رأيته في حُلة حمراء لم ار شيئا قط احسن منه
میں نے حضور ﷺ کو ایک مرتبہ ایک سرخ حلہ میں دیکھا میں نے اتنا حسین اور اتنا دل آویز منظر نہیں دیکھا تھا
وقال يوسف بن ابي اسحق عن ابيه الى منكبيه.
اور یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد کے واسطے سے الٰی منکبیه بیان کیا (بجائے شحمة اذنيه کے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب اللباس میں ابوالولیدؒ سے مختصراً لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابوموسیٰؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے لباس میں حفصؒ بن عمر سے اور امام ترمذیؒ نے استئذان اور ادب میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے زینة میں علی بن حسینؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

شعر يبلغ شحمة اذنيه:......وفرہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو کانوں کی لو تک ہوں۔ اور جو ان سے نیچے ہوں ان کو لمہ کہتے ہیں اور جو ان سے نیچے کندھوں تک ہوں ان کو جمہ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ کے بال مبارک عموماً تین قسم پر ہوتے تھے۔ وفرہ ، لمہ ، جمہ اس کو ضبط کرنے کے لئے مختصر ترتیب ,, ولج ,, ہے۔

حلة حمراء:...... مراد اس سے سرخ دھاریوں والا کپڑا ہے جیسے یمنی چادریں کہ ساری کی ساری سرخ نہیں ہوتیں تو حلة حمراء سے مراد سرخ دھاری دار جوڑا ہے۔

(۵۹) حدثنا ابو نعیم ثنا زهیر عن ابی اسحٰق هو السبیعی
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زہیر نے حدیث بیان کی انہوں نے ابواسحاق جو کہ سبیعی ہیں سے بیان کیا کہ
قال سئل البراءؓ اکان وجه النبی ﷺ مثل السیف قال لاؔ بل مثل القمر
کسی نے براءؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ چہرہ مبارک چاند کی طرح تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

اکان ... ہمزہ استفہام علی سبیل الاستخبار ہے۔

کان وجه النبی ﷺ مثل السیف :...... (۱) تشبیہ سے سائل کا منشاء یہ ہے کہ آیا تلوار کی طرح طویل تھا تو مجیب (جواب دینے والے) نے کہا کہ نہیں بلکہ چاند کی طرح گولائی دار تھا۔ (۲) تشبیہ سے سائل کا منشاء یہ ہے کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح چمکدار اور سفید تھا تو مجیب نے کہا کہ نہیں بلکہ سرخی مائل سفید تھا۔ تو چاند کے ساتھ تشبیہ دینے میں دونوں صفتیں جمع ہو گئیں کہ گولائی دار بھی اور چمکدار بھی ہے

ع وہ گول اور طول کو تھوڑا سا مائل چہرہ انور ☆ مہ کامل بھی اس کے سامنے شرمندہ وکمتر

(۶۰) حدثنا الحسن بن منصور ابو علی ثنا الحجاج بن محمد الاعور بالمصیصة
ہم سے ابوعلی حسن بن منصور نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حجاج بن محمد الاعور نے مصیصہ شہر میں حدیث بیان کی
ثنا شعبة عن الحکم قال سمعت ابا جحیفةؓ قال خرج رسول الله ﷺ بالهاجرة
کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ حکم سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوجحیفہؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے وقت سفر کیا
الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین
بطحاء پہنچ کر آپ نے وضو کیا اور ظہر کی نماز دو رکعت پڑھی اور عصر کی بھی دو رکعت پڑھی (جب آپ نماز پڑھ رہے تھے)
وبین یدیه عنزة قال شعبة وزاد فیه عون عن ابیه
اور آپ کے سامنے ایک چھوٹا سا نیزہ (بطور سترہ) کے گڑا ہوا تھا کہا شعبہ نے اور عون نے اپنے والد کے واسطے سے اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ
ابی جحیفةؓ قال کان تمرّ من ورآئها المرأة وقام الناس فجعلوا یأخذون یدیه
ابوجحیفہؓ نے فرمایا کہ اس نیزے کے آگے سے عورتیں گزر رہی تھیں پھر صحابہؓ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے ہاتھوں کو لے کر
فیمسحون بهما وجوههم قال فاخذت بیده فوضعتها علی وجهی
اپنے چہرے پر پھیرنے لگے ابوجحیفہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی دست مبارک کو اپنے چہرے پر رکھا

۱(عمدۃ القاری ص۱۰۸ ج۱۶)

فاذا هي ابرد من الثلج واطيب رائحة من المسك

اس وقت وہ برف سے بھی زیادہ ٹھنڈے ہو رہے تھے اور ان کی خوشبو مشک سے بھی زیادہ خوشگوار تھی

☆☆

(۲۱) حدثنا عبدان انا عبدالله انا يونس عن الزهري قال

ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبداللہ نے خبر دی کہا ہمیں یونس نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے بیان

ثني عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباسؓ قال كان النبي ﷺ اجود الناس

کیا مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے

واجود ما يكون في رمضان حين يلقاه جبرئيل

اور رمضان میں جب آپ سے جبرئیلؑ ملاقات کے لئے آیا کرتے تھے آپ کی سخاوت اور بھی زیادہ بڑھ جایا کرتی تھی

وكان جبرئيل يلقاه في كل ليلة من رمضان فيدارسه القران

جبرئیلؑ رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملاقات کے لیے تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے

فلرسول الله ﷺ اجود بالخير من الريح المرسلة

اس وقت رسول اللہ ﷺ خیر و بھلائی کے معاملے میں بشارت کے لئے بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ریح المرسلة:...... وہ ہوائیں جو عام نفع پہنچانے کے لئے بھیجی جاتی ہیں (مزید تفصیل بخاری ج ا ص ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)[1]

(۲۲) حدثنا يحيي بن موسي ثنا عبدالرزاق ثنا ابن جريج اخبرني ابن شهاب

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی ان سے ابن جریج نے کہا کہ مجھے ابن شہاب نے خبر دی

عن عروة عن عائشةؓ ان رسول الله ﷺ دخل عليها مسرورا

وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ان کے یہاں بہت مسرور اور خوش داخل ہوئے

تبرق اسارير وجهه فقال الم تسمعي

خوشی اور مسرت سے چہرہ مبارک کھلا جارہا تھا پھر حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے سنا نہیں

الي ما قال المدلجي لزيد واسامة وراي اقدامهما ان بعض هذه الاقدام من بعض

جو مدلجی نے زید اور اسامہ کے صرف قدم دیکھ کر کہا اس نے کہا کہ ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے نکلے معلوم ہوتے ہیں

[1] الخیر الساری ج ا ص ۱۵۷

﴿تحقیق و تشریح﴾

تبرق اسارير وجهه:..... آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی دھاریاں چمکتی تھیں۔

فقال الم تسمعي ما قال المدلجي:..... مدلجی ایک قائف تھا اس نے حضرت اسامہؓ اور حضرت زیدؓ کے بارے میں خبر دی کہ دونوں ایک دوسرے کا بعض ہیں یعنی ایک دوسرے کے نسب سے ہیں۔ اس لئے کہ جاہلیت والے حضرت اسامہؓ کے نسب میں اعتراض کرتے تھے کیونکہ حضرت اسامہؓ کا رنگ کالا تھا اور حضرت زیدؓ سفید رنگ کے تھے ایک مرتبہ دونوں چادر کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور قدم ظاہر تھے مدلجی نے دیکھ کر کہا ان بعض هذه الاقدام من بعض. گویا کہ اس قائف نے نسب ثابت کیا اور عرب والے قائف کے قول کا اعتبار کرتے تھے تو حضور ﷺ خوش ہوئے کہ یہ ان لوگوں کے لئے ڈانٹ تھی جو نسب میں طعن کرتے تھے۔ حضرت اسامہؓ کی والدہ کا نام ام ایمن ہے جو کہ حبشیہ کالی تھیں۔

مسئلہ:..... قائف کے قول پر عمل جائز ہے یا نہیں؟ امام شافعیؒ اس کو جائز قرار دیتے ہیں ان کی دلیل یہ ہے کہ اگر اس کی وجہ سے نسب ثابت نہ ہوتو خوشی ظاہر ہی نہیں ہوسکتی معلوم ہوا کہ قول قائف سے نسب ثابت کرنا حق ہے اور امام اعظم ابوحنیفہؒ اسکی نفی کرتے ہیں علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کا استدلال اللہ تعالیٰ کے فرمان وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ [1] سے ہے اور حدیث مدلجی میں قول قائف پر عمل کرنے میں کوئی حجت نہیں کیونکہ حضرت اسامہؓ کا نسب پہلے سے ثابت تھا اور امام مالکؒ سے منقول ہے کہ قول قائف لونڈیوں کے نسب کے ثبوت میں معتبر ہے اور حرائر میں نفی کی جائے گی۔ خلاصہ یہ ہے کہ قول قائف مثبت نہیں ہوگا بلکہ ثابت شدہ شی کے لئے مؤید ہوگا۔

(۶۳) حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبدالرحمن بن عبدالله بن كعب
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے وہ عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب سے
ان عبدالله بن كعب قال سمعت كعب بن مالكؓ يحدث حين تخلف عن تبوك
کہ عبداللہ بن کعب نے بیان کیا کہ میں نے کعب بن مالکؓ سے سنا آپ غزوہ تبوک میں اپنے شریک نہ ہونے کا واقعہ بیان کررہے تھے
فلما سلمت على رسول الله ﷺ وهو يبرق وجهه من السرور
(جب اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کرلی تو انہوں نے بیان کیا کہ) پس جب میں نے حاضر ہوکر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو چہرہ مبارک مسرت وخوشی سے چمک رہا تھا
وكان رسول الله ﷺ اذا سرّ استنار وجهه
(کعب کی توبہ قبول ہوجانے کی وجہ سے) اور جب بھی حضور اکرم ﷺ کسی بات پر مسرور ہوتے تو خوشی سے چہرہ مبارک چمک اٹھتا
حتى كانه قطعة قمر وكنا نعرف ذلك منه
ایسے معلوم ہوتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو اور آپ ﷺ کی مسرت کو ہم اسی سے سمجھ جاتے تھے

[1] (پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶)

﴿تحقیق و تشریح﴾

فلما سلمت:...... اس کی جزاء محذوف ہے اور وہ حضور ﷺ کا قول ہے ابشر ۔ یہ واقعہ حضرت کعبؓ کے تبوک سے رہ جانے پر توبہ کے قبول ہونے کا ہے اس پر حضور ﷺ نے خوشی کا اظہار کیا اور جب حضور ﷺ خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چمکتا تھا۔

(۶۴) حدثنا قتيبة بن سعيدثنا يعقوب بن عبدالرحمن عن عمرو
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمن نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة ان رسول الله ﷺ
وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
قال بعثت من خير قرون بنى ادم قرنا حتى كنت من القرن الذى كنت منه.
مجھے بنی آدم کے زمانوں میں سے بہترین زمانہ میں مبعوث کیا گیا ہے اور آخر زمانہ میں میرا وجود ہوا جس میں میں مقدر تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

خیر قرون:...... مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں خیر غالب ہوگی۔

قرنا:...... یہ منصوب علی الحال ہے ای اعتبرت قرناً فقرناً یعنی اعتبار کرے تو زمانے کا پھر زمانے کا۔ قرن زمانے کا ایک حصہ ہے۔ بعض نے اس کی حد سو سال مقرر کی ہے اور بعض نے اس کی حد ایک سو سال سے ایک سو بیس سال ذکر کی ہے۔ اس کے بعد دوسرا قرن شروع ہو جاتا ہے۔

(۶۵) حدثنا يحيى بن بكير ثنا الليث عن يونس عن ابن شهاب اخبرنى
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ ابن شہاب سے کہا کہ مجھے خبر دی
عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباسؓ ان رسول الله ﷺ كان يسدل شعره
عبید اللہ بن عبداللہ نے وہ ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سر کے آگے کے بالوں کو پیشانی پر پڑا رہنے دیتے تھے
وكان المشركون يفرقون رؤسهم وكان اهل الكتاب يسدلون رؤسهم
اور مشرکین کی یہ عادت تھی کہ وہ سر کے آگے کے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کر لیتے تھے اور اہل کتاب پڑا رہنے دیتے تھے
وكان رسول الله ﷺ يحب موافقة اهل الكتاب فيما لم يؤمر فيه بشئ
حضور اکرم ﷺ ان معاملات میں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم آپ کو نہ ملا ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے
ثم فرق رسول الله ﷺ راسه
پھر حضور ﷺ بھی سر کے بالوں کے دو حصے کرنے لگے تھے (اور پیشانی پر پڑا نہیں رہنے دیتے تھے)

﴿تحقیق و تشریح﴾

یسدل شعرہ :...... ماتھے کے بالوں کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے اور مشرک اپنے بالوں کی مانگ نکالا کرتے تھے۔

یحب موافقة اهل الکتاب :...... اس لئے کہ اہل کتاب جو عمل کرتے تھے وہ بقایا شریعت رسل سابقین تھیں اس وجہ سے وہ حق کے زیادہ قریب تھے بخلاف بتوں کے پوجنے والوں کے۔ یا حضور ﷺ مامور تھے کہ ان امور میں اہل کتاب کی شریعت کی اتباع کریں جس میں وحی نہیں کی گئی۔ اس پر شاہ انور صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا اہل کتاب کی موافقت کرنا اس کی مثال مدینہ منورہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنا ہے یہ ان کی تالیف قلب کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ایسی جگہ حضور ﷺ پہنچے جہاں کے لوگوں کا قبلہ بیت المقدس تھا تو ان کے قبلے کی اتباع کی۔ بغیر نزول وحی کے پہلے قبلے کو منسوخ قرار دینا اور نیا قبلہ مشروع قرار دینا یہ اختلاف اور شقاق پیدا کرتا تھا چنانچہ جب حضور ﷺ کی طرف بیت اللہ کو قبلہ بنانے کی وحی نازل ہوئی تو ان کے قبلے کا استقبال چھوڑ دیا[1] یعنی شاہ صاحبؒ نے خاص استقبال قبلہ میں موافقت کی وجہ یہ بتلائی ہے کہ جس علاقے میں گئے اس کے قبلہ کو بغیر نزول وحی کے منسوخ نہیں کیا کیونکہ یہ اختلاف اور شقاق کا سبب ہوتا۔

ثم فرق رسول الله ﷺ راسه :...... یعنی اول سدل شعر کرتے تھے پھر فتح مکہ کے بعد بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کرنے لگ گئے۔

مسئلہ :...... سدل (بالوں کو لٹکانا) اور فرق (بالوں میں مانگ نکالنا) دونوں جائز ہیں البتہ افضل فرق ہے۔ فرق کو آج کل بالوں میں مانگ چیر نکالنا کہتے ہیں۔

(۶۲) حدثنا عبدان عن ابی حمزة عن الاعمش عن ابی وائل عن مسروق
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی وہ ابوحمزہ سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ مسروق سے
عن عبداللّٰہ بن عمروؓ قال لم یکن النبی ﷺ فاحشا ولا متفحشا
وہ عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بدزبان اور لڑنے جھگڑنے والے نہیں تھے
وکان یقول ان من خیارکم احسنکم اخلاقا
آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

فاحشاً متفحشاً :...... فاحشاً، بدزبان۔ متفحشا، بتکلف فحش گوئی اختیار کرنے والا مطلب یہ ہے کہ

---

[1] (فیض الباری ص ۵۲ ج ۳)

آپ ﷺ بدزبان بھی نہ تھے اور بتکلف فحش گوئی بھی اختیار نہیں کرتے تھے یعنی فحش گوئی آپ کے تکلم میں نہیں تھی اور نہ ہی آپ فحش کا تکلف کرتے تھے۔

(٦٧) حدثنا عبداللہ بن یوسف انا مالک عن ابن شہاب عن عروۃ بن الزبیر

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ہمیں مالک نے خبر دی وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے

عن عائشۃؓ انہا قالت ما خیر رسول اللہ ﷺ بین امرین

انہوں نے عائشہؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لئے کہا گیا

الّا اخذ ایسرھما مالم یکن اثما

تو آپ ﷺ نے ہمیشہ اسی کو اختیار فرمایا جس میں زیادہ سہولت ہوتی بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ کا پہلو نہ نکلتا ہو

فان کان اثما کان ابعدالناس منہ وما انتقم رسول اللہ ﷺ

کیونکہ اگر اس میں گناہ کا کوئی شائبہ بھی ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور حضور ﷺ نے انتقام نہیں لیا

لنفسہ الا ان تنتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا.

اپنی ذات کے مفاد کے لئے کبھی کسی سے لیکن اگر اللہ کی حرمت کو کوئی توڑتا تو آپ ﷺ اللہ کی ذات کے لئے اس کا انتقام لیتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

خیر بین الامرین :......ای امور الدنیا اس پر قرینہ ما لم یکن اثما کے الفاظ ہیں کیونکہ امور دین میں تو گناہ ہے ہی نہیں کہ امر دین کو اختیار کریں اور وہ گناہ ہو۔

ما خیر رسول اللہ ﷺ :......اس میں فاعل کو مبہم قرار دیا ہے تعمیم کے لئے کہ خواہ وہ اختیار اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو یا مخلوق کی طرف سے۔

ما انتقم رسول اللہ ﷺ لنفسہ :......ای خاصۃ لنفسہ اپنی ذات کے مفاد کے لئے کبھی کسی سے حضور ﷺ نے انتقام نہیں لیا اور اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت توڑی جاتی تو پھر حضور ﷺ بدلہ لیتے تھے اسی لئے عقبہ بن ابی معیط اور عبداللہ بن خطل اور دوسرے جو لوگ حضور ﷺ کو تکالیف پہنچاتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو بھی توڑتے تھے ان کے قتل کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کا استثناء کیا الّا ان تنتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا کہ اگر اللہ تعالیٰ کی حرمت توڑی جاتی تو پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کی حرمت کی بناء پر انتقام لیتے تھے۔

(٦٨) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا حماد عن ثابت عن انسؓ

بیان کیا ہم سے سلیمٰن بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے وہ ثابت سے وہ انسؓ سے کہ

قال ما مسست حريراً ولا ديباجاً الين من كف النبي ﷺ ولا شممت
انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں چھوا ریشم کو اور نہ دیباج کو زیادہ نرم حضور ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے اور نہیں سونگھی میں نے
ريحا قط او عرفا قط اطيب من ريح او عرف النبي ﷺ .
کبھی کوئی خوشبو یا فرمایا عرفا قط (ریحا قط کی جگہ) زیادہ پسندیدہ ہو خوشبو کے لحاظ سے یا کہا عرف النبی ﷺ

﴿تحقیق و تشریح﴾

حريرا ولا ديباجا:...... حریر باریک ریشم، دیباج موٹا ریشم۔

عرف النبي ﷺ:...... اور بعض رواتوں میں عرق النبی ﷺ آیا ہے۔

(۶۹) حدثنا مسدد ثنا يحيى عن شعبة عن قتادة عن
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحیٰ نے حدیث بیان کی وہ شعبہ سے وہ قتادہ سے
عبدالله بن ابی عتبة عن ابی سعيد الخدری قال كان النبي ﷺ اشد حياء من العذراء في خدرها
وہ عبداللہ بن ابی عتبہ سے اور وہ ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اشد حياء في خدرها :......سوال :...... اشد حیاء کے بعد فی خدرها کی قید کیوں لگائی؟

جواب :...... اس لئے کہ خلوت میں کسی فعل میں واقع ہونے کا احتمال ہوتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ مراد اس قید سے یہ ہے کہ جب اس کو پردے میں داخل کیا جائے اور حضور ﷺ کا حیا غیر حدود اللہ میں ہے لیکن حدود اللہ میں حضور ﷺ کنایہ نہیں کرتے تھے بلکہ صاف گوئی اختیار کرتے اس لئے مرتکب زنا سے فرمایا انکتها۔

(۷۰) حدثنا محمد بن بشار ثنا يحيى وابن مهدی قالا ثنا
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰ اور ابن مہدی نے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے
شعبة مثله واذا كره شيئا عرف في وجهه
شعبہ نے اس کی مثل اور جب ناپسند کرتے کسی چیز کو تو پہچانی جاتی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عرف في وجهه :...... یعنی حضور ﷺ کراہت کا اظہار نہیں فرماتے تھے بلکہ چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا تھا لوگ چہرہ مبارک کے تغیر سے جان لیتے تھے کہ یہ چیز آپ ﷺ پر ناگوار گزری ہے۔

(۷۱)حدثنا علی بن الجعد انا شعبة عن الاعمش عن ابی حازم عن ابی هریرةؓ قال
ہم سے علی بن جعد نے حدیث بیان کی کہا خبر دی ہمیں شعبہ نے وہ اعمش سے وہ ابو حازم سے وہ ابو ہریرہؓ سے انہوں نے
ما عاب النبی ﷺ طعاما قط ان اشتهاه اکله و الا ترکه
بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر آپ کو مرغوب ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ چھوڑ دیتے

☆☆☆☆☆

(۷۲)حدثنا قتیبة بن سعید ثنا بکر بن مضر عن جعفر بن ربیعة عن الاعرج
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی وہ جعفر بن ربیعہ سے وہ اعرج سے
عن عبدالله بن مالک بن بحینة الاسدیؓ قال کان النبی ﷺ اذا سجد فرج
وہ عبداللہ بن مالک بن بحینہ اسدیؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو کشادگی رکھتے تھے
بین یدیه حتی نری ابطیه قال قال ابن بکیر
دونوں بازوؤں کے درمیان یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کی بغل دیکھ لیتے انہوں نے بیان کیا کہ ابن بکیر نے بیان کیا کہ
ثنا بکر و قال بیاض ابطیه
ہم سے حدیث بیان کی بکر نے اور فرمایا کہ ہم حضور ﷺ کی بغل کی سفیدی دیکھ سکتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

بیاض ابطیه : ......اس سے مراد صحابہؓ کا یہ بتلانا ہے کہ بغل مبارک میں بال نہیں ہوتے تھے بلکہ ان کا رنگ بھی عام جسم کی طرح سفید ہوتا تھا۔

(۲) یہ بتلانا مقصود ہے کہ دوام تعاہد نتف الابط (بالوں کو بغلوں سے اکھیڑنے کے التزام) کی وجہ سے ابطین پر بال مبارک باقی نہیں رہتے تھے۔

(۷۳)حدثنا عبدالاعلی بن حماد ثنا یزید بن زریع ثنا سعید عن قتادة
بیان کیا ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یزید بن زریع نے کہا حدیث بیان کی ہم سے سعید نے وہ قتادہ سے
ان انساً حدثهم ان رسول الله ﷺ کان لا یرفع یدیه فی شیء من دعائه الا فی الاستسقاء فانه کان یرفع یدیه
انہیں حضرت انسؓ نے حدیث بیان کی کہ حضور ﷺ نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کسی دعا میں مگر استسقاء میں بے شک وہ اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کو
حتی یُری بیاض ابطیه وقال ابو موسیٰؓ
یہاں تک کہ دیکھی جاتی تھی آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی اور کہا ابو موسیٰؓ نے کہ
دعا النبی ﷺ ورفع یدیه ورأیت بیاض ابطیه
نبی کریم ﷺ نے دعا مانگی اور اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

لا یرفع یدیه:...... اس سے مقصود مطلقاً دعا میں رفع ایدی کی نفی نہیں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں مراسیل ابوداؤد میں ہے لا یرفع کل الرفع پس اشکال رفع ہو گیا ای لا یرفع رفعاً بلیغاً حتیٰ یریٰ بیاض ابطیه بلکہ کئی مواقع پر رفع ایدی ثابت ہے۔ نیز اس روایت کا مابعد بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کہ مراد یہاں مبالغہ کی نفی ہے کیونکہ مابعد میں ہے حتیٰ یریٰ بیاض ابطیه اس سے معلوم ہوا کہ نفی مبالغہ کی ہے۔

(۷۴) حدثنا الحسن بن الصباح ثنا محمد بن سابق ثنا مالک بن مغول
ہم سے حسن بن صباح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن سابق نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حدیث بیان کی مالک بن مغول نے
قال سمعت عون بن ابی جحیفة ذکر عن ابیهؓ قال دفعت الی النبی ﷺ
کہا کہ میں نے سنا عون بن ابی جحیفہ سے وہ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ میں بلا ارادہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
وهو بالابطح فی قبة کان بالهاجرة فخرج بلال فنادی بالصلوٰة
تو آپ ابطح میں مکہ سے باہر خیمہ کے اندر تشریف رکھتے تھے بھری دوپہر کا وقت تھا پھر بلالؓ نے باہر نکل کر نماز کے لئے اذان دی
ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ ﷺ فوقع الناس علیه یاخذون منه
اور اندر آ گئے اس کے بعد بلالؓ نے حضور ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا تو صحابہ اسے لینے کے لئے ٹوٹ پڑے
ثم دخل فاخرج العنزة وخرج رسول اللہ ﷺ کانی انظر
پھر بلالؓ اندر داخل ہوئے اور ایک نیزہ نکالا اور حضور ﷺ باہر تشریف لائے گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں
الی وبیص ساقیه فرکز العنزة
آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک کی طرف پھر بلالؓ نے نیزہ گاڑ دیا (سترہ کے لئے)
ثم صلی الظهر رکعتین والعصر رکعتین یمر بین یدیه الحمار والمراة
پھر حضور ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز دو دو رکعت پڑھائی حالانکہ گدھے اور عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

دفعت الی النبی ﷺ:...... مراد اس سے یہ ہے کہ بغیر قصد و ارادہ کے میں حضور ﷺ تک پہنچا۔

وهو بالابطح:...... ابطح مکہ مکرمہ سے خارج ایک وادی ہے۔ جہاں پر منیٰ سے واپسی پر نبی کریم ﷺ اترے تھے اور اب بھی اس جگہ پر حاجی اترتے ہیں۔

یمر بین یدیه الحمار والمرأة:...... اس سے حضرت ابن عباسؓ نے استدلال کیا ہے کہ عورت اور گدھے کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ اور وہ حدیث جس میں آتا ہے **تقطع الصلوة المرأة والحمار والکلب** وہ مؤول ہے کہ عورت گدھا اور کتا خشوع صلوٰۃ کو قطع کرتے ہیں نہ کہ نفس صلوٰۃ کو۔

(۷۵)حدثنا الحسن بن الصباح البزار ثنا سفین عن الزهری عن عروة عن عائشةؓ
ہم سے حسن بن صباح بزار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ عائشہؓ سے کہ
ان النبیﷺ کان یحدث حدیثا لوعده العاد لا حصاه
نبی کریمﷺ اتنی متانت اور ترتیل کے ساتھ باتیں کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص آپﷺ کے الفاظ شمار کرنا چاہتا تو کر سکتا تھا
وقال اللیث ثنی یونس عن ابن شهاب انه قال اخبرنی عروة بن الزبیر
اور لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
عن عائشةؓ انها قالت الا یعجبک ابا فلان جاء فجلس الی جانب حجرتی
اور انہوں نے عائشہؓ سے بیان کیا کہ ابو فلاں کے طرز عمل سے تمہیں تعجب نہیں ہوا وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک طرف بیٹھ گئے
یحدث عن رسول اللهﷺ یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام
اور رسول اللہﷺ کے حوالے سے احادیث بیان کرنے لگے مجھے وہ سنا رہے تھے اور میں اس وقت نماز پڑھ رہی تھی پھر وہ اٹھ گئے
قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکته لرددت علیه ان رسول اللهﷺ لم یکن یسرد الحدیث کسردکم
میرے نماز ختم کرنے سے پہلے اگر میں انہیں پالیتی تو میں ان پر رد کرتی کہ رسول اللہﷺ تو تمہاری طرح یوں جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

لوعده العاد:...... اگر گنتی کرنے والا کوئی ہوتا تو گنتی کر لیتا یہ مبالغہ ہے ترتیل میں۔

الا یعجبک ابا فلان:...... اصل میں ہونا چاہئے تھا ابو فلان لیکن راوی نے ابا فلان ہی کہا۔ ابوداؤد شریف کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابا فلاں سے مراد حضرت ابوہریرہؓ ہیں[1]۔

لم یکن یسرد الحدیث کسردکم:...... وجہ تعجب خود بیان کی کہ حضورﷺ جلدی جلدی بیان نہیں کرتے تھے، اور اپنا عذر بیان کرتی ہیں کہ میں نماز پڑھ رہی تھی ورنہ اس کی بات کو رد کر دیتی کہ حضورﷺ ایسے تیز تیز نہیں بولتے تھے۔

---

[1] ابوداؤد شریف ص ۱۵۸ ج ۲)

﴿۲۵﴾

باب کان النبی ﷺ تنام عینه ولا ینام قلبه

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا، کے بیان میں

☆ رواه سعید بن میناء عن جابرؓ عن النبی ﷺ
اس کی روایت سعید بن میناء نے جابرؓ کے واسطے سے کی ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے کی

☆☆☆☆☆

(۷۶) حدثنا عبدالله بن مسلمة عن مالک عن سعید المقبری عن ابی سلمة بن عبدالرحمن
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ سعید مقبری سے وہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ
انه سأل عائشةؓ کیف کانت صلوة رسول الله ﷺ فی رمضان فقالت
انہوں نے عائشہؓ سے پوچھا کہ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی؟ پھر آپؓ نے بیان کیا کہ
ماکان یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة
حضور ﷺ رمضان المبارک یا دوسرے کسی بھی مہینے میں (آخر شب میں) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے
یصلی اربع رکعات فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا
پہلے آپ چار رکعت پڑھتے تھے وہ رکعتیں یہ نہ پوچھو کہ کتنی لمبی ہوتیں اور کتنی ان میں دل آویزی ہوتی پھر آپ چار رکعت پڑھتے
فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلثا
یہ رکعتیں بھی کتنی لمبی ہوتی تھیں اور کتنی دل آویز ہوتی تھیں اس کے متعلق نہ پوچھو پھر آپ ﷺ تین رکعت پڑھتے تھے
فقلت یا رسول الله تنام قبل ان توتر قال تنام عینی ولا ینام قلبی
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ وتر پڑھے بغیر سو جاتے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

احدیٰ عشر رکعة :...... یہ رمضان اور غیر رمضان دونوں میں ہیں مراد اس سے تہجد کی نماز ہے جو کہ غیر رمضان میں بھی پڑھی جاتی ہے تراویح کی نماز مراد نہیں جو خاص رمضان میں پڑھی جاتی ہے اسلئے آٹھ رکعت تراویح پر اس روایت سے استدلال درست نہیں۔

فلاتسأل عن حسنهن وطولهن:...... یہ خاص مورد کا بیان ہے یعنی جس نماز کے بارے میں سوال کیا جارہا ہے اس کے حسن اور طول کو بیان کیا جارہا ہے اور یہ بیان دوسری نمازوں کے حسن اور طول کے منافی نہیں۔

(۷۷)حدثنا اسمعیل ثنی اخی عن سلیمن

ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی وہ سلیمان سے

عن شریک بن عبداللہ بن ابی نمر قال سمعت انسؓ بن مالک یحدثنا

وہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر سے انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ ہم سے حدیث بیان کررہے تھے

عن لیلۃ اُسری بالنبیﷺ من مسجد الکعبۃ جاء ثلثۃ نفرقبل ان یوحٰی الیہ

نبی کریمﷺ کی معراج سے متعلق مسجد حرام سے ،کہ تین افراد آئے آپﷺ پر وحی نازل ہونے سے پہلے

وھو نائم فی المسجد الحرام فقال اولھم ایھم ھو فقال اوسطھم

اس حال میں کہ آپﷺ مسجد حرام میں سورہے تھے ایک فرشتے نے پوچھا وہ کون سے ہیں؟ دوسرے نے کہا وہ درمیان والے ہیں

ھو خیرھم وقال اٰخرھم خذوا خیرھم فکانت تلک

وہی سب سے بہتر ہیں تیسرے نے کہا کہ پھر جو سب سے بہتر ہیں انہیں ساتھ لے چلو اس رات صرف اتنا ہی واقعہ پیش آیا

فلم یرھم حتی جاء وا لیلۃ اُخری فیما یری قلبہ والنبیﷺ نائمۃ عیناہ ولا ینام قلبہ

پھر حضورﷺ نے انہیں نہیں دیکھا لیکن یہی حضرات ایک اور رات آئے اس حالت میں کہ آپ کی آنکھیں سورہی تھیں اور دل بیدار تھا

وکذلک الانبیاء تنام اعینھم ولا تنام قلوبھم فتولاہ جبرئیل ثم عرج بہ الی السمآء

اور تمام انبیاء کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے قلب بیدار رہتے ہیں پھر جبریل نے انتظام کیا اور آپﷺ کو آسمان پر لے گئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ثلثۃ نفر:...... مراد ملائکہ ہیں۔ان کے نام متحقق نہیں ہوئے۔بعض نے کہا کہ حضورﷺ اپنے چچا حمزہؓ اور اپنے چچا زاد بھائی جعفرؓ بن ابی طالب کے درمیان سوئے ہوئے تھے۔

تنام اعینھم ولاتنام قلوبھم :...... سوال:...... انبیاء علیہم السلام کے دل انتظار وحی میں نہیں سوتے۔اس حدیث پر لیلۃ التعریس کی حدیث سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ لیلۃ التعریس میں تو نماز قضا ہوگئی تھی۔ اگر حضورﷺ کا دل جاگتا تھا تو نماز کیسے قضا ہوگئی؟

جواب (۱):...... طلوع فجر کے علم کا تعلق آنکھوں سے ہے اور آنکھیں سوتی تھیں۔

جواب (۲):...... اللہ تعالیٰ تشریع مسائل کے لئے کبھی کبھی دل کو بھی سلا دیتے ہیں۔پس اس واقعہ میں قضا نماز کے ادا کرنے کی تشریع مقصود تھی۔

جواب (۳):...... تنام عینای ولا ینام قلبی یہ اکثریت پر محمول ہے۔کبھی اس کے خلاف بھی ہوجاتا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿۲۶﴾

باب علامات النبوة في الاسلام

یہ باب بعثت کے بعد نبوت کی علامات کے بیان میں ہے

علامات النبوۃ:...... مراد اس سے حضور ﷺ کے معجزات ہیں۔ علامت سے تعبیر کر کے تعمیم کی طرف اشارہ کیا ہے۔ عام ہے کہ معجزہ ہو یا کرامت نبوت سے پہلے نبی سے جو خرق عادت صادر ہوتا ہے اس کو کرامت یا ارہاص کہتے ہیں اور جو بعد از نبوت صادر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں۔

معجزہ اور کرامت میں فرق

ان میں متعدد فرق ہیں:

(۱) معجزہ خاص ہے اور کرامت عام ہے۔ معجزے کے لئے شرط یہ ہے کہ تحدی کرنے والا نبی ہو اور معجزہ میں متحدیٰ بہ کے مقابلہ میں عادۃً لوگ عاجز ہو جائیں۔ حضور ﷺ کے مشہور معجزات میں سے قرآن ہے۔ اس میں عرب و عجم افصح الناس کو دعوت دی گئی ہے کہ اس جیسی سورۃ لے آئیں۔ قرآن میں تحدی، تین طرح سے آئی ہے۔ (۱) پورا قرآن لے آئیں۔ (۲) دس سورتیں لے آئیں۔ (۳) ایک چھوٹی سی سورۃ لے آئیں۔
لیکن کفار باوجود عداوت اور ضد کے مقابلہ میں کوئی چیز نہ لا سکے۔

(۲) کرامت اس امر معجز کو کہتے ہیں جو غیر نبی سے ظاہر ہو یعنی ولی سے۔

فائدہ:...... نبوت چونکہ ولایت کو بھی شامل ہوتی ہے اس لئے نبی سے دونوں قسم کی چیزوں کا ظہور ہو سکتا ہے معجزے کا بھی اور کرامت کا بھی۔

(۷۸) حدثنا ابو الولید ثنا سلم بن زریر قال سمعت ابا رجاء
ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سلم بن زریر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ میں نے ابورجاء سے سنا
ثنا عمران بن حصین انهم كانوا مع النبي ﷺ في مسير فادلجوا ليلتهم
کہا کہ ہم سے عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ یہ حضرات نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات بھر سب لوگ چلتے رہے تھے
حتى اذا كان في وجه الصبح عرسوا فغلبتهم اعينهم حتى ارتفعت الشمس فكان اول من استيقظ من منامه ابو بكرؓ
پھر جب صبح کا وقت قریب ہوا تو پڑاؤ کیا اس لیے سب لوگ آتی گہری نیند سوتے رہے کہ سورج پوری طرح نکل آیا سب سے پہلے ابوبکرؓ جاگے

وكان لا يوقظ رسول الله ﷺ من منامه حتى يستيقظ فاستيقظ عمرؓ

لیکن آپ حضور ﷺ کو نیند سے نہیں جگاتے تھے یہاں تک کہ حضور ﷺ خود بیدار ہو جاتے پھر عمرؓ بیدار ہوئے

فقعد ابوبكرؓ عند راسه فجعل يكبر ويرفع صوته حتى استيقظ النبي ﷺ

آخر ابوبکرؓ سر مبارک کے قریب آ کر بیٹھ گئے اور بلند آواز سے اللہ اکبر کہنے لگے اس سے حضور ﷺ بھی جاگ اٹھے

فنزل وصلى بنا الغداة

پھر آں حضور ﷺ وہاں سے بغیر نماز پڑھے کچھ فاصلے پر تشریف لائے اور یہاں آپ ﷺ اترے اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی

فاعتزل رجل من القوم لم يصل معنا فلما انصرف

ایک صاحب ہم سے دور کھڑے تھے انہوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی حضور ﷺ جب فارغ ہوئے

قال يا فلان ما يمنعك ان تصلي معنا قال

تو آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے فلاں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے تجھے کیا چیز مانع بنی؟ انہوں نے عرض کیا کہ

اصابتني جنابة فامره ان يتيمم بالصعيد ثم صلى

مجھے غسل کی حاجت ہو گئی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی سے تیمم کر لو پھر انہوں نے بھی تیمم کے بعد نماز پڑھی

وجعلني رسول الله ﷺ في ركوب بين يديه وقد عطشنا عطشا شديداً فبينما نحن نسير

پھر حضور ﷺ نے مجھے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا ہمیں بڑی شدید پیاس لگی ہوئی تھی اب ہم اسی حالت میں چل رہے ہیں کہ

اذا نحن بامرأة سادلة رجليها بين مزادتين فقلنا لها اين المآء

ہمیں ایک عورت ملی جو دو مشکوں کے درمیان اپنے پاؤں لٹکائے ہوئے جا رہی تھی ہم نے اس سے کہا کہ پانی کہاں ہے؟

فقالت انه لا ماء قلنا كم بين اهلك وبين المآء قالت

اس نے جواب دیا کہ پانی نہیں ہے (یعنی قریب نہیں ہے) ہم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے گھر سے پانی کتنے فاصلے پر ہے؟ اس نے کہا کہ

يوم وليلة فقلنا انطلقي الى رسول الله ﷺ فقالت وما رسول الله

ایک دن رات کے فاصلے پر ہے ہم نے اس سے کہا کہ اچھا تم رسول اللہ کی خدمت میں چلو وہ بولی رسول اللہ کون ہیں

فلم نملكها من امرها حتى استقبلنا بها النبي ﷺ فحدثته بمثل الذي حدثتنا

پس ہم نے اس کو اس کا اختیار استعمال نہیں کرنے دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں اسے لائے اس نے آپ ﷺ سے وہی باتیں کہیں جو وہ ہم سے پہلے کر چکی تھی

غير انها حدثته انها مؤتمة فامر بمزادتيها فمسح في العزلاوين

اتنا اور کہا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے حضور ﷺ کے حکم سے دونوں مشکوں کو اتارا گیا اور آپ ﷺ نے ان کے منہ پر دست مبارک کو پھیرا

فشربنا عطاشا اربعون رجلا حتی روینا فملأنا کل قربة معنا واداوة
ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے اس میں سے خوب سیراب ہو کر پیا اور اپنے تمام مشکیزے اور برتن بھی بھر لیے
غیر انه لم نسق بعیرا وهی تکاد تنض من الملاء
صرف ہم نے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا اس کے باوجود اس کی مشکیں پانی سے اتنی بھریں ہوئی تھیں کہ معلوم ہوتا تھا ابھی بہہ پڑیں گی
ثم قال هاتوا ما عندکم
اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس کھانے کی چیزیں باقی رہ گئی ہیں انہیں میرے پاس لاؤ
فجمع لها من الکسر والتمر حتی اتت اهلها فقالت
چنانچہ اس عورت کے سامنے ٹکڑے اور کھجوریں لا کر جمع کر دیں گئیں پھر جب وہ اپنے قبیلے میں آئی تو اپنے آدمیوں سے اس نے کہا کہ
لقیت اسحر الناس او هو نبی کما زعموا
آج میں سب سے بڑے ساحر سے مل کر آئی ہوں یا پھر جیسا کہ اس کے ماننے والوں کا خیال ہے وہ واقعی نبی ہیں
فهدی الله ذلک الصرم بتلک المرأة فاسلمت واسلموا.
آخر اللہ تعالیٰ نے اس قبیلے کو اسی عورت کی وجہ سے ہدایت دی وہ خود بھی اسلام لائی اور قبیلے والے بھی اسلام لائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

فادلجوا لیلتهم:...... یعنی اول لیل سے چلے۔ ادلج القوم اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ اول لیل میں چلیں اور جب آخر لیل میں چلیں تو اس وقت بولتے ہیں ادّلجوا اور تعریس کہتے ہیں قوم کا آخر رات میں اترنا وقفہ کرنے کے لیے۔

جعل یکبر:...... یعنی اونچی اونچی آواز سے تکبیر کہنا شروع کر دی۔

سوال:...... اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر صدیق ؓ نے تکبیر کہہ کر جگایا اور باب تیمم میں روایت گزری ہے کہ عمرؓ نے تکبیر کہہ کر جگایا؟

جواب:...... اس میں کوئی منافات نہیں، ممکن ہے کہ دونوں نے ایسا کیا ہو۔

سوال:...... اس روایت سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق ؓ پہلے جاگے اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور ﷺ پہلے جاگے؟

جواب:...... یہ تعدد واقعہ پر محمول ہے۔ یعنی لیلۃ التعریس کا واقعہ متعدد مرتبہ ہوا۔ تعدد واقعہ کی وجہ سے کوئی تعارض نہیں۔

وجعلنی رسول الله ﷺ فی رکوب بین یدیه:...... مجھے حضور ﷺ نے چند سواروں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ اگر رَکوب (بفتح الراء) ہو تو بمعنی سواری اور اگر رُکوب (بضم الراء) ہو تو بمعنی قافلہ ہوگا۔

بامرأة سادلة رجلیها:...... اپنے پاؤں بڑے دو مشکیزوں کے درمیان لٹکانے والی عورت۔

فلم نملکها من امرها:...... ہم نے اس عورت کو اس کے امر کا اختیار نہیں دیا یعنی اس کی بات پر عمل نہیں کیا۔

مؤتمة:......ای ذات ایتام یعنی وہ یتیموں والی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرے بچے یتیم ہیں اور غرض اس کی اس سے یہ تھی کہ یتیموں کا سن کر ان کو رحم آئے مجھے چھوڑ دیں اور میرا پانی نہ چھینیں۔

عزلاوین:...... ان سوراخوں کو کہا جاتا ہے جو مشکیزہ کے نیچے ہوتے ہیں یعنی مشکیزے کے منہ۔

تکاد تنض من الملاء:...... قریب تھا کہ وہ زیادہ بھرنے کی وجہ سے چھلکنے لگتے یا پھٹ جاتے۔

ذلک الصرم:......اس قبیلے کو اللہ نے ہدایت دی اس عورت کی وجہ سے پس وہ بھی مسلمان ہوئی اور قبیلے والے بھی مسلمان ہوئے۔

سوال:...... حضور ﷺ کی اجازت سے تصرف فی ملک الغیر کیا اور تصرف فی ملک الغیر تو جائز نہیں؟

جواب:......(۱) حالت اضطرار میں جب کہ ادائے ضمان کی نیت ہو تو **تصرف فی ملک الغیر** کی اجازت ہے۔

جواب:......(۲) **تصرف فی ملک الغیر**، اگر افساد کے لئے ہو تو جائز نہیں اور اگر اصلاح کے لئے ہو تو جائز ہے۔ اس **تصرف فی ملک الغیر** میں اس کا افساد نہیں ہوا بلکہ اصلاح ہوئی (جیسا کہ حضرت خضر علیہ السلام نے دیوار سیدھی کی) کیونکہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھر گئے تھے۔

جواب:......(۳) **تصرف فی ملک الغیر** کی جب تلافی کر دی جائے اور غیر راضی ہو جائے تو تصرف جائز ہو جاتا ہے اور حضور ﷺ نے اس کی تلافی بھی کی۔ جیسا کہ روایت میں ہے **فجمع لها من الكسر والتمر**.

(۷۹) حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابي عدى عن سعيد عن قتادة
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی وہ سعید سے وہ قتادہ سے
عن انسؓ قال اتي النبي ﷺ باناء وهو بالزوراء
وہ انس بن مالکؓ سے بیان کیا کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک برتن حاضر کیا گیا دراں حالیکہ آپ ﷺ مقام زوراء میں تھے
فوضع يده في الاناء فجعل الماء ينبع من بين اصابعه فتوضأ القوم
حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھا پانی آپ کی انگلیوں کے درمیان سے ابلنے لگا اور اسی پانی سے پوری جماعت نے وضو کیا
قال قتادة قلت لانس كم كنتم قال ثلثمائة او زهآء ثلثمائة
قتادہؓ نے بیان کیا کہ میں نے انسؓ سے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ تین سو یا تقریباً تین سو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ينبع من بين اصابع:......اس معجزے کی کیفیت میں دو قول ہیں:

(۱) بعینہ انگلیوں سے پانی نکلتا تھا۔

(۲) جس پانی میں انگلیاں رکھی تھیں وہ انگلیوں کے درمیان جوش مار رہا تھا۔ یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے (کہ پتھر سے پانی نکلا) سے اعظم ہے اس لئے کہ پتھر محل نبع ماء ہیں ان سے پانی نکلنا اتنا قابل تعجب نہیں جتنا کہ انگلیوں سے پانی نکلنا قابل تعجب ہے۔

فائدہ:...... یہ پانی تمام پانیوں سے افضل ہے جو کہ اس امت کے افضل لوگوں یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیب ہوا یہ زمزم وکوثر کے پانی سے بھی افضل ہے۔

ع

افضل المیاہ الذی قد نبع — من بین اصابع النبی المجتبی

یلیہ ماء زمزم فالکوثر — فنیل ومصر ثم باقی الانہر

(علامہ سبکیؒ)

(۸۰) حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ عن مالک عن اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے وہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے
عن انسؓ بن مالک انہ قال رایت رسول اللہ ﷺ وحانت صلوۃ العصر فالتمس الناس الوضوء
وہ انسؓ بن مالکؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا
فلم یجدہ فاتی رسول اللہ ﷺ بوضوء فوضع رسول اللہ ﷺ فی ذلک الاناء یدہ فامر الناس
پس انہیں پانی نہ ملا پھر حضور ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی لایا گیا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس برتن پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا کہ
ان یتوضؤا منہ فرایت الماء ینبع من تحت بین اصابعہ فتوضأ الناس حتی توضؤا من عند اخرھم
اسی پانی سے وضو کریں میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں سے بہہ رہا تھا پس لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

من عند اخرھم:...... یہ کنایہ ہوتا ہے جمیع سے۔ من کلمہ یہاں پر الیٰ کے معنی میں ہے اور حروف جر ایک دوسرے کی جگہ استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ تقدیر عبارت ہوگی من اولھم الی اخرھم۔

(۸۱) حدثنا عبدالرحمن بن المبارک ثنا حزم قال سمعت الحسن
ہم سے عبدالرحمن بن مبارک نے حدیث بیان کی کہا ہمیں حزم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے حسن سے سنا کہا کہ
ثنا انسؓ بن مالک قال خرج النبی ﷺ فی بعض مخارجہ ومعہ ناس من اصحابہ
ہم سے انسؓ بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر میں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کی ایک جماعت تھی

فانطلقوا یسیرون فحضرت الصلوۃ فلم یجدوا ماء یتوضئون فانطلق رجل من القوم فجاء بقدح
لوگ چلتے رہے جب نماز کا وقت ہوا تو وضو کے لئے پانی نہیں ملا آخران میں سے ایک صاحب اٹھے اور ایک بڑے پیالے میں
من ماء یسیر فاخذہ النبی ﷺ فتوضأ ثم مد اصابعہ الاربع علی القدح
تھوڑا سا پانی لے کر حاضر خدمت ہوئے آں حضور ﷺ نے اسے لیا اور اس کے پانی سے وضو کیا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالے میں پھیلا دیا
ثم قال قوموا توضؤا فتوضأ القوم حتی بلغوا فیما یریدون من الوضوء وکانوا سبعین اونحوہ.
اور فرمایا کہ آؤ اور وضو کرو پوری جماعت نے وضو کیا پوری طرح وضو کرنا اور وہ ستر یا اسی کے لگ بھگ افراد تھے

☆☆☆☆☆

(۸۲)حدثنا عبداللہ بن منیر سمع یزید انا حمید عن انسؓ قال
ہم سے عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی انہوں نے یزید سے سنا کہا ہمیں حمید نے خبر دی اور وہ انس بن مالکؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
حضرت الصلوۃ فقام من کان قریب الدار من المسجد یتوضأ وبقی قوم
نماز کا وقت ہو چکا تھا مسجد نبوی سے جن کے قریب گھر تھے انہوں نے تو وضو کر لیا لیکن بہت سے لوگ رہ گئے
فاتی النبی ﷺ بمخضب من حجارۃ فیہ ماء فوضع کفہ
اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے پاس پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی اس میں پانی تھا حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا
فصغر المخضب ان یبسط فیہ کفہ فضم اصابعہ فوضعہا فی المخضب
لیکن اس لگن کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے پس آپ نے انگلیاں ملالیں پھر ان کو اس میں رکھا
فتوضأ القوم کلہم جمیعا قلت کم کانوا قال ثمانون رجلا
پھر جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کیا میں نے پوچھا کہ ان کی تعداد کیا تھی؟ انسؓ نے بتایا کہ اسی آدمی تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ثمانون رجلا:...... سوال :...... حدیث انسؓ کے یہاں چار طریق ہیں۔ اول طریق قتادہؒ۔ ثانی طریق اسحاقؒ۔ ثالث طریق حسنؒ۔ رابع طریق حمیدؒ۔ طریق قتادہؒ میں ہے کہ تین سو یا اس کے قریب لوگ تھے۔ اور زوراء مقام میں تھے اور طریق حسنؒ میں ہے کہ ستر آدمی تھے اور طریق حمیدؒ میں ہے کہ اسی آدمی تھے بظاہر تعارض ہے۔؟

جواب :...... بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو قصے دو جگہوں کے ہیں کیونکہ وضوء کرنے والوں کے عدد میں تغایر ہے۔

(۸۳)حدثنا موسی بن اسمعیل ثنا عبدالعزیز بن مسلم ثنا حصین عن سالم بن ابی الجعد
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حصین نے حدیث بیان کی وہ سالم بن ابی الجعد سے

عن جابرؓ بن عبداللہ قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ والنبی ﷺ بین یدیہ رکوۃ
وہ جابر بن عبداللہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو پیاس لگی ہوئی تھی نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک چھاگل رکھا ہوا تھا
فتوضأ فجھش الناس نحوہ قال مالکم قالوا
آپ ﷺ نے اس سے وضو کیا اور لوگوں نے دوڑ کر آپ ﷺ سے پانی طلب کیا آپ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہوئی لوگوں نے کہا
لیس عندنا ماء نتوضأ ولا نشرب الا ما بین یدیک
ہمارے پاس پانی نہیں ہے کہ ہم وضوء کریں اور نہ ہی ہمارے پاس پینے کے لئے پانی ہے اس پانی کے سوا جو آپ کے سامنے ہے
فوضع یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور بین اصابعہ کامثال العیون
حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ چھاگل میں رکھ دیا اور پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے چشمے کی طرح ابلنے لگا
فشربنا وتوضأنا قلت کم کنتم قال
ہم نے اس پانی سے پیا بھی اور اس سے وضو بھی کیا میں نے پوچھا آپ حضرات کتنی تعداد میں تھے فرمایا کہ
لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ.
اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی کافی تھا لیکن ہم پندرہ سو تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیبیۃ:..... مکہ مکرمہ سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے بعض کہتے ہیں کہ ایک درخت جس کا نام حدباء ہے اس کے نام پر اس جگہ کا نام حدیبیہ رکھا گیا۔ آج کل اس کو شمیسی کہتے ہیں، اب بھی مرکز استقبال الحجاج بنایا گیا ہے۔ [1]

(۸۴) حدثنا مالک بن اسمعیل ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن البراءؓ قال
ہم سے مالک بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہمیں اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے وہ براءؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
کنا یوم الحدیبیۃ اربع عشرۃ مائۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناھا
صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو کی تعداد میں تھے حدیبیہ ایک کنوئیں کا نام ہے ہم نے اس سے اتنا پانی کھینچا کہ
حتی لم نترک فیھا قطرۃ فجلس النبی ﷺ علی شفیر البئر فدعا بماء فمضمض ومج فی البئر
اس میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہ رہا حضور ﷺ نے کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب کیا پس پانی سے غرغرہ کیا اور کلی کا پانی کنوئیں میں ڈال دیا
فمکثنا غیر بعید ثم استقینا حتی روینا ورویت او صدرت رکابنا.
ابھی تھوڑی دیر بھی نہیں ہوئی تھی کہ کنواں پھر پانی سے بھر گیا تھا ہم بھی اس سے خوب سیراب ہوئے اور ہماری سواریاں بھی

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۲۰ ج ۱۶)

﴿تحقیق و تشریح﴾

حتی لم نترک فیها قطرة فجلس النبی ﷺ علی شفیر البئر:...... اس میں ایک قطرہ بھی پانی کا نہ رہا جب حضور ﷺ کو صورت حال کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی طلب کیا پھر غرغرہ کر کے پانی کنوئیں میں ڈالا جس کی برکت سے اس کا پانی بھر گیا اور پہلے سے بڑھ گیا، یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

(۸۵) حدثنا عبدالله بن یوسف انا مالک عن اسحق بن عبدالله بن ابی طلحة
ہم سے عبد اللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مالک نے خبر دی وہ اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے
انه سمع انسؓ بن مالک یقول قال ابو طلحة لام سلیم لقد سمعت صوت رسول الله ﷺ ضعیفا
انہوں نے انس بن مالکؓ کو فرماتے سنا کہ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف محسوس ہوا
اعرف فیه الجوع فهل عندک من شیء فقالت نعم فاخرجت اقراصامن شعیر
میرا خیال ہے آپ فاقے سے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں
ثم اخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت یدی ولا ثتنی ببعضه
پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے سے روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں اسے چھپا دیا اور اس کا دوسرا حصہ میرے اوپر رکھ دیا
ثم ارسلتنی الی رسول الله ﷺ قال فذهبت به فوجدت رسول الله ﷺ فی المسجد
اس کے بعد رسول اللہ کی خدمت میں مجھے بھیجا انہوں نے بیان کیا کہ میں گیا تو آں حضور ﷺ مسجد میں تشریف رکھتے تھے
ومعه الناس فقمت علیهم فقال لی رسول الله ﷺ ارسلک ابو طلحة
آپ کے ساتھ بہت سے صحابہؓ بیٹھے ہوئے تھے میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا ابو طلحہ نے تمہیں بھیجا ہے
فقلت نعم قال بطعام فقلت نعم فقال رسول الله ﷺ لمن معه
میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا کھانے کے لئے؟ میں نے کہا جی ہاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا
قوموا فانطلق وانطلقت بین ایدیهم حتی جئت اباطلحة فاخبرته فقال ابوطلحة
اٹھو پھر چلے اور میں ان سے آگے چل رہا تھا یہاں تک کہ میں آیا ابو طلحہؓ کے پاس پس انہیں خبر دی تو ابو طلحہؓ نے فرمایا
یا ام سلیم قد جاء رسول الله ﷺ بالناس ولیس عندنا ما نطعمهم
اے ام سلیم حضور ﷺ تو بہت لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ سب کو کھلایا جائے
فقالت الله ورسوله اعلم فانطلق ابو طلحة
ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں یعنی آپ سے صورت حال کوئی چھپی ہوئی نہیں ہے پھر ابو طلحہ استقبال کے لئے آئے

حتى لقي رسول الله ﷺ فاقبل رسول الله ﷺ وابوطلحة معه فقال رسول الله ﷺ

یہاں تک کہ حضور ﷺ سے ملاقات کی اب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ بھی چل رہے تھے گھر پہنچ کر حضور ﷺ نے فرمایا

هلمي يا ام سليم ما عندك فاتت بذلك الخبز فامر به رسول الله ﷺ ففت

اے ام سلیم تمہارے پاس جو کچھ ہے یہاں لاؤ ام سلیم نے وہی روٹی لاکر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی پھر آں حضور ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کا چورا کردیا گیا

وعصرت ام سليم عكة فادمته ثم قال رسول الله ﷺ فيه ما شاء الله ان يقول

ام سلیم نے اس پر گھی ڈال دیا جو گویا اس کا سالن تھا پھر آں حضور ﷺ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا

ثم قال ائذن لعشرة فَأَذِنَ لهم فاكلوا حتى شبعوا

پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر لے آؤ ان کو اجازت دیدی گئی ان سب حضرات نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے

ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فَأَذِنَ لهم فاكلوا حتى شبعوا

پھر جب یہ حضرات باہر آ گئے تو فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو پس انہیں اجازت دی گئی پھر انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا

ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاذن لهم فاكلوا حتى شبعوا

اور جب یہ حضرات باہر آ گئے تو فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو پس انہیں اجازت دی گئی پھر انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا

ثم خرجوا ثم قال ائذن لعشرة فاكل القوم كلهم وشبعوا والقوم سبعون اوثمانون رجلا

جب باہر آ گئے تو آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلا لو اسی طرح سب حضرات نے پیٹ بھر کر کھایا جن کی تعداد ستر یا اسی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ نے اطعمہ میں اسمٰعیلؒ سے اور نذور میں قتیبہؒ سے اور امام مسلمؒ نے اطعمہ میں یحییٰ بن یحییٰ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں اسحاق بن موسیٰؒ سے اور امام نسائیؒ نے ولیمہ میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ابوطلحہؓ: ...... نام زیدؓ بن سہل انصاری ہے آپ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ کے شوہر تھے۔

سمعت صوت رسول الله ﷺ ضعيفاً: ...... ابونعیم کی روایت سے آواز کی کمزوری کی وجہ معلوم ہو رہی ہے اور تائید ہو رہی ہے، الفاظ یہ ہیں " عن انس جاء ابوطلحة الى ام سليم فقال اعندک شئي فاني مررت على رسول الله ﷺ وهو يقرئ اصحاب الصفة سورة النساء وقد ربط على بطنه حجراً من الجوع "[1]

ولا ثتني: ...... اور کچھ حصہ میرے سر پر لپیٹ دیا۔ الالتیاث (بمعنی الالتفاف) سے باب افتعال بھی اسی معنی میں آتا ہے اور یہاں یہ مجرد "الوث" سے صیغہ واحد مؤنث غائب ہے اس میں نون وقایہ اور یاء منصوب متکلم کی ضمیر ہے۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ١٣١ ج ١٦)

والحاصل انها لفت بعضه علی راسه وبعضه علی ابطه[1]

فی المسجد:...... مسجد سے مراد مسجد نبوی نہیں بلکہ وہ جگہ ہے جس کو نماز پڑھنے کے لئے غزوہ احزاب میں خاص کیا تھا

قال فذهبت به:...... ای قال انس فذهبت بالخبز الذی ارسله ابو طلحة وام سلیم۔

ارسلک ابو طلحة:...... کیا آپ کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے، یہاں پر ہمزہ استفہام محذوف ہے۔

لمن معه قوموا:......**سوال:**...... حضور ﷺ نے تمام لوگوں کو اٹھنے کے لئے کیوں کہا جب کہ کھانا خاص حضور ﷺ کے لئے بھیجا گیا تھا۔

جواب:......(۱) بغیر بلائے معجزہ ظاہر کرنے کے لئے ابوطلحہ کے گھر کی طرف چلے۔

جواب:......(۲) جب حضرت انسؓ کھانا لے کر پہنچے اور دیکھا کہ لوگ زیادہ ہیں تو حضور ﷺ نے نہ ہی اکیلے کھانا پسند کیا شدت حیاء کی وجہ سے اور نہ ہی اکیلے ابوطلحہؓ کے گھر جانا پسند کیا تو اس لئے سب کو کہا کہ چلو۔

جواب:......(۳) اکثر روایات میں آتا ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ نے حضور ﷺ کو بلایا ہے لیکن حضور ﷺ نے اکیلے جانا پسند نہیں کیا بلکہ ساتھیوں کو ساتھ لیکر چلے چنانچہ اس روایت میں قرینہ موجود ہے کہ ابوطلحہ تعجب سے کہنے لگے ام سلیمؓ حضور ﷺ تو سارے لوگوں کو لے آتے ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا کھانا نہیں ہے۔ ام سلیمؓ نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں بظاہر اس نے جانا کہ حضور ﷺ نے برکت اور معجزہ ظاہر کرنے کے لئے عمداً ایسا کیا ہے اور یہ ام سلیمؓ کی ذہانت اور فطانت ہے۔

ثم قال رسول الله ﷺ فیه:...... حضور ﷺ نے اس کھانے پر دم کیا اور برکت کی دعا کی دوسری روایات میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللهم اعظم فیه البرکة[2]

فائدہ:...... بریلوی اس سے استدلال کرتے ہیں کہ کھانے پر ختم پڑھنا جائز ہے کیونکہ حضور ﷺ نے کھانے پر ختم پڑھا

جواب:...... حضور ﷺ نے یہ دعا اظہار معجزہ کے لئے کی ہے اور ہم معجزات پر عمل کے مکلف نہیں۔

ائذن لعشرة:...... **سوال:**...... دس دس کو اجازت دی سب کو ایک مرتبہ ہی کیوں نہ اجازت دی؟

جواب:......(۱) ممکن ہے کہ جگہ تنگ ہو۔

جواب:......(۲) وہ برتن جس میں کھلایا جا رہا ہے چھوٹا ہو دس سے زائد کو نہ کھلا سکتے ہوں

جواب:......(۳) صحابہؓ کے اخلاق کی حفاظت کیلئے ایسا کیا کہ ان میں حرص اور تنگی نہ پیدا ہو جس سے کھانے کی برکت چلی جائے۔ کیونکہ جب سب اکٹھے آئیں گے اور کھانا کم دیکھیں گے تو خیال کریں گے کہ کھانا ان کے سیر

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۲۱ ج ۱۶) [2] (تیسیر القاری ص ۳۸۸ ج ۳)

ہونے کیلئے کافی نہیں تو ہر ایک لالچ کرے گا کہ میں زیادہ کھالوں۔

سبعون او ثمانون:۔۔۔۔۔بعض روایات میں جزم (یقین) کے ساتھ ہے ثمانین اور بعض میں آیا ہے بضعة وثمانین . بظاہر ان میں کوئی تعارض نہیں۔ستر (۷۰) اور اسی (۸۰) شک سے ہے اور اسی (۸۰) یقین سے ہے پس یقین والی روایات شک والی روایات سے راجح ہونگی اور بعض میں بضعة وثمانین ہے وہ ثمانین کے منافی نہیں کیونکہ حذف کسر سے ثمانین ہو جاتا ہے البتہ مسند احمد کی روایت میں ہے کہ چالیس آدمیوں نے کھایا اور کھانا ایسے ہی باقی رہا جیسا کہ تھا۔اس میں بظاہر تغایر ہے تو اس تعارض کو دفع کرنے کیلئے تعدد واقعہ پر محمول کیا جائے گا۔

(۸۶) حدثنا محمد بن المثنی ثنا ابو احمد الزبیری ثنا اسرائیل عن منصور
ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو احمد زبیری نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی وہ منصور سے
عن ابراهیم عن علقمة عن عبداللهؓ قال کنا نعد الأیات برکة
وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے اور وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ آیات و معجزات کو ہم باعث برکت شمار کرتے تھے
وانتم تعدونها تخویفا کنا مع رسول اللهﷺ فی سفر فقل الماء
اور تم لوگ اسے باعث خوف جانتے ہو ایک مرتبہ ہم رسول اللہﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے پس پانی کم پڑ گیا
فقال اطلبوا فضلة من ماء فجاؤا باناء فیه ماء قلیل
آں حضورﷺ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی پانی بچ گیا ہو اسے تلاش کرو چنانچہ صحابہؓ ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لائے
فادخل یده فی الاناء ثم قال حیَّ علی الطهور المبارک والبرکة من الله
آں حضورﷺ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈال دیا اور فرمایا کہ بابرکت پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے
فلقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللهﷺ ولقد کنا نسمع تسبیح الطعام وهو یوکل
میں نے دیکھا کہ حضورﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی ابل رہا تھا اور ہم تو اس کھانے کی تسبیح بھی سنتے تھے جو نبی کریمﷺ کے ساتھ کھایا جاتا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة فی نبع الماء من بین اصابعه وفی تسبیح الطعام بین یدیه وهم یسمعونه [۱]

امام ترمذیؒ نے مناقب میں محمدؒ بن بشار سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

آیات:۔۔۔۔۔ مراد خرق عادت جو حضورﷺ سے ظاہر ہوتا تھا مطلب یہ ہے کہ ہم اسے باعث برکت سمجھتے تھے ایسے ہی آیات قرآنیہ جو نازل ہوتی تھیں اور معجزات جو حضورﷺ کے ہاتھ سے ظاہر ہوتے تھے اس سے ہمارے دلوں میں برکت اور نور ظاہر ہوتا اور تم ان کو تخویف شمار کرتے ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا [۲]

[۱] (عمدۃ القاری ص ۱۲۳ اج ۱۶) [۲] پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۵۹

فی سفر:...... امام بیہقیؒ نے تو تعیین سے کہہ دیا کہ اس سے مراد سفر حدیبیہ ہے۔ ابو نعیمؒ نے دلائل میں ذکر کیا ہے کہ غزوہ خیبر کا سفر مراد ہے[1]

البرکة:...... مبتداء ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے من اللہ اس کی خبر ہے۔

نسمع تسبیح الطعام وهو یوکل:...... کھانے کے وقت کھانے سے تسبیح سنا کرتے تھے اور یہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ کی بات ہے کہ آپ ﷺ کے دور میں کھانے سے سبحان اللہ وغیرہ کی آواز آیا کرتی تھی۔

(۸۷) حدثنا ابو نعیم ثنا زکریا ثنی عامر ثنی جابر
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زکریا نے حدیث بیان کی کہ مجھ سے عامر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے جابر نے حدیث بیان کی کہ
ان اباه توفی وعلیه دین فاتیت النبی ﷺ فقلت
ان کے والد عبد اللہؓ (جنگ احد) میں شہید ہو گئے تھے اور مقروض تھے میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ
ان ابی ترک علیه دینا ولیس عندی الا ما یخرج نخله
میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے ہیں ادھر میرے پاس سوا اس پیداوار کے جو نخلستان سے ہوتی ہے اور کچھ نہیں
ولا یبلغ ما یخرج سنین ما علیه فانطلق معی لکی لا یفحش علیّ الغرماء
اور اس کی پیداوار سے تو دو سال میں بھی قرض ادا نہیں ہو سکتا اس لئے آپ ﷺ میرے ساتھ چلئے تاکہ قرض خواہ میرے ساتھ سخت معاملہ نہ کریں
فمشی حول بیدر من بیادر التمر فدعا ثم اخر
آپ ﷺ کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے پہلے ان میں سے ایک کے چاروں طرف چلے اور دعا کی اسی طرح دوسرے ڈھیر کے اردگرد بھی چلے
ثم جلس علیه فقال انزعوه فاوفاهم الذی لهم وبقی مثل ما اعطاهم
پھر آپ ﷺ وہاں بیٹھے اور فرمایا کھجوریں نکال کر انہیں دو پس آپ ﷺ نے سارا قرض ادا کر دیا اور جتنی قرض میں دی تھیں اتنی بچ گئیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث حصول البرکة الزائدة بمشیه حول البیادر حتی بلغ ما اخرج نخله ما علیه وفضل مثل ذلک[2]

یہ حدیث استقراض 'جہاد' شروط بیوع اور وصایا میں گذر چکی ہے۔

ثم آخر:...... ای ثم مشی حول بیدر آخر فدعا.

بید ر من بیا در التمر:...... ایک کھلیان کھجور کے کھلیانوں میں سے۔

وبقی مثل ما اعطاهم:...... **سوال:**...... حضرت مغیرہ کی روایت میں ہے کہ نہ لم ینقص منه

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۲۳ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۱۲۳ ج ۱۶)

شئی۔ ابن کعبؒ کی روایت میں ہے کہ بقی لنا من تمر بقیۃ۔ وھب بن کیسانؒ کی روایت میں ہے کہ ادا کر دیں تمیں (۳۰) وسق اور باقی رہیں سترہ (۱۷) وسق۔

جواب:...... تطبیق ان میں یہ ہے کہ تعدد غرماء اور تعدد بیادر (کھلیان) پر محمول کیا جائے گا۔ یعنی کسی سے کچھ تھوڑا بچا اور کوئی سارے کا سارا بچ گیا۔

(۸۸) حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا معتمر عن ابیہ ثنا ابو عثمان
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے کہا کہ ہم سے ابوعثمان نے بیان کیا
انہ حدثہ عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ ان اصحاب الصفۃ کانوا اناسا فقرآء وان النبی ﷺ قال مرۃ
کہ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ اصحاب صفہ محتاج لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ
من کان عندہ طعام اثنین فلیذھب بثالث
جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس گھر میں کھانے والے بھی دو ہوں) تو وہ اپنے ساتھ تیسرے کو بھی لیتا جائے
ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذھب بخامس
جس کے گھر میں چار آدمیوں کا کھانا ہو (اور اس گھر میں کھانے والے بھی چار ہوں) تو وہ اپنے ساتھ پانچویں کو بھی لیتا جائے
او بسادس او کما قال وان ابابکرؓ جآء بثلثۃ وانطلق النبی ﷺ بعشرۃ
یا چھٹے صاحب کو ساتھ لے جائے یا جیسا کہ فرمایا ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لے گئے اور آں حضور ﷺ اپنے ساتھ دس اصحاب کو لے گئے
وابوبکرؓ ثلثۃ قال فھو انا وابی وامی ولا ادری ھل قال امراتی وخادمی
ابوبکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے میں اور میرے والد اور میری والدہ مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے میری بیوی اور خادم کا بھی ذکر کیا تھا یا نہیں
بین بیتنا وبین بیت ابی بکرؓ وان ابا بکرؓ تعشیٰ عند النبی ﷺ ثم لبث حتی صلی العشاء
ہمارے گھر اور ابوبکرؓ کے گھر کے درمیان اور حضرت ابوبکرؓ نے شام کا کھانا حضور ﷺ کے ساتھ کھایا پھر ٹھہرے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی
ثم رجع فلبث حتی تعشی رسول اللہ ﷺ فجاء بعد ما مضی من اللیل ما شاء اللہ
پھر لوٹے پس ٹھہرے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کا ارادہ کر لیا پس آئے رات کا حصہ گزرنے کے بعد جتنا اللہ نے چاہا
قالت لہ امرأتہ ما حبسک من اضیافک او ضیفک قال او عشیتھم
کہا ابوبکرؓ کو اس کی عورت نے تمہیں اپنے مہمانوں سے کس چیز نے روکا (اضیافک یا ضیفک) کہا کیا تم نے انہیں شام کا کھانا نہیں کھلایا
قالت ابوا حتی تجیٔ قد عرضوا علیھم فغلبوھم
بیوی نے کہا کہ مہمانوں نے کھانے سے انکار کر دیا یہاں تک کہ آپ تشریف لائیں حالانکہ ان کو کھانا پیش کیا گیا پس وہ ان پر غالب آگئے ہیں

فذهبت فاختبات فقال یا غنثر فجدّع وسبّ وقال کلوا
(عبدالرحمٰنؓ نے) کہا کہ میں جا کر چھپ گیا ابوبکرؓ نے فرمایا اے نادان اور برا بھلا کہا اور بددعا دی اور مہمانوں سے کہا کہ کھاؤ
وقال لا اطعمه ابدا قال وایم الله ما کنا نأخذ من اللقمة الا ربا من اسفلها اکثر منها
اور اللہ کی قسم میں اس کو کبھی نہ چکھوں گا عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم ہم جو لقمہ بھی لیتے تو نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا
حتی شبعوا وصارت اکثر مما کانت قبل فنظر ابوبکرؓ فاذا شئ او اکثر
یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور کھانا اس سے زیادہ ہو گیا جتنا کہ پہلے تھا ابوبکرؓ نے کھانے کو دیکھا کہ کھانا اچانک پہلے سے زیادہ ہو گیا
فقال لامراته یا اخت بنی فراس قالت لا وقرة عینی لهی الآن اکثر مما قبل بثلث مرار
تو ابوبکرؓ نے اپنی بیوی سے کہا اے بنی فراس کی بہن. بیوی نے کہا نہیں میری آنکھوں کی ٹھنڈک البتہ کھانا اب پہلے سے تین گنا زیادہ ہے
فاکل منها ابوبکرؓ وقال انما کان من الشیطان یعنی یمینه ثم اکل منها لقمة
پھر اس میں سے کچھ ابوبکرؓ نے کھایا اور فرمایا کہ میری قسم شیطان کے ورغلانے سے تھی پھر اس میں سے ایک لقمہ کھایا
ثم حملها الی النبی ﷺ فاصبحت عنده وکان بیننا وبین قوم عهد
پھر اسے نبی کریم ﷺ کے پاس اٹھا کر لے گئے وہ کھانا صبح تک حضور ﷺ کے پاس رہا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا
فمضی الاجل فتعرفنا اثنا عشر رجلا مع کل رجل منهم اناس الله اعلم
جس کی مدت پوری ہو گئی ہم نے بارہ آدمی مختلف اطراف میں بھیجے ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ کچھ آدمی تھے یہ اللہ ہی جانتا ہے
کم مع کل رجل غیر انه بعث معهم قال اکلوا منها اجمعون او کما قال
ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے؟ سوائے اس کے نہیں کہ سب کے ساتھ آدمیوں کو بھیجا کہا کہ ان سب نے وہ کھانا کھایا جیسا کہ فرمایا

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال : ...... حدیث الباب کو ترجمۃ الباب سے مناسبت نہیں؟ ترجمۃ الباب میں علامات نبوۃ کا بیان ہے اور حدیث میں کرامت صدیق اکبرؓ کا ذکر ہے تو مطابقت نہیں؟

جواب : ...... امتی کی کرامت نبی کا معجزہ ہی شمار ہوتا ہے لہٰذا اس کرامت کو علامات نبوۃ سے شمار کریں گے۔

اصحاب الصفة: ...... صفہ والے۔ هی مکان فی مؤخر المسجد النبوی مظلل اعد لنزول الغرباء فیه ممن لامأوی له ولا اهل وکانوا یکثرون فیه و یقلون بحسب من یتزوج منهم او یموت او یسافر[1] یہ چبوترہ اب بھی روضہ پاک کے شمالی جانب باب جبرئیل اور باب النساء کے قریب موجود ہے۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص۱۲۳ ج۱۶)

فلیذهب بخامس او بسادس:...... یعنی اگر اس کے پاس زیادہ نہ ہو تو پانچویں کو لے جائے اور اگر زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے۔

سوال :...... ایک ایک کا اضافہ کرنے کا کیوں کہا؟

جواب :...... کیونکہ اس زمانے میں وسعت نہیں تھی۔

ابوبکرؓ ثلثة :......سوال :...... پہلے کہا وان ابابکرؓ جاء بثلثة اور یہاں کہا ابوبکرؓ ثلثة؟

جواب :...... اس لئے کہ یہاں پر ان کا بیان ہے جو اپنے حصے میں لائے اور پہلے ان کا بیان تھا جو اپنے گھر میں رہتے تھے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کے پاس چار آدمیوں کا کھانا تھا وہ تین آدمی لے آئے یعنی حضور ﷺ کی تجویز سے زائد آدمی لے آئے۔ انہوں نے ارادہ یہ کیا تھا کہ اپنا حصہ بھی مہمان کو کھلا دیں تو سالع بھی کھالے گا۔

قال فهوانا:...... قال کے قائل عبدالرحمنؓ ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم گھر میں تین آدمی تھے۔ باپ (ابوبکرؓ) ماں (ام رومان یعنی زینبؓ) اور خود عبدالرحمنؓ۔

وان ابابکرؓ تعشیٰ عند النبی ﷺ:...... تعشیٰ بمعنی اکل العشاء اس کے بعد پھر آیا حتیٰ تعشی رسول اللہ ﷺ

سوال:...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس عشاء کا کھانا نماز کے بعد کھایا اور ماقبل سے معلوم ہوا کہ عشاء کا کھانا نماز سے پہلے کھایا؟

جواب:...... (۱) مقامِ اوّل میں بیان حالت ہے کہ گھر کھانا نہیں کھایا بلکہ حضور ﷺ کے پاس کھایا اور مقامِ ثانی میں قصہ کو بیان کیا گیا ہے ترتیب کے مطابق۔

جواب:...... (۲) صحیح توجیہ یہ ہے کہ حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ دونوں نے کھانا پہلے کھایا اور دوسرے تعشیٰ کا معنی ہے کہ حضور ﷺ نے سونے کا ارادہ کیا۔ قرینہ اس توجیہ پر لیث کے الفاظ ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ حضور ﷺ نے سونے کا ارادہ کیا اور دوسرا قرینہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ رات کا بہت سارا حصہ گزرنے کے بعد گھر لوٹے۔

قدعرضوا علیهم :...... مطلب یہ ہے کہ ان پر کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور غالب آ گئے۔

یاغنثر :...... غین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور اس کا معنی ہے اے جاہل، اے بے سمجھ۔

فجدع وسب :...... یعنی سخت کلامی کی۔ جدع بمعنی دعابا لجدع وهو قطع الانف والاذن . وسب

ای شتم ظنا منه ان عبدالرحمنؓ فرط فی حق الاضیاف.

لا اطعمه ابداً:...... یہاں حذفِ عبارت ہے۔ان مہمانوں نے شرط یہ لگائی تھی کہ ہم کھانا نہیں کھائیں گے یہاں تک کہ ابوبکر صدیقؓ ہمارے ساتھ کھانا کھائیں تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا اوران کی بیوی نے بھی قسم کھالی کہ نہیں کھلائے گی تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ یہ قسم شیطانی تصرفات میں سے ہے لہٰذا ابوبکر صدیقؓ نے قسم توڑکر کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔

قالت لا:...... کلمہ لا زائدہ ہے تاکید کے لئے۔اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ لا نافیہ ہو اور یہاں عبارت محذوف ہے تقدیرِ عبارت ہوگی ای لا شئ غیر ما اقول جو میں کہتی ہوں اس کے سوا کوئی بات نہیں ہے۔

وقرة عینی:...... یہاں واو قسمیہ ہے اور بعض نے کہا کہ یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو خطاب ہے کہ جب ان کی کرامت دیکھی تو کہا اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ تو بہت زیادہ ہوگیا اور بعض نے کہا یہ خطاب حضور علیہ کو ہے، پھر بچے ہوئے کھانے کو حضور علیہ کے پاس لے گئے۔

وکان بیننا وبین قوم عهد:...... اتمام قصہ کے لئے بیان کرتے ہیں کہ ہمارا ایک قوم کے ساتھ عہد تھا اور عہد کی مدت گزر چکی تھی تو وہ مدت بڑھوانے کے لئے آئے تو ہم نے ان کے بارہ (۱۲) عریف (نقیب) مقرر کئے اور ہر عریف کے ساتھ کچھ لوگ مقرر کئے (یہ معلوم نہیں کہ کتنے کتنے مقرر کئے) پھر وہ کھانا ان کو بھیجا تو وہ کھانا ان سب کو کافی ہوگیا۔

فتعرفنا:...... ای جعلنا عرفاء، نقباء علی قوم۔اور اس میں اس بات پر دلیل اور اشارہ ہے کہ لشکروں پر نقیب اور عریف مقرر کرنا جائز ہے۔

سوال:...... حدیث شریف میں تو آیا ہے کہ العرفاء فی النار کہ عریف آگ میں ہوں گے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عریف بنانا جائز نہیں؟

جواب:...... وہ عریف جہنم میں جائیں گے جو امور مفوضہ میں کوتاہی کریں گے اور ناجائز کاموں کا ارتکاب کریں گے[1]

(۸۹) حدثنا مسدد ثنا حماد عن عبدالعزیز عن انسؓ
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد نے حدیث بیان کی وہ عبدالعزیز سے اور وہ انسؓ سے
وعن یونس عن ثابت عن انسؓ قال اصاب اهل المدینة قحط علی عهد رسول الله ﷺ
اور وہ یونس سے روایت کرتے ہیں وہ ثابت سے اور وہ انسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مدینہ میں ایک سال قحط پڑا
فبینما هو یخطب یوم الجمعة اذ قام رجل فقال یا رسول الله ﷺ هلکت الکراع وهلکت الشاء
آپ جمعہ کی نماز کا خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب نے اٹھ کر کہا، یارسول اللہ ﷺ! گھوڑے ہلاک ہوگئے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں

[1] عمدۃ القاری ص۱۳۶ ج۱۶

فادع الله يسقينا فمد يديه و دعا
آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کر دے۔ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کی
قال انسؓ وان السماء لمثل الزجاجة فهاجت ريح انشأت سحابا
انسؓ نے بیان کیا کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا۔ اتنے میں ایک ہوا چلی اور اس نے بادل کو ظاہر کیا
ثم اجتمع ثم ارسلت السماء عزاليها فخرجنا نخوض الماء
اور پھر بہت سے ٹکڑے جمع ہوگئے اور بہائے آسمان نے اپنے دہانے پس ہم نکلے تو پانی میں چل رہے تھے
حتى اتينا منازلنا فلم نزل نمطر الى الجمعة الاخرى فقام اليه ذلك الرجل
یہاں تک کہ گھروں کو پہنچے، بارش یوں ہی دوسرے جمعہ تک برابر ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ کو وہی صاحب کھڑے ہوئے
او غيره فقال يا رسول الله تهدمت البيوت فادع الله يحبسه
یا کوئی اور ان کے علاوہ جنہوں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مکانات گر گئے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک دے
فتبسم ثم قال حوالينا ولا علينا
آنحضور ﷺ اس پر مسکرائے اور فرمایا، ہمارے چاروں طرف بارش برسائیے (جہاں اس کی ضرورت ہے) ہم پر (مدینہ میں) بارش نہ برسائیے
فنظرت الى السحاب تصدع حول المدينة كانها اكليل
میں نے جو نظر اٹھائی تو بادل کے ٹکڑے چاروں طرف پھیل گئے اور مدینہ تاج کی طرح نکل آیا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

امام بخاریؒ نے **کتاب الاستسقاء** بخاری شریف ص ۱۳۷ ج ۱ میں اسی حدیث کو مختصراً اور مطولاً دس طریق سے ذکر کیا ہے۔

قحط:...... خشک سالی۔ حاء کے کسرہ اور فتحہ دونوں طرح ہے۔

انقام رجل فقال:...... اچانک ایک شخص نے اٹھ کر کہا، دعا کی درخواست کرنے والے خارجہ بن حصن فزاریؓ تھے

الکراع...... بضم الکاف بمعنی جانور کے سم یہاں گھوڑے مراد ہیں۔

والشاء:...... شاۃ کی جمع ہے بمعنی بکریاں۔

عزالیها:...... عزلاء کی جمع ہے بمعنی مشک کا نچلا حصہ جس سے پانی نکلتا ہے مطلب یہ ہے کہ آسمان نے اپنے دہانے کھول دیئے یعنی یکبارگی بارش برسی۔

اکلیل:...... ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ بمعنی تاج اہل فارس اس کو استعمال کرتے ہیں۔

(۹۰) حدثنا محمد بن المثنی انا یحییٰ بن کثیر ابو غسان ثنا ابوحفص و اسمہ عمر بن العلاء

ہم سے محمد بن مثنی نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابوغسان یحییٰ بن کثیر نے خبر دی کہا کہ ہمیں ابوحفص نے جن کا نام عمر بن علاء ہے

اخو ابی عمرو بن العلاء قال سمعت نافعا عن ابن عمرؓ

ابوعمرو بن علاء کے بھائی نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے نافع سے سنا اور انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ

قال کان النبی ﷺ یخطب الی جذع فلما اتخذ المنبر تحول الیہ

کہا انہوں نے کہ حضور ﷺ کھجور کے ایک تنے کا سہارا لے کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر جب منبر بن گیا تو آپ ﷺ اس کی طرف گئے

فحن الجذع فاتاہ فمسح یدیہ علیہ

اس پر اس تنے سے رونے کی آواز سنائی دی آنحضور ﷺ اس کے قریب تشریف لائے اور اپنا ہاتھ اس پر پھیرا

❁❁❁❁

☆وقال عبدالحمید انا عثمان بن عمر انا معاذ بن العلاء عن نافع بھذا.ورواہ بوعاصم

اور عبدالحمید نے کہا کہ ہمیں عثمان بن عمر نے خبر دی کہا ہمیں معاذ بن علاء نے خبر دی وہ نافع سے اسی حدیث کی، اور اس کی روایت ابوعاصم نے کی

عن ابن ابی رواد عن نافع عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ

وہ ابن ابی رواد سے وہ نافع سے اور وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی کریم ﷺ کے حوالے سے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة فی حنین الجذع.

ابوحفص اسمہ عمر بن العلاء اخو ابی عمرو بن العلاء :...... ابوعمرو بن العلاء راوی نہیں بلکہ ان کا بھائی راوی ہے۔ ابوعمرو مقدم ہے۔ سیبویہ اور خلیل سے امام نحو ہے اور یہی ابوعمرو ہے جس نے فُرجة اور فَرجة کا فرق ظاہر کیا۔ یاد رہے کہ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ زیادہ صحیح معاذ بن العلاء ہے۔ عمر بن علا نہیں۔ ابوحفص کا نام باقی جگہوں میں معاذؒ آیا ہے مگر بخاری کی ایک روایت میں عمر بن علاء ہے[1] علامہ عینیؒ نے بعض کا قول نقل کیا ہے کہ عمر بن علاء وھم والصواب معاذ بن العلاء کما وقع فی روایة الترمذی[2]

فحن الجذع :...... تنا رویا۔ اس تنے کو جس جگہ دفن کیا گیا ہے اس کو استوانہ حنانہ کہتے ہیں۔ مصلی نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہی یہ ستون ہے جہاں تنا رویا تھا آپ ﷺ نے تھپکی دیکر اسکو چپ کرایا تھا۔

قال عبدالحمید :...... یہ تعلیق ہے عبداللہ بن عبدالرحمن دارمیؒ نے اپنی مسند میں عثمان بن عمر سے اسی سند کے

---

[1] (عمدة القاری ص ۱۲۷ ج ۱۶) [2] (عمدة القاری ص ۱۲۸ ج ۱۶)

ساتھ ذکر کیا ہے۔

ورواہ ابو عاصم:...... حدیث مذکور کو ابو عاصمؒ (ضحاکؒ بن مخلد نبیل) نے روایت کیا ہے آپ امام بخاریؒ کے شیوخ میں سے ایک ہیں۔ یہ تعلیق ہے علامہ بیہقیؒ نے سعید بن عمر وعن ابی عاصم کے طریق سے اس کو موصولاً نقل کیا ہے[1]

(۹۱) حدثنا ابونعیم ثنا عبدالواحد بن ایمن قال سمعت ابی
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالواحد بن ایمن نے حدیث بیان کی، کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا
عن جابرؓ بن عبدالله ان النبی ﷺ کان یقوم یوم الجمعة الی شجرة
وہ جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ کے لئے ایک درخت کے (تنے کے) پاس کھڑے ہوتے تھے
اونخلة فقالت امرأة من الانصار او رجل یارسول الله الا نجعل لک منبرا
یا بیان کیا کہ کھجور کے درخت کے ساتھ، پھر کسی انصاری خاتون یا صحابی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہ ہم آپ کے لئے ایک منبر تیار کردیں
قال ان شئتم فجعلوا له منبرا فلما کان یوم الجمعة
حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے، چنانچہ انہوں نے آپ کے لئے منبر تیار کر دیا جب جمعہ کا دن ہوا تو
دفع الی المنبر فصاحت النخلة صیاح الصبی
آپ اس منبر پر تشریف لے گئے اس پر کھجور کے تنوں سے بچوں کی طرح رونے کی آوازیں آنے لگیں۔
ثم نزل النبی ﷺ فضمها الیه تان انین الصبی الذی یسکن
آنحضور ﷺ منبر سے اترے اور اسے گلے سے لگا لیا وہ ہچکیاں بھرنے لگا بچے کی طرح ہچکی بھرتا جس کو کہ چپ کرایا جاتا ہے
قال کانت تبکی علی ماکانت تسمع من الذکر عندها
آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ تنا اس لئے رو رہا تھا کہ اللہ کے اس ذکر کو سنتا تھا جو اس کے قریب ہوا کرتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة.

والحدیث مضی فی کتاب البیوع فی باب النجار، بخاری شریف ص ۲۸۱ ج ۱

تَأنُّ اَنِیْنَ الصبی :...... انّ اور حنّ ہم معنی ہیں۔ انّ کے متعلق ایک نحوی چیستان ہے۔ بولتے ہیں "انّ زیدٌ کبیرٌ" یہاں پر ظاہر بین کو دو شبہ ہوتے ہیں۔

(۱) انّ حرف مشبہ بالفعل ہے۔ اس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور یہاں مرفوع ہے۔

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۲۸ ج ۱۶)

(۲)زید موصوف ہے اور کبیر اس کی صفت ہے۔موصوف اور صفت کا اعراب ایک ہوتا ہے اور یہاں پر زید مرفوع ہے اور کبیر مجرور ہے۔شرح اس چیستان کی یہ ہے کہ یہاں انّ حرف مشبہ بالفعل نہیں بلکہ یہ انّ، یانِ، انیناً سے فعل ماضی ہے اور زید اس کا فاعل ہے اور کبیر میں کاف جارہ ہے تشبیہ کے لئے۔اس میں رونے کی آواز کو تشبیہ دی ہے کنویں کی آواز کے ساتھ معنی یہ ہوگا کہ زید کے رونے کی آواز ایسی ہے جیسا کہ کنویں کے چلنے کی آواز ہوتی ہے۔

دارمی میں حضرت بریدۃؓ سے مروی ہے " ان النبی ﷺ قال له اختر اغرسک فی المکان الذی کنت فیه کما کنت یعنی قبل ان تصیر جذعا وان شئت ان اغرسک فی الجنة فتشرب من انهارها فیحسن نبتک و تثمر فتاکل منک اولیاء الله تعالیٰ فقال للنبی ﷺ اختار ان تغرسنی فی الجنة[1]

امرأة من الانصار اور جل :...... کسی انصاری عورت نے کہا یا صحابی نے کہا۔

سوال :...... جس غلام نے منبر بنایا تھا اس کا نام کیا ہے؟

جواب:...... اس کے نام میں تقریباً سات اقوال ہیں (۱) قبیصہ (۲) میمون (۳) باقوم (۴) کلاب (۵) مِیناء (۶) صباح (۷) ابراہیم۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ ایک بنانے والے تھے اور باقی اس کے اعوان وانصار تھے۔

سوال:...... بنوانے والے کا نام کیا ہے؟

جواب:...... سعد بن عبادہؓ یا عباسؓ اور علامہ بیہقیؒ نے دلائل الاعجاز میں حضرت تمیم داریؓ کا نام ذکر کیا ہے۔

سوال :...... انصاری عورت کا نام کیا ہے؟

جواب:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اسکا نام عائشہؓ ہے۔اور بعض نے اس کا نام علاثہ ذکر کیا ہے۔

سوال :...... یہاں تو شک کے ساتھ ہے اور کتاب الجمعه[2] میں بغیر شک کے ہے صحیح بات کیا ہے؟

جواب:...... ممکن ہے کہ اصل پیشکش تو عورت نے کی ہو اور وکیل مرد کو بنایا ہو۔

(مزید تفصیل کے الخیر الساری ج ۳ ص ۴۰ ملاحظہ فرمائیں۔)

(۹۲) حدثنا اسمٰعیل ثنی اخی عن سلیمٰن بن بلال
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان بن بلال سے
عن یحییٰ بن سعید اخبرنی حفص بن عبیدالله بن انس بن مالک انه سمع جابرؓ بن عبدالله
وہ یحییٰ بن سعید سے کہ مجھے حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک نے خبر دی انہوں نے جابر بن عبد اللہؓ سے سنا
یقول کان المسجد مسقوفاً علی جذوع من نخل فکان النبی ﷺ اذا خطب
آپ نے بیان کیا کہ مسجد نبوی کی چھت کھجور کے تنوں پر بنائی گئی تھی۔نبی کریم ﷺ جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے تو

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۲۹ ج ۱۶) [2] (بخاری ص ۱۲۵ ج ۱)

یقوم الی جذع منها فلما صنع له المنبر فکان علیه
آپ ﷺ انہیں میں سے ایک تنے کے قریب کھڑے ہوتے لیکن جب آپ ﷺ کے لئے منبر بنایا گیا تو آپ ﷺ اس پر تشریف لائے
فسمعنا لذلک الجذع صوتا کصوت العشار حتی جاء النبی ﷺ فوضع یده علیها فسکنت
پھر ہم نے اس سے اس طرح رونے کی آواز سنی جیسے بچہ جننے کے قریب اونٹنی کی آواز ہوتی ہے جب آپ ﷺ نے اس پر آکر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

کصوت العشار:...... عشار جمع ہے عشراء کی۔ عشراء اس اونٹنی کو کہتے ہیں جس کے حمل کے ایام پورے ہو جائیں اور وہ بچہ جننے کے قریب ہو۔ یعنی دس ماہ کی گابھن اونٹنی۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ اعزاز دیا جو کسی اور نبی کو نہیں دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو احیائے موتی کا معجزہ دیا اور حضور ﷺ کو حنین الجذع کا معجزہ دیا۔

فائدہ:...... جذوع (تنے) مسجد نبوی میں بطور ستون لگائے گئے تھے۔

(۹۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا ابن ابی عدی عن شعبة عن الاعمش عن ابی وائل
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے حدیث بیان کی وہ شعبہ سے وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے
قال قال عمرؓ ایکم یحفظ حدیث النبی ﷺ فی الفتنة
انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد ہے
ح وحدثنی بشر بن خالد ثنا محمد عن شعبة عن سلیمن
تحویل، اور مجھ سے بشر بن خالد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے محمد نے حدیث بیان کی، وہ شعبہ سے، وہ سلیمان سے
سمعت ابا وائل یحدث عن حذیفةؓ ان عمرؓ بن الخطاب قال
انہوں نے ابو وائل سے سنا، وہ حذیفہؓ کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ عمر بن خطابؓ نے پوچھا
ایکم یحفظ قول رسول الله ﷺ فی الفتنة فقال حذیفة
فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ حذیفہؓ نے کہا کہ
انا احفظ کما قال هات انک لجری قال
مجھے یاد ہے، جس طرح رسول ﷺ نے فرمایا تھا، عمرؓ نے فرمایا کہ بیان کرو، تم تو بہت جرأت والے ہو انہوں نے بیان کیا کہ
قال رسول الله ﷺ فتنة الرجل فی اهله وماله وجاره
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی ایک آزمائش (فتنہ) تو اس کے گھر، مال اور پڑوس میں ہوتی ہے

تکفرها الصلوٰة والصدقة والامر بالمعروف والنهی عن المنکر قال لیست هذه
جس کا کفارہ نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر بن جاتی ہے۔عمرؓ نے فرمایا کہ اس کے متعلق میں نہیں پوچھتا
ولکن التی تموج کموج البحر قال یا امیر المؤمنین لا باس علیک منها
بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ اس فتنے کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اے امیر المؤمنین
ان بینک وبینها بابا مغلقا قال یفتح الباب
تحقیق آپ کے اور اس فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔عمرؓ نے پوچھا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا (فتنوں کے داخل ہونے کے لئے)
او یکسر قال لا بل یکسر قال ذلک احریٰ ان لا یغلق
یا دروازہ توڑ دیا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں بلکہ توڑ دیا جائے گا۔آپ نے اس پر فرمایا کہ پھر تو بند نہ ہو سکے گا
قلنا علم عمرؓ الباب قال نعم کما ان دون غد
ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ اس طرح جانتے تھے کہ جس طرح کل سے پہلے
لیلة انی حدثته حدیثا لیس بالاغالیط فهبنا ان نسأله
رات کو ہر کوئی جانتا ہے میں نے ایسی حدیث بیان کی جو ذو معنیٰ نہیں ہمیں حذیفہؓ سے دروازے کے متعلق پوچھتے ہوئے ڈر معلوم ہوا
وامرنا مسروقا فسأله فقال من الباب فقال عمر
اس لئے ہم نے مسروق سے کہا، انہوں نے جب پوچھا کہ وہ کون صاحب ہیں؟ تو آپ نے بتایا کہ عمرؓ ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... اس میں بعد میں واقع ہونے والے واقعات کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے یہ بھی آپ ﷺ کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے[1]

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو دو طریق سے ذکر فرمایا ہے (۱) محمد بن بشار (۲) بشر بن خالد۔ یہ حدیث کتاب مواقیت الصلوة کے شروع میں باب الصلوة کفارة کے تحت گزر چکی ہے[2] اور امام بخاریؒ نے کتاب الزکوٰة میں قتیبہؒ سے بھی ذکر کی ہے۔

فتنة الرجل فی اهله وماله وجاره :..... مطلب یہ ہے کہ بات اور فعل جو حلال نہ ہو وہ کر لے یا ان کو جو کوئی تکلیف پہنچے گھر والوں کی طرف سے جب تک کہ وہ کبیرہ نہ ہو یہ فتنہ فی الاہل ہے اور فتنہ فی المال یہ ہے کہ ناحق لے اور ناحق خرچ کرے اور فتنہ فی الولد یہ ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے بہت ساری نیکیاں چھوڑ دے اور ان کے لئے حلال حرام کی تمیز کئے بغیر بہت ساری دولت جمع کرے اور فتنہ فی الجار یہ ہے کہ اگر وہ فراخی والا ہو تو اس جیسا

[1] (عمدة القاری ص ۱۳۰ ج ۱۶) [2] (الخیر الساری ص ۴۳۴ ج ۳)

ہونے کی تمنا کرے اور اگر تنگی والا ہے تو اس کی امداد نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً أَتَصْبِرُونَ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا [۱]

تکفرھا الصلوٰۃ والصدقۃ :...... مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے تکفیر صغائر ہے اور یہی اہلسنت والجماعت کا مذہب ہے اور کبائر توبہ سے معاف ہوتے ہیں۔

تموج کموج البحر:...... یہ کنایہ ہے شدتِ مخاصمت اور کثرتِ منازعت سے۔ جس سے آپس میں مشاتمہ اور مقاتلہ پیدا ہوتا ہے۔

ان دون غد لیلۃ:...... مراد اس سے یہ ہے کہ جیسے کل سے پہلے رات یقینی ہے ایسے ہی ان کا علم (دروازے کے بارے میں) یقینی تھا۔

لیس بالاغالیط: ...... اغالیط جمع ہے اغلوطہ کی، اغلوطہ، مشکل بات جس سے کہ کسی شخص کو مغالطہ ہو جاتا ہے علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ یہ حدیث سچی ہے میں اجتہاد نہیں کر رہا۔

فھبنا ان نسالہ :...... ھبنا کے قائل ابو وائل ہیں۔ ہم دروازہ کے بارے میں پوچھنے سے ڈرے کہ دروازہ کونسا ہے تو ہم نے مسروقؒ کو کہا کہ آپ پوچھیں تو حضرت مسروقؒ نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کیونکہ حضرت حذیفہؓ رازدانِ نبی ﷺ تھے اور وہ اس کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہیں؟۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ عمرؓ۔

تقدیر عبارت ہوگی، قال عمر ای الباب عمر یعنی عمر قال کا فاعل نہیں بلکہ مقولہ ہے۔ مسروقؒ اجلہ تابعین میں سے ہیں اور ابن مسعودؓ اور حضرت حذیفہؓ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

(۹۴) حدثنا ابوالیمان انا شعیب ثنا ابوالزناد عن الاعرج
ہم سے ابو یمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی کہا ہمیں ابو زناد نے حدیث بیان کی وہ اعرج سے
عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتیٰ تقاتلوا قوما
وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک تم ایک ایسی قوم کے ساتھ جنگ نہ کرلو
نعالھم الشعر وحتی تقاتلوا الترک صغار الاعین حمر الوجوہ
جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرلو گے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی چہرے سرخ ہوں گے
ذلف الانوف کأن وجوھم المجان المطرقۃ وتجدون من خیر الناس
ناک چھوٹی اور چپٹی ہوگی چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بہ تہہ ڈھالیں اور تم سب سے زیادہ بہتر اس شخص کو پاؤ گے

[۱] (پارہ نمبر ۱۸ سورۃ الفرقان آیت نمبر ۲۰)

اشدھم کراھیۃ لھذا الامر حتی یقع فیہ
جو اس معاملہ (خلافت کی ذمہ داری اٹھانے) میں سب سے زیادہ دور بھاگتا ہو حتیٰ کہ اسے اٹھانا ہی پڑ جائے
والناس معادن خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اور لوگوں کی مثال کان کی سی ہے۔ جو افراد جاہلیت میں ان میں سے بہتر تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی ان میں بہتر ہیں
ولیاتین علی احدکم زمان لان یرانی احب الیہ من ان یکون لہ مثل اھلہ ومالہ
اور تم پر ایک ایسا دور آنے والا ہے کہ مجھے دیکھنے کی تمنا اسے اپنے اہل ومال سے بھی زیادہ ہوگی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ.

کتاب الجھاد ,باب قتال الترک وباب الذین ینتعلون الشعر میں اس کی تشریح گذر چکی ہے[1]

المجان :...... مجن کی جمع ہے بمعنی ڈھال۔

نعالھم الشعر:...... مراد بالوں کی لمبائی ہے یہاں تک کہ وہ پاؤں کے اردگرد لٹکیں گے جہاں تک کہ جوتا ہوتا ہے۔ بعض نے کہا کہ ان کے جوتے بالوں سے بنی ہوئی رسیوں کے ہوں گے۔

ذلف الانوف:...... چپٹی ناکوں والے۔

لھذا لامر:...... مراد امارت ہے یعنی امیر ہونے کو پسند نہ کرے۔

(۹۵) حدثنا یحییٰ ثنا عبدالرزاق عن معمر عن ھمام عن ابی ھریرۃ
ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی، وہ معمر سے وہ ہمام سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ
ان النبی ﷺ قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا خوزا و کرمان من الاعاجم
بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک تم عجم کے ممالک خوز وکرمان سے جنگ نہ کرلو
حمر الوجوہ فُطس الانوف صغار الاعین کان وجوھھم المجآن المطرقۃ
چہرے ان کے سرخ ہوں گے، ناک چپٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہ بہ تہ ڈھالیں ہوتی ہیں
نعالھم الشعر تابعہ غیرہ عن عبدالرزاق
اور ان کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔ عبدالرزاق کے واسطے سے اس یحییٰ کی متابعت یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے بھی کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

خوزا و کرمان من الاعاجم :...... بخاری شریف میں خوزاً ہے علامہ جرجانی نے خورو کرمان

[1] (الخیر الساری ص ۲۲۱ کتاب الجہاد)

(راء مہملہ کے ساتھ) بتایا ہے۔ صاحب تلویح نے فرمایا "هما جنسان من الترک یہ ترکوں کی دو جنسیں ہیں"[1]

سوال :...... آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ابھی تک معرض وجود میں آیا ہے یا نہیں قیامت کی یہ علامت ظاہر ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب :...... علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ یہ واقعہ پیش آ چکا ہے[2]

تابعه غیره : ......ای تابع غیر یحییٰ شیخ البخاری فی روایته عنه عن عبدالرزاق بن همام و اخرج هذه المتابعة اسحاق بن راهویه[3]

خوزا و کرمان من الاعاجم :...... خوز بلاد اهواز اور تستر سے ہے اور کرمان یہ خراسان اور بحر هند، عراق اور بجستان کے درمیان ہے۔

فطس الانوف :...... یہ ذلف الانوف کے ہم معنیٰ ہے یعنی چپٹی ناکوں والے۔ فرماتے ہیں کہ شاید مراد اس سے ترک کی دو قسمیں ہیں ایک کی اصل خوز سے ہے اور دوسرے کی اصل کرمان سے ہے۔

(۹۶) حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفین قال قال اسمعیل اخبرنی قیس

ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ اسماعیل نے بیان کیا کہا کہ مجھے قیس نے خبر دی

قال اتینا ابا هریرةؓ فقال صحبت رسول الله ﷺ ثلث سنین

انہوں نے بیان کیا کہ ہم ابو ہریرہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ نے فرمایا کہ میں آپ ﷺ کی صحبت میں تین سال رہا ہوں،

لم اکن فی سنی احرص لی ان اعی الحدیث منی فیهن سمعته

اپنی پوری عمر میں مجھے حدیث یاد کرنے کا اتنا شوق کبھی نہیں ہوا جتنا ان تین سالوں میں تھا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا

یقول وقال هکذا بیده بین یدی الساعة تقاتلون قوماً نعالهم الشعر

آپ نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کر کے بتایا کہ قیامت کے قریب تم لوگ ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بال کے ہوں گے

وهو هذا البارز وقال سفین مرة وهم اهل البازر

مراد یہی اہل عجم ہیں۔ سفیان نے ایک مرتبہ روایت یوں بیان کی، وهم اهل البازر وهو هذا البارز کی بجائے

﴿تحقیق و تشریح﴾

فی سنی احرص:...... بعض نے کہا حارص یعنی میں اپنی مدت العمر حفظ حدیث کا حریص رہا۔

هذا البارز:...... اس سے مراد اہل فارس ہیں اهل بازز سے مراد وہ لوگ ہیں جو جنگلوں میں رہتے ہیں یا مراد پہاڑی علاقے کے لوگ ہیں[4]

---

[1] (عمدۃ القاری ص۱۳۱ ج۱۶) [2] عمدۃ القاری ص۱۳۲ ج۱۶ [3] (عمدۃ القاری ص۱۳۲ ج۱۶) [4] (عمدۃ القاری ص۱۳۲ ج۱۶)

ثلاث سنین:...... حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں تین سال آپ ﷺ کے ساتھ رہا پھر آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

سوال:...... حضرت ابوہریرہؓ نے غزوہ خیبر میں اسلام قبول کیا اور غزوہ خیبر صفر المظفر سات ھجری کو پیش آیا آنحضرت ﷺ کا وصال ربیع الاول گیارہ ہجری کو ہوا رفاقت چار سال بلکہ کچھ زائد بنتی ہے تین سال نہیں تو آپؓ نے تین سال کیوں ذکر فرمائی؟

جواب:......(۱) اس مدت کو ذکر کیا ہے جس میں آپؓ نے ملازمت شدیدہ اختیار کی ہے اسفار نبی ﷺ کو ساتھ شمار نہیں کیا کیونکہ یہ ملازمت مدینہ منورہ جیسی ملازمت نہیں[1]

جواب:......(۲) سماع اور ضبط تعلیم کے اوقات کے لحاظ سے تین سال بتائے ہیں۔

وقال سفیان:......ابن عیینہؒ مراد ہیں فرماتے ہیں البارز سے مراد اهل البازر (بفتح الزای بعدها الراء) ہیں کہا گیا ہے کہ ان کی لغت میں بازار کو کہا جاتا ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں البازر (بالزای اولاثم الراء) عجم اور ترک کی لغت میں بھی بازار کو کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں حضرت سفیان بن عیینہؒ سے مشہور قول البارز (تقديم الراء على الزاء) ہے اور راوی کا اس کے برعکس البازر کہنا یہ تصحیف (غلطی) ہے[2]

(۹۷) حدثنا سليمٰن بن حرب ثنا جرير بن حازم سمعت الحسن يقول
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے جریر بن حازم نے حدیث بیان کی کہا میں نے حسن سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ
ثنا عمروؓ بن تغلب قال سمعت رسول الله ﷺ يقول بين يدى الساعة تقاتلون قوما
ہم سے عمرو بن تغلبؓ نے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہتے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے قریب تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے
ينتعلون الشعر وتقاتلون قوما كأنّ وجوههم المجانّ المطرقة
جن کے جوتے بال کے ہوں گے اور تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھال کی طرح ہوں گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجهاد باب قتال الترك میں گذر چکی ہے۔ الخیر الساری ص ۲۱۹ کتاب الجہاد پر اس کی تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۸) حدثنا الحكم بن نافع انا شعيب عن الزهرى اخبرنى سالم بن عبدالله ان
ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی وہ زہری سے انہوں نے بیان کیا، کہا کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے خبر دی کہ

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۳۳ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۱۳۳ ج ۱۶)

عبدالله بن عمر قال سمعت رسول اللهﷺ يقول تقاتلكم اليهود فتسلطون عليهم
عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہﷺ کو یہ فرماتے سنا تھا تم یہودیوں سے ایک جنگ کرو گے اور اس میں ان پر غالب آ جاؤ گے
حتى يقول الحجر يا مسلم هذا يهودى ورائى فاقتله
یہاں تک کہ (اگر کوئی یہودی جان بچانے کے لئے کسی پہاڑ میں چھپ جائے گا) تو پتھر بولے گا کہ اے مسلم! یہ یہودی میری آڑ میں چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دو

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :...... آنحضرتﷺ نے بعد میں پیش آنے والے واقعات کی اطلاع پہلے دے دی ہے یہ علامات نبوت میں سے ہے۔

حتیٰ یقول الحجر :...... پتھر بولے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے اس کو قتل کر دو۔

اس حدیث کی تشریح **کتاب الجهاد باب قتال اليهود** میں گذر چکی ہے تفصیل کے لئے الخیر الساری ص ۲۱۷ کتاب الجہاد ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۹) حدثنا قتيبة ثنا سفين عن عمرو عن جابر عن ابی سعیدؓ
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے وہ جابر سے اور وہ ابو سعیدؓ سے
عن النبیﷺ قال ياتى على الناس زمان يغزون فيقال لهم هل فيكم من صحب الرسول
وہ نبی کریمﷺ سے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ غزوہ کے لئے فوج جمع ہوگی، پوچھا جائے گا کہ فوج میں کوئی صحابی بھی ہے
فيقولون نعم فيفتح عليهم ثم يغزون فيقال لهم هل فيكم
معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو انکی برکت سے فتح دے دی جائے گی پھر غزوہ کیا جائے گا تو کہا جائے گا کہ کیا تمہارے درمیان
من صحب من صحب الرسول فيقولون نعم فيفتح لهم
ایسے آدمی ہیں جنہوں نے آپﷺ کے صحابہؓ کی صحبت اٹھائی ہو؟ معلوم ہوگا کہ ہاں ہیں تو انکی برکت سے فتح دے دی جائے گی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث **کتاب الجهاد باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب** میں گذر چکی ہے اس کی تشریح الخیر الساری ۱۸۲ کتاب الجہاد میں ملاحظہ فرمائیں۔

صحب رسولﷺ...... یعنی بعض صحابہؓ کے طفیل فتح ہوگی۔

صحب من صحب الرسول:...... مراد تابعینؒ ہیں ان کے طفیل فتح ہوگی۔

(۱۰۰) حدثنا محمد بن الحكم انا النضر انا اسرائيل انا سعد الطائى
ہم سے محمد بن حکم نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں نضر نے خبر دی، کہا ہمیں اسرائیل نے خبر دی کہ ہمیں سعد طائی نے خبر دی،

انا محل بن خلیفة عن عدیؓ بن حاتمؓ قال بینا انا عند النبی ﷺ اذ اتاہ رجل

کہا ہمیں محل بن خلیفہ نے خبر دی وہ عدی بن حاتمؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے

فشکا الیه الفاقة ثم جاءہ اخر فشکا الیه قطع السبیل فقال

آنحضور ﷺ سے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرے صاحب آئے اور راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کی، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا

یا عدی هل رأیت الحیرقلت لم ارها و قد انبئت عنها قال

اے عدی تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نہیں دیکھا البتہ اس کے متعلق مجھے معلومات ضرور ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

فان طالت بک حیوة لترین الظعینة ترحل من الحیرة حتی تطوف بالکعبة

اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو دیکھو گے کہ ہودج میں ایک عورت حیرہ سے سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) کعبہ کا طواف کرے گی

لا تخاف احدا الا الله قلت فیما بینی وبین نفسی فاین دعا رطی الذین قد سعروا البلاد

اور اللہ کے سوا اسے کسی کا بھی خوف نہیں ہوگا میں نے اپنے دل میں سوچا پھر قبیلہ طے کے ان ڈاکوؤں کا کیا ہوگا جنہوں نے ہر جگہ فساد مچا رکھا ہے؟

ولئن طالت بک حیوة لتفتحن کنوز کِسریٰ قلت کسریٰ بن هرمز

اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو کسریٰ کے خزانے کھولو گے میں (حیرت میں) بول اٹھا، کسریٰ بن ہرمز (ایران کا بادشاہ)

قال کسریٰ بن هرمز ولئن طالت بک حیوة لترین الرجل یخرج ملأ کفه من ذهب او فضة

آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں کسریٰ بن ہرمز اگر لمبی ہوئی تمہاری زندگی تو دیکھو گے کہ ایک شخص اپنے ہاتھوں میں سونا یا چاندی بھر کر نکلے گا

یطلب من یقبله منه فلا یجد احدا یقبله منه

اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو اسے قبول کرے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کرے گا۔

ولیلقین الله احدکم یوم یلقاہ ولیس بینه وبینه ترجمان یترجم له

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا جو دن مقرر ہے اس دن انسان اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ درمیان میں کوئی ترجمان نہ ہوگا

فلیقولن له الم ابعث الیک رسولا فیبلغک

اور اللہ تعالیٰ اس سے دریافت فرمائیں گے کیا میں نے تمہارے پاس رسول نہیں بھیجے تھے جس نے تم تک میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟

فیقول بلیٰ فیقول الم اعطک مالا و ولدا

وہ کہے گا جی ہاں۔ اللہ دریافت فرمائیں گے کہ کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا؟ اور اولاد نہیں دی تھی

وافضل علیک فیقول بلی فینظر عن یمینه فلا یری الا جهنم

کیا میں نے اس کے ذریعے تمہیں فضیلت نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں؟ پھر وہ اپنی داہنی طرف دیکھے گا اور سوا جہنم کے کچھ نظر نہیں آئے گا

وینظر عن یسارہ فلا یری الا جھنم قال عدی سمعت النبی ﷺ
پھر بائیں طرف دیکھے گا، اور ادھر بھی سوا جہنم کے کچھ نظر نہیں آئے گا عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول ﷺ سے سنا
یقول اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فمن لم یجد شق تمرۃ
آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جہنم سے ڈرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو (اسے صدقے میں دے کر) اگر کسی کو کھجور کا ٹکڑا بھی میسر نہ آسکے تو
فبکلمۃ طیبۃ قال عدی فرأیت الظعینۃ ترتحل من الحیرۃ
(کسی سے) اچھا کلمہ ہی کہہ دے۔ عدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی عورت کو تو دیکھ لیا کہ حیرہ سے سفر کے لئے نکلی
حتّٰی تطوف بالکعبۃ لا تخاف الا اللہ تعالٰی
حتی کہ (مکہ پہنچ کر) اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ) کا (راستے میں) خوف نہیں تھا
وکنت فیمن افتتح کنوز کسری بن ھرمز ولئن طالت بکم حیٰوۃ
اور مجاہدین کی اس جماعت میں میں خود شریک تھا جس نے ہرمز کے خزانے فتح کئے تھے۔ اور تم لوگ کچھ دن اور زندہ رہے
لترون ما قال النبی ابو القاسم ﷺ یخرج ملأ کفہ
تو وہ بھی دیکھ لو گے جو حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک شخص ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا (اور اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا)

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... بعد میں پیش آنے والے واقعات کا بیان ہے اور اطلاع نبی پاک ﷺ کا معجزہ ہے اور معجزہ علاماتِ نبوت میں سے ہے یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ، باب الصدقۃ قبل الرد میں گذر چکی ہے[1]

الحیرۃ:...... کوفہ کے پاس مشہور شہر ہے، مشکوٰۃ شریف میں حیرہ والوں کی انسان پرستی کا ذکر ہے الفاظ یہ ہیں اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم[2]

قلت فیما بینی وبین نفسی:...... میں نے جی میں خیال کیا کہ طَیّ قبیلے کے ڈاکو کہاں جائیں گے جو راستے میں پڑے ہیں اور شہروں کو شر اور فتنے کی آگ میں جلا دیا ہے۔

کسریٰ بن ھرمز:...... فارس کے بادشاہ کا نام ہے۔

اُنبئت:...... میں خبر دیا گیا یعنی مجھے بتلایا گیا۔ بحث ماضی مجہول، واحد متکلم کا صیغہ ہے۔

الظعینۃ:...... کجاوہ۔ مراد کجاوہ میں بیٹھی ہوئی عورت۔

دعار:...... داعر کی جمع ہے بمعنی شاطر، خبیث، مفسد، فاسق مراد ڈاکو ہے۔

---

[1] (بخاری ص ۱۹۰ ج ۱) [2] مشکوٰۃ شریف ص ۲۸۲ ج ۱ باب عشرۃ النساء

طئ :...... مشہور قبیلہ ہے حاتم طائی بھی اسی قبیلہ کا تھا۔راوی حدیث حضرت عدیؓ اس کے بیٹے ہیں۔

سعروا البلاد :...... ڈاکوؤں نے شہروں میں آگ (فساد) لگائی ہوئی ہے۔

لتفتحن :...... مجہول کا صیغہ ہے لام کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ ہے۔

کسریٰ :...... ایران کے بادشاہ کا نام ہے جس کو کسریٰ بن ہرمز کہا جاتا ہے جیسے روم کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا تھا اور عراق کے بادشاہ کو نمرود اور مصر کے بادشاہ کو فرعون کہا جاتا تھا۔

لترین :...... (اے عدی) تو ضرور بالضرور دیکھ لے گا۔

فلا یجد احدا یقبله منه :...... اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اس مال کو قبول کرے اس وقت سب مالدار اور غنی ہوں گے۔

سوال :...... ایسا زمانہ آچکا یا آئے گا؟

جواب :...... ایک قول کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایسا ہوگا۔دوسرے قول کے مطابق حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے اڑھائی سال دور خلافت وحکومت میں ایسا ہو چکا ہے[1]

(۱۰۱)	حدثنا	عبدالله	بن	محمد	ثنا	ابو	عاصم	انا	سعدان	بن بشر

ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو عاصم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سعدان بن بشر نے خبر دی

ثنا ابو مجاهد ثنا محل بن خليفة

کہا ہم سے ابو مجاہد نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے محل بن خلیفہ نے حدیث بیان کی اور انہوں نے کہا کہ

سمعت عديا كنت عند النبي ﷺ

میں نے عدیؓ سے سنا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا

❁❁❁❁

(۱۰۲) حدثنا سعيد بن شرحبيل ثنا ليث عن يزيد عن ابي الخير عن عقبة بن عامر

ہمیں سعید بن شرحبیل نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی، وہ یزید سے وہ ابو خیر سے، وہ عقبہ بن عامرؓ سے

عن النبي ﷺ انه خرج يوماً فصلي علي اهل احد صلاته علي الميت

وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہداء احد کے لئے اس طرح نماز جنازہ پڑھی جس طرح آپ ﷺ میت کے لئے نماز جنازہ پڑھتے تھے

ثم انصرف الي المنبر فقال اني فرطكم وانا شهيد عليكم واني والله لانظر الي حوضي الان

پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا، میں (حوض پر) تمہارا پیش رو ہوں گا اور میں تم پر گواہ ہوں اور بخدا! میں اس وقت بھی حوض کو دیکھ رہا ہوں

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۳۵ ج ۱۶)

وانی	قد	اعطیت	مفاتیح	خزائن	الارض	وانی	واللہ	ما	اخاف	بعدی	

مجھے روئے زمین کے خزانے کی کنجیاں دی گئیں ہیں۔ اللہ گواہ ہے مجھے تمہارے بارے میں اس کا خوف نہیں کہ

ان	تشرکوا	ولکن	اخاف	ان	تنافسوا فیھا

تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے، میں تو اس سے ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لئے تمہارے اندر باہمی منافست پیدا ہو جائے گی۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... انی واللہ لانظر الی حوضی کے جملہ سے ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔ یہ حدیث کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشھید میں گزر چکی ہے[1]

صلی علیٰ اھل احد:...... ای دعا لھم۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ صلوٰۃ بمعنی دعا ہے لیکن علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ یہ انہوں نے اپنے مذہب کی حمایت میں متعین کر دیا۔

سوال:...... حضور ﷺ کی اس صلوۃ کا معنی کیا ہے؟

جواب:...... امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ کے تین معانی میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے۔

(۱) محمول ہے حقیقی معنی پر کہ نماز پڑھی، یہ روایت ناسخ ہے اس روایت کے لئے جس میں ہے کہ شھداء احد پر نماز نہیں پڑھی۔

(۲) مطلب یہ ہے کہ ان پر نماز مدت کے بعد پڑھی گئی۔

(۳) یہ بتلانا ہے کہ شہیدوں پر نماز جنازہ مدت کے بعد پڑھی جا سکتی ہے۔

(۴) یہ بتلانا مقصود ہے کہ دفن کے بعد بھی ان پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

انا فرطکم:...... فرط وہ شخص جو حوض پر آنے والوں سے آگے چلے ان کی ضروریات کو مہیا کرنے کے لئے۔

انا شھید علیکم:...... شھید بمعنی اشھد ہے یعنی میں تم پر گواہی دوں گا۔

لا نظر الیٰ حوضی الاٰن:...... حالت کشف پر محمول ہے۔

ما اخاف ان تشرکوا:...... مجھے تم سے شرک کا خطرہ نہیں، یہ ارشاد مجموعہ کے لحاظ سے ہے کیونکہ صحابہ کرامؓ کے بعد آنے والے لوگوں میں سے بعض سے یہ فعل (شرک) پایا گیا۔

ان تنافسوا:...... اس کی اصل تتنافسوا ہے تنافس، باب تفاعل سے فعل مضارع ہے بمعنی کسی چیز میں رغبت کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے لئے تمہاری رغبت بڑھ جائے گی۔

---

[1] بخاری ص ۱۷۹ ج ۱

فائده:...... علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے شہداء احد پر مدت کے بعد نماز پڑھی اور یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے۔ اور غزوہ احد کے دن نماز نہیں پڑھائی بوجہ مشغولی وعدم فراغ کے، کیونکہ یہ دن مسلمانوں پر بڑا سخت گزرا تو اس وقت ترک صلوٰۃ میں معذور کر دیئے گئے۔

مسئلہ:...... اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی یا نہیں حنفیہؒ کے نزدیک نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ جمہورؒ کے نزدیک شہید پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی ان کی دلیل حضرت جابرؓ کی روایت ہے جس میں ہے وامر بدفنهم في دمائهم ولم يغسلو اولم يصل عليهم (اور حکم دیا ان کو ان کے خونوں کے ساتھ دفن کرنے کا اور انہیں غسل نہیں دیا گیا اور ان پر نماز نہیں پڑھی گئی) اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے ان پر نماز نہیں پڑھی۔

حنفیه کی دلیل (۱):...... روایت الباب حنفیہ کی دلیل ہے کہ ان پر نماز پڑھی گئی۔

حنفیه کی دلیل (۲):...... حنفیہ کی دوسری دلیل مستدرک حاکم کی روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہ فقد رسول الله ﷺ حمزةؓ ثم جئ بحمزة فصلى عليه ثم با لشهداء فيوضعون الى جنب حمزة فيصلى ثم يرفعون۔

جمہورؒ کی دلیل کا جواب:...... (۱) جمہورؒ کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ ہمارے دلائل مثبت ہیں اور انکی دلیل نافی ہے اور دلیل مثبت دلیل نافی پر راجح ہوتی ہے۔

جمہورؒ کی دلیل کا جواب:...... (۲) کہ لم یصل علیھم ای اصالۃً کہ اکیلے اکیلے ان پر نماز نہیں پڑھی بلکہ حضرت حمزہؓ کے تابع کر کے پڑھی۔

(۱۰۳) حدثنا ابو نعیم ثنا ابن عیینة عن الزهري
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن عیینہ نے حدیث بیان کی وہ زہری سے
عن عروة عن اسامة قال اشرف النبي ﷺ علي اطم من الأطام فقال
وہ عروہ سے اور وہ اسامہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ مدینے کے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور فرمایا
هل ترون ما ارى اني ارى الفتن يقع خلال بيوتكم مواقع القطر
نہیں دیکھ رہے تم جو میں دیکھ رہا ہوں میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں اس طرح گھس رہے ہیں جیسے بارش کی بوندیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن امر مغيب على الناس۔

ابو نعیمؒ:...... ان کا نام فضلؒ بن دکین ہے۔

ابن عیینةؒ:...... ان کا نام سفیانؒ بن عیینہ ہے۔

اطم:...... اس کا معنی اہل مدینہ کے ٹیلے ہیں۔

(۱) القصر بمعنی محل (۲) **کل حصی مبنی بحجارۃ** (۳) **کل بیت مربع مسطح**

مواقع القطر...... بارشوں کی جگہ۔ **مواقع القطر** کے ساتھ تشبیہ کثرت اور عموم کے لحاظ سے ہے۔ یعنی طائفہ کے ساتھ خاص نہیں ہوگا۔ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اشارہ ہے ان لڑائیوں کی طرف جو اس مدینہ میں واقع ہوں گی مثلاً واقعہ حرہ۔

(۱۰۴) **حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری قال اخبرنی عروة بن الزبیر**
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ زہری سے انہوں نے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
ان زینب بنت ابی سلمة حدثته ان ام حبیبة بنت ابی سفینؓ حدثتها عن زینبؓ بنت جحش
بے شک زینب بنت ابی سلمہ نے اس کو بتایا ان کو ام حبیبہؓ بنت ابوسفینؓ نے حدیث بیان کی وہ زینب بنت جحش سے کہ
ان النبی ﷺ دخل علیها فزعا یقول لا اله الا الله
نبی کریم ﷺ ان کے ہاں آئے تو آپ گھبرائے ہوئے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل هذه
عرب کے لئے تباہی اس شر سے آئے گی جس کے واقع ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے۔ آج یاجوج وماجوج کے دروازہ میں اتنا شگاف پیدا ہو گیا ہے
وحلق باصبعه وبالتی تلیها فقالت زینب فقلت یا رسول الله
اور آپ نے انگلیوں سے حلقہ بنا کر اس کی وضاحت کی ام المومنین زینبؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ
انهلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث
کیا ہم میں صالح افراد ہوں گے، پھر بھی ہلاک کر دیئے جائیں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں، جب خباثتیں بڑھ جائیں گی
وعن الزهری حدثتنی هند بنت الحارث ان ام سلمة
اور زہریؒ سے روایت ہے مجھے ہند بنت الحارث نے حدیث بیان کی کہ ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ
قالت استیقظ النبی ﷺ فقال سبحان الله ماذا انزل من الخزائن وما ذا انزل من الفتن
نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! کیسے کیسے خزانے اور کیسے کیسے فتنے نازل ہوئے ہیں۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس میں غیب کی خبروں کا ذکر ہے جس کا آنحضرت ﷺ نے خواب میں مشاہدہ کیا ہے۔

روایت الباب میں تین صحابیات کا ذکر ہے۔

(۱) زینبؓ بنت ابی سلمہ (۲) ام حبیبہؓ (زوجہ نبی ﷺ) (۳) زینبؓ بنت جحش (زوجہ نبی ﷺ)

فزعا:...... گھبرائے ہوئے۔ **بکسر الزاء ویجوز الفتح. ای خائفا.**

ویل للعرب من شرقد اقترب:..... یعنی وہ لشکر جو عرب سے قتال کرے گا اس کے خروج کے قرب کی پیشین گوئی ہے، بعض نے کہا کہ مراد اس سے وہ فتنے ہیں جو عرب میں واقع ہونے والے ہیں ان میں سے قتل حضرت عثمانؓ بھی ہے۔ بعض نے کہا کہ مراد اس سے کثرت فتوح واموال ہیں اور اس میں منافست ہے۔

ردم:..... باب، دروازہ (جھروکا)

سوال:..... یاجوج وماجوج کے فتنے سے عرب کو کیوں خاص کیا؟

جواب:..... اس لئے کہ زیادہ تر ان کا عرب کی طرف رجحان ہوگا۔ بعض نے کہا کہ اس حدیث میں یاجوج وماجوج سے مراد ترک ہیں۔

حلق باصبعه وبالتي تليها:..... اپنی انگلی سے حلقہ بنایا (حلقہ بناتے ہوئے اس انگلی کو ملایا) جو اس کے قریب تھی، اشارہ قلت کی طرف ہے۔ یعنی تھوڑا سا سوراخ ہوگیا۔

اذا كثر الخبث:..... خبث سے مراد فسق وفجور ہے بعض نسخوں میں خَبث ہے بمعنی زنا یعنی کثرت سے معاصی ہونے لگ جائیں۔ اور فرمانبرداروں کیلئے یہ ہلاکت گناہوں سے پاکیزگی کا سبب بن جائے گی، اور بعض نے کہا کہ جب شرارتی لوگوں کی عزت کی جانے لگے گی اور نیک لوگوں کو ذلیل سمجھا جانے لگے گا تو قیامت واقع ہو جائے گی[1]

سوال:..... اس کا الٹ کیوں نہیں ہوگا کہ نیکوں کی وجہ سے ہلاک نہ ہوں؟

جواب:..... جبکہ خبث غالب ہو جائے گا تو غلبہ کا ہی اعتبار ہوگا۔

وعن الزهري:..... اس کا عطف حدیث سابق (جو اس کے ساتھ متصل ہے) میں پائے جانے والے زہری پر ہے اور یہاں اس کو مختصراً ذکر کیا ہے امام بخاریؒ فتن میں پوری حدیث ذکر فرمائیں گے۔

(۱۰۵) حدثنا ابو نعيم ثنا عبدالعزيز بن ابي سلمة بن الماجشون عن عبدالرحمن بن ابي صعصعة
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون نے حدیث بیان کی وہ عبدالرحمان بن ابوصعصعہ سے
عن ابيه عن ابي سعيد الخدريؓ قال قال لي اني اراک تحب الغنم وتتخذ ها
وہ اپنے والد سے وہ ابوسعید خدریؓ سے کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہیں بکریوں سے بہت لگاؤ ہے اور تم انہیں پالتے ہو
فاصلحها واصلح رعامها
تو تم ان کی نگہداشت کرو اور ان کی ناک سے نکلنے والی آلائش کی صفائی کا بھی خیال رکھا کرو (جو عموماً بیماری کی وجہ سے نکلتی ہے)
فاني سمعت النبي ﷺ يقول ياتي على الناس زمان يكون الغنم فيه خير مال المسلم
چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آنے گا کہ مسلمان کا سب سے عمدہ مال اس کی بکریاں ہوں گی

[1] عمدۃ القاری ص ۱۲۹ ج ۱۲

يتبع بها شعف الجبال او سعف الجبال في مواقع القطر
جنہیں لے کر وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ جائے گا، یا (آپ ﷺ نے فرمایا) پہاڑ کے دامن، بارش کے پانی گرنے کی جگہوں میں
يفر بدينه من الفتن
(یعنی وادی اور پہاڑ کے دامن میں جہاں گھاس اور چارہ کی افراط ہوتی ہے) اس طرح وہ اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ياتي على الناس زمان الى آخره.

و تتخذوها:...... آپ بکریاں پکڑتے ہیں یعنی رکھتے ہیں۔

فا صلحها واصلح رعا مها:...... رعام (بضم الراء) وہ ریزش ہے جو بکری کے ناک سے بہتی ہے بولا جاتا ہے شاة رعوم بها داء يسيل من انفها الرعام۔ بعض نسخوں میں رعامها کے بجائے رعاة ہے رعاة جمع راعی کی ہے بمعنی چرواہے۔[1]

(۱۰۲) حدثنا عبدالعزيز الاويسي ثنا ابراهيم عن صالح بن كيسان
ہم سے عبدالعزیز اویسی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی، انہوں نے صالح بن کیسان سے
عن ابن شهاب عن ابن المسيب وابي سلمة بن عبدالرحمن ان ابا هريرة قال قال رسول الله ﷺ
وہ ابن شہاب سے، وہ ابن المسیب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے کہ ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا
ستكون فتن القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشي
فتنے کا دور جب آئے گا تو اس میں بیٹھنے والا کھڑا رہنے والے سے بہتر ہوگا اور اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا
والماشي فيها خير من الساعي من تشرف لها يستشرفه ومن وجد ملجأ او معاذا فليعذبه
اور اس میں چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اس میں جھانکے گا فتنہ بھی اسے اچک لےگا اور اس وقت جسے جہاں بھی پناہ مل جائے بس وہیں پناہ پکڑ لے
وعن ابن شهاب ثني ابوبكر بن عبدالرحمن بن الحارث عن عبدالرحمن بن مطيع بن الاسود
اور ابن شہابؒ سے روایت ہے مجھ سے ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث نے حدیث بیان کی، انہوں نے عبدالرحمان بن مطیع بن اسود سے
عن نوفل بن معاوية مثل حديث ابي هريرةؓ هذا الا ان ابابكر يزيد
وہ نوفل بن معاویہ سے ابوہریرہؓ کی اسی حدیث کی طرح، البتہ ابوبکر (راوی حدیث) نے اس روایت میں اس طرح اضافہ کیا ہے
من الصلوة صلوة من فاته فكانما وتر اهله وماله
کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے کہ جس سے چھوٹ جائے گویا اس کے اہل وعیال برباد ہو گئے

[1] مزید تفصیل کے لئے الخیر الساری جلد اول ص ۲۴۰

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حیث ان فیہ اخبارا عن فتن ستقع وھذا من علامات النبوۃ۔

عبدالعزیز الاویسی:...... نام وشجرہ نسب :...... عبدالعزیز بن عبداللہ بن یحییٰ ابوالقاسم القرشی الاویسی۔ان کے اجداد میں سے ایک اویسؒ ہیں۔

من تشرف لھایستشرفہ :...... جواس فتنے کی طرف جھانکے گا وہ فتنہ اس کو اچک لے گا یستشرفہ کا معنی، فتنہ اس پر غالب آجائے گا، اسے ہلاک کردے گا۔

وعن ابن شھاب :...... یہ روایت سند سابق کے ساتھ ہے جواس کے متعلق کہتا ہے کہ یہ معلق ہے وہ وہم کرتا ہے۔ ھو باسناد حدیث ابی ھریرۃ الی الزھری وشیخ الزھری ھو ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث۔ اس کو الگ ذکر کیا یہ بتلانے کے لئے کہ امام بخاریؒ کے استاد پہلی سند میں ابوسلمہؒ ہیں اوراس سند میں استاد ابوبکرؒ ہیں اور ابوبکرؒ اس سند میں من الصلوۃ صلوۃ من فاتتہ فکانما وتر اھلہ ومالہ کا اضافہ نقل کرتے ہیں۔

مثل حدیث ابی ھریرۃ:...... حضرت ابو ہریرہؓ کی اس حدیث کی طرح جس کو حضرت ابو ہریرہؓ سے اس سے قبل ذکر کیا ہے۔

یزید من الصلوۃ صلوۃ:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد صلوۃ عصر ہے۔امام نسائیؒ نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔

فکانما وتر اھلہ ومالہ:...... نصب کی حالت میں یہ مفعول ہے وتر کا اور رفع کی حالت میں یہ نائب فاعل ہوگا وتر کا بمعنی اخذ۔

(۱۰۷) حدثنا محمد بن کثیر انا سفین عن الاعمش عن زید بن وھب عن ابن مسعودؓ
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اعمش سے وہ زید بن وہب سے وہ ابن مسعودؓ سے کہ
عن النبی ﷺ قال ستکون اثرۃ و امور تنکرونھا
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب ایسی باتیں سامنے آئیں گی جن میں تم اجنبیت محسوس کروگے
قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وقت ہمیں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا
تؤدون الحق الذی علیکم وتسالون اللہ الذی لکم
کہ جو حقوق تم پر واجب ہوں انہیں ادا کرتے رہنا اور اپنے حقوق کی طلب بس اللہ سے ہی کرنا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... بعد میں پیش آنے والے امور کا بیان ہے جو علاماتِ نبوت سے ہیں۔

امام بخاریؒ نے الفتن میں اور امام مسلمؒ نے المغازی میں اور امام ترمذیؒ نے الفتن میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

أثرة:...... بالفتح ویجوز بالضم۔ مراد وہ مال ہے جس میں حقوق مشترکہ ہیں ان کو اپنے لئے خاص کر لینا۔

تؤدون الحق:...... جو حقوق تم پر واجب ہیں ان کو ادا کرتے رہنا۔ حقوق سے مراد ایک قول کے مطابق ائمہ اور امیر کی اطاعت ہے۔

تسألون اللہ الذی لکم:...... مقصد یہ ہے کہ ان کے مال مشترک کو اپنے لئے خاص کرنے کی وجہ سے تم ان کو بدلہ نہ دو، ان سے جھگڑا نہ کرو بلکہ ان کے حق کو ادا کر دو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمہارا حق پہنچا دے گا۔

(۱۰۸) حدثنا محمد بن عبدالرحیم ثنا ابو معمر اسمٰعیل بن ابراھیم ثنا ابو اسامۃ
ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو معمر اسماعیل بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی
ثنا شعبۃ عن ابی التیاح عن ابی زرعۃ عن ابی ھریرۃؓ قال
کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ ابو التیاح سے، وہ ابو زرعہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
قال رسول اللہ ﷺ یُھلک الناس ھذا الحی من قریش
نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس قبیلہ قریش کے بعض افراد (طلب دنیا و سلطنت کے پیچھے) لوگوں کو ہلاک و برباد کر دیں گے
قالوا فما تامرنا قال لو ان الناس اعتزلوھم
صحابہؓ نے عرض کیا! ایسے وقت کے لئے آپ کا ہمیں کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کاش لوگ ان سے علیحدہ ہی رہتے
وقال محمود ثنا ابوداؤد انا شعبۃ عن ابی التیاح سمعت ابا زرعۃ
اور محمود نے بیان کیا کہ ہم سے ابوداؤد نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی انہوں نے ابو تیاح سے، میں نے ابو زرعہ سے سنا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ من حیث ان فیہ اخبارا عن المغیبات[1]

امام مسلمؒ نے "الفتن" میں ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یھلک الناس ھذا الحی من قریش:...... ہلاک کر دے گا لوگوں کو قریش کا یہ قبیلہ۔ مراد اس سے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۸ ج ۱۶

بنوامیہ کے نوجوان ہیں۔

من قریش:...... یعنی قریش میں فتنے اور لڑائیاں ہونے کی وجہ سے۔

قال محمود:...... محمود بن غیلان امام بخاریؒ کے استاذ ہیں اور اس سے مقصود روایت ابوالتیاح میں جو عنعنہ ہے اس کو توڑنا ہے اور یہ بتلانا ہے کہ ابوالتیاحؒ کا ابوزرعہ سے سماع ثابت ہے۔

ابو داؤد:...... یہاں مراد ابوداؤد طیالسیؒ ہیں۔

(۱۰۹) حدثنا احمد بن محمد المکي ثنا عمرو بن یحییٰ بن سعید الاموی عن جدہ قال
ہم سے احمد بن محمد مکی نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید اموی نے حدیث بیان کی وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا
کنت مع مروان وابی ھریرۃؓ فسمعت ابا ھریرۃؓ یقول سمعت الصادق المصدوق ﷺ
میں مروان بن حکم اور ابوہریرہؓ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت میں نے ابوہریرہؓ کو فرماتے سنا، کہ میں نے الصادق المصدوق ﷺ سے سنا
یقول ھلاک امتي علی یدی غلمۃ من قریش
وہ (حضور ﷺ) فرمارہے تھے کہ میری امت کی بربادی چند قریش کے نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی۔
فقال مروان غلمۃ قال ابو ھریرۃؓ ان شئت ان اُسمیھم بني فلان وبني فلان
مروان نے پوچھا نوجوانوں کے بارے میں، ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ تمہارا جی چاہے تو میں ان کے نام لے دوں بنی فلاں اور بنی فلاں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ۔

امام بخاریؒ نے "الفتن" میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الصادق:...... ای الصادق في نفسہ۔

المصدوق:...... ای المصدوق من عنداللہ۔

غلمۃ:...... غلمۃ جمع ہے غلام کی اور یہ جمع قلت کے اوزان میں سے ہے۔ مروانؒ نے اس پر تعجب کیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں صراحتاً ان کے نام بتادیتا ہوں۔

(۱۱۰) حدثنا یحییٰ بن موسیٰ ثنا الولید ثني ابن جابر
ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابر نے حدیث بیان کی
ثني بسر بن عبیداللہ الحضرمي ثني ابوادریس الخولاني انہ سمع حذیفۃ بن الیمان
کہا کہ مجھ سے بسر بن عبیداللہ حضرمی نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابوادریس خولانی نے حدیث بیان کی، انہوں نے حذیفہ بن الیمانؓ سے سنا

يقول كان الناس يسألون رسول الله ﷺ عن الخير وكنت اسأله عن الشر

آپ بیان کرتے تھے کہ دوسرے صحابہ تو خیر کے متعلق آپ ﷺ سے سوال کرتے تھے لیکن میں آپ ﷺ سے شر کے متعلق پوچھتا تھا

مخافة ان يدركني فقلت يا رسول الله انا كنا في جاهلية

اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں نہ پیدا ہو جائے تو میں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ہم جاہلیت

وشر فجآء نا الله بهذا الخير فهل بعد هذا الخير من شر

اور شر کے زمانے میں تھے پھر اللہ نے ہمیں یہ خیر اسلام عطا فرمائی۔ اب اس خیر کے بعد کیا پھر کوئی شر کا زمانہ آئے گا۔

قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خير قال نعم

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا کہ کیا اب اس شر کے بعد پھر کوئی خیر کا زمانہ آئے گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں

وفيه دخن قلت وما دخنه قال قوم

لیکن اس میں کچھ ملاوٹ ہوگی میں نے عرض کی وہ ملاوٹ کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے

يهدون بغير هديي تعرف منهم

جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقے اختیار کریں گے۔ تم ان میں خیر کو پہچان لو گے (اس کے باوجود ان کی بدعات سے)

وتنكر قلت يا رسول الله فهل بعد ذلك الخير من شر قال نعم

انہیں ناپسند کرو گے میں نے سوال کیا کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں

دعاة على ابواب جهنم من اجابهم اليها قذفوه فيها

جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہو جائیں گے اور جو ان کی پذیرائی کرے گا جہنم کی طرف اسے بھی جہنم میں جھونک دیں گے

قلت يا رسول الله صفهم لنا فقال هم من جلدتنا

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے اوصاف بھی ہمیں بیان فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی قوم و مذہب کے ہوں گے

ويتكلمون بالسنتنا قلت فما تامرني ان ادركني ذلك قال

ہماری ہی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

تلزم جماعة المسلمين وامامهم قلت فان لم يكن لهم جماعة ولا امام

مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا۔ میں نے عرض کی اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو اور نہ کوئی ان کا امام ہو؟

قال فاعتزل تلك الفرق كلها ولو ان تعض باصل شجرة

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر ان تمام فرقوں سے خود کو الگ رکھنا۔ اگرچہ اس کے لئے کسی درخت کی جڑ تمہیں دانت سے ہی کیوں نہ پکڑنی پڑے

حتى يدركك الموت وانت على ذلك

(یعنی خواہ کسی قسم کی مشکلات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ابو ادریس خولانی:...... نام عائذ اللہ، شام کے رہنے والے تھے۔

امام بخاریؒ نے کتاب الفتن میں ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور امام مسلمؒ اور امام ابن ماجہؒ نے بھی کتاب الفتن میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

دخن:...... بفتح المهملة والمعجمة، دال اور خاء کے فتحہ کے ساتھ ہے بمعنی دھواں۔ اور یہاں معنی ہے لیس خیرا خالصا ولکن یکون معه شوب وکدورة بمنزلة الدخان في النار یعنی خیر خالص نہیں ہوگی جیسا کہ جب کسی شئے میں دھواں مل جاتا ہے تو وہ خالص نہیں رہتی۔ بعض نے دخن کا معنی امور مکروہہ کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ دخن حقد کو کہتے ہیں۔ بعض نے اس کا معنی فساد فی القلب کیا ہے[1]

دعاة:...... دال کے ضمہ کے ساتھ داعی کی جمع ہے بمعنی بلانے والا۔

من جلدتنا:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا معنی عرب ہے۔ علامہ خطابیؒ نے اس کا معنی من انفسنا وقومنا کیا ہے۔ شیخ ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر میں ہماری طرح ہوں گے لیکن باطن میں ہمارے مخالف ہوں گے۔

تعض:...... عض، یعض، مس، یمس کی طرح ہے ارشاد باری ہے ویوم یعض الظالم علی یدیه[2]

ولوان تعض:...... یعنی اگر چہ اس سے اعتزال (علیحدگی) میں درخت کی جڑ میں جانا پڑے۔

وانت علی ذلک:...... واؤ حالیہ ہے معنی ہوگا اس حال میں کہ تو اسی پر ہو مطلب یہ ہے کہ تو اختلافات سے موت تک بچا ہی رہے اس میں شریک نہ ہو۔

(۱۱۱) حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحییٰ بن سعید عن اسمٰعیل ثنی قیس
بیان کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا کہ ہمیں یحییٰ بن سعید نے اسماعیل سے بیان کیا کہا کہ مجھے قیس نے بیان کیا
عن حذیفة قال تعلّم اصحابي الخیر وتعلمت الشر
وہ حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کہا میرے ساتھیوں نے خیر کا علم حاصل کیا اور میں نے شر کے متعلق علم حاصل کیا

حدیث حذیفہ کا دوسرا طریق ہے۔

(۱۱۲) حدثنا الحکم بن نافع انا شعیب عن الزهري اخبرني ابو سلمة بن عبدالرحمٰن
ہم سے حکم بن نافع نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ زہری سے انہوں نے کہا مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی

[1] عمدۃ القاری ص۱۴۰ ج۱۶ [2] پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت ۲۷

ان	اباهريرة	قال	رسول	الله ﷺ	لا	تقوم	الساعة
بے شک ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہو گی							
حتي	تقتتل	فئتان	دعواهما	واحدة			
جب تک (مسلمانوں کی) دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں اور دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة لان فيه اخبار عن الغيب۔

فئتان:...... فئة کا تثنیہ ہے بمعنی جماعت۔

دعواهما واحدة:......ای دينهما واحد یعنی ہر ایک اپنے آپ کو حق پر سمجھے گا دوسرے کو باطل پر جیسا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے لشکروں کے درمیان مقابلہ ہوا جس کو جنگ صفین کہا جاتا ہے اور اس میں حضرت علیؓ ہی مصیب تھے اور اس کے مقابل حضرت امیر معاویہؓ معذور تھے کیونکہ ان کی مخالفت اجتہاد سے تھی اور مجتہد جب خطاء کرے تو اس پر گناہ نہیں ہوتا بلکہ اجر ملتا ہے اور مصیب کو دو اجر ملتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے اذا اصاب فله اجران و اذا اخطأ فله اجر[1] علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں سکوت افضل ہے۔

(۱۱۳) حدثنا	عبدالله	بن	محمد	انا	عبدالرزاق	انا	معمر	عن	همام
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی، کہا ہمیں معمر نے خبر دی، وہ ہمام سے									
عن	ابی	هريرة	عن	النبی ﷺ	قال	لا	تقوم	الساعة	حتی تقتتل فئتان
وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں گی									
فتكون	بينهما	مقتلة	عظيمة	دعواهما	واحدة	ولا	تقوم	الساعة	
دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی، حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک برپا نہ ہوگی									
حتي	يبعث	دجالون	كذابون	قريبا	من	ثلثين	كلهم	يزعم	انه رسول الله
جب تک تقریباً تیس جھوٹے دجال پیدا نہ ہولیں گے ان میں ہر ایک کا یہی دعویٰ ہوگا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔									

﴿تحقیق و تشریح﴾

حدیث ابوہریرہؓ کا دوسرا طریق ہے اس میں پہلے طریق کی بنسبت زیادتی (وضاحت و تفصیل) ہے۔

مقتلة:...... مصدر میمی ہے بمعنی قتل ہے۔ ابو الحسن البراءؒ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کے درمیان جنگ صفین میں ستر ہزار افراد واصل بحق ہوئے جن میں سے پچیس ہزار عراقی تھے اور پینتالیس ہزار شامی تھے

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۶

اور حضرت علیؓ کے ساتھ پچیس بدری صحابہؓ بھی تھے۔

سوال:...... کس مقام پر یہ معرکہ پیش آیا؟

جواب:...... صفین کے مقام پر عراق اور شام کے درمیان۔

سوال:...... کتنے دن لڑائی ہوتی رہی؟

جواب:...... ایک سو دس دن لڑائی ہوتی رہی[1]

سوال:...... اس کے اسباب کیا تھے؟

جواب:...... حضرت امیر معاویہؓ شام کے گورنر تھے اور مدینہ منورہ والوں نے حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی جب حضرت امیر معاویہؓ کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ بیعت کے وقت مجھے اعتماد میں نہیں لیا گیا اس لئے میں اس خلافت کو تسلیم نہیں کرتا۔ گویا کہ انعقاد خلافت میں ہی اختلاف تھا نہ یہ کہ بیعت کرنے کے بعد توڑی۔ کیونکہ بیعت کرنے کے بعد توڑنا بغاوت کہلاتا ہے۔

سوال:...... یکبارگی لڑائی ہوئی یا وقفہ وقفہ سے؟

جواب:...... وکان القتال بینهم سبعین زحفا یعنی ستر بار جھڑپیں ہوئیں۔

یبعث دجالون:...... دجال کو دجال اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ حق کو باطل کیساتھ ڈھانپ لیتا ہے اور یہ بہت سارے پائے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہلاک کیا اور ان کے نشانات ختم کر دیئے۔ جو باقی رہ گئے ان کا حشر بھی ایسے ہی ہوگا اور دجال اعظم بھی انہی میں سے ہوگا اور وہ الوہیت کا دعوی کرے گا۔ مراد اس سے مسیح الدجال ہے۔

سوال:...... حدیث الباب میں تیس (۳۰) کا ذکر ہے جب کہ واقعہ میں اس سے زیادہ آئے ہیں؟

جواب:...... اس سے مراد بڑے بڑے دجال ہیں۔ حصر نہیں۔

نبوت کا دعوی کرنے والوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں

(۱) مسیلمہ (۲) اسود عنسی (۳) مختار (۴) طلیحہ بن خویلد (۵) سجاح تمیمیہ (۶) حارث کذاب وغیرہ

فائدہ:...... **ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوۃ مطلقا فانهم لا یحصون کثرۃ لکون غالبهم من نشاۃ جنون او سوداء غالبۃ وانما المراد من کانت له شوکۃ وسول لهم الشیطان بشبهۃ[2]**

حدیث پاک میں جن دعویٰ نبوت کرنے والوں کا ذکر ہے مطلقاً دعویٰ نبوت کرنے والے مراد نہیں اگر مطلقاً دعویٰ نبوت کرنے والوں کو شمار کیا جائے تو جنون اور سوداوی مرض سے دماغ خراب ہونے کی وجہ سے، دعویٰ نبوت کرنے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۶

والے تو اب تک بہت گزر چکے ہیں جن کا شمار ہی مشکل ہے۔ حدیث الباب میں دعویٰ نبوت کرنے والوں سے (وہ خبیث اور نالائق لوگ) مراد ہیں جنہوں نے شوکت اور ظاہری مرتبہ ومقام ملنے کے بعد نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور شیطان نے اس کو گمراہ اور بدراہ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہو۔

(۱۱۳) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی ابو سلمة بن عبدالرحمٰن
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہ مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے خبر دی
ان ابا سعید الخدری قال بینما نحن عند رسول الله ﷺ وهو یقسم قسما
بے شک ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے اور آپ تقسیم کر رہے تھے تقسیم کرنا
ویلک ومن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل
افسوس اگر میں انصاف نہ کروں گا تو پھر اور کون کرے گا؟! اگر میں انصاف نہ کروں تو اصلاح حال سے محروم ہوا اور خسارے والا ہوا
فقال عمرؓ یا رسول الله ائذن لی فیه اضرب عنقه فقال له دعه
عمرؓ نے عرض کیا کہ اس کے بارے میں آپ اجازت دیں، میں اس کی گردن ماردوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو
فان له اصحابا یحقر احدکم صلاته مع صلاتهم وصیامه مع صیامهم
اس کے ساتھی پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں (بظاہر) کم درجہ سمجھو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں سے
یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من الدین
وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے
کما یمرق السهم من الرمیة ینظر الی نصله فلا یوجد فیه شیٔ
جیسے کمان سے تیر نکلتا ہے اس تیر کے پھل کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی
ثم ینظر الی رصافه فلا یوجد فیه شیٔ ثم ینظر الی نضیه وهو قدحه
پھر اس کے سم کو اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی پھر دیکھا جائے جڑ میں جو اس کے پھل کے داخل ہونے کی جگہ سے اوپر لگایا جاتا ہے
فلا یوجد فیه شیٔ ثم ینظر الی قذذه فلا یوجد فیه شیٔ قد سبق الفرث والدم
تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا اگر اس کے پر کو دیکھا جائے تو وہاں بھی کچھ نہ ملے گا اس حال میں کہ گندگی اور خون سے وہ تیر گزر چکا ہے
ایتهم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة او مثل البضعة
ان کی علامت ایک سیاہ شخص ہوگا، اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا فرمایا گوشت کے لوتھڑے کی طرح ہوگا
تدردر ویخرجون علی حین فرقة من الناس قال ابو سعید فاشهد
حرکت کر رہا ہوگا یہ لوگ مسلمانوں کے اول طبقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ

انی سمعت هذا الحدیث من رسول الله ﷺ واشهد ان علیؓ بن ابی طالب قاتلهم													
میں نے یہ حدیث حضورﷺ سے سنی تھی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؓ بن ابی طالب نے ان سے جنگ کی تھی (یعنی خوارج)													
وانا	معه	فامر	بذلک	الرجل									
اور	میں	ان	کے	ساتھ	تھا	پس	اس	آدمی	کے	متعلق	حکم	دیا	گیا
فالتمس	فاتی	به	حتی	نظرت	الیه	علی	نعت	النبی ﷺ	الذی	نعته			
چنانچہ اس کی تلاش ہوئی آخر وہ لایا گیا میں نے اسے دیکھا تو اس کا پورا حلیہ بعینہٖ آپ ﷺ کے بیان کردہ اوصاف کے مطابق پایا													

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو ادب میں عبدالرحمٰن بن ابراہیمؒ سے اور **استتابة المرتدین** میں عبداللہ بن محمدؒ سے اور **فضائل القرآن** میں عبداللہ بن یوسفؒ سے بھی لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے **زکوۃ** میں محمد بن مثنیٰؒ سے اور امام نسائیؒ نے **فضائل القرآن** میں محمد بن مسلمہؒ سے اور **تفسیر** میں محمد بن عبدالاعلیٰؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے **السنة** میں تخریج فرمائی ہے[1]

وهو یقسم:...... اس حال میں کہ آپ ﷺ (مال) تقسیم کر رہے تھے یعنی قبیلہ ہوازن کے غنائم تقسیم کر رہے تھے[2]

ذو الخویصرة:......اس کے اوصاف بخاری شریف صفحہ ۱۰۲۴ کی روایت میں مذکور ہیں۔

خبت:...... لفظ متکلم اور خطاب دونوں کے ساتھ ہے فتحہ کے ساتھ (یعنی خطاب کا صیغہ) زیادہ مشہور ہے۔

فقال عمرؓ:......دوسری روایت میں آیا ہے **فقال خالد بن الولید ائذن لی فی قتله**۔ دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... ہوسکتا ہے کہ دونوں (عمرؓ، خالدؓ) نے اجازت مانگی ہو[3]

لا یجاوز تراقیهم:...... ترقوۃ اس کی دو تا ویلیں ہیں۔

(۱) ان کے دل نہ سمجھتے ہوں گے اور نہ ہی نفع حاصل کرسکیں گے۔

(۲) ان کی تلاوت جو اللہ تعالیٰ کی طرف چڑھتی ہے مثل کلمہ طیبہ کے نہیں چڑھے گی۔ ایک روایت میں **لا یجاوز حناجرهم** کے الفاظ ہیں۔

یمرقون من الدین:...... دین سے مراد اسلام ہے۔ علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ دین سے مراد اطاعت امام ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۲ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۳۱ ج ۱۶ [3] عمدۃ القاری ص ۱۳۲ ج ۱۶

الرمية:...... بروزن فعلة مفعولة کے معنی میں ہے، شکار جس کا نشانہ کیا جائے۔

نصل:...... تیر کا لوہا۔

رصافه:...... بكسر الراء وبالصاد المهملة ثم بالفاء وهو العصب الذى يلوى فوق مدخل النصل والرصاف جمع رصفة بالحركات الثلاث[1]

تدردر:...... اى تضطرب. الدردرة سے فعل مضارع واحد مؤنث غائب ہے۔

نضيه:...... نضی تیر کی لکڑی کو کہتے ہیں، حدیث میں قدح کے لفظ سے تفسیر کی گئی ہے۔

قذذ:...... قذة کی جمع ہے بمعنی الرس الذی علی السهم بضم القاف تیر کا پر۔

فرث:...... گوبر جب کہ وہ اوجھڑی میں ہو۔

سبق الفرث والدم:...... یہ کنایہ ہے تیزی سے گزر جانے سے کہ اتنی تیزی سے گزرے گا کہ اس تیر کو کوئی چیز نہیں لگے گی۔ اس تشبیہ سے مقصود یہ ہے کہ ان کا دین میں داخل ہونا اور پھر نکل جانا اتنی تیزی سے ہوگا کہ وہ دین سے کچھ حاصل نہ کریں گے جیسے کہ تیر شکار کو لگے اور داخل ہو کر نکل جائے اور اسے کچھ نہ لگے ایسے ہی انہیں بھی دین سے کچھ نہ ملے گا۔

على نعت النبي ﷺ:...... یعنی حضور ﷺ نے جو علامت بتلائی تھی اسی وصف پر پایا گیا۔

(۱۱۵) حدثنا محمد بن كثير انا سفين عن الاعمش عن خيثمة عن سويد بن غفلة قال
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اعمش سے وہ خیثمہ سے، وہ سوید بن غفلہ سے انہوں نے بیان کیا کہ
قال علىؓ اذا حدثتكم عن رسول الله ﷺ فلان اخر من السماء احب الى
علیؓ نے فرمایا، جب تم سے میں حضور ﷺ کے واسطے سے کوئی حدیث بیان کروں تو میرے لئے آسمان سے گر جانا اس سے بہتر ہے کہ
من ان اكذب عليه واذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فان الحرب خدعة
میں آپ ﷺ کی طرف کسی جھوٹ کی نسبت کروں البتہ جب ہماری باہمی معاملات کی بات چیت ہو تو جنگ ایک چال ہے
سمعت النبي ﷺ يقول يأتي في آخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام
میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے آخر زمانہ میں ایک جماعت پیدا ہوگی نو عمروں اور بے وقوفوں کی
يقولون من خير قول البرية
زبان سے ایسی بات کہیں گے جو دنیا کی بہترین بات ہوگی
يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم
لیکن اسلام سے اس طرح نکل چکے ہوں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے ان کا ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۳ ج ۱۶

فاینما	لقیتموهم	فاقتلوهم	فان	قتلهم	اجر	لمن	قتلهم	یوم	القیمة
تم انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کر دو، کیوں کہ ان کا قتل قاتل کے لئے قیامت کے دن باعث اجر ہوگا									

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے فضائل القرآن میں محمد بن کثیرؒ سے اور استتابة المرتدین میں عمر بن حفصؒ سے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔ امام مسلمؒ نے کتاب الزکوۃ میں محمد بن عبداللہؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے السنة میں محمد بن کثیرؒ سے اور امام نسائیؒ نے محاربه میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

خیثمه:...... خاء کے فتحہ کے ساتھ ہے خیثم بن عبدالرحمٰن جعفی کوفی مراد ہیں، بڑے سخی تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں دو لاکھ روپے وراثت میں عطا کیے، انہوں نے سب علم والوں پر خرچ کیے۔

اخر من السماء:...... گروں میں آسمان سے۔ خرور مصدر سے مضارع معروف واحد متکلم کا صیغہ ہے اور اس کا باب ضرب، یضرب ہے۔

خدعة:...... خاء پر تینوں حرکتیں جائز ہیں بمعنی تعریض ہے، علامہ عینیؒ نے اسی کو پسند کیا ہے اور ظاہری معنی جنگ میں جھوٹ کا مباح ہونا مراد دھوکہ ہے۔[1]

حدثاء الاسنان:...... کم عمر، حدثاء، حدیث السن کی جمع ہے۔

سفهاء الاحلام:...... کم عقل، بے وقوف، سفهاء، سفیه کی جمع ہے بمعنی خفیف العقل۔

یقولون من خیر قول البریة :...... زبان سے آنحضرت ﷺ کے فرمان سنائیں گے سنت کی باتیں کریں گے۔ بقول علامہ کرمانیؒ "من خیر قول البریه" کا مطلب قرآن ہے کہ وہ لوگ قرآن سنائیں گے لیکن اسلام سے دور بھاگیں گے جیسا کہ خوارج نے بوقت تحکیم کہا تھا ان الحکم الا للّٰہ کلمہ حق سے باطل کا ارادہ کیا تھا۔

علامہ کرمانیؒ نے فرمایا کہ حدیث میں مراد خوارج ہیں جو کہتے ہیں ان الحکم الا لله یہ لوگ تحکیم پر اعتراض کرتے تھے جب کہ حضرت علیؓ اور حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو حکم مقرر کر دیا تھا۔

یمرقون:...... ای یخرجون بمعنی وہ نکلیں گے۔

حناجر:...... حنجرة کی جمع ہے بمعنی ہنسلی۔ گلے کے قریب سینہ کی طرف ابھری ہوئی ہڈی کو کہتے ہیں۔

فان قتلهم اجر:...... ان کو قتل کرنے سے ثواب ملے گا یہ لوگ جہاد سے بھاگیں گے اور فساد کی کوشش کریں گے۔[2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۳ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۴ ج ۱۶

(۱۱۱۲)حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحییٰ عن اسمعیل ثنا قیس
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحیٰی نے حدیث بیان کی وہ اسماعیل سے کہا کہ ہم سے قیس نے حدیث بیان کی
عن خبابؓ بن الارت قال شکونا الی النبی ﷺ وھو متوسد بردۃ له
انہوں نے خباب بن ارتؓ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے ہم نے شکایت کی، آپ اس وقت اپنی ایک چادر اوڑھے
فی ظل الکعبة فقلنا الا تستنصر لنا
کعبہ کے سایہ میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں طلب کرتے
الا تدعوالله لنا قال کان الرجل فیمن قبلکم یحفر له فی الارض فیجعل فیھا
ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ امتوں کے افراد کے لئے گڑھا کھودا جاتا تھا پھر ڈال دیا جاتا تھا
فیجاء بالمنشار فیوضع علیٰ رأسه فیشق باثنین ومایصده عن دینه
پھر آرا لایا جاتا تھا اور آرا ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھیں
ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمه من عظم اوعصب وما یصده ذلک عن دینه
اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیری جاتی تھی اور یہ سزا بھی انہیں ان کے دین سے نہیں روک سکتی تھی
والله لَیُتِمَّنَّ ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعآء الی حضر موت
خدا گواہ ہے یہ امر اسلام بھی کمال کو پہنچے گا اور ایک زمانہ آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا
لا یخاف الا الله اوالذئب علی غنمه ولکنکم تستعجلون
اسے اللہ کے سوا اور کسی کا خوف نہیں ہوگا یا پھر اسے بھیڑیئے کا خوف ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم عجلت سے کام لیتے ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ **الاکراہ** میں مسددؒ سے اور **مبعث النبی ﷺ** میں حمیدیؒ سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں۔

امام ابو داؤدؒ نے **جہاد** میں عمرو بن عونؒ سے اور امام نسائیؒ نے **علم** میں عبدہ بن عبدالرحمٰنؒ سے اور **الزینة** میں یعقوب بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

خبابؓ:...... خاء کے فتحہ اور باء کی تشدید کے ساتھ ہے۔ آپ ارت کے بیٹے ہیں، اور چھٹے نمبر پر اسلام لائے۔ آپ سے پہلے پانچ شخصیات اسلام میں داخل ہو چکی تھیں، کوفہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

ما دون لحمه:...... ای تحت لحمه او عند لحمه۔

لیتمن:...... اتمام سے صیغہ واحد مذکر غائب، بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ ہے۔

منشار:...... لکڑی کاٹنے کا آلہ۔ آرا۔

هذا الامر:...... امر سے مراد اسلام ہے۔

من صنعاء:...... یعنی صنعاء سے اشارہ ہے مسافتِ بعیدہ کی طرف۔ صنعاء یمن کا بڑا شہر اور دارالخلافہ ہے۔

حضر موت:...... یہ بھی یمن کا ایک شہر تھا۔ اب معلوم نہیں کس ملک کا حصہ ہے۔

سوال:...... صنعاء اور حضرت موت کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے؟

جواب:...... مراد یمن کے دو شہر ہیں، ان میں مسافت بعیدہ ہے، اور اس سے غرض انتفاء خوف ہے کہ مسلمانوں کو کفار سے کوئی خوف و خطرہ نہیں ہوگا۔ صنعاء اور حضرت موت کے درمیان چار دن سے زائد کی مسافت ہے۔ اور اگر مراد صنعاء یمن نہیں بلکہ صنعاء روم یا صنعاء دمشق ہے تو پھر ان میں اور حضر موت میں بڑا فاصلہ اور مسافت ہے[1]

اوالذئب:...... اس کے عطف میں دو احتمال ہیں (۱) اس کا معطوف علیہ لفظ اللہ ہے (۲) مستثنیٰ منہ مقدر۔

ولكنم تستعجلون:...... مطلب یہ ہے کہ تم جلدی نہ کرو۔

(۱۱۷) حدثنا علي بن عبدالله ثنا ازهر بن سعد انا ابن عون

ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ازہر بن سعد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن عون نے خبر دی

انبأني موسىٰ بن انس عن انسؓ بن مالک ان النبي ﷺ افتقد ثابتؓ بن قيس

کہا مجھے موسیٰ بن انس نے خبر دی وہ انس بن مالکؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن ثابت بن قیسؓ کو گم پایا تو

فقال رجل يا رسول الله انا اعلم لک علمه فاتاه فوجده جالسا في بيته منكسا راسه

ایک صحابی نے" کہا یارسول اللہ! میں آپ کے لئے ان کی خبر لاتا ہوں چنانچہ وہ ان کے یہاں آئے تو دیکھا کہ اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے ہیں

فقال ماشانک فقال شر كان يرفع صوته فوق صوت النبي ﷺ

انہوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا برا (حال ہے) یہ نبی کریم ﷺ کی آواز کے آگے اپنی آواز اونچی کرتے تھے

فقد حبط عمله وهو من اهل النار فاتى الرجل

اس لئے ان کا عمل غارت ہو گیا اور یہ دوزخیوں میں ہو گیا ہے وہ صحابی آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

فاخبره انه قال كذا وكذا فقال موسى بن انس فرجع المرة الأخرة ببشارة عظيمة

اور آپ کو اطلاع دی کہ ثابتؓ یوں کہہ رہے ہیں موسیٰ بن انس نے بیان کیا کہ دوسری مرتبہ وہی صحابی ثابتؓ کے پاس ایک عظیم بشارت لے کر لوٹے

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۵ ج ۱۶

فقال اذهب اليه فقل له انک لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس (ثابت) کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ اہل جہنم میں نہیں ہے، بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله لست من اهل النار ولکن من اهل الجنة لان هذا امر لایطلع علیه الا النبی ﷺ۔

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں پانچویں حضرت انس بن مالکؓ ہیں۔

افتقد:...... گم پایا یعنی تلاش کیا۔ انکی آواز قدرتاً طبعی طور پر اونچی تھی۔

ولکن من اهل الجنة:...... یہ نبی علیہ السلام ہی بتلا سکتے ہیں کوئی دوسرا نہیں چنانچہ فرمایا انه یعیش حمیدا یموت شهیدا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ جب سورۃ حجرات کی آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ الآیۃ[1] نازل ہوئی تو حضرت ثابت بن قیسؓ گھر میں بیٹھ گئے اور یہ سمجھا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے اور جہیر الصوت ہونے کی وجہ سے میرے عمل بھی ضائع ہو گئے اور میں اہل نار میں سے ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے آپؓ کو غائب پا کر طلب کیا اور وجہ غیوبت معلوم ہونے پر جنت کی خوشخبری سنائی جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں ہے۔

(۱۱۸) حدثنا محمد بن بشارثنا غندر ثنا شعبة عن ابی اسحٰق
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی انہوں نے ابواسحاق سے
سمعت البراءؓ بن عازب قال قرا رجل الکهف
کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا، آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ ایک صحابیؓ نے (نماز میں) سورۃ کہف کی تلاوت کی
وفی الدار دآبة فجعلت تنفر فسلم
اور گھر میں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا، اس کے بعد جب انہوں نے سلام پھیرا
فاذا ضبابة او سحابة غشيته فذكره للنبی ﷺ فقال
پس اچانک بادل کے ایک ٹکڑے نے ان پر سایہ کر رکھا ہے، اس واقعہ کا ذکر انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ
اقرأ فلان فانها السکینة نزلت للقران او تنزلت للقرآن
اے فلاں پڑھتا رہتا یہ سکینہ تھی جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی یا تنزلت للقرآن کے الفاظ استعمال کئے

---

[1] پارہ ۲۶ سورۃ حجرات آیت ۲

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة من حيث ان فيه اخباره ﷺ عن نزول السكينة على قرأة القرآن[1]

امام مسلمؒ نے کتاب الصلوٰۃ میں ابوموسیؒ سے امام ابوداؤدؒ اور ترمذیؒ نے فضائل القرآن میں محمد بن غیلانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فسلّم...... اس کے معنی میں تین احتمال ہیں (۱) انہوں نے سلامتی کی دعا مانگی اللھم سلّم (۲) سلّم بمعنی معاملہ اللہ کے حوالے کردیا۔ (۳) سلّم انہوں نے السلام علیکم کہہ دیا یعنی سلام پھیر دیا اور نماز ختم کردی۔

ضبابة:...... اس کا معنی ریح هفافة گھیرنے والی ہوا اور بعض نے کہا کہ اس کا معنی ہے ملائکہ اور اس سے مراد سکینہ ہے جس میں طمانیت اور رحمت تھی اور اس کے ساتھ فرشتے بھی تھے جو قرآن سننے آئے تھے[2]

فلان:...... ای یا فلان ہے۔ ایک صحابی حضرت اسید بن حضیرؓ سورۃ کہف کی تلاوت فرمارہے تھے اور ان کے گھر میں ایک گھوڑا بندھا ہوا تھا وہ بدکنے لگا تو انہوں نے تلاوت روک دی اور صبح کو آپ ﷺ سے قصہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فلاں (اسید بن حضیرؓ) یہ تو رحمت تھی تم قرآن مجید پڑھتے رہتے تو تم پر سکینہ اور رحمت نازل ہوتی رہتی۔

(۱۱۹) حدثنا محمد بن يوسف ثنا احمد بن يزيد بن ابراهيم ابو الحسن الحراني ثنا زهير بن معاوية
ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے احمد بن یزید بن ابراہیم ابوالحسن حرانی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے حدیث بیان کی
ثنا ابو اسحق قال سمعت البراءؓ بن عازب يقول جآء ابوبكرؓ الى ابى فى منزله
کہا ہم سے ابواسحاق نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ ابوبکر میرے باپ کے پاس ان کے گھر آئے
فاشترى منه رحلا فقال لعازبؓ ابعث ابنك يحمله معى
اور ان سے ایک کجاوہ خریدا، پھر انہوں نے فرمایا عازب کو کہ اپنے بیٹے کے ذریعے اسے میرے ساتھ بھیج دیجئے،
قال فحملته معه وخرج ابى ينتقد ثمنه فقال له ابى يا ابا بكر
براءؓ نے بیان کیا کہ میں کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد بھی قیمت لینے آئے میرے والد نے پوچھا اے ابوبکرؓ
حدثنى كيف صنعتما حين سريت مع رسول الله ﷺ
مجھے وہ واقعہ بتایئے جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی تھی تو آپ دونوں حضرات نے کیسے وقت گزارا تھا؟
قال نعم اسرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة
اس پر انہوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا

[1] عمدۃ القاری ص ۱۴۶ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۶ ج ۱۶

وخلا الطريق لا يمر فيه احد فرفعت لنا صخرة طويلة

اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی متنفس گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی

لها ظل لم تات عليها الشمس فنزلنا عنده وسويت للنبي ﷺ مكانا

اس کے (بھرپور) سائے میں دھوپ نہیں آئی تھی۔ ہم وہیں اتر گئے اور میں نے نبی کریم ﷺ کے لئے ایک جگہ ٹھیک کردی

بيدیٔ ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله

اپنے ہاتھوں سے، آرام فرمانے کے لئے اور ایک پوستین وہاں بچھادی، پھر عرض کیا یارسول اللہ! آپ آرام فرمایئے

وانا انفض لك ماحولك فنام وخرجت انفض ماحوله

میں آپ کے گرد سے آنیوالی چیزوں کو ہٹاؤں گا پس آپ ﷺ سو گئے اور میں چاروں طرف دیکھنے کے لئے نکلا

فاذا انا براع مقبل بغنمه الى الصخرة يريد منها مثل الذى

اچانک مجھے ایک چرواہا ملا، وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اس چٹان کی طرف لانا چاہتا تھا جس مقصد کے ساتھ

اردنا فقلت له لمن انت يا غلام فقال لرجل من اهل المدينة

ہم نے وہاں پڑاؤ کیا تھا وہی اس کا بھی تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ اے جوان تمہارا کس قبیلے سے تعلق ہے اس نے بتایا کہ مدینہ

او مكة قلت افى غنمك لبن قال نعم قلت

یا (راوی نے بیان کیا کہ) مکہ کے ایک شخص سے! میں نے پوچھا کیا تمہارے ریوڑ سے دودھ بھی حاصل ہوسکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں، میں نے کہا

افتحلب قال نعم فاخذ شاة فقلت انفض الضرع من التراب والشعر والقذى قال

تم دوہو گے کہا ہاں، چنانچہ وہ بکری پکڑ کر لایا میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی اور بالوں اور دوسری گندگیوں سے صاف کرلو، ابواسحاق نے بیان کیا کہ

فرأيت البراءؓ يضرب احدى يديه على الاخرى ينفض

میں نے براء بن عازبؓ کو دیکھا کہ آپ نے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار کر تھن کو جھاڑنے کی کیفیت بیان کی

فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي ﷺ

اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ دوہا، میں نے آپ ﷺ کے لئے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا،

يرتوى منها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي ﷺ

آپ اس سے پانی طلب کرتے تھے، اس سے پانی پیتے تھے اور وضو بھی کرتے تھے، پھر میں آپ ﷺ کے پاس آیا

فكرهت ان اوقظه فوافقته حين استيقظ فصببت من المآء على اللبن

میں نے آپ ﷺ کو جگانا پسند نہیں کیا، لیکن جب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بیدار ہو چکے تھے میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا

حتى	برد	اسفله	فقلت	اشرب	يا	رسول	الله	قال	فشرب

یہاں تک کہ اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کی نوش فرمایئے یارسول اللہ! انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے نوش فرمایا

حتى رضيت ثم قال الم يان للرحيل قلت بلى

یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ ابھی کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کی کہ ہو گیا ہے

قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك

انہوں نے بیان کیا کہ جب سورج ڈھل چکا تو ہم نے کوچ کیا تھا سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا ہمارے پاس آ پہنچا

فقلت أُتينا يا رسول الله فقال لاتحزنْ إنَّ الله معَنا

میں نے کہا ہم لائے گئے (یعنی دشمن آ پہنچا) اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے

فدعا عليه النبي ﷺ فارتطمت به فرسه الى بطنها

آپ ﷺ نے پھر اس کے بارے میں بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے زمین میں دھنس گیا (راوی نے کہا) اس کے پیٹ تک

ارى في جلد من الارض شك زهير فقال انى اراكما قد دعوتما عَلَيَّ

میرا خیال ہے سخت زمین میں یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا سراقہ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے میرے لئے بددعا کی ہے

فادعوا الله لي والله لكما ان اَرُدَّ عنكما الطلب

اَب آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کے لئے) دعا کریں تو خدا کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لے جاؤں گا

فدعا له النبي ﷺ فنجا

چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور وہ نجات پا گیا (وعدے کے مطابق)

فجعل لا يلقى احداً الاَّ قال قد كفيتكم ما هنا

جو بھی اسے راستے میں ملتا تھا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں، یہاں پر وہ موجود نہیں ہیں

فلا يلقى احدا الاّ رده قال ووفى لنا

اسی طرح جو بھی ملتا اسے لوٹا دیتا تھا ابو بکرؓ نے فرمایا اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

روایت الباب کی ترجمۃ الباب سے مناسبت: ......فارتطمت به فرسه الى بطنها ارى في جلد من الارض کے الفاظ کے ساتھ ہے کہ حضور ﷺ کی بددعا سے سخت زمین میں گھوڑے کا دھنس جانا یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں۔ پانچویں حضرت براء بن عازبؓ ہیں۔

ابی:...... میرا باپ، نام عازب بن حارث ہے۔

رَحْلا:...... پالان۔ تیرہ درہم کا پالان خریدا تھا۔

اسرینا لیلتنا ومن الغد:...... چلے ہم رات بھر اور کچھ دن۔ غار ثور میں تین راتیں گزارنے کے بعد چلے ہیں اور اسی کو بیان کررہے ہیں۔

فرفعت لنا صخرة:...... ای ظهرت لابصارنا اور رفعت واحد مؤنث فعل ماضی مجہول ہے۔

بسطت علیه فروة:...... میں نے آپ ﷺ کے لئے پوستین بچھادی۔

اهل المدینه اومکة:...... مدینہ سے مراد مکہ شہر ہے مدینہ نبوی نہیں کیونکہ اس وقت مدینہ نام ہی نہیں تھا اس کو یثرب کہتے تھے علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کی حکایت بیان کرنے کے وقت تو وہ مدینہ بن چکا تھا۔ لیکن راجح یہی ہے کہ مراد مکہ شہر ہے [1]

افی غنمک لبن:...... کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے یعنی تیرے ریوڑ میں دودھ والی بکریاں ہیں؟

افتحلب:...... کیا تو دودھ نکال دے گا؟

قعب:...... لکڑی کا پیالہ۔

کُثبة من لبن:...... بضم الکاف ہے بمعنی کچھ مقدار قلیل دودھ کی۔

اداوة:...... بکسر الهمزة بمعنی چمڑے کا بنا ہوا برتن جسے عام طور پر مسافر اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔

یرتوی:...... ای یستقی طلب کرتے تھے۔

حتی برد اسفله:...... یہاں تک کہ اس کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہوگیا یعنی پانی نیچے تک چلا گیا گویا کہ کچی لسی بن گئی۔

سوال:...... نوجوان سے دودھ لے کر کیسے پی لیا جب کہ وہ مالک نہیں تھا؟

جواب (۱):...... عرب میں عادت تھی کہ چرواہے کو مہمانوں اور راہگیروں کو دودھ پلانے کی اجازت ہوتی تھی۔

جواب (۲):...... مالک حضرت ابوبکرؓ کا دوست تھا۔ اس لئے مطالبہ کیا۔

جواب (۳):...... بکریاں حربی کی تھیں اور حربی کے لئے کوئی امان نہ تھی۔

جواب (۴):...... مضطر تھے ان کے لئے گنجائش تھی [2]

فشرب حتی رضیت:...... اس سے معلوم ہوا کہ جب خدمت قبول ہوجائے تو خادم کا جی خوش ہوجاتا ہے

جلد من الارض:...... سخت زمین۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۸ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۳۸ ج ۱۶

واللہ لکما ان ارد:...... واللہ لکما ای ناصر لکما یعنی اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے۔ بعض روایات میں اقسم باللہ کے الفاظ آتے ہیں۔

(۱۲۰) حدثنا معلی بن اسد ثنا عبدالعزیز بن المختار ثنا خالد عن عکرمة عن ابن عباسؓ
ہم سے معلی بن اسد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبدالعزیز بن مختار نے کہا کہ ہم سے خالد نے حدیث بیان کی وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے
ان النبی ﷺ دخل علی اعرابی یعودہ قال وکان النبی ﷺ اذا دخل علی مریض یعودہ
کہ بے شک نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے آپ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے
قال لا باس طہور ان شاء اللہ فقال لہ لا باس طہور ان شاء اللہ
تو فرماتے کہ کوئی مضائقہ نہیں پاک کرنے والی ہے ان شاء اللہ۔ آپ نے اس اعرابی سے بھی یہی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، پاک کرنے والی ہے ان شاء اللہ
فقال قلت طہور کلا بل ھی حمی تفور اوتثور
اس پر اس نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ گناہوں سے پاک کرنے والی ہے قطعاً غلط ہے، یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے یا (راوی نے) تثور کہا ہے
علی شیخ کبیر تزیرہ القبور فقال النبی ﷺ فنعم اذاً
کہ اگر کسی بوڑھے کو آ جاتا ہے تو اسے قبر کی زیارت کرائے بغیر نہیں رہتا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر یوں ہی ہوگا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... فنعم اذاً کے الفاظ کے ساتھ ہے کیونکہ وہ اسی بخار میں مر گیا تھا[1] اور یہ آنحضرت ﷺ کے معجزات میں سے ہے، طبرانی میں ہے اما اذا ابیت فھی کما تقول وقضاء اللہ کائن فما امسیٰ من الغد الا میتا انتہی[2]

امام بخاریؒ اس حدیث کو طب میں اسحقؒ سے اور توحید میں محمد بن عبداللہؒ سے بھی لائے ہیں اور امام نسائیؒ نے طب میں اور الیوم واللیلة میں سوار بن عبداللہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اعرابی:...... دیہاتی کا نام قیس بن ابی حازم ہے۔

یعودہ:...... دونوں جگہ حال واقع ہو رہا ہے۔

کلا بل:...... اعرابی نے جواب دیا کہ یہ بخار گناہوں کو دھونے والا نہیں بلکہ یہ تو نہایت شدید قسم کا بخار ہے۔

اوتثور:...... تفور اور تثور دونوں ہم معنی ہیں، راوی کو شک ہوا ہے ان دو میں سے کون سا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔

تزیر:...... ازار، یزیر، ازاراً سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی زیارت کراتا ہے۔

طہور:...... صاحب توشیح فرماتے ہیں کہ طہور بمعنی مطہر ہے جب کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۹ ج ۱۶ [2] ایضاً

ان کے نزدیک طهور بمعنی طاهر ہے۔[1]

جواب:...... علامہ عینیؒ نے اس نسبت کو غلط قرار دیا ہے اور فرمایا کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ اس کے قائل ہیں اور ان کے نزدیک طهور معنی میں مطهر کے ہے۔

(۱۲۱) حدثنا ابو معمر ثنا عبدالوارث ثنا عبدالعزیز عن انسؓ قال
ہم سے ابو معمر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی وہ انسؓ سے انہوں نے کہا
كان رجل نصراني فاسلم وقرأ البقرة وآل عمران فكان يكتب للنبي الله ﷺ
ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر اسلام میں داخل ہو گیا، سورۃ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور نبی کریم ﷺ کی وحی کی کتابت بھی کرنے لگا تھا
فعاد نصرانيا فكان يقول مايدري محمد الا ما كتبت له
پھر وہ شخص عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ کے لئے جو کچھ میں نے لکھ دیا اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں ہے
فاماته الله فدفنوه فاصبح
پھر اللہ کی تقدیر کے مطابق اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا، لیکن صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ
ولقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد واصحابه لما هرب منهم
اس کی لاش زمین سے باہر نکلی ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ یہ محمد ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا
نبشوا عن صاحبنا فالقوه فحفروا له فاعمقوا له في الارض مااستطاعوا فاصبح
اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی اور لاش کو باہر نکال کے پھینک دیا چنانچہ دوسری قبر انہوں نے اس سے گہری کھودی جتنی طاقت رکھتے تھے لیکن صبح ہوئی
وقد لفظته الارض فقالوا هذا فعل محمد واصحابه نبشوا عن صاحبنا لما هرب منهم
تو پھر لاش باہر تھی اس مرتبہ بھی انہوں نے یہ کہا کہ یہ حضور ﷺ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے چونکہ ان کا دین اس نے ترک کر دیا تھا
فالقوه فحفروا له . فاعمقوا له في الارض مااستطاعوا
اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر نکال دی پھر انہوں نے قبر کھودی جتنی گہری ان کے بس میں تھی اور اس کے اندر ڈال دیا
فاصبح ولقد لفظته الا رض فعلموا انه ليس من الناس فالقوه
لیکن صبح پھر لاش باہر آ گئی اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں چنانچہ انہوں نے یوں ہی (زمین پر) چھوڑ دیا۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ظهرت معجزة النبي ﷺ في لفظ الارض اياه مرات لانه لما ارتد عاقبه الله تعالى بذلك لتقوم الحجة على من يراه ويدل على صدق الشارع۔

[1] عمدۃ القاری ص ۱۳۹ ج ۱۶

ابو معمر:...... نام عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج المنقری المقعد البصری۔ اس حدیث کے تمام رواۃ بصری ہیں۔

نصرانیا:...... اس مرتد ہو جانے والے شخص کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

فائدہ:...... جس شخص نے بھی اسلام کو چھوڑا اور دین سے رخ موڑا ہے اور آنحضرت ﷺ کے خلاف غلط زبان استعمال کی ہے اور آپ کی بے ادبی اور گستاخی کا مرتکب ہوا ہے، تاریخ گواہ ہے کہ اس کو اس نصرانی کی طرح یا اس سے بڑھ کر دنیا و آخرت کی رسوائی دیکھنی پڑی ہے۔ (اعاذنا اللہ من ذلک)

(۱۲۲) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب قال
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ یونس سے، وہ ابن شہاب سے انہوں نے کہا کہ
واخبرنی سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃؓ انہ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا ہلک کسری
اور مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی وہ ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا
فلا کسری بعدہ واذا ہلک قیصر فلا قیصر بعدہ
تو پھر کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا
والذی نفس محمد بیدہ لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ
اور اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاہرۃ۔

یہ حدیث الخمس باب قول النبی ﷺ احلت لکم الغنائم میں گزر چکی ہے۔[1]

قیصر و کسریٰ حضرت عمرؓ کے دور میں فتح ہوئے اور ان کے اموال غنائم کی صورت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور پیغمبر کے ارشاد کے مطابق ان کے خزانوں کو اللہ کے راستے میں خرچ کیا گیا۔[2]

(۱۲۳) حدثنا قبیصۃ ثنا سفیٰن عن عبدالملک بن عمیر عن جابرؓ بن سمرۃ یرفعہ قال
ہم سے قبیصہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عبدالملک بن عمیر سے اور ان سے جابر بن سمرہؓ نے مرفوعاً بیان کیا
اذا ہلک کسری فلا کسری بعدہ واذا ہلک قیصر
کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا
فلا قیصر بعدہ وذکر وقال لتنفقن کنوزہما فی سبیل اللہ
تو اس کے بعد کوئی قیصر پیدا نہیں ہوگا بیان کیا اور کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

[1] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۴۵۰، بخاری شریف ص ۴۳۹ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۰ ج ۱۶

﴿تحقیق و تشریح﴾

اذاهلک کسریٰ فلا کسریٰ بعده :...... سبب اس قول کا یہ ہے کہ قریش شام اور عراق میں تجارت کے لئے بہت آتے تھے اس لئے قریش جب مسلمان ہو گئے تو ان کو خوف ہوا کہ شام اور عراق میں کہیں ہماری تجارت روک نہ دی جائے تو حضور ﷺ نے ان کی دل داری کے لئے یہ بات کہی کہ ان کی بادشاہی زائل ہو جائے گی چنانچہ کسریٰ کے پاس آنحضور ﷺ نے والا نامہ بھیجا اور اس نے اس والا نامہ کو چاک کر دیا تو حضور ﷺ نے اس کے لئے بد دعا کی کہ اس کی مملکت اسی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے تو حضور ﷺ کی بد دعا کے موافق کسریٰ کا تو نام ونشان ہی نہیں رہا اور قیصر کی طاقت ٹوٹ گئی اور وہ شکست خوردہ ہو کر دور کے علاقوں میں چلا گیا۔

(۱۲۴) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن عبداللہ بن ابی حسین ثنا نافع بن جبیر
ہم سے ابوالیمان نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں شعیب نے خبر دی، وہ عبداللہ بن ابی حسین سے، کہا ہمیں نافع بن جبیر نے حدیث بیان کی
عن ابن عباسؓ قال قدم مسیلمة الکذاب علی عهد النبی ﷺ فجعل یقول ان جعل لی محمد
وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ مجھے سونپ دیں
الامر من بعده تَبِعْتُهُ وقدمها فی بَشَرٍ کثیر من قومه
امر (یعنی نبوت وخلافت) اپنے بعد تو میں ان کی اتباع کے لئے تیار ہوں مسیلمہ اپنی قوم کی بہت بڑی فوج لے کر مدینہ کی طرف آیا تھا
فاقبل الیه رسول اللہ ﷺ ومعه ثابتؓ بن قیس بن شماس
لیکن (لوٹ) آپ ﷺ اسے سمجھانے کے لئے اس کے پاس تشریف لے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے
وفی ید رسول اللہ ﷺ قطعة جرید حتی وقف علی مسیلمة فی اصحابه
اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا ٹکڑا بھی تھا آپ جب وہاں پہنچے جہاں مسیلمہ اپنے آدمیوں کے ساتھ موجود تھا
فقال لو سألتنی هذه القطعة ما اعطیتکها
تو آپ نے اس سے فرمایا اگر تم مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا جو آپ کے ہاتھ میں تھا) بھی مانگو گے (اس عنوان پر) تو میں نہیں دے سکتا
ولن تَعْدُوَ امر اللہ فیک ولئن ادبرت لیعقرنک اللہ
اور تمہارے بارے میں اللہ کا جو حکم ہو چکا اس سے تم آگے نہیں جا سکتے اور اگر تو نے کوئی سرتابی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں زندہ نہیں چھوڑے گا
وانی لاراک الذی اُرِیْتُ فیک مارأیت
میں تو سمجھتا ہوں تم وہی ہو جو مجھے (خواب میں) دکھائے گئے تھے تمہارے ہی بارے میں میں نے دیکھا تھا (ابن عباسؓ نے فرمایا کہ)
فاخبرنی ابو هریرة ان رسول اللہ ﷺ قال بینا انا نائم
مجھے ابوہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول ﷺ نے فرمایا تھا میں سویا ہوا تھا کہ

رأیت	فی	یدی	سوارین	من	ذهب	فاهمنی	شأنهما
میں نے (خواب میں) سونے کے دو کنگن اپنے ہاتھوں میں دیکھے، مجھے اس خواب سے بہت رنج ہوا،							
فاوحی	الیَّ	فی	المنام	ان	انفخهما	فنفختهما	فطارا
پھر خواب میں ہی مجھے وحی کے ذریعے ہدایت دی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں، چنانچہ جب میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے							
فاولتهما کذابین یخرجان بعدی فکان احدهما العنسی والآخرمسیلمة صاحب الیمامة							
میں نے اس سے یہ تاویل لی کہ میرے بعد دو جھوٹے پیدا ہوں گے پس ان میں سے ایک تو اسود عنسی تھا اور دوسرا یمامہ کا مسیلمہ کذاب							

﴿تحقیق و تشریح﴾

مسیلمة الکذاب :...... اللہ اور اس کے رسول کا دشمن تھا اور یہ شعبدہ بازی کیا کرتا تھا یہ پہلا شخص ہے جس نے انڈہ بوتل میں ڈالا اور یہ کام شعبدہ بازی سے ہی کیا تھا اسی وجہ سے قوم اس کے دھوکہ میں آگئی کہ یہ بھی نبی ہے۔

حضرت وحشیؓ جو کہ حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے والے ہیں انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں اس کو بھی قتل کیا حضرت وحشیؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حالت کفر میں خیر المسلمین کو شہید کیا اور اسلام لانے کے بعد شر الکفار کو قتل کیا۔ مسیلمہ کذاب بڑا وفد لے کر ۹ھ میں حضور ﷺ کے پاس آیا تھا کہ اگر حضور ﷺ مجھے اپنا خلیفہ لکھ دیں، تو میں ان کی اتباع کرتا ہوں حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک میں اس وقت ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ اگر یہ اس کا ٹکڑا بھی مانگے گا تو نہیں دوں گا۔

مسیلمه کے مختصر حالات:...... نام، مسیلمہ بن حبیب بن ہشام اور کلبیؒ نے مسیلمہ بن ثمامہ بتایا ہے، یمن کا رہنے والا تھا اور اس کا تعلق قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ جس وقت مسیلمہ کذاب کو قتل کیا گیا اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس (۱۵۰) سال تھی۔[1]

انی لا راک الذی اریت :...... حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو میں خواب میں دکھلایا گیا ہوں تمہیں وہی گمان کرتا ہوں۔

کذابین یخرجان :...... حضور ﷺ کو خواب آیا تھا کہ دو کنگن ہیں میرے ہاتھوں میں سونے کے پس میں نے انکو بڑا اہم جانا مجھے وحی کی گئی کہ پھونک لگاؤ جب میں نے پھونک لگائی تو دونوں اڑ گئے، یہ کنایہ ہے سرعت ہلاکت سے اس کی تعبیر یہ دی کہ دو جھوٹے نکلیں گے ایک عنسی اور دوسرا مسیلمہ۔

عنسی :...... اسود عنسی کو حضور ﷺ کی مرض وفات میں حضرت فیروز دیلمیؓ نے قتل کیا، اور حضور ﷺ کو صحابہؓ نے اس کی خوشخبری دی۔[2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۱۵۲ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۲ ج ۱۶

مسیلمه صاحب الیمامه :...... یمامہ یمن کے ایک شہر کا نام ہے مکہ مکرمہ سے چار مراحل اور طائف سے دو مرحلوں پر واقع ہے۔ اسود عنسی اور مسیلمہ یہ دونوں آدمی کذاب تھے اور اپنی ملمع سازی اور دعویٰ باطلہ سے دھوکہ دے کر لوگوں کو گمراہ کرتے تھے۔ سونے کے کنگنوں سے اسی ملمع سازی کی طرف اشارہ ہے۔

قدم مسیلمة الکذاب :...... اس میں اسناد مجازی ہے تفصیل اس کی یہ ہے کہ علامہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ نقول اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ یہ اپنے خیمہ ہی میں بیٹھا رہا حضور ﷺ کی طرف نہیں نکلا بلکہ ایلچی کے ذریعے سے ہی بات چیت کرتا رہا لیکن بخاری شریف کے الفاظ **فاقبل الیه رسول الله** ﷺ سے متبادر یہی ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور علامہ ابن حجرؒ نے جو لکھا ہے کہ یہ اپنے خیمہ ہی میں بیٹھا رہا حضور ﷺ کی طرف نہیں نکلا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ **وقف علی مسیلمة فی اصحابه** میں اسناد مجازی ہے اور اس نے بالواسطہ بات کی ہے۔

(۱۲۵) حدثنا محمدبن العلاء ثنا حماد بن اسامة عن برید بن عبدالله بن ابی بردة عن جده ابی بردة
ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی وہ برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے وہ اپنے دادا ابی بردہ سے
عن ابی موسیٰ اراه عن النبی ﷺ قال
وہ ابو موسیٰ اشعریؓ سے (امام بخاریؒ نے فرمایا) میرا خیال ہے کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے روایت کیا کہ
رأیت فی المنام انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل
حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے باغات ہیں
فذهب وهلی الی انها الیمامة او الهجر فاذا هی المدینة یثرب ورایت فی رؤیای انی هززت سیفا
اس پر میرا دھیان منتقل ہوا کہ یہ مقام یمامہ یا ہجر ہوگا پس اچانک وہ شہر یثرب تھا اور اسی خواب میں، میں نے دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی
فانقطع صدره فاذا هو ما اصیب من المؤمنین یوم احد
تو وہ بیچ میں سے ٹوٹ گئی، یہ اس نقصان اور مصیبت کی طرف اشارہ تھا جو مسلمانوں کو احد کی لڑائی میں اٹھانی پڑی تھی،
ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو ماجآء الله به من الفتح
پھر میں نے اسے دوسری مرتبہ ہلایا تو وہ پہلے سے بھی اچھی صورت میں جڑ گئی یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ تھا کہ اللہ نے مکہ کی فتح دی تھی
واجتماع المؤمنین ورایت فیها بقرا والله خیر
اور مسلمانوں کو اجتماعی زندگی میں قوت و توانائی عنایت فرمائی تھی میں نے اسی خواب میں گائے دیکھی اور اللہ کی تقدیرات میں بھلائی ہی ہوتی ہے
فاذا هم المؤمنون یوم احد واذاالخیر ماجآء الله به من الخیر
ان گایوں سے ان مسلمانوں کی طرف اشارہ تھا جو احد کی لڑائی میں قتل کیے گئے تھے اور بھلائی وہ تھی

وثواب	الصدق	الذی	اٰتانا	الله	بعد	یوم	بدر

جو ہمیں اللہ نے صدق وسچائی کا بدلہ بدر کی لڑائی کے بعد عنایت فرمایا (خیبر اور فتح مکہ کی صورت میں)۔

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان فيه اخبارا عن رؤيا الصدق ووقوعها مثل ما عبرها به۔

امام بخاریؒ اس حدیث کے مختلف حصص کو کئی مقامات پر لائے ہیں (۱) **مغازی** (۲) **علامات نبوت** (۳) **تعبیر**۔ امام مسلمؒ نے **الرؤیا** میں ابوکریبؒ سے اور امام نسائیؒ نے **الرؤیا** میں موسیٰ بن عبدالرحمٰنؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے **الرؤیا** میں محمود بن غیلانؒ سے اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

ذهب وهلي :...... ای اعتقادی ۔ یعنی میرا خیال ہوا کہ یہ شہر یمامہ ہے یا ہجر ہے پس اچانک یہ شہر یثرب ہے۔ یمامہ اور ہجر، یمن کے دو شہروں کے نام ہیں۔

سوال :...... مدینہ منورہ کو یثرب کہنے سے منع کیا گیا ہے اور حضور ﷺ یثرب کہہ رہے ہیں؟

جواب :...... (۱) نہی سے پہلے پر محمول ہے۔

جواب :...... (۲) نہی تنزیہی ہے۔

جواب :...... (۳) ان لوگوں کے لحاظ سے یثرب کہا جو مدینہ منورہ نہیں پہچانتے تھے ۔

ورايت فيها بقرا :...... بعض روایات میں بقرا ینحر کی زیادتی بھی آتی ہے اس کا مصداق وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جو احد میں شہید ہوئے۔

والله خير :...... مراد اس سے یہ ہے کہ شہیدوں کے ساتھ جو اللہ کا معاملہ ہے وہ دنیا میں رہنے کے لحاظ سے بہتر ہے یعنی اللہ کا ثواب ان کے لئے بہتر ہے۔

واذا الخير ما جاء الله به :...... خیر سے مراد وہ ثواب ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بدر کے بعد دیا۔

بعد يوم بدر:...... بعد سے مراد بعدیت بعیدہ ہے یعنی بدر سے مراد بدر صغریٰ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں مومنوں کے دلوں کو مضبوط کیا اور ان کے ایمان کو زیادہ کیا انہوں نے **حسبنا الله ونعم الوكيل** کہا ان کی ہیبت سے دشمن منتشر ہو گیا۔

(۱۲۶) حدثنا	ابونعیم	ثنا	زکریا	عن	فراس	عن	عامر	الشعبی	عن	مسروق

ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے زکریا نے حدیث بیان کی وہ فراس سے وہ عامر سے، وہ مسروق سے

عن	عائشة	قالت	اقبلت	فاطمة	تمشی	کان	مشیتها	مشی	النبی ﷺ

وہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ فاطمہؓ آئیں ان کی چال میں نبی کریم ﷺ کی چال سے بڑی مشابہت تھی

فقال النبی ﷺ مرحبا بابنتی ثم اجلسها عن یمینه او عن شماله ثم اسر الیها حدیثا فبکت
حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی مرحبا! اس کے بعد آپ ﷺ نے انہیں دائیں یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں
فقلت لها لم تبکین ثم اسر الیها حدیثا فضحکت
میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں رونے لگیں؟ پھر آپ ﷺ نے ان کے کان میں کوئی بات کہی تو وہ ہنس دیں،
فقلت مارأیت کالیوم فرحا اقرب من حزن
میں نے کہا کہ آج غم کے بعد فوراً خوشی کی جو کیفیت میں نے آپ کے چہرے پر محسوس کی ہے اس کا مشاہدہ میں نے کبھی نہیں کیا تھا
فسألتها عما قال فقالت ما کنت لا فشی سر رسول حتی قبض النبی ﷺ
پھر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا تو کہا کہ میں آپ ﷺ کے راز کسی پر نہیں کھول سکتی یہاں تک کہ نبی ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے
فسألتها عما قال فقالت اَسرَّ اِلَیَّ
چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ نے میرے کان میں کہا تھا کہ
ان جبرئیل کان یعارضنی القرآن کل سنة مرة وانه عارضنی العام مرتین ولا اُراه الا حضر اجلی
جبرائیل ہر سال قرآن مجید کا دور ایک مرتبہ کیا کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ کیا مجھے یقین ہے کہ میری موت کا وقت قریب آ چکا ہے
وانک اول اهل بیتی لحاقا بی فبکیت فقال
اور میرے گھرانے میں سب سے پہلی مجھ سے آ ملنے والی تم ہو گی، میں (آپ ﷺ کی اس گفتگو پر) رونے لگی تو
اما ترضین ان تکونی سیدة نساء اهل الجنة او نسآء المؤمنین فضحکت لذلک
آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا (آپ ﷺ نے فرمایا) مومنہ عورتوں کی تو میں اس پر ہنس دی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث انه اخبر عن حضور اجله ومن حیث انه اخبر ان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاستئذان میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اور فضائل القرآن میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابو کامل جحدریؒ سے اور امام نسائیؒ نے وفات میں محمد بن معمرؒ سے اور مناقب میں علی بن حجرؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے چلنے کا انداز: ...... وکان النبی ﷺ اذا مشی کانه ینحدر من صبب ای موضع منحدر آپ ﷺ جب چلتے تو ایسا لگتا گویا آپ ﷺ اونچائی سے نیچے اتر رہے ہوں۔

---

۱ عمدۃ القاری ص ۱۵۳ ج ۱۶

لافشی:...... الافشاء بمعنی الاظہار، باب افعال سے واحد متکلم فعل مضارع معروف ہے۔

ولا اراہ:...... لااظنہ کے معنی میں ہے۔

حضرت فاطمہؓ کا وصال:...... آنحضرت ﷺ کے ارتحال کے چھ ماہ بعد حضرت فاطمہؓ کا انتقال ہوا۔

سیدۃ نساء اھل الجنۃ:...... **سوال:**...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت فاطمہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ سے افضل ہیں؟

جواب:...... یہ مسئلہ مختلف فیہا ہے کہ کون افضل النساء ہے۔ صحیح تشریح اس کی یہ ہے کہ افضل النساء ایک نوع ہے کبھی کسی فرد کو ذکر کر دیتے ہیں کبھی کسی فرد کو ذکر کر دیتے ہیں۔ بہر حال تینوں کو اللہ پاک نے بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔ تفصیل کتاب بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

(۱۲۷) حدثنا یحییٰ بن قزعة ثنا ابراھیم بن سعد عن ابیه عن عروة
ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے
عن عائشة قالت دعا النبی ﷺ فاطمة ابنته فی شکواہ الذی قبض فیه
وہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے زمانہ مرض الوفات میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا
فسارّھا بشیئ فبکت ثم دعاھا فسارّھا فضحکت
اور آہستہ سے ان سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگی، پھر آپ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو آپؓ ہنس دیں
قالت فسألتها عن ذٰلک فقالت سارّنی النبی ﷺ
انہوں نے بیان کیا کہ میں نے پھر حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو آپ نے بتایا کہ پہلی مرتبہ جب آپ ﷺ نے مجھ سے آہستہ سے گفتگو کی تو
فاخبرنی انه یقبض فی وجعه الذی توفی فیه فبکیت
اس میں آپ نے فرمایا تھا کہ آپ کی اسی مرض میں وفات ہو جائے گی جس میں واقعی آپ ﷺ کی وفات ہوئی میں اس پر رو پڑی
ثم سارّنی فاخبرنی انی اوّل اھل بیته اتبعه فضحکت
پھر دوبارہ مجھ سے آپ نے آہستہ سے کہا اس گفتگو میں آپ نے فرمایا آپ کے اہل بیت میں، میں آپ ﷺ سے سب سے پہلے ملوں گی اس پر میں ہنسی

﴿ تحقیق و تشریح ﴾

امام بخاری نے مغازی میں بسرہ بنت صفوانؓ سے بھی اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل فاطمہ میں منصور بن ابی مزاحم سے اور امام نسائی نے مناقب میں محمد بن رافع سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

روایت کی ترجمۃ الباب سے مطابقت (۱)۔ لقاء کی خبر دی جو کہ معجزہ ہے (۲) اپنے بعد زندہ رہنے کی

ا عمدۃ القاری ص ۱۵۳ ج ۱۲

خبر دی یہ بھی معجزہ ہے۔

سوال:...... اس حدیث کا پہلی حدیث سے تعارض ہے پہلے سبب ضحک سیدۃ النساء ہونا بیان کیا اور اس حدیث میں سبب ضحک اول لحوق ہونا ہے اور پہلی حدیث میں اول لحوق ہونا سبب بکاء ذکر کیا ہے اور اس حدیث میں اول لحوق کو سبب ضحک بیان کیا؟

جواب(۱):...... صاحب خیر الجاری نے کہا ہے کہ فتح الباری میں مسروق کی روایت کو عروۃ کی روایت پر ترجیح دی گئی ہے۔

جواب(۲):...... سبب بکاء دونوں بن سکتے ہیں اسباب میں تعارض نہیں ہو سکتا۔

(۱۴۸) حدثنا محمد بن عرعرة ثنا شعبة عن ابی بشر عن سعید بن جبیر
ہم سے محمد بن عرعرہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ ابی بشر سے وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباسؓ قال کان عمرؓ بن الخطاب یُدْنِی ابن عباسؓ فقال له عبدالرحمنؓ بن عوف
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ، ابن عباسؓ کو اپنے قریب بٹھاتے تھے، اس پر عبدالرحمان بن عوفؓ نے عمرؓ سے شکایت کی کہ
ان لنا ابناء مثله فقال انه من حیث تعلم فسأل عمر ابن عباس عن هذه الأیة
ان جیسے تو ہمارے لڑکے بھی ہیں لیکن عمرؓ نے جواب دیا کہ یہ محض ان کے علم و فضل کی وجہ سے ہے پھر عمرؓ نے ابن عباسؓ سے
اِذَا جَآءَ نَصْرُاللهِ وَالْفَتْحُ فقال اجل رسول الله ﷺ
آیت "اِذَا جَآءَ نَصْرُاللهِ وَالْفَتْحُ" کے متعلق دریافت فرمایا، تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی وفات تھی
اعلمه ایاه قال ما اعلم منها اِلا ما تعلم
جس کی اطلاع اللہ نے آپ ﷺ کو دی عمرؓ نے فرمایا جو مفہوم تم نے بتایا میں بھی وہی سمجھتا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں ابونعمانؒ اور محمد بن عرعرہؒ سے اور تفسیر میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے بھی لائے ہیں۔ امام ترمذیؒ نے تفسیر میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

من حیث تعلم:...... ای من اجل انک تعلم انه عالم۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کے لئے دعا فرمائی تھی اللهم فقهه فی الدین وعلمه التاویل آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اللہ پاک نے آپؓ کو بڑا علم اور بڑی ذہانت عطا فرمائی تھی۔

یُدنی:...... یعنی اپنی مجلس میں بلاتے تھے اور قریب بٹھاتے تھے۔

ان لنا ابناء مثله:...... (۱) مطلب یہ ہے کہ ہماری اولادیں بھی اس کی ہم عمر ہیں اور ہم شیوخ ہیں اور وہ

جوان ہیں اس کو ہم پر کیوں مقدم کیا جاتا ہے اس پر حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ علم کی وجہ سے چنانچہ حضرت عمرؓ نے اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے متعلق سوال کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس میں حضور ﷺ کی اجل کا بیان ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا حضرت عمرؓ نے اس پر فرمایا کہ میں بھی یہی جانتا تھا جو تو جانتا ہے

(۲) مطلب یہ ہے کہ ہمارے بیٹے بھی اس کے ہم عمر ہیں ان کو کیوں نہیں بلاتے!

(۱۲۹)حدثنا ابونعیم ثنا عبدالرحمن بن سلیمٰن بن حنظلة بن الغسیل ثنا عکرمة
ہم سے ابونعیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمان بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی
عن ابن عباسؓ قال خرج رسول الله ﷺ فی مرضه التی مات فیه بملحفة وقد عصب رأسه بعصابة دسمآء
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ مرض الوفات میں آپ ﷺ باہر تشریف لائے، آپ ﷺ سر مبارک پر ایک سیاہ پٹی باندھے ہوئے تھے
حتی جلس علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال اما بعد فان الناس یکثرون
یہاں تک کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا امابعد (آنے والے دور میں) لوگوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی
ویقل الانصار حتی یکونوا فی الناس بمنزلة الملح فی الطعام
لیکن انصار کم ہوتے جائیں گے اور ایک زمانہ آئے گا کہ دوسروں کے مقابلے میں ان کی تعداد اتنی کم ہوجائے گی جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے
فمن ولی منکم شیئا یضر فیه قوما وینفع فیه اخرین
پس جو شخص تم میں سے کہیں کا والی ہو اور اپنی ولایت کی وجہ سے وہ کسی کو نفع و نقصان بھی پہنچا سکتا ہو تو
فلیقبل من محسنهم ویتجاوز عن مسیئهم فکان اخر مجلس جلس فیه النبی ﷺ
اسے چاہئے کہ انصار کے نیکوں کی نیکی قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں انہیں معاف کردے۔ یہ نبی کریم ﷺ کی آخری مجلس تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث انه اخبر بکثرة الناس وقلة الانصار بعده۔

امام بخاریؒ نے کتاب الجمعة میں اسماعیلؒ بن ابان سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حنظلة بن الغسیل:...... ای غسیل الملا ئکه . جب یہ احد میں شہید ہوگئے تو ان کو فرشتوں نے غسل دیا حضور ﷺ نے فرمایا کہ حنظلہؓ شہید ہوگئے اور ان کو فرشتوں نے غسل دیا تو صحابہؓ نے ان کی بیوی سے پوچھا تو انہوں نے بتلایا کہ جب انہوں نے جہاد میں جانے کا اعلان سنا تو وہ جنبی تھے غسل کرنے کے لئے انہوں نے تاخیر نہیں کی۔

فائدہ:...... ابن الغسیل عبدالرحمٰن کی صفت ہے اور وہ ابن الغسیل مشہور ہیں۔ دادے کی طرف نسبت کرتے ہوئے۔ اور بعض نسخوں میں حنظلة الغسیل ہے اور غسیل ملائکہ حضرت حنظلہ کا لقب ہے۔

[۱] (قسطلانی ص ۲۹ ج ۶)

بعصابة دسماء:...... حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں هذا خروجه يوم الخميس حافظ ابن حجرؒ اس کا انکار کرتے ہیں لیکن میں اس کے ثابت ہونے کا دعویٰ کرتا ہوں [1] علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ عصابة سوداء۔ سیاہ رنگ کی پٹی. دسماء کا معنی ہوگا تیلیا رنگ کی پٹی۔ یا. دسماء کا معنی بھی سوداء ہی ہے۔ دسماء ای سوداء. اس کا ترجمہ میلا کپڑا نہ کیا جائے کہ یہ حضور ﷺ کی شان نظافت کے خلاف ہے۔

بمنزلة الملح:...... تشبیہ اصلاح میں ہے کہ قلیل نمک ہی اصلاح کرتا ہے زیادہ نمک ذائقہ بگاڑتا ہے مطلب یہ ہوگا کہ انصار تھوڑے ہوں گے لیکن اصلاح کا باعث ہوں گے۔

یضرفیه قوما:......(۱) یعنی وہ نقصان کرنے والے ہوں گے یا دوسروں کو نفع دینے والے ہوں گے۔

(۲) ان میں خالص خیر نہیں ہوگی بلکہ بعض کے لئے خیر ہوں گے اور بعض کو نقصان پہنچائیں گے۔

(۳) مومنوں کو نفع پہنچانے والے ہوں گے اور کفار کو ضرر پہنچانے والے ہوں گے۔

فلیقبل:...... مراد اس سے متولی ہے یعنی جو والی ہو جائے وہ انصار کے نیکوں کی بھلائی کو قبول کرے اور جو نیک نہ ہوں ان کو معاف کردے۔

(۱۳۰) حدثنا عبدالله بن محمد ثنا يحيىٰ بن ادم ثنا حسين الجعفي عن ابي موسىٰ
ہم سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حسین جعفی نے حدیث بیان کی وہ ابو موسیٰ سے
عن الحسن عن ابي بكرة قال اخرج النبي ﷺ ذات يوم الحسن فصعد به على المنبر
وہ حسن سے وہ ابوبکرہؓ سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک دن حسنؓ کو ساتھ لے کر باہر تشریف لائے، اور منبر پر فروکش ہوئے
فقال ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين
پس فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو جماعتوں میں صلح کرائے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ صلح میں بھی اس حدیث کو لائے ہیں۔

لعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين:...... اور یہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی اور اسی سے روایت ترجمۃ الباب کے موافق ہے اس لئے کہ ان کی حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح سے دونوں طائفوں کے درمیان صلح ہوگئی۔ [2]

ابو موسیٰ:...... اسرائیل بن موسیٰ بصری مراد ہیں۔

---

[1] (فیض الباری صفحہ ۶۰ جلد ۴) [2] عمدۃ القاری ص ۱۵۵ ج ۱۶

(۱۳۱)حدثنا سلیمن بن حرب ثنا حماد بن زید عن ایوب عن حمید بن هلال

ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے حماد بن زید نے حدیث بیان کی، وہ ایوب سے وہ حمید بن ہلال سے

عن انس بن مالکؓ ان النبی ﷺ نعی جعفرا و زیدا

انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفرؓ اور زیدؓ کی شہادت کی اطلاع (محاذ جنگ سے)

قبل ان یجیٔ خبرهما وعیناه تذرفان

اطلاع آنے سے پہلے ہی صحابہ کو دے دی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة من حیث انه ﷺ اخبر بقتل جعفر بن ابی طالب وزید بن حارثة بموته قبل ان یجیٔ خبرهما وهذا من علامات النبوة۔

اور یہ حدیث کتاب الجنائز میں ابو معمر عبداللہ بن عمروؓ سے گزر چکی ہے۔[1]

نعیٰ جعفرا وزیدا:...... یہ غزوہ موتہ کا واقعہ ہے جو کہ ۸ھ ہجری میں پیش آیا۔

وعیناه تذرفان:...... واؤ حالیہ ہے اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔

(۱۳۲)حدثنا عمرو بن عباس ثنا ابن مهدی ثنا سفیٰن عن محمد بن المنکدر

ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن مہدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ محمد بن منکدر سے

عن جابرؓ قال قال النبی ﷺ هل لکم من انماط

وہ جابرؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ (ان کی شادی کے موقع پر) نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مخملی بچھونا ہے

قلت وانی یکون لنا الانماط قال اما انه

میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس مخملی بچھونے کس طرح ہو سکتے ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو ایک وقت آئے گا

سیکون لکم الانماط فانا اقول لها یعنی امرأته اخری عنی انماطک

تمہارے پاس مخملی بچھونے ہوں گے، اب جب میں اس سے کہتا ہوں یعنی اپنی بیوی سے کہ اپنے مخملی بچھونے ہٹا لو

فتقول الم یقل النبی ﷺ انها ستکون لکم الانماط فادعها

تو وہ کہتی ہے کہ کیا نبی کریم ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب تمہارے پاس مخملی بچھونے ہوں گے چنانچہ میں انہیں وہیں رہنے دیتا ہوں

تحقیق و تشریح

امام ترمذیؒ الاستئذان میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

---

[1] (بخاری ج ۱ ص ۱۶۷)

ستكون لكم الا نماط:...... یہ پیشین گوئی صحیح ہوئی اور اسی سے روایت ترجمۃ الباب کے موافق ہے۔

فائدہ:......اس روایت سے انماط بچھانے کا جواز ثابت ہوا۔

الانماط:...... نمط کی جمع ہے بمعنی بساط له خمل رفيق (مخملی بچھونا)

أمَا:...... بفتح الهمزة وتخفيف الميم بمعنی یادرکھو، (بہرحال) اور یہ مقدمات یمین میں سے ہے۔

سوال:...... کسی شئی کے ہونے کی خبر دینا اس کی اباحت کو مستلزم نہیں؟

جواب:......(۱) اگر استدلال کرنے والا حضور ﷺ کی تقریر سے استدلال کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہوں گے اور منع نہیں فرمایا گویا ان کو اس پر باقی رکھا تو یہ جواز کو ثابت کرتا ہے۔

جواب:......(۲) حضور ﷺ نے کسی چیز کے ہونے کی خبر دی اور اس کے ہونے کو پسند فرمایا یہ دلیل جواز ہے۔

(۱۳۳) حدثنا احمد بن اسحق ثنا عبيدالله بن موسىٰ ثنا اسرائيل
ہم سے احمد بن اسحاق نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسرائیل نے حدیث بیان کی
عن ابى اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبدالله بن مسعود قال انطلق سعدؓ بن معاذ
وہ ابو اسحاق سے وہ عمرو بن میمون سے وہ عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے بیان کیا کہ سعد بن معاذؓ
معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابى صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام
عمرہ کے ارادہ سے مکہ آئے اور ابوصفوان امیہ بن خلف کے ہاں قیام کیا امیہ بھی (تجارت وغیرہ کے لئے) شام جاتے ہوئے
فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظرحتى اذا انتصف النهار
جب مدینہ سے گزرتا تو سعد بن معاذؓ کے ہاں قیام کرتا تھا امیہ نے سعدؓ سے کہا ابھی ٹھہرو جب نصف النھار کا وقت ہو جائے
وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابوجهل فقال
اور لوگ غافل ہو جائیں تو طواف کریں گے چنانچہ اس کے کہنے کے مطابق آئے اور طواف کرنے لگے، اچانک ابو جہل نے کہا
من هذا الذى يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابوجهل تطوف بالكعبة امنا
یہ کعبہ کا طواف کون کر رہا ہے؟ سعدؓ نے فرمایا کہ میں سعد ہوں، ابو جہل بولا تم کعبہ کا طواف محفوظ و مامون حالت میں کر رہے ہو
وقد اويتم محمدا واصحابه فقال نعم فتلاحيا بينهما
حالانکہ تم نے محمد اور اس کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے، انہوں نے فرمایا ہاں ٹھیک ہے اس طرح بات بڑھ گئی
فقال امية لسعد لا ترفع صوتك على ابى الحكم فانه سيد اهل الوادى
پھر امیہ نے سعدؓ سے کہا ابو الحکم (ابو جہل) کے سامنے اونچی آواز کر کے نہ بولو، کیونکہ وہ اس وادی کا سردار ہے

۱ عمدۃ القاری ص ۱۵۶ ج ۱۶

ثم قال سعد والله لئن منعتني ان اطوف بالبيت لأقطعن متجرک بالشام
اس پر سعدؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے بیت اللہ کے طواف سے روکا تو میں بھی تمہاری شام کی تجارت بند کردوں گا
قال فجعل امية يقول لسعد لا ترفع صوتک فجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنک
بیان کیا کہ امیہ سعدؓ سے یہی کہتا رہا کہ اپنی آواز بلند نہ کرو اور مقابلہ سے روکتا رہا، سعدؓ کو اس پر غصہ آگیا اور کہا کہ اس کی حمایت سے باز آجاؤ
فاني سمعت محمدا ﷺ يزعم انه قاتلک قال اياي
میں نے محمد ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ آں حضور ﷺ تمہیں قتل کردیں گے امیہ نے پوچھا مجھے؟
قال نعم قال والله ما يكذب محمد اذا حدث فرجع الى امرأته
آپ نے فرمایا ہاں اس پر وہ کہنے لگا، بخدا محمد ﷺ جب کوئی بات کہتے ہیں تو غلط نہیں ہوتی، پھر وہ اپنی بیوی کے پاس آیا
فقال اما تعلمين ما قال لي اخي اليثربي قالت وما قال
اور کہنے لگا تمہیں معلوم نہیں میرے یثربی بھائی نے کیا بات بتائی ہے؟ اس نے پوچھا، انہوں نے کیا کہا؟ اس نے بتایا کہ
زعم انه سمع محمدا يزعم انه قاتلي قالت فوالله مايكذب محمد قال
اس نے کہا ہے کہ انہوں نے محمد ﷺ کو فرماتے سنا کہ وہ مجھے قتل کردیں گے وہ کہنے لگی، بخدا محمد ﷺ غلط بات زبان سے نہیں نکالتے، بیان کیا کہ
فلما خرجوا الى بدر وجآء الصريخ قالت له امرأته اما ذكرت
پھر اہل مکہ بدر کی لڑائی کے لئے روانہ ہونے لگے اور کوچ کی اطلاع دینے والا آیا تو امیہ سے اس کی بیوی نے کہا، تمہیں یاد نہیں رہا
ما قال لک اخوک اليثربي قال فاراد ان لايخرج
تمہارا یثربی بھائی تمہیں کیا اطلاع دے گیا تھا؟ بیان کیا کہ اس کی یاددہانی پر اس کا ارادہ ہو گیا تھا کہ اب جنگ میں شرکت کے لئے نہیں جائے گا
فقال له ابو جهل انک من اشراف الوادي فسر بنا يوما او يومين
لیکن ابوجہل نے کہا تم وادی مکہ کے اشراف میں سے ہو اس لئے کم از کم ایک یا دو دن کے لئے جانا ہی چاہئے
فسار معهم فقتله الله
اس طرح وہ ان کے ساتھ جنگ میں شرکت کے لئے نکلا اور اللہ نے بد بخت کو قتل کر دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو **کتاب المغازی باب ذکر النبی ﷺ من یقتل ببدر** کے شروع میں لائے ہیں۔

سعد بن معاذ :...... مدینہ منورہ میں عقبہ اولیٰ یا ثانیہ میں حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ان کے مسلمان ہونے سے بنو عبدالاشہل بھی مسلمان ہوئے یہ انصار کا پہلا گھرانہ ہے جو مسلمان ہوا حضور ﷺ نے ان کو سید الانصار کا لقب دیا بنو قریظہ کے متعلق ان کو حَکَم بنایا گیا بدر و احد کے بعد غزوہ خندق میں تیر لگنے سے شہید

ہوئے۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

ابی الحکم :...... یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دشمن ہے نام اس کا عمرو بن ہشام ہے، اپنے آپ کو ابوالحکم کہلوایا کرتا تھا۔ حضور ﷺ نے اس کی کنیت ابوجہل رکھی۔

انه قاتلک :...... سعدؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ وہ تجھے قتل کریں گے۔

ما یکذب محمد اذا حدث :...... محمد ﷺ جب بھی بات کرتے ہیں سچ بولتے ہیں جھوٹ نہیں بولتے۔ باوجود کافر ہونے کے حضور ﷺ کی پیشین گوئیوں کو سچا جانتے تھے۔

قالت له امرأته :...... یعنی امیہ کی بیوی کہنے لگی ابوجہل کے ساتھ نہ جا، کیا تجھے یثربی بھائی (حضرت سعدؓ) کی بات یاد نہیں؟ گویا کہ پرانی کہی ہوئی بات یاد دلا رہی ہے۔ لیکن ابوجہل نے اصرار کر کے نکالا اور مسلمانوں (حضرت بلالؓ وغیرہ) نے اس کو قتل کیا۔

(۱۴۴) حدثنا عبدالرحمن بن شیبة انا عبدالرحمن بن المغیرة عن ابیه عن موسیٰ بن عقبة
ہم سے عبدالرحمان بن شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرحمان بن مغیرہ نے خبر دی وہ اپنے والد سے وہ موسیٰ بن عقبہ سے،
عن سالم بن عبدالله عن عبداللهؓ ان رسول الله ﷺ قال رأیت
انہوں نے سالم بن عبداللہ سے اور وہ عبداللہؓ سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا
الناس مجتمعین فی صعید فقال ابوبکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی بعض نزعه ضعف
لوگ ایک میدان میں جمع ہیں پھر ابوبکرؓ اٹھے اور ایک یا دو ڈول پانی بھر کر انہوں نے نکالا پانی نکالنے میں بعض اوقات ان میں کمزوری محسوس ہوتی تھی
والله یغفر له ثم اخذها عمر فاستحالت بیده غربا
اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر ڈول عمرؓ نے پکڑا جس نے ان کے ہاتھ میں ایک بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی
فلم ار عبقریا فی الناس یفری فریه حتی ضرب الناس بعطن
پس میں نے ان جیسا ماہر انسان نہیں دیکھا جو عمل کو کرتا ہے عمل کو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ کو پانی سے بھر لیا
وقال همام سمعت ابا هریرة عن النبی ﷺ فنزع ابوبکر ذنوبین
اور ہمام نے بیان کیا کہ میں نے ابوہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے سنا کہ ابوبکرؓ نے دو ڈول کھینچے تھے

تحقیق و تشریح

مطابقته للترجمة من حیث انه صلی الله علیه وسلم اخبره عما راه فی المنام فی امر خلافة الشیخین وقد وقع مثل ماقال۔

امام بخاریؒ نے التعبیر میں احمد بن یونسؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے اور امام مسلمؒ نے فضائل میں

احمد بن یونسؒ سے اور امام ترمذیؒ نے الرؤیا میں محمد بن بشارؒ سے اور امام نسائیؒ نے الرؤیا میں یوسف بن سعیدؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

نزع ذنوبا :......ذنوب بھرے ہوئے ڈول کو کہتے ہیں۔

فاستحالت غربا :......غرب بڑے ڈول کو کہتے ہیں۔

فلم ار عبقریا:......عبقری جو کام کرنے میں بہت ماہر ہو۔

یفری فریہ:...... عمل کرتا ہے عمل کو یعنی عجیب عمل کرتا ہے مراد ماہر ہے۔

بعطن :......عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

فی نزعہ ضعف:......اس سے حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت میں کمی مقصود نہیں بلکہ اس سے قلت فتوحات کی طرف اشارہ ہے اور نہ ہی واللہ یغفر لہ میں تنقیص ہے اور نہ ہی اس میں کسی قصور کی طرف اشارہ ہے بلکہ یہ کلمہ دعائیہ ہے۔

ذنوبین :...... اس سے مطابقت ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دو سالہ مدت خلافت کو۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد دو سال تین ماہ بیس دن خلافت کی ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے دور خلافت میں مرتدین سے قتال (جنگ) میں لگے رہے دیگر شہروں کی فتح کا موقع نہ مل سکا اور حضرت عمرؓ نے حضرت صدیق اکبرؓ کے وصال کے بعد منصب خلافت سنبھالا اور دس سال تک ایسا نظام درست کیا اور چلایا اور اس قدر فتوحات حاصل کیں کہ دنیا جس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز رہی ہے۔

وقال ھمام:...... یہ تعلیق ہے ھمام بن منبہ مراد ہیں امام بخاریؒ نے بخاری شریف، التعبیر میں اس کو موصولاً ذکر کیا ہے[1]

(۱۳۵) حدثنا عباس بن الولید النرسی ثنا معتمر قال سمعت ابی
ہم سے عباس بن ولید نرسی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے
ثنا ابو عثمان قال انبئت ان جبرئیل اتی النبی ﷺ
کہا کہ ہم سے ابوعثمان نے حدیث بیان کی کہا مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی کہ جبرائیل ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس آئے
وعندہ ام سلمۃ فجعل یتحدث ثم قام فقال النبی ﷺ لام سلمۃ من ھذا
اس وقت آپ ﷺ کے پاس ام المومنین ام سلمہؓ موجود تھیں اور آپ ﷺ سے گفتگو کرتے رہے جب حضرت جبرائیل چلے گئے
او کما قال قالت ھذا دحیۃ
تو آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہؓ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب تھے؟ یا ایسے ہی کہا ابوعثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہؓ نے جواب دیا دحیہ کلبیؓ تھے

[1] عمدۃ القاری ص۱۵۹ ج۱۶

فقالت ام سلمة ایم الله ما حسبته الا ایاه حتی سمعت خطبة نبی الله ﷺ									
ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ خدا گواہ ہے کہ میں دحیہ کلبیؓ سمجھے بیٹھی تھی آخر جب میں نے آپ ﷺ کا خطبہ سنا									
یخبر	جبرئیل	او کما	قال						
جس میں آپ ﷺ حضرت جبرائیل کی (آمد کی) اطلاع دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل ہیں یا جیسے بیان کیا کہ									
قال	فقلت	لابی	عثمان	ممن	سمعت	هذا	قال	من	اسامة بن زید
کہا کہ میں نے ابوعثمان سے پوچھا کہ آپ نے یہ حدیث کس سے سنی تھی تو انہوں نے بتایا کہ اسامہؓ بن زید سے									

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اس میں جبرائیلؑ کا ذکر ہے اور حضرت جبرائیلؑ آپ ﷺ کو غیب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے اور یہ علامات نبوت میں سے ایک علامت ہے۔

یہ حدیث **فضائل القرآن** میں بھی آئے گی (ان شاء اللہ) اور امام مسلمؒ نے **فضائل ام سلمةؓ** میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

النرسی:...... نون کے فتحہ اور راء کے سکون کے ساتھ ہے۔ عباسؒ کے اجداد میں سے ایک دادا کا نام نرس تھا اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے نرسی کہا جاتا ہے۔[1]

معتمر:...... معتمر بن سلیمان مراد ہیں اپنے باپ سلیمان کی طرح آپ بھی علم و عمل میں اونچا مقام رکھتے تھے۔

وعنده ام سلمةؓ:...... واؤ حالیہ ہے اور آپ کا نام ہند بنت ابی امیہؓ ہے۔

انبئت:...... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن جب اخیر میں کہا کہ **ممن سمعت هذا قال من اسامة بن زیدؓ** تو حدیث مرفوع ہوگئی۔

حضرت دحیةؓ کلبی کا مختصر تعارف:...... دحیہ, دال کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

دحیہ بن خلیفہ بن کلبی بڑے حسین صحابیؓ تھے ان کو اس امت کا یوسف کہا جاتا ہے حضرت جبرائیلؑ درحقیقت اپنی شکل میں آئے تھے، آنحضرت ﷺ کے علاوہ دیگر حضرات کو ایسے نظر آتا تھا کہ جیسے حضرت دحیہ بن خلیفہؓ بیٹھے ہیں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ آپؑ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور کو نظر ہی نہیں آتے تھے۔[2]

❁❁❁❁❁❁

[1] عمدۃ القاری ص۱۶۰ ج۱۶ [2] عمدۃ القاری ص۱۶۰ ج۱۶

بسم الله الرحمن الرحيم

﴿٢٧﴾

باب قول الله تعالى يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ

یہ باب ہے اللہ کا ارشاد کہ اہل کتاب نبی کو اس طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بے شک ان میں سے ایک فریق حق کو جانتے ہوئے چھپاتا ہے، کے بیان میں

(١٣٦) حدثنا عبدالله بن يوسف انا مالك بن انس عن نافع عن عبدالله بن عمرؓ ان اليهود
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں مالک بن انس نے خبر دی وہ نافع سے وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ یہود
جاؤا الى رسول الله ﷺ فذكروا له ان رجلا منهم وامراة زنيا فقال لهم رسول الله ﷺ
رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ ان کے ایک مرد اور عورت نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ
ما تجدون في التورٰة في شأن الرجم فقالوا نفضحهم ويجلدون
رجم کے بارے میں تورات میں کیا حکم ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم انہیں بے عزت اور شرمندہ کریں اور انہیں کوڑے لگائیں جائیں
فقال عبداللهؓ بن سلام كذبتم ان فيها الرجم
اس پر عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ تم غلط بیانی سے کام لے رہے ہو، تورات میں سنگسار کا حکم موجود ہے
فاتوا بالتورٰة فنشروها فوضع احدهم يده على اية الرجم
پھر یہودی تورات لائے اور انہوں نے اسے کھولا لیکن رجم کے متعلق جو آیت تھی اسے یہودی نے اپنے ہاتھ سے چھپالیا
فقرأ ما قبلها وما بعدها فقال له عبداللهؓ بن سلام ارفع يدك فرفع يده
اور اس سے پہلے اور اس کی بعد کی آیتیں پڑھیں عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا کہ (اچھا) اب اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا
فاذا فيها اية الرجم فقالوا صدق يا محمد فيها اية الرجم
تو وہاں آیت سنگسار موجود تھی۔ اب وہ سب کہنے لگے کہ عبداللہ بن سلام نے سچ کہا تھا اے محمد! تورات میں رجم کی آیت موجود ہے
فامر بهما رسول الله ﷺ فرجما قال عبدالله فرأيت
چنانچہ آپ ﷺ کے حکم سے ان دونوں کو رجم کیا گیا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ
الرجل يحني على المرأة يقيها الحجارة
(رجم کے وقت) مرد اس عورت کی طرف مائل ہوتا تھا پتھر کی ضربات سے بچانے کے لئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب المحاربین میں اسماعیل بن ابی اویسؒ سے بھی لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے حدود میں ابو طاہر سے اور امام ابوداؤدؒ نے حدود میں اسحاق بن موسیٰ سے اور امام نسائیؒ نے رجم میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ما تجدون فی التوراۃ:...... (رجم کے بارے میں) تم اپنی تورات میں کیا حکم پاتے ہو یعنی اس سلسلہ میں تورات میں کیا لکھا ہے؟ یہود نے جواب دیا کہ ہمارے علماء نے بتلایا ہے کہ ہم ایسے افراد کا منہ کالا کر کے گدھے پر پھرائیں۔[1]

سوال:...... کیا آنحضرت ﷺ نے اس مسئلہ میں ان کی تقلید کی خاطر یہ سوال کیا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ان کی تقلید مقصود نہیں تھی اور نہ ہی ان سے حکم معلوم کرنا تھا بلکہ ان کو الزام دینا مقصود تھا۔[2]

فقال عبداللہؓ بن سلام:...... آپ اسرائیلی تھے اور بنو قینقاع سے آپ کا تعلق تھا، حافظ تورات تھے، زمانہ جاہلیت میں آپ کا نام حصین تھا، تبدیل کر کے عبداللہ رکھا گیا، آپ انصار کے حلیف تھے، حضرت امیر معاویہؓ کے دور میں ۴۳ھ کو مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، آنحضرت ﷺ نے آپ کے جنتی ہونے کی شہادت دی تھی۔[3]

فوضع احدهم یده علی آیة الرجم:...... ان میں سے ایک (عبداللہ بن صوریا اعور) نے اپنا ہاتھ رجم والی آیت پر رکھ دیا۔

سوال:...... احصان کے لئے اسلام شرط ہے یا نہیں؟

جواب:...... اس مسئلہ میں شوافعؒ اور حنابلہؒ کے نزدیک اسلام شرط نہیں جب کہ احنافؒ کے نزدیک اسلام شرط ہے۔

شوافع وغیرہ کی دلیل:...... حدیث الباب ہے کہ زانی اور زانیہ دونوں غیر مسلم تھے۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ جب کافر اسلامی قاضی کے پاس مقدمہ لائیں تو اسلام کے مطابق فیصلہ ہوگا۔[4] چنانچہ حضور ﷺ نے اسلام کے مطابق فیصلہ کیا یعنی مشرک کو رجم کیا اس سے معلوم ہوا کہ محصن ہونا شرط نہیں ہے کیونکہ جو شرک کرتا ہے وہ محصن نہیں؟

جواب (۱):...... امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ احصان کی شرط کا حکم اس واقعہ کے بعد نازل کیا گیا لہٰذا یہ ہمارے خلاف حجت نہیں۔

جواب (۲):...... تبکیتاً ان کی کتاب یعنی تورات کے حکم سے ان کو سنگسار کیا گیا۔ پس یہ اپنے مورد پر بند رہے گا۔

دلیل احناف:...... آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے **عن ابی ہریرةؓ قال اتیٰ رجل رسول الله ﷺ وهو فی المسجد فناداه فقال یا رسول الله انی زنیت فاعرض عنه حتیٰ ردد علیه اربع مرات فلما شهد علیٰ نفسه اربع مرات دعاه النبی ﷺ قال ابک جنون قال لا قال فهل احصنت قال نعم فقال النبی ﷺ اذهبوا به فارجموه.**[5] دوسری روایت میں ہے **من اشرک بالله فلیس بمحصن**

---

[1] بخاری شریف ص ۱۰۰۷ ج ۲ [2] عمدۃ القاری ص ۱۴۱ ج ۱۶ [3] ایضاً [4] ایضاً [5] بخاری شریف ص ۱۰۰۶ ج ۲

پہلی روایت میں ہے فھل احصنت اس سے معلوم ہوا کہ محصن ہونا شرط ہے اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ مشرک محصن نہیں ہوتا لہٰذا ثابت ہوا کہ مشرک کو رجم نہیں کیا جائے گا۔

سوال:..... کافر اگر اسلامی قاضی کے پاس مقدمہ لائیں تو وہ کیسے فیصلہ کرے؟

جواب:..... اس میں بھی اختلاف ہے۔ فقہاء عراق اور حجاز فرماتے ہیں کہ حاکم کو اختیار ہے کہ اسلام کے مطابق فیصلہ کرے چاہے ان سے اعراض ہی کرلے۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حاکم پر واجب ہے جب وہ اس کے پاس مقدمہ لائیں تو اسلام کے مطابق ہی ان کا فیصلہ کرے۔ امام اعظمؒ فرماتے ہیں کہ اگر عورت مرد دونوں مقدمہ لائیں تو پھر عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اور اگر اکیلی عورت آئے اور مرد راضی نہ ہو تو پھر ان کے درمیان فیصلہ نہ کرے لیکن صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ دونوں صورتوں میں فیصلہ کردے۔[1]

﴿۲۸﴾

باب سؤال المشركين ان يريهم النبي ﷺ اية فأراهم انشقاق القمر

یہ باب ہے مشرکین کے اس مطالبہ پر کہ آپ ﷺ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں، حضور ﷺ نے انہیں شق قمر کا معجزہ دکھایا، کے بیان میں

(۱۳۷) حدثنا صدقة بن الفضل انا ابن عيينة عن ابن ابى نجيح عن مجاهد عن ابى معمر

ہم سے صدقہ بن فضل نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ ابو معمر سے

عن عبدالله بن مسعود قال انشق القمر على عهد النبى ﷺ شقتين فقال النبى ﷺ اشهدوا

وہ عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس پر گواہ رہنا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس روایت کو تفسیر میں علی بن عبداللہؒ سے اور انشقاق القمر میں عبدانؒ سے بھی لائے ہیں، امام مسلمؒ نے التوبة میں عمروؒ سے اور امام ترمذیؒ نے التفسير میں علی بن حجرؒ سے اور امام نسائیؒ نے التفسیر میں محمد بن عبدالاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے قال بينما نحن مع رسول الله ﷺ بمنى فانشق القمر فلقتين فلقة من وراء الجبل وفلقة دونه[2] فقال لنا رسول الله ﷺ اشهدوا اقتربت الساعة وانشق القمر وقال هذا حديث صحيح۔

[1] عمدة القاری ص ۱۶۱ ج ۱۶ [2] (ترمذی شریف ص ۱۶۳ ج ۲ عمدة القاری ص ۱۶۲ ج ۱۶)

شقتین :۔۔۔۔۔ای نصفین دوٹکڑے، مسلم شریف میں ہے **فاراهم انشقاق القمر مرتین** اور مصنف عبدالرزاق میں ہے مرتین اور شیخین کی روایت میں ہے **شقتین** اور ایک روایت میں ہے **فلقتین**۔

الحدیث یفسر بعضه بعضاً کے ضابطہ سے معلوم ہوا کہ مرتین معنی میں فرقتین کے ہے۔ دلائل کو جمع کرنے کے لئے یہ تاویل کرلی جائے گی اس لئے کہ علماء حدیث میں سے کسی نے بھی تعدد انشقاق قمر کا قول نہیں کیا۔

سوال :۔۔۔۔۔ جو لوگ معجزات کے منکر ہیں وہ اس کا انکار کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو عوام الناس پر مخفی نہ رہتا اور یہ خبر تواتر سے منقول ہوتی کیونکہ یہ چیز مشاہدہ میں آنے والی ہے اور لوگ اس کا مشاہدہ کرسکتے ہیں اور امر عجیب کی خبر نقل کرنے میں بڑا داعیہ پیدا ہوتا ہے اگر یہ واقعہ ہوا ہوتا تو کتابوں میں مذکور ہوتا اور صحف میں مدون ہوتا اور اہل سیر و تاریخ اس کو جانتے ہوتے اتنے بڑے جلیل الشان واقعہ سے غفلت ممکن نہیں؟

جواب:۔۔۔۔۔اس امر پر اعتراض کرنے والے نے جو بات کہی ہے اس سے خارج ہے کیونکہ یہ معجزہ خاص قوم نے طلب کیا تھا اہل مکہ میں سے۔ اور یہ رات کا واقعہ ہے لوگ اس وقت میں سونے والے، کپڑا اوڑھنے والے ہوتے ہیں اور گھروں میں ہوتے ہیں اور جو جاگتے ہیں وہ جنگلوں میں اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور آسمان کی طرف نظر اٹھانے والے نہیں ہوتے جیسا کہ کسوف واقع ہوتا ہے اور اکثر لوگوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا باوجودیکہ وہ زیادہ دیر تک رہتا ہے اور بعض علاقوں میں اختلاف مطالع کی وجہ سے دن ہوگا اور بعض میں آدھی رات ہوگی وہاں اس کی رؤیت ممکن ہی نہیں اور یہ معجزہ تو ایک لحظہ کی مقدار ہوا اور اگر یہ ہمیشہ ہوتا تو سب لوگ اس کے دیکھنے میں شریک ہوتے اور پھر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ہلاک کردئے جاتے اتنے احتمالات کے باوجود تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ ہندوستان میں بھوپال کے راجہ بھوجپال نے اس کا مشاہدہ کیا ہے اور ہندوستان کے راجہ مالیبار کے اسلام لانے کا سبب بھی اسی واقعہ کو لکھا ہے۔ علامہ ابن عبدالبرؒ نے نقل کیا ہے کہ عام لوگ اس وقت کافر تھے وہ اس کو سحر اعتقاد کرتے تھے اور اس کو مٹانے کی کوشش کرتے تھے کہ اس کی شہرت نہ ہونے کے باوجود نقل کیا گیا ہے کہ اہل مکہ نے جب آفاقیوں سے اس واقعہ کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا ہے اس لئے کہ مسافر رات کے وقت چاند کی روشنی میں سفر کرتا ہے ان پر یہ بات مخفی نہیں رہ سکتی۔

﴿کیفیت انشقاق قمر﴾

صار فرقتین فرقة علت	**وفرقة للطود منه نزلت**
ہوگیا دو ٹکڑے ایک ٹکڑا اونچا ہوگیا	اور ایک ٹکڑا پہاڑ سے نیچے اترا
وذاک مرتین بالاجماع	**والنص والتواتر والسماع** [1]
اور یہی بالاجماع مرتین کا مصداق ہے	نص اور سماع کے تواتر سے

[1] (فیض الباری صفحہ ۲۴۲ جلد ۴)

بخاری شریف صفحہ ۷۲۱ کی روایت میں ہے فرقة فوق الجبل وفرقة دونه۔

(۱۳۸)حدثني عبدالله بن محمد ثنا يونس ثنا شيبان عن قتادة
مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یونس نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی شیبان نے وہ قتادہ سے
عن انس بن مالکؓ ح وقال لي خليفة ثنا يزيد بن زريع
وہ انس بن مالکؓ سے تحویل، اور مجھ سے خلیفہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی
ثنا سعيد عن قتادة عن انسؓ انه حدثهم ان اهل مكة
کہا کہ ہم سے سعید نے حدیث بیان کی وہ قتادہ سے وہ انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے ان سے حدیث بیان کی کہ اہل مکہ نے
سالوا رسول الله ﷺ ان يريهم اية فاراهم انشقاق القمر
رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو آپ ﷺ نے شق قمر کا معجزہ دکھایا تھا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ نے اس حدیث کو دو طریق سے ذکر فرمایا ہے (۱) عبداللہ بن محمد (۲) خلیفہ بن خیاط۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسير میں عبداللہ بن محمد سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے التوبه میں زہیر بن حربؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

(۱۳۹)حدثني خلف بن خالد القرشي ثنا بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن عراک بن مالک
مجھ سے خلف بن خالد قرشی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ عراک بن مالک سے
عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود عن ابن عباسؓ ان القمر انشق في زمان النبي ﷺ
وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے اور وہ ابن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا

تحقیق و تشریح

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسير میں اور انشقاق القمر میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے التوبه میں موسیٰؒ بن قریش سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فائدہ:...... اس باب میں تین روایات نقل کی ہیں ایک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے دوسری حضرت انس بن مالکؓ سے اور تیسری حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ان میں سے مدار حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کیونکہ وہ شاہد واقعہ ہیں اور دوسری دونوں روایات مرسل صحابی کے قبیل سے ہیں کیونکہ حضرت انسؓ شق قمر کے وقت مدینہ منورہ میں تھے اور حضرت ابن عباسؓ ابھی چھوٹی عمر کے بچے تھے۔

﴿۲۹﴾

باب

(۱۴۰) حدثنا محمد بن المثنى ثنا معاذ ثنى ابى
ہم سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے معاذ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
عن قتادة ثنا انسؓ ان رجلين من اصحاب النبيﷺ خرجا من عند النبيﷺ
انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انسؓ نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس سے دو صحابہ اٹھ کر (اپنے گھر) واپس ہوئے
في ليلة مظلمة ومعهما مثل المصباحين يضيئان بين ايديهما فلما
رات تاریک تھی، لیکن دو چراغوں کی طرح کوئی چیز ان کے آگے روشنی کرتی جاتی تھی پھر جب
افترقا صار مع كل واحد منهما واحد حتى اتى اهله
یہ دونوں حضرات جدا ہوئے تو وہ چیز دونوں حضرات کے ساتھ الگ ہو گئی اور اس طرح وہ اپنے گھر پہنچ گئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ومعهما مثل المصباحين:...... دو چراغوں کی طرح جب کہ وہ روشن کئے جاتے ہیں، اور یہ روشن ہونے والی چیز چھوٹی لاٹھی (عصیہ) تھی، اسی سے ترجمۃ الباب ثابت ہے یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کرامت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔

سوال:...... ان دونوں صحابہ کرام کے نام مبارک کیا ہیں؟

جواب:...... (۱) اسید بن حضیرؓ (۲) عباد بن بشر[۱]

فائدہ:...... باب بلا ترجمۃ پہلے باب کی فصل ہوتا ہے اور یہاں پر پہلے باب کی فصل نہیں ہے اس کا حق یہ تھا کہ اس کو دو باب پہلے درج کیا جاتا۔

(۱۴۱) حدثنا عبدالله بن ابى الاسود ثنا يحيىٰ عن اسمٰعيل ثنا قيس
ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل سے کہا ہم سے قیس نے حدیث بیان کی
قال سمعت المغيرةؓ بن شعبة عن النبيﷺ قال لايزال ناس من امتى
انہوں نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کے کچھ افراد
ظاهرين حتى ياتيهم امر الله وهم ظاهرون
ہمیشہ حق کو غالب کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ قیامت آئے گی تو اس وقت بھی وہ حق کو غالب کرنے والے ہوں گے

[۱] فتح الباری ص ۳۹ ج ۶

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاعتصام میں عبیداللہ بن موسیٰ سے اور التوحید میں شہاب بن عبادؒ سے بھی لائے ہیں۔ امام مسلمؒ نے الجهاد میں ابوبکر بن ابی شیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حتی یاتیهم امرالله وهم ظاهرون:...... یہاں تک کہ جب قیامت آجائے گی تو اس وقت بھی حق کو باعتبار حجت کے غالب کرنے والے لوگ ہوں گے (یعنی اپنے فضل وکمال اور باطل کے مقابلے میں پامردی اور استقلال کے ساتھ دلائل دے دے کر حق کو غالب کریں گے) یہاں پر امرالله ہے اور مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے حتی یاتی یوم الساعة ہے۔ مراد اس سے قرب قیامت ہے۔ اس لئے کہ قیامت جب قائم ہوگی اس وقت اللہ اللہ کہنے والا تو کوئی نہیں ہوگا۔ یہ روایت بھی علامات نبوت کے ساتھ ملحق ہے۔

(۱۴۲) حدثنا الحمیدی ثنا الولید ثنی ابن جابر
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ولید نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابن جابرؒ نے حدیث بیان کی
ثنی عمیر بن هانیٔ انه سمع معاویة یقول
کہا کہ مجھ سے عمیر بن ہانی نے حدیث بیان کی انہوں نے معاویہؓ سے سنا تھا، آپ فرمارہے تھے
سمعت النبی ﷺ یقول لایزال من امتی امة قائمة بامرالله
میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ میری امت میں ہمیشہ ایک طبقہ ایسا موجود رہے گا جو اللہ کے حکم پر قائم رہے گا
لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرنے والے اور اسی طرح ان کی مخالفت کرنے والے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے
حتی یاتی امرالله وهم علی ذلک قال عمیر بن هانیٔ فقال مالک بن یخامر
یہاں تک کہ قیامت آئے گی اور امت کا یہ طبقہ اسی طرح حق پر قائم رہے گا، عمیر بن ہانی نے بیان کیا اس پر مالک بن یخامر نے کہا
قال معاذ وهم بالشام فقال معاویة هذا مالک
معاذؓ نے فرمایا کہ وہ طبقہ شام میں ہوگا، معاویہؓ نے فرمایا یہ مالک یہاں موجود ہیں
یزعم انه سمع معاذا یقول وهم بالشام
اور کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے معاذؓ سے سنا تھا وہ طبقہ شام میں ہوگا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاری توحید میں حمیدیؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے جہاد میں منصورؒ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

الحمیدی:...... نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰؒ ہے۔ ان کے اجداد میں حمید ہیں ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے حمیدی کہا جاتا ہے۔

معاذ:...... معاذ بن جبلؓ مراد ہیں۔

هذا مالک:...... مالکؒ بن یخامر یہاں شام میں موجود ہیں۔

قائمة بامر الله:...... اس کے مصداق میں شدید اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اہل علم اور بعض نے کہا کہ اصحاب الحدیث مراد ہیں بعض نے کہا صلحاء الشاهتین علی او امر الله مراد ہیں اور بعض نے کہا کہ دین پر قائم رہنے والے لوگ مراد ہیں اور بعض نے کہا کہ مراد وہ لوگ ہیں جو علم سکھاتے ہیں اور بعض نے کہا وہ لوگ مراد ہیں جو دائماً دین اسلام پر رہیں گے۔ امر اللہ سے مراد شریعت اور دین اور سنت کی ترویج ہے یا مجاہدین مراد ہیں۔ بعض نے کہا کہ آخر زمانہ میں شام کی سرحدوں کی نگرانی کرنے والے لوگ مراد ہیں، بعض نے کہا کہ قائمۃ بامر اللہ سے مراد ابدال ہیں اس لئے کہ انکا مسکن شام ہے۔

هم بالشام:...... یعنی یہ لوگ قیامت تک شام میں مستقر ہوں گے۔

فقال معاوية:...... حضرت معاویہؓ اس قول کو نقل کر کے اپنے حق پر ہونے کا استدلال کرتے تھے کیونکہ وہ شام میں رہتے تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے استدلال کرتے تھے اور یہ حدیث حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خروج کے زمانے سے متعلق ہے کیونکہ اس وقت خیر شام میں ہوگی۔ یا یہ حدیث ابدال کے بیان میں ہے کہ ابدال اکثر شام میں ہونگے۔ جس بات کی طرف حضرت معاویہؓ اشارہ کرتے ہیں اس حدیث کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ صرف ان کا اجتہاد ہے۔

(۱۴۳) حدثنا علی بن عبدالله ثنا سفین ثنا شبیب بن غرقدة قال
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شبیب بن غرقدہ نے حدیث بیان کی کہا کہ
سمعت الحي يتحدثون عن عروة هو البارقي ان النبي ﷺ اعطاه دينارا
میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں سے سنا تھا وہ لوگ عروہؓ بارقی کے واسطے سے بیان کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا کہ
يشتري له به شاة فاشترى له به شاتين فباع احدهما بدينار فجآئه بدينار
اس کی بکری خرید لائیں، انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا
وشاة فدعا له بالبركة في بيعه فكان
اور ایک بکری بھی پیش کر دی، حضور ﷺ نے اس پر ان کی خرید و فروخت میں برکت کی دعا کی، پھر تو ان کا یہ حال تھا کہ

لو اشتری التراب لربح فیه قال سفین کان الحسن بن عمارة جآء نا بهذا الحدیث عنه
مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی نفع ہو جاتا سفیان نے بیان کیا کہ حسن بن عمارہ نے ہمیں یہ حدیث پہنچائی تھی شبیب بن غرقدہ کے واسطے سے
قال سمعه شبیب من عروةؓ فاتیته
حسن بن عمارہ نے بیان کیا شبیب نے یہ حدیث عروہؓ سے خود سنی تھی، چنانچہ میں شبیب کی خدمت میں حاضر ہوا
فقال شبیب انی لم اسمعه من عروةؓ قال سمعت الحی یخبرونه عنه
تو انہوں نے بتایا کہ میں نے یہ حدیث خود عروہؓ سے نہیں سنی تھی البتہ میں نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو ان کے حوالے سے بیان کرتے سنا تھا
ولکن سمعته یقول سمعت النبی ﷺ یقول
البتہ میں نے خود یہ حدیث ان سے سنی تھی، آپ بیان کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا
الخیر معقود بنواصی الخیل الی یوم القیمة قال ولقد رأیت فی داره
خیر اور بھلائی گھوڑوں کی پیشانی کے ساتھ قیامت تک وابستہ رہے گی۔ شبیب نے بیان کیا کہ میں نے عروہؓ کے گھر میں
سبعین فرسا قال سفین یشتری له شاة کانها اضحیة
ستر گھوڑے دیکھے تھے سفیان نے بیان کیا کہ عروہؓ نے رسول ﷺ کے لئے بکری خریدی تھی غالباً وہ قربانی کے لئے تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام ابوداؤدؒ نے البیوع میں مسددؒ سے امام ترمذیؒ نے البیوع میں احمد بن سعید دارمیؒ سے، اور امام ابن ماجہؒ نے احکام میں احمد بن سعیدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں (۱) علی بن عبداللہ المعروف یا بن مدینی (۲) سفیان بن عیینہؒ (۳) شبیب بن غرقدہؒ (۴) عروہ بن جعد بارقیؒ (بارق جبل یمن) (۵) حسن بن عمارہؒ بجلی کوفی۔

کانها اضحیة:...... ظاہر یہ ہے کہ یہ الفاظ حضرت سفیان بن عیینہؒ کی طرف سے مدرج ہیں۔

بیع فضولی کا حکم:...... اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

احناف اور مالکیہ:...... مشہور مذہب یہ ہے کہ فضولی کی بیع جائز ہے دلیل حدیث الباب ہے۔

امام شافعیؒ:...... فضولی کی بیع کے سلسلہ میں دو قول ہیں ا۔ جواز ۲۔ عدم جواز[1]

قال سفیان کان الحسن بن عمارة:...... اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث کو نقل کرنے والے عروہؓ نہیں ہیں بلکہ ان کے قبیلہ کے کچھ افراد ہیں۔

عروہ بن الجعد البارقی:...... یمن میں ایک پہاڑ کا نام بارق ہے اُس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو

[1] عمدۃ القاری ص ۱۲۷ ج ۱۶

بارقی کہا جاتا ہے، آپؒ کو سب سے پہلے کوفہ کا قاضی مقرر کیا گیا۔

حیی:...... مراد قبیلہ ہے۔ علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ قبیلے سے سنی لیکن کسی کا نام نہیں لیا اس وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہوگئی لیکن چونکہ اس کے متابع موجود ہیں عند احمدؒ وابی داؤدؒ والترمذیؒ وابن ماجۃؒ لہٰذا قابل عمل ہوگی۔

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کہیں کہ یہ حدیث مجہول ہے کیونکہ قبیلہ مجہول ہے تو میں کہوں گا کہ شبیبؒ کے بارے میں جب یہ معلوم ہے کہ وہ عادل سے ہی روایت کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس بات سے مقصد یہ ہوگا کہ جماعت سے سنی ہے صرف فرد واحد سے نہیں سنی تو اس صورت میں یہ روایت فائدہ دے گی۔

حدیث کی سند پر اشکال:...... حی کا مصداق متعین نہیں کہ کون لوگ مراد ہیں لہٰذا حدیث ضعیف ہوگئی؟

جواب:...... یہ روایت من حیث المجموع قابل اعتماد ہے۔

سوال:...... حسن بن عمارہ جھوٹا ہے جھوٹ بولا کرتا تھا اس سے حدیث نقل کرنا کیسے صحیح ہوا؟

جواب:...... ان کو جھوٹا کہنا یہ جھوٹ ہے، جریر بن عبدالحمیدؒ نے اس کی توثیق کی ہے۔ لہٰذا ان سے حدیث نقل کرنا صحیح ہوا۔

قال سمعه شبیب:...... امام بخاریؒ اس کو نقل کر کے یہ بتلا رہے ہیں کہ حسن بن عمارہؒ نے جو یہ کہا ہے کہ انہوں نے روایت عروہؓ سے سنی ہے یہ درست نہیں کیونکہ شبیبؒ خود اس کی نفی کر رہے ہیں۔

(۱۴۴) حدثنا مسدد ثنا یحییٰ عن عبیداللہ قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ عبیداللہ سے انہوں نے کہا کہ
اخبرنی نافع عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ قال
مجھے نافع نے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیمۃ
گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیرو بھلائی قیامت تک کے لئے وابستہ کر دی گئی ہے

یہ حدیث کتاب الجهاد، باب الخیل معقود فی نواصیها الخیر میں گذر چکی ہے[۱]

(۱۴۵) حدثنا قیس بن حفص ثنا خالد بن الحارث ثنا شعبة عن ابی التیاح
ہم سے قیس بن حفص نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے خالد بن حارث نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابو تیاح سے

[۱] (الخیر الساری کتاب الجهاد ص ۱۳۶)

قال سمعت انس بن مالک عن النبی ﷺ الخیل معقود فی نواصیھا الخیر

کہا کہ میں نے انسؓ بن مالک سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھوڑے کی پیشانی کے ساتھ خیر و بھلائی قیامت تک کے لئے وابستہ کر دی گئی ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث بھی کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

(۱۴۶) حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالک عن زید بن اسلم عن ابی صالح السمان

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی وہ مالک سے، وہ زید بن اسلم سے وہ ابو صالح سمان سے

عن ابی ھریرةؓ عن النبی ﷺ قال الخیل ثلثة لرجل اجر

وہ ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گھوڑے تین قسم پر ہیں ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث ثواب ہے

ولرجل ستر و علی رجل وزر فاما الذی له اجر

ایک گھوڑا آدمی کے لئے صرف پردہ ہے اور ایک گھوڑا آدمی کے لئے وبال ہے جس شخص کے لئے گھوڑا باعث ثواب ہے

فرجل ربطھا فی سبیل اللہ فاطال لھا فی مرج اوروضة

یہ وہ شخص ہے جو جہاد کے لئے اسے پالتا ہے اور چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی کو (جس سے وہ بندھا ہوتا ہے) خوب دراز کر دیتا ہے

فما اصابت فی طیلھا من المرج اوالروضة کانت له حسنات ولو انھا قطعت طیلھا فاستنت شرفا او شرفین

تو وہ اپنے اس طول وعرض میں جو کچھ بھی چرتا اور چگتا ہے وہ اس کے لئے نیکیاں بن جاتی ہیں اور اگر کبھی وہ اس کی رسی تڑا کر دو چار قدم دوڑ لیتا ہے

کانت ارواثھا حسنات له ولو انھا مرت بنھر فشربت

تو اس کی لید بھی مالک کے لئے باعث اجر وثواب بن جاتی ہے اور اگر کبھی وہ کسی نہر سے گزرتے ہوئے اس سے پانی پی لیتا ہے

ولم یرد ان یسقیھا کان ذلک له حسنات

اگرچہ مالک کے دل میں پہلے سے اسے پانی پلانے کا خیال بھی نہیں تھا، پھر بھی گھوڑے کا پانی پینا اس کے لئے اجر وثواب بن جاتا ہے

ورجل ربطھا تغنیا وسترا وتعففا

اور ایک وہ شخص ہے جو گھوڑے کو لوگوں کے سامنے اظہار استغناء، پردہ پوشی اور سوال سے بچنے کے لئے پالتا ہے

ولم ینس حق اللہ فی رقابھا وظھورھا فھی له

اور اللہ کا جو حق اس کی پیٹھ اور گردن سے وابستہ ہے اسے بھی فراموش نہیں کرتا تو یہ گھوڑا اس کی خواہش کے مطابق

کذلک ستر ورجل ربطھا فخرا وریآء ونوآء لاھل الاسلام

اس کے لئے ایک پردہ ہوتا ہے اور ایک شخص وہ ہے جو گھوڑے کو فخر اور دکھاوے اور اہل اسلام کی دشمنی میں پالتا ہے

فهي وزرله وسئل النبي ﷺ عن الحمر فقال
تو وہ اس کے لئے وبال جان ہے اور نبی کریم ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ
ما انزل علي فيها الا هذه الأية الجامعة الفاذة فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
مجھ پر اس کے بارے میں اور کچھ نازل نہیں ہوا اس جامع اور منفرد آیت کے سوا کہ جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کرے گا
يَّرَه وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَه
تو وہ اس کا بدلہ پائے گا اور جو شخص ایک ذرہ کے برابر بھی برائی کرے گا تو وہ اس کا بدلہ پائے گا

یہ حدیث کتاب الجهاد , باب الخيل لثلاثة میں گزر چکی ہے۔[1]

(۱۴۷) حدثنا علي بن عبدالله ثنا سفين ثنا ايوب عن محمد
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی وہ محمد سے
سمعت انس بن مالکؓ يقول صبح رسول الله ﷺ خيبر بكرة
کہا کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ خیبر میں صبح سویرے ہی پہنچ گئے تھے
وقد خرجوا بالمساحي فلما راوه قالوا محمد والخميس
خیبر کے یہودی اس وقت اپنے پھاوڑے لے کر جا رہے تھے جب انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو یہ کہتے ہوئے کہ محمد لشکر لے کر آ گئے
واحالو الى الحصن يسعون فرفع النبي ﷺ يديه وقال الله اكبرخربت خيبر
قلعے کی طرف بھاگے، اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر تو برباد ہوا
انا اذا نزلنا بساحة قوم فسآء صباح المنذرين
جب ہم کسی قوم کے میدان میں (جنگ کے لئے) اتر جاتے ہیں تو پھر ڈرائے ہوئے لوگوں کے لئے صبح بری ہو جاتی ہے
قال ابو عبدالله دع فرفع يديه فاني اخشي ان لاتكون محفوظاً وان كان فيه فرفع يديه فانه غريب جدا
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ فرفع يديه کو چھوڑ میں خوف رکھتا ہوں کہ یہ لفظ محفوظ نہ ہو اور اگر اس میں فرفع يديه ہے تو یہ بہت ہی غریب ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجهاد ،باب التكبير عند الحرب میں گزر چکی ہے۔[2]

محمد:...... ابن سیرینؒ مراد ہیں جو کہ مشہور محدث اور معبر ہیں۔

الخميس:...... چونکہ عام طور پر لشکر پانچ حصوں پر تقسیم ہوتا ہے اس لئے اس کو خمیس (خمس ، پانچواں حصہ) کہتے ہیں وہ پانچ یہ ہیں۔ ۱۔میمنہ ۲۔میسرہ ۳۔مقدمہ ۴۔ساقہ ۵۔قلب۔

---

[1] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۱۴۲ [2] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۲۹۵

احالوا:...... بمعنی اقبلوا (آئے وہ سب) ہے۔ایک روایت میں اجالوا (بالجیم) ہے پھر یہ جولان (پھرنا) سے جمع مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہوگا۔

قال ابو عبدالله دع فرفع یدیه:...... یعنی فرفع یدیہ کو چھوڑ ہمیں ڈر ہے کہ یہ محفوظ نہ ہو اور اگر ہو تو یہ بہت زیادہ غریب ہے۔

(۱۴۸)حدثنا ابراهیم بن المنذر ثنا ابن ابی فدیک عن ابن ابی ذئب عن المقبری
ہم سے ابراہیم بن منذر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے ابن ابی فدیک نے حدیث بیان کی، وہ ابن ابی ذئب سے، وہ مقبری سے
عن ابی هریرةؓ قال قلت یا رسول الله انی سمعت منک حدیثا کثیرا
انہوں نے ابو ہریرہؓ سے بیان کیا کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آنحضور ﷺ سے بہت سی احادیث سنی ہیں
فانساه قال ابسط ردآءک فبسطته فغرف بیده فیه
لیکن میں انہیں بھول جاتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی چادر پھیلاؤ، میں نے چادر پھیلا دی آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز اس میں ڈال دی
ثم قال ضمه فضممته فما نسیت حدیثا بعد
اور فرمایا اسے اب سمیٹ لو، چنانچہ میں نے سمیٹ لیا، اور اس کے بعد کبھی کوئی حدیث نہیں بھولا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ابن ابی فدیک:...... ان کا نام دینار دیلمی مدنی ہے۔

ابن ابی ذئب:...... نام محمد بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ بن حارث بن ابی ذئب (ہشام مدنی)

المقبری:...... نام سعید بن ابی سعید ہے۔

فغرف بیده فیه:...... آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کوئی چیز اس میں ڈال دی گویا کہ حافظہ مثل پانی کے تھا کہ اس کو چلو میں لے کر چادر میں ڈال دیا۔

پیغمبر ﷺ کا ہاتھ مبارک:...... حضرت جلیبیبؓ کے سیاہ چہرے پر لگے تو اس کو چمکا دے، حضرت عمرؓ کے لئے اٹھے تو وہ مسلمان ہو جائیں۔آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک صحابی کی درخواست پر دعا کے لئے اٹھے تو ایک ہفتہ تک مدینہ پر بارش ہوتی رہے، پانی کے پیالے میں پڑے تو پانچوں انگلیوں سے پانی بہنے لگے، اور چودہ سو صحابہ کرام سیر ہو جائیں۔ہاتھ سے اشارہ ہو تو درخت زمین کو چیرتا ہوا قریب آ جائے۔انگلی کا اشارہ ہو تو چاند ٹکڑے ہو جائے۔ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر لگے تو وہ صحیح ہو جائے۔عرفات کی سرزمین پر بلند ہو تو امت کے حق میں دعا قبول ہو جائے۔چادر پر پڑے تو ابو ہریرہؓ کا حافظہ تیز ہو جائے۔

یہ حدیث کتاب العلم، باب من حفظ العلم میں گزر چکی ہے[1]

[1] الخیر الساری ص ۱۹۰ ج ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿۳۰﴾

باب فضائل اصحاب النبی ﷺ ومن صحب النبی ﷺ اوراٰہ من المسلمین فھو من اصحابہ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے اصحاب کی فضیلت کے بیان میں اور مسلمانوں کے جس فرد نے بھی آپ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو یا آپ ﷺ کا دیدار نصیب ہوا ہو وہ آپ ﷺ کا صحابی ہے، کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

فضائل: ......باب نصر اور سمع دونوں سے آتا ہے۔ خصائل حمیدہ اور پسندیدہ خصلتیں مراد ہیں۔ اور اصحاب صحب کی جمع ہے۔

صحابی: ...... وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو صحبت پائی ہو، اور ایمان کی حالت کی تعمیم اس لئے کی تاکہ تعریف نابینا کو بھی شامل ہو جائے ۔بعض نے صحابی کی تعریف میں طول صحبت اور طول ملازمت شرط لگائی ہے۔

صحابی ہونے کی فضیلت......اگر چہ لحظہ بھر آپ ﷺ کی صحبت پائی ہے اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہوسکتا۔ مرقات میں علامہ طیبیؒ سے نقل کرتے ہوئے ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ صحابی ہونا یا تو تواتر سے ثابت ہوگا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صحابیت یا خبر مستفیض سے ثابت ہوگا جیسے عکاشہ بن محصنؓ اور ضمام بن ثعلبہؓ کی صحابیت یا صحابی کا دوسرے شخص کے متعلق گواہی دینے سے ثابت ہوگا جیسے حمیم بن ابی حمیمہ کی صحابیت ۔یا اپنے متعلق صحابی ہونے کا کہنا جب کہ وہ عادل ہو اور ظاہراً اس کو تسلیم کیا جا سکے۔

فائدہ:......اہل سنت والجماعت کے نزدیک **الصحابة کلھم عدول**۔قرآن وحدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔شرح السنۃ میں ابومنصور بغدادیؒ کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے اصحاب متفق ہیں کہ ان سب میں افضل خلفاء اربعہ ہیں اسی ترتیب پر جس پر وہ خلیفہ بنے پھر عشرہ مبشرہ پھر اصحاب بدر پھر اصحاب احد پھر اصحاب بیعت رضوان۔ اور اس کے بعد اہل عقبہ پھر **السابقون الاولون** جنہوں نے قبلتین کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی ۔ایسے ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ عدول اور صحابہ خیار میں سے ہیں اور ان میں جو مشاجرات واقع ہوئے وہ اجتہاد پر مبنی تھے، ہر ایک اپنے آپ کو مصیب سمجھتا تھا، ان لڑائیوں کی وجہ سے وہ عدالت سے نہیں نکلے کیونکہ وہ مجتہد تھے، انہوں نے مسائل میں اختلاف کیا، اس سے کسی کا نقص ثابت نہیں ہوتا۔

(۱۴۹)حدثنا علی بن عبداللہ ثنا سفین عن عمرو قال سمعت جابر بن عبداللہ
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے انہوں نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا
یقول ثنا ابو سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس
آپ نے بیان کیا کہ ہم سے ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہا کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی جماعت جہاد کرے گی
فیقال ھل فیک من صاحب رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لھم
تو لوگ پوچھیں گے کہ کیا تمہارے ساتھ رسول ﷺ کے کوئی صحابی بھی ہیں؟ جواب ملے گا ہاں ہیں تو انہیں کے ذریعے فتح دی جائے گی
ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللہ ﷺ
پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمانوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور کہا جائے گا کیا تم میں کوئی رسول ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھانے والے (تابعی) موجود ہیں
فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال
جواب ملے گا ہاں ہیں تو ان کے ذریعے فتح کی دی جائے گی اس کے بعد ایک زمانہ آئے گا مسلمانوں کی جماعت جہاد کرے گی اور اس وقت سوال اٹھے گا
ھل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لھم
کہ کیا کوئی بزرگ ہے جو رسول ﷺ کے صحابہ کے صحبت یافتہ کسی بزرگ کی صحبت میں رہا ہو جواب ہوگا ہاں ہیں تو ان کے ذریعے فتح دی جائے گی

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجهاد ،باب من استعان بالضعفاء والصالحین فی الحرب میں گزر چکی ہے[1]
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ فتح صحبت کیوجہ سے ہی ہوگی اگر چہ صحبت بعیدہ ہو۔ اس روایت میں تین پشتوں کا ذکر ہے اور بعض میں چوتھے طبقے کا بھی ذکر ہے لیکن وہ شاذ ہے، اس روایت میں صحیح تین طبقات کا ہی ذکر ہے۔

فئام:...... عام لوگ فیام (یا کے ساتھ) پڑھتے ہیں معنی لوگوں کی جماعت۔

(۱۵۰)حدثنا اسحٰق بن راھویه ثنا النضر انا شعبة عن ابی جمرة
ہم سے اسحاق بن راہویہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ ہم سے نضر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ ابو جمرہ سے
سمعت زھدم بن مُضَرِّب سمعت عمرانؓ بن حصین قال قال رسول اللہ ﷺ
انہوں نے کہا کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا انہوں نے کہ میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے فرمایا
خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم
میری امت کا سب سے بہترین دور میرا دور ہوگا پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے

[1] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۱۸۲

قال عمرانؓ فلا ادری اذکر بعد قرنه مرتین او ثلاثة

عمرانؓ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دور کے بعد دو دور کا ذکر کیا یا تین کا۔

ثم ان بعدکم قوما یشهدون ولا یستشهدون

پھر (آپ ﷺ نے فرمایا) کہ تمہارے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بغیر کہے شہادت دینے کے لئے تیار ہو جایا کریں گے

ویخونون ولا یؤتمنون وینذرون ولا یفون ویظهر فیهم السمن

ان میں خیانت عام ہوگی کہ ان پر کسی قسم کا اعتماد باقی نہیں رہے گا اور نذریں مانیں گے لیکن انہیں پوری نہیں کریں گے اور ان میں موٹاپا عام ہو جائے گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ابو جمره:...... نام نضر بن عمران، صاحب ابن عباسؓ اور یہ حدیث **کتاب الشهادات، باب لا یشهد علی جور** میں گزر چکی ہے۔[1]

خیر امتی قرنی:...... صحابہ کرامؓ کا زمانہ مراد ہے۔

الذین یلونهم:...... تابعین مراد ہیں۔ **ثم الذین یلونهم:**...... تبع تابعین مراد ہیں۔

یشهدون ولا یستشهدون:...... یعنی ان سے شہادت طلب نہیں کی جائے گی وہ بغیر استشهاد کے شہادت دیں گے اور خیانت کریں گے یعنی ان پر کوئی اعتماد نہیں کرے گا۔

یظهر فیهم السمن:...... سمن (موٹاپا) ایک طبعی ہوتا ہے وہ مذموم نہیں بلکہ وہ سمن جو دنیا کی لذات اور دنیا کی حرص میں مبتلا ہو کر بے فکری سے آتا ہے وہ مراد ہے۔

(۱۵۱) حدثنا محمد بن کثیر انا سفین عن منصور عن ابراهیم عن عبیدة

ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ منصور سے وہ ابراہیم سے وہ عبیدہ سے

عن عبدالله ان النبی ﷺ قال خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم

وہ عبداللہؓ سے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ بہترین دور میرا دور ہے، پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے

ثم الذین یلونهم ثم یجیء قوم تسبق شهادة احدهم

پھر ان لوگوں کا جو اس کے بعد آئیں گے اس کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی کہ (گواہی دینے کے لئے) جب وہ کھڑی ہوگی تو

یمینه ویمینه شهادته

اس سے پہلے قسم ان کی زبان پر آجایا کرے گی اور قسم کھانا چاہیں گے تو اس سے پہلے گواہی ان کی زبان پر آجایا کرے گی (بدحدی کو عنی ہوے)

[1] بخاری شریف ص ۳۶۲ ج ۱

قال قال ابراهیم وکانوا یضربوننا علی الشهادة والعهد ونحن صغار
کہا کہ ابراہیم نے بیان کیا کہ جب ہم چھوٹے تھے تو شہادت اور عہد کے الفاظ زبان پر لانے کی وجہ سے ہمارے بڑے ہمیں مارا کرتے تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

تسبق شهادة احدهم بیمینه ویمینه شهادته:...... مراد یہ ہے کہ شہادت اور یمین میں جلد بازی کریں گے دین کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی یعنی کسی شخص کا اشهد بالله ما کان کذا کہنا کہ میں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ معاملہ ایسے نہیں بلا تامل ہوگا یعنی جھوٹی قسم کھائے گا اور اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔

قال قال ابراهیم کانوا یضربوننا علی الشهادة:...... حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے ہماری اس طرح تربیت کی ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص بچپن میں بھی زبان پر شہادت اور عہد کا لفظ لانے کی جرأت نہیں کرسکتا تھا کہیں جھوٹی قسم کھانے اور جھوٹی شہادت (گواہی) دینے کی عادت نہ پڑ جائے۔

﴿۳۱﴾

باب مناقب المهاجرین وفضلهم

یہ باب حضرات مہاجرین صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم کے مناقب اور ان کی فضیلت کے بیان میں ہے

منهم ابوبکرؓ عبدالله بن ابی قحافة التیمی
ان میں سے حضرت ابو بکر عبد اللہ بن ابو قحافہ تیمی رضی اللہ عنہ (بھی) ہیں
وقول الله عزوجل لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ الأیة وقال الله تعالیٰ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ
اور اللہ عزوجل کے فرمان لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِیْنَ الا یہ کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تم آنحضرت ﷺ کی مدد نہیں کروگے
فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ الأیة قالت عائشةؓ وابو سعیدؓ وابن عباسؓ وکان ابوبکر مع النبی ﷺ فی الغار
تو تحقیق اللہ تعالیٰ ان (آنحضرت ﷺ) کی مدد فرمائیں گے۔ عائشہؓ اور ابوسعیدؓ اور ابن عباسؓ نے فرمایا اور ابوبکرؓ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غار میں تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

کان ابو بکر مع النبی ﷺ فی الغار:...... یعنی ہجرت کے موقع پر مکہ سے نکل کر مدینہ منورہ جاتے ہوئے تین وقت غار میں گزارا اور یہ حضرت ابوبکرؓ کے لئے منقبت خاصہ ہے کہ وہ اس میں منفرد ہیں۔ اور آج یہ غار مسجد نور اور دار الحجر ہ کے سامنے والے پہاڑ پر ہے اس پہاڑ کا نام جبل ثور ہے، تین دن غار میں رہے۔

(۱۵۲) حدثنا عبداللہ بن رجآء ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن البراء

بیان کیا ہم سے عبداللہ بن رجاء نے کہا بیان کیا ہم سے اسرائیل نے وہ ابواسحٰق سے وہ براء بن عازب سے کہ

قال اشتری ابوبکرؓ من عازبؓ رحلا بثلاثة عشر درهما فقال ابوبکرؓ لعازبؓ

انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ نے عازبؓ سے اونٹ کا پالان تیرہ درہموں کے بدلے میں خریدا تو حضرت ابوبکر صدیق نے عازب کو فرمایا کہ

مر البراءؓ فلیحمل الی رحلی فقال عازبؓ لا

آپ (اپنے بیٹے) براءؓ کو حکم فرمائیں کہ وہ میرے ساتھ پالان کو اٹھا کر لے جائے تو عازبؓ نے فرمایا کہ نہیں (ایسا نہیں ہوگا)

حتی تحدثنا کیف صنعت انت ورسول اللہ ﷺ حین خرجتما من مکة

جب تک آپ ہمیں بیان نہیں فرمادیتے کہ کیسے آپ نے اور حضرت محمد ﷺ نے کیا جب تم دونوں مکۃ المکرمہ سے (ہجرت کی نیت سے) نکلے تھے

والمشرکون یطلبونکم قال ارتحلنا من مکة

اور مشرک لوگ تمہیں تلاش کر رہے تھے (تو) انہوں (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ ہم نے مکہ سے کوچ کیا

فاحیینا او سرینا لیلتنا ویومنا

تو ہم بیدار رہے یا فرمایا سرینا یعنی ساری رات چلتے رہے (شک راوی) اور سارا دن چلتے رہے

حتی اظهرنا وقام قائم الظهیرة فرمیت ببصری هل اری من ظل

حتی کہ ہم ظہر کے وقت میں داخل ہوئے اور دوپہر کی گرمی سخت ہوگئی تو میں نے اپنی نظر کو اٹھایا تا کہ میں کوئی سایہ دیکھوں تو

فاوی الیه فاذا صخرة اتیتها فنظرت بقیة ظل لها

میں اس میں ٹھکانہ بناؤں۔ تو اچانک ایک چٹان (نظر آئی) پس میں اس میں آیا تو میں نے اس کے بقایا (موجود) سایہ کو دیکھا

فسویته ثم فرشت للنبی ﷺ فیه ثم قلت له

پس میں نے اس (جگہ) کو ہموار کر دیا پھر میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کیلئے بستر بنایا پھر آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ

اضطجع یا نبی اللہ فاضطجع النبی ﷺ

اے اللہ کے نبی آپ آرام فرمائیں (سو جائیں) تو حضرت نبی اکرم ﷺ لیٹ گئے

ثم انطلقت انظر ماحولی هل اری من الطلب احدا

پھر میں نکلا تا کہ میں اردگرد کے ماحول کو دیکھوں (کہ کہیں) ہمارے تلاش کرنے والوں میں سے کوئی نظر آجائے

فاذا انا براعی غنم یسوق غنمه الی الصخرة یرید منها

تو اچانک میں بکریوں کے ریوڑ کے چرواہے کے پاس تھا جو اپنی بکریوں کو چٹان کی طرف ہانک رہا تھا۔ وہ اس چٹان سے وہی ارادہ کر رہا تھا

الذی اردنا فسألته فقلت لمن انت یا غلام

جو ہم نے کیا (سایہ میں بیٹھنے کا) تو میں نے اس سے پوچھا پس میں نے اس کو کہا تو کس کا ہے اے لڑکے (اس ریوڑ کا مالک کون ہے)

قال لرجل من قریش سماہ فعرفته فقلت فهل

اس نے کہا کہ قریش کا ایک آدمی ہے اس نے اس کا نام ذکر کیا تو میں نے اس کو پہچان لیا تو میں نے اس کو کہا کہ کیا

فی غنمک من لبن قال نعم قلت فهل انت حالب لبنا

تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ (کوئی دودھ دینے والی بکری ہے) اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا تو کیا تو دودھ نکال کر دے سکتا ہے؟

قال نعم فامرته فاعتقل شاة من غنمه

اس نے کہا ہاں تو میں نے اس کو حکم دیا (کہ ہمیں دودھ نکال کر دے) تو اس نے بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان قابو کیا

ثم امرته ان ینفض ضرعها من الغبار ثم امرته ان ینفض کفیه

پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کے تھن کو غبار سے صاف کر لے۔ پھر میں نے اس کو حکم دیا کہ وہ اپنی ہتھیلیوں کو (بھی) صاف کر لے

فقال هکذا ضرب احدی کفیه بالاخری فحلب لی کُثبة من لبن

تو انہوں نے (اشارہ کر کے) فرمایا کہ اسطرح کہ اس نے اپنی ہتھیلیوں میں سے ایک کو دوسری پر مارا۔ تو اس نے پیالا بھر کر میرے لئے دودھ نکالا

وقد جعلت لرسول الله ﷺ اداوة علی فمها خرقة فصببت علی اللبن

اور تحقیق میں نے حضرت محمد ﷺ کیلئے چمڑے کا ایک برتن بنایا تھا کہ اس کے منہ پر کپڑے کا ٹکڑا تھا تو میں نے دودھ پر بہایا

حتی برد اسفله فانطلقت به الی النبی ﷺ فوافقته

حتی کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو وہ لیکر حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں چل پڑا جب میں پہنچا تو

قد استیقظ فقلت اشرب یا رسول الله فشرب

تحقیق وہ بیدار ہو چکے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (دودھ) نوش فرمائیں تو آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا

حتی رضیت ثم قلت قد ان الرحیل یا رسول الله قال بلی

اتنا کہ میں خوش ہو گیا پھر میں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول کوچ کرنے کا وقت ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں

فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدرکنا احد منهم غیر سراقة بن مالک بن جُعشم

تو ہم نے کوچ کیا اور قوم ہمیں تلاش کر رہی تھی سو ہمیں کسی نے نہیں پایا سراقہ بن مالک بن جعشم کے علاوہ کہ

علی فرس له فقلت هذا الطلب قد لحقنا یا رسول الله

وہ اپنے گھوڑے پر تھا تو میں نے عرض کیا یہ تلاش کرنے والا ہمارے قریب آ گیا ہے یا رسول اللہ

فقال لا تحزن ان الله معنا

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا آپ فکر نہ کریں (کیونکہ) بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے (محافظ) ساتھ ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا ذکر ہے۔

ماقبل قریب میں باب علامات النبوۃ میں یہ حدیث گزر چکی ہے۔

او سرینا:...... او شک راوی کے لئے ہے اور سرینا ، السری سے جمع متکلم ماضی معروف ہے بمعنی ہم رات میں چلتے رہے۔

الا تنصروہ:...... اس میں بھی انصار کی فضیلت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی مدد کی۔

فقد نصرہ اللہ:...... اس سے مراد وہ مدد ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے وقت کی تھی۔

انظر ما حولی:...... میں حضور ﷺ کی پہریداری کر رہا تھا کہ کوئی تعاقب کرنے والا تو نہیں آ رہا۔

لا حتیٰ تحدثنا:...... عازب نے کہا نہیں یہاں تک کہ تو ہمیں حدیث بیان کرے، اس سے بعض نے استدلال کیا ہے کہ حدیث بیان کرنے کی اجرت لینا جائز ہے کیونکہ یہ جو اٹھوا کر لے جا رہے تھے یہ حدیث بیان کرنے کی اجرت ہی تو ہے۔ ان کا یہ استدلال باطل ہے اس لئے کہ یہ جو سامان وغیرہ اٹھانا ہے یہ تاجروں کی عادت تھی کہ وہ مشتری سے سامان وغیرہ اٹھواتے تھے خواہ اجرت دیں یا نہ دیں۔

فوافقتہ قد استیقظ:...... میں نے دودھ والے برتن میں آنحضرت ﷺ کی موافقت کی یعنی میرا دودھ لے کر پہنچنا اور آنحضرت ﷺ کا جاگنا موافق ہوگیا۔

قد اٰن الرحیل:...... یعنی حضرت ابوبکرؓ نے دریافت فرمایا کہ کیا کوچ کا وقت آ گیا ہے؟

سوال:...... سفرِ ہجرت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے علاوہ اور کون سے لوگ آپ ﷺ کے ساتھ تھے؟

جواب:...... دو شخص اور بھی تھے ۱۔ عامر بن فہیرہ ۲۔ عبداللہ بن اریقط۔

سوال:...... یہ مسلمان تھے یا کافر؟

جواب:...... عامر بن فہیرہ مسلمان تھے اور عبداللہ بن اریقط مذہباً کافر اور مشرک تھا[1]

(۱۵۴) حدثنا	محمد	بن	سنان	حدثنا	ھمام	عن	ثابت	عن	انسؓ

بیان کیا ہم سے محمد بن سنان نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے

عن	ابی	بکرؓ	قال	قلت	للنبی ﷺ	وانا	فی الغار

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا اس حال میں کہ ہم غار میں تھے

[1] (سیرت مصطفیٰ ج ۱ ص ۳۴۳)

لو	ان	احدهم	نظر	تحت	قدميه	لا	بصرنا
کہ اگر ان متلاشیان میں سے کوئی ایک اپنے قدموں کے نیچے (قدموں کی طرف) دیکھے البتہ ہمیں دیکھ لے گا							
فقال	ماظنک	یا	ابابکر	باثنین	الله	ثالثهما	
تو انہوں نے فرمایا کہ کیا خیال ہے آپ کا اے ابوبکر صدیقؓ (ان) دو کے بارے میں کہ (جن) دو کا تیسرا اللہ تبارک وتعالیٰ ہو							

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے الهجرة میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے اور التفسير میں عبداللہ بن محمدؒ سے۔ اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں زہیر بن حربؒ سے اور امام ترمذی نے التفسير میں زیاد بن ایوبؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

لو ان احدهم نظر تحت قدميه :...... اس لئے کہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے وہ نیچے ضرور دیکھتا ہے اور حضرت ابوبکرؓ نے خطرہ ظاہر کیا کہ وہ ہمیں دیکھ لیں گے کیونکہ آپ ان سے پستی کی جگہ پر تھے

یا ابا بکر باثنین الله ثالثهما:...... (۱) یہ اپنے ظاہر پر ہے کہ ہر دو کے ساتھ تیسرا اللہ ہوتا ہے۔

(۲) ثالثهما، ناصرهما کے معنی میں ہے۔ ترکیب اس طرح ہوگی اثنان مبتداء محذوف کی خبر ہے تقدیری عبارت اس طرح ہوگی نحن اثنان الله ناصرهما و معینهما[1]

فائدہ:...... اس موقع پر عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے دیکھا ہی نہیں لیکن صحیح یہ ہے کہ دیکھا ہے مگر نظر نہیں آئے چنانچہ قصیدہ بردہ والا کہتا ہے:

الصدق و الصديق في الغار لم يريا	☆	ويقولون ما في الغار من ارم

﴿۳۲﴾
باب قول النبی ﷺ سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کہ تمام دروازوں کو بند کر دو مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دروازہ کو (بند نہ کرو) کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ:...... حضور ﷺ کے زمانے میں گھروں کے دروازے مسجد کی طرف کھلتے تھے جب احترام مسجد کا حکم نازل ہوا تو حضور ﷺ نے سارے دروازے بند کرنے کا حکم دیا لیکن باب ابوبکرؓ کا استثناء فرمایا۔

[1] عمدة القاری ص ۱۷۴ ج ۱۶

فائدہ :...... مسجد نبوی ﷺ کے دروازے باب السلام کے ساتھ دو دروازے ہیں جن پر **باب الصدیق** لکھا ہے اور اندر یہ عبارت درج ہے **سدوا عنی کل خوخۃ فی ھذا المسجد غیر خوخۃ ابی بکر الصدیق** ؓ۔

فائدہ :...... ترمذی شریف کی ایک روایت ہے **عن ابن عباس** ؓ **انہ قال سدوا الابواب الا باب علیؓ**. امام ترمذیؒ نے اس کو غریب کہا ہے اور امام بخاریؒ نے **الا باب ابی بکرؓ** کو اصح کہا ہے بعض نے کہا کہ **الا باب علیؓ** والی روایت موضوع ہے اور رافضیوں نے وضع کی ہے۔ علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو موضوع کہنا غلط ہے اس لئے کہ تطبیق دینا ممکن ہے **سدوا الابواب** کا امر دو مرتبہ ہوا ہے پہلی مرتبہ میں حضرت علیؓ کا باب مستثنیٰ قرار دیا اور فرمایا کہ **لا یحل لا حد ان یستطرق ھذا المسجد غیری و غیرک** پھر صحابہؓ نے مسجد کی طرف کھڑکیاں کھول لیں تو فرمایا کہ **سدوا الابواب الا باب ابی بکرؓ** یعنی حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں جو باب کا لفظ ہے یہ خوخہ کے معنی میں ہے اور باب کا لفظ مجازاً ہے جب کہ **باب علیؓ** کا لفظ حقیقت پر محمول ہے۔ علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ **المراد بالباب فی حدیث علیؓ الباب الحقیقی والذی فی حدیث ابی بکرؓ یراد بہ الخوخۃ**

النبی ﷺ	عن	عباس	ابن	قالہ	☆
سے	حضرت نبی اکرم ﷺ	نے	انہوں	رضی اللہ عنہ	کہا اس کو حضرت ابن عباس

یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے **الصلوٰۃ** میں **سدوا عنی کل خوخۃ فی المسجد** کے الفاظ کے ساتھ اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔

(۱۵۴) حدثنا عبداللہ بن محمد ثنا ابو عامر ثنا فلیح ثنی سالم ابو النضر
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عامر نے کہا بیان کیا ہم سے فلیح نے کہا بیان کیا مجھ سے سالم ابو النضر نے
عن بسر بن سعید عن ابی سعید الخدریؓ قال خطب رسول اللہ ﷺ الناس
انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے حضرت ابو سعید خدریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا
وقال ان اللہ خَیَّر عبداً بین الدنیا وبین ما عندہ
اور (خطبہ میں) فرمایا کہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے اختیار دیا بندہ کو دنیا کے درمیان اور اس (ثواب) کے درمیان جو کہ ان (اللہ تبارک وتعالیٰ) کے پاس ہے
فاختار ذلک العبد ما عنداللہ قال
تو اختیار کیا بندے نے اس (ثواب) کو جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے پاس ہے حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا
فبکیٰ ابوبکرؓ فتعجبنا لبکائہ ان یُخبر رسول اللہ ﷺ عن عبد
کہ ابوبکر صدیقؓ رونے لگ گئے۔ تو ہم نے ان کے رونے پر تعجب کیا۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے کسی بندہ کو

خُیِّرَ فکان رسول الله ﷺ هو المخیر

اختیار دیئے جانے کی خبر دینے پر (اس کے ہونے پر تعجب کیا) تو (درحقیقت) وہ اختیار دیئے جانے والے بندے حضرت رسول اللہ ﷺ تھے

وکان ابوبکرؓ هو اعلمنا فقال رسول الله ﷺ

اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہم میں سے سب سے زیادہ جاننے والے تھے سو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

ان من امنّ الناس علیّ فی صحبته وماله ابوبکر

مجھ پر احسان کرنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے اپنی صحبت اور اپنے مال میں حضرت ابوبکر صدیق ہیں

ولو کنت متخذا خلیلا غیر ربي لا تخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام ومودته

اور اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو البتہ ابوبکر صدیقؓ کو خلیل بناتا اور لیکن اسلامی اخوت ومحبت [illegible]

لا یبقین في المسجد باب الا سد الاباب ابی بکر

مسجد میں (آنے کے لئے) کسی کا دروازہ باقی نہ رہنے دیا جائے مگر بند کر دیا جائے سوائے ابوبکر صدیقؓ کے دروازہ کے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ان من امنّ النّاس علیّ فی صحبته و ماله ابو بکر:...... یہاں منّ ,عطاء البذل کے معنی میں ہے کہ اپنی جان اور مال کو سب سے زیادہ خرچ کرنے والے ابوبکرؓ ہیں من بمعنی احسان نہیں کیونکہ نبی پر امت میں سے کسی کا احسان نہیں ہوتا بلکہ نبی کا ساری امت پر احسان ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ پر چالیس ہزار درہم خرچ کیے۔

لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی:...... مراد یہ ہے کہ خلت ایک مقام ہے دل میں جو اللہ کے سوا کسی کے لائق نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے سوا اگر کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکرؓ کو خلیل بناتا لکن خلة الا سلام و مو دته۔

سوال ...... ایک روایت میں حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ اخبرنی خلیلی ﷺ حالانکہ حضور ﷺ خلت کی نفی کر رہے ہیں؟

جواب ...... اگر امتی یہ کہے کہ حضور ﷺ میرے خلیل ہیں تو جائز ہے اور یہ کہنا کہ میں حضور ﷺ کا خلیل ہوں جائز نہیں جیسا کہ ابراہیم خلیل اللہ کہنا جائز ہے اور اللہ خلیل ابراہیم کہنا جائز نہیں۔

محبت اور خلت میں فرق:......

(۱) خلیل حبیب تک بالواسطہ پہنچتا ہے اور حبیب بلا واسطہ ملتا ہے۔

(۲) خلیل کی مغفرت امید حد تک ہوتی ہے اور حبیب کی مغفرت یقین کی حد تک ہوتی ہے۔

(۳) خلیل نے کہا وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ١ اور حبیب کو کہا گیا یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ ٢

(۴) خلیل نے محبت میں کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ ٣ اور حبیب کو کہا گیا یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ ٤

(۵) خلیل نے کہا وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ ٥ اور حبیب کو کہا گیا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ٦

(۶) خلیل نے کہا وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ٧ اور حبیب کو کہا گیا اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ ٨

اخوۃ الاسلام:...... اسلامی محبت اور بھائی چارہ۔ ترکیب اس کی یہ ہے اخوۃ الاسلام مضاف الیہ ملکر مبتداء اور اس کی خبر محذوف ہے افضل من کل اخوۃ ومودۃ لغیر الاسلام۔

سُدّ:...... ماضی مجہول باب نصر سے ہے معنی بند کر دیا گیا یہاں مراد یہ کہ بند کر دیا جائے۔

الا باب ابی بکرؓ:...... سب دروازے بند کر دیئے جائیں (جو کہ مسجد کی طرف کھلتے ہیں) مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دروازہ کھلا رہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ آپ کے بعد خلافت کے مستحق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہونگے۔

﴿۳۳﴾

باب فضل ابی بکرؓ بعد النبی ﷺ

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے بیان میں ہے

حالات حضرت ابوبکر صدیقؓ

ان کا نام و نسب و کنیت:...... ابوبکر صدیقؓ عبداللہ بن ابوقحافہ تیمی ان کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے ان کی کنیت ابوبکر اور لقب صدیق ہے ان کا نام زمانہ جاہلیت میں عبدالکعبہ اور زمانہ اسلام میں عبداللہ ہے اور ان کے والد کا نام عثمانؓ ہے ان کی والدہ کا نام سلمٰی بنت صخر اور کنیت ام الخیر ہے ان کو عتیق بھی کہا جاتا ہے اس لئے کہ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ من اراد ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الیٰ ابی بکرؓ

حالات:...... آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، تمام جنگوں میں شریک رہے۔ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں حالتوں میں حضور ﷺ سے جدا نہیں ہوئے، آزاد آدمیوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اور ہر نیکی کے کام میں

١ پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۷ ٢ پارہ ۲۸ سورہ التحریم آیت ۸ ٣ پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۹ ٤ پارہ ۱۰ سورۃ الانفال آیت ۶۴
٥ پارہ ۱۹ سورۃ الشعراء آیت ۸۴ ٦ پارہ ۳۰ سورۃ الم نشرح آیت ۴ ٧ پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۵ ٨ پارہ ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۳۳

سبقت کرنے کی وجہ سے کنیت ابو بکر ہوئی، چنانچہ ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ میں نے جس کسی پر بھی اسلام پیش کیا وہ اسلام سے کچھ نہ کچھ ضرور جھجکا مگر ابو بکر کہ اس نے اسلام لانے میں ذرا بھی توقف نہیں کیا اور اول وہلہ میں ہی آپ کے صدق کی تصدیق کی اور صدیق کہلانے کے حقدار ہوئے اور بعض نے کہا کہ معراج کی رات آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری قوم مجھ کو جھٹلائے گی اور میری تصدیق نہیں کرے گی اس پر جبرائیلؑ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں اس وجہ سے بھی آپ صدیق کہلائے آپ کی دعوت سے حضرت عثمانؓ حضرت سعید بن زیدؓ حضرت فاطمہؓ ابنت الخطاب (حضرت عمرؓ کی بہن) آپ کی بیٹی حضرت اسماءؓ حضرت خبابؓ بن الارت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دیگر حضرات مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت ابو بکرؓ ان کے والدین اور ان کی اولاد اور ان کے پوتے کو شرف صحابیت حاصل ہے اور یہ فضیلت کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہیں جب آپ اسلام لائے تھے تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے سب کے سب آپ ﷺ پر خرچ کر دیے۔ ایک مرتبہ گھر کا سارا سامان لا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا ہجرت کی رات یار غار بنے۔ مرض الوفات میں حضور ﷺ نے ان کو نمازوں کے لئے امام مقرر کیا، آپ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد خلیفۃ المسلمین بنے اور تقریباً دو سال اور چار ماہ خلیفہ رہے، ختم نبوت کے منکرین مسیلمہ کذاب اور اس کی جماعت کا فتنہ بہادری سے رفع کیا، اسی طرح مانعین زکوۃ کا فتنہ رفع کیا یعنی ان کے مقابلے میں جہاد کیا۔

مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے دو سال اور چار ماہ سے کچھ کم دنوں بعد پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ کو مغرب اور عشاء کے درمیان تریسٹھ سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی زوجہ محترمہ اسماء بنت عمیسؓ نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی آپ رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں دفن کیے گئے اور حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمنؓ نے آپ کو قبر مبارک میں اتارا۔

فائدہ:...... تمام امت کا اجماع ہے کہ انبیاء کے بعد حضرت ابو بکرؓ تمام لوگوں سے افضل ہیں ابو الحسن اشعریؒ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت قطعی ہے اور علامہ باقلانیؒ کے نزدیک حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت ظنی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک اشعریؒ کا قول درست ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کی احادیث تواتر کے درجے کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ایسے ہی ختنین (حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ) کی فضیلت ہے۔ پھر ان میں ترتیب قرابت کے برعکس ہے، جو نسب کے اعتبار سے اقرب ہے وہ فضل کے لحاظ سے آخر ہے یعنی حضرت علیؓ نسب کے لحاظ سے اقرب ہیں اور فضل کے لحاظ سے آخر ہیں، ان سے پہلے حضرت عثمانؓ ہیں، ان سے پہلے حضرت عمرؓ ہیں اور حضرت ابو بکرؓ امام مہدی سے بھی قطعی طور پر افضل ہیں۔

بعد النبی ﷺ:...... حضور ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ کو فضیلت حاصل ہے۔ بعد سے مراد بعدیت رتبی

یعنی افضلیت رتبی ہے کہ افضل بعد الانبیاء ابو بکرؓ آنحضرت ﷺ کے بعد صدیق اکبرؓ کا مقام پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ طبرانی شریف کی ایک روایت میں ہے کہ کنا نقول ورسول اللہ ﷺ حی افضل ھذہ الامۃ ابوبکر وعمر وعثمان یسمع ذلک رسول اللہ ﷺ فلا ینکرہ۔ اہل سنت والجماعت کا بھی اسی پر اتفاق ہے۔

(۱۵۵) حدثنا عبدالعزیز بن عبداللہ ثنا سلیمٰن عن یحیٰی بن سعید عن نافع

بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان نے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے نافع سے

عن ابن عمرؓ قال کنا نخیر بین الناس فی زمان رسول اللہ ﷺ

انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم لوگ اختیار دیئے جاتے تھے

فنخیر ابابکرؓ ثم عمرؓ بن الخطاب ثم عثمانؓ بن عفان

تو ہم ابو بکر صدیقؓ کو پھر (ان کے بعد) حضرت عمرؓ پھر (ان کے بعد) حضرت عثمان بن عفانؓ کو اختیار کرتے تھے

﴿۳۴﴾

باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا

یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک لو کنت متخذا خلیلا کے بیان میں ہے

قالہ ابو سعیدؓ

اس کو کہا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے

گزشتہ باب میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت گزر چکی ہے جس کی طرف قالہ ابو سعید کہہ کر امام بخاریؒ نے اشارہ کیا ہے۔

(۱۵۶) حدثنا مسلم بن ابراھیم ثنا وھیب ثنا ایوب عن عکرمۃ

بیان کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے وہیب نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب نے وہ عکرمہ سے

عن ابن عباسؓ عن النبی ﷺ قال لو کنت متخذا من امتی

وہ ابن عباسؓ سے وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو

خلیلا لاتخذت ابابکرؓ ولکن اخی وصاحبی

خلیل بناتا تو البتہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بناتا اور لیکن (وہ) میرے بھائی اور (ساتھی) صحابی ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

تعارض:...... حدیث الباب میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لو کنت متخذاً من امتی خلیلاً الخ جس کا حاصل یہ ہے میں نے کسی کو خلیل نہیں بنایا۔ اگر بناتا تو ابوبکر صدیق کو بناتا جب کہ ابوالحسن حربیؒ نے اپنے فوائد میں ابی بن کعبؓ سے نقل کیا ہے جس میں یہ ہے وان خلیلی ابو بکر الحدیث بے شک میرا خلیل ابوبکرؓ ہے۔ دونوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... ابوالحسنؒ کی یہ روایت بخاری کا مقابلہ نہیں کرسکتی لھذا مرجوح ہوگی۔

لکن اخی وصاحبی:...... لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی (صحابی) ہیں۔ اخی سے مراد دینی بھائی ہے۔ صاحبی سے مراد، دکھ، درد وخوشی اور سفر وحضر کا ساتھی ہے یہی بات شاہ اسماعیل شہیدؒ نے تقویۃ الایمان میں لکھی ہے تو یاروں نے ان کے خلاف طوفان کھڑا کیا ہے اور بڑا اودھم مچایا ہے حتی کہ گستاخ رسول تک لکھ دیا ہے العیاذ باللہ۔

(۱۵۷) حدثنا معلی بن اسد وموسی بن اسمٰعیل قالا ثنا وھیب عن ایوب
بیان کیا ہم سے معلیٰ بن اسد اور موسیٰ بن اسمٰعیل نے دونوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے وہیب نے انہوں نے ایوب سے
وقال لوکنت متخذا خلیلا لا تخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام افضل
اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اگر (کسی کو) خلیل بناتا تو یقیناً ان کو خلیل بناتا اور لیکن اسلامی بھائی چارہ افضل ہے

☆☆☆☆☆

(۱۵۸) حدثنا قتیبة ثنا عبدالوھاب عن ایوب مثلہ
بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سے اس کی مثل (سابق حدیث)

حدیث ابن عباسؓ کے تین مختلف طرق بیان فرمائے ہیں۔ اور یہ تیسرا طریق ہے۔

(۱۵۹) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا حماد بن زید عن ایوب عن عبداللہ بن ابی ملیکة
بیان کیا ہم سے سلیمٰن بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے کہ
قال کتب اھل الکوفة الی ابن الزبیرؓ فی الجد فقال
انہوں نے کہا کہ اہل کوفہ نے حضرت ابن زبیرؓ کی طرف دادا (کی میراث کے مسئلہ) کے بارے میں لکھا تو انہوں نے فرمایا کہ
اما الذی قال رسول اللہ ﷺ لو کنت متخذا من ھذہ الامة خلیلا
لیکن وہ شخص کہ (جن کے بارے میں) حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اس امت سے کسی کو خلیل بناتا تو

لا	تخذته	انزله	ابا	یعني	ابابکر
یقیناً ان کو بنا تا انہوں نے اس (جد) کو بمنزل اب (باپ) بیان فرمایا ان کی مراد حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے					

﴿تحقیق وتشریح﴾

فی الجد:......ای مسئلة الجد و میراثه۔ عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے کہ کوفہ والوں نے ابن زبیرؓ کو خط لکھا دادے کی وراثت کے بارے میں تو عبداللہ بن زبیرؓ اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ وہ شخص جس کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ لو کنت متخذا من هذه الامة خليلا لا تخذته اس شخص نے دادے کو باپ کی جگہ پر قرار دیا کہ باپ کے بعد دادے کو وراثت ملے گی یعنی استحقاق وراثت میں حضرت ابوبکرؓ نے دادے کو باپ کی جگہ قرار دیا۔

مسئلہ میراث: سوال:......دادا باپ کی جگہ کب لیتا ہے؟

جواب:...... جب باپ کا انتقال ہو جائے اور دادا زندہ ہو تو دادا کو وہی ملے گا جو باپ کو ملتا ہے۔

﴿۳۵﴾ باب

(۱۶۰) حدثنا الحمیدی ومحمد بن عبیداللہ قالا حدثنا ابراھیم بن سعد عن ابیه
بیان کیا ہم سے حمیدی اور محمد بن عبیداللہ نے انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے
عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیهؓ قال اتت امرأة الی النبی ﷺ
انہوں نے محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی
فامرها ان ترجع الیه قالت ارأیت
تو آپ ﷺ نے اس کو ان کی طرف رجوع کرنے کا حکم فرمایا اس (عورت) نے عرض کیا کہ مجھے آپ ﷺ بتلا دیں
ان جئت ولم اجدک کانها تقول الموت
اگر میں حاضر ہوں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں گویا کہ وہ رحلت (آنحضرت ﷺ) کے بارے میں کہہ رہی تھی
قال ان لم تجدیني فاتي ابابکر
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:......اس حدیث میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی طرف اشارہ ہے اور اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

ارأیت ان جئت ولم اجدک:...... گویا اس نے اس سے کنایہ کیا کہ اگر آپ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں تو میں کس کے پاس آؤں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کے پاس آنا اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت پر استدلال کیا گیا ہے۔

سوال ...... کانھا تقول الموت اس جملہ کا قائل کون ہے؟

جواب...... بعض نے کہا کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ ہیں جو کہ راوی ہیں علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہی راجح ہے اور بعض نے کہا کہ قائل ان سے نیچے کا کوئی راوی ہے۔

الموت:...... یہ منصوب ہے ای ترید الموت یا یہ مرفوع ہے ای مرادھا الموت۔

(۱۶۱) حدثنا احمد بن ابی الطیب ثنا اسمٰعیل بن مجالد ثنا بیان بن بشر
بیان کیا ہم سے احمد بن ابوطیب نے کہا بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے کہا بیان کیا ہم سے بیان بن بشر نے
عن وبرة بن عبدالرحمٰن عن همام قال سمعت عماراً یقول
انہوں نے وبرہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ہمام سے کہا کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ
رأیت رسول الله ﷺ وما معه الا خمسة اعبد وامرأتان وابوبکرؓ
میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور ان کے ساتھ نہیں تھے مگر پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیقؓ

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو اسلام ابی بکرؓ میں عبداللہ سے بھی لائے ہیں۔

خمسة اعبد:...... ۱۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ ۲۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ۳۔ حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ ۴۔ حضرت ابوفکیہ رضی اللہ عنہ مولی صفوان بن امیہ بن خلف ۵۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

وامرأتان:...... حضرت خدیجہؓ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت سمیہؓ۔

وابوبکرؓ:...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آزاد آدمیوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

(۱۶۲) حدثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد ثنا زید بن واقد عن بسر بن عبیدالله
بیان کیا ہم سے ہشام بن عمار نے کہا بیان کیا ہم سے صدقہ بن خالد نے کہا بیان کیا ہم سے زید بن واقد نے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے
عن عائذ الله ابی ادریس عن ابی الدرداءؓ قال کنت جالسا عند النبی ﷺ
انہوں نے عائذ اللہ ابوادریس سے انہوں نے ابودرداءؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا
اذ اقبل ابوبکرؓ اخذ [illegible] ف ثوبه
اچانک حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے اس حال میں کہ انہوں نے اپنے [illegible] کا کنارہ پکڑا ہوا تھا

حتی ابدی عن رکبتیہ فقال النبی ﷺ

حتیٰ کہ انہوں نے اپنے دونوں گھٹنے ظاہر کئے ہوئے تھے تو (انکو دیکھ کر) حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (معلوم ہوتا ہے)

واَمّا صاحبکم فقد غامر فسلم

لیکن تمہارے ساتھی نے تحقیق (کسی کے ساتھ) جھگڑا کیا ہے۔ تو انہوں نے (حاضر ہوکر) السلام علیکم عرض کیا

فقال انی کان بینی وبین ابن الخطاب شئ فاسرعت الیہ

اس کے بعد فرمایا کہ تحقیق میرے اور عمر بن خطابؓ کے درمیان کوئی جھگڑا تھا تو میں نے جلد بازی کی ان کی طرف (زیادتی کرنے میں)

ثم ندمت فسألتہ ان یغفرلی فابیٰ علیّ ذلک

پھر میں شرمسار ہوا تو میں نے ان سے سوال (درخواست) کیا کہ مجھے معاف کردیں تو انہوں نے مجھے معاف کرنے سے انکار کیا

فاقبلت الیک فقال یغفر اللہ لک یا ابابکرؓ ثلثا

تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں (آنحضرت ﷺ) نے تین مرتبہ کہا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے

ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکرؓ

پھر تحقیق حضرت عمر فاروقؓ (بھی) شرمسار ہوکر (کہ انہوں نے مجھ سے معافی مانگی لیکن میں نے نہ دی) ابوبکر صدیقؓ کے گھر پر حاضر ہوئے

فسأل اَثَمّ ابوبکر قالوا لا

تو انہوں نے پوچھا کہ کیا حضرت ابوبکر صدیقؓ یہاں (گھر) ہیں گھر والوں نے کہا کہ نہیں

فاتی النبی ﷺ فجعل وجہ النبی ﷺ یتمعر

تو وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو حضرت نبی اکرم ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہونا شروع ہوگیا

حتی اشفق ابوبکرؓ فجثا علی رکبتیہ فقال

یہاں تک کہ حضرت ابوبکرؓ ڈر گئے تو اپنے گھٹنوں کے بل (آنحضرت ﷺ کے سامنے) بیٹھ گئے سو انہوں نے دوبارہ عرض کیا

یا رسول اللہ واللہ انا کنت اظلم مرتین فقال النبی ﷺ ان اللہ بعثنی الیکم

یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں ہی زیادہ ظالم تھا دومرتبہ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا

فقلتم کذبت وقال ابوبکر صدق و واسانی بنفسہ ومالہ

تو تم نے مجھے جھٹلایا اور لیکن ابوبکر صدیقؓ نے تصدیق فرمائی اور انہوں نے اپنے مال اور اپنی جان پر مجھے ترجیح دی

فھل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدھا

تو کیا تم میرے ساتھی کو میری وجہ سے چھوڑ سکتے ہو؟ دومرتبہ فرمایا تو اس کے بعد ان کو (بھی کوئی) تکلیف نہیں پہنچائی گئی

﴿تحقیق وتشریح﴾

اماّ صاحبکم فقد غامر:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ (اما) اپنا قسیم چاہتا ہے اور میں کہتا ہوں کہ اس کا قسیم محذوف ہے ای اما غیرہ :غامر ای خاصم غیرہ یا غامر بمعنی وہ شخص جو اپنے آپ کو امور مہلکہ میں پھینک دے بعض نے کہا کہ غامر غمر سے ہے بمعنی حقد یعنی کینہ ترجمہ یہ ہے کہ تمھارا ساتھی کسی غیر کے کینہ میں ہے۔

فاقبلت الیک:...... تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو انہوں (آنحضرت ﷺ) نے تین مرتبہ کہا اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔

یتمعر:...... ای یتغیر یعنی ناراضگی کی وجہ سے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو رہا تھا یہاں تک کہ ڈرے حضرت ابوبکرؓ اس بات سے کہ کہیں حضور ﷺ حضرت عمرؓ کو ایسی بات نہ کہہ دیں جس کو وہ ناپسند کرتے ہوں۔

فهل تارکوا الی صاحبی:...... کیا تم میری وجہ سے میرے ساتھی کو چھوڑنے والے ہو کہ اس کو تکلیف نہ دو اور میرا لحاظ کرتے ہوئے ان سے درگزر کرو۔ اس جملہ میں دو اضافتیں ہیں اس سے مقصود تعظیم اور اختصاص ہے۔

(۱۶۳) حدثنا معلّی بن اسد ثنا عبدالعزیز بن المختار ثنا خالد الحذاء
بیان کیا ہم سے معلّی بن اسد نے کہا بیان کیا ہم نے عبدالعزیز بن مختار نے کہا بیان کیا ہم سے خالد حذاء نے
عن ابی عثمان ثنی عمرو بن العاص ان النبي ﷺ بعثه علی جیش ذات السلاسل
انہوں نے ابوعثمان سے کہا بیان کیا مجھ سے عمرو بن عاصؓ نے کہ تحقیق نبی اکرم ﷺ نے مجھے جیش ذات السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا
فاتیته فقلت ای الناس احب
تو میں (واپس آکر) آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب
الیک قال عائشة فقلت من الرجال
آپ ﷺ کے نزدیک کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عائشہؓ تو میں نے (دوبارہ) عرض کیا کہ مردوں میں سے کون (زیادہ محبوب ہے)
قال ابوها قال فقلت ثم من قال
انہوں نے فرمایا ان کا باپ تو میں نے (تیسری مرتبہ) عرض کیا پھر کون؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا
ثم عمرؓ بن الخطاب فعد رجالا
پھر عمر بن الخطابؓ تو آنحضرت ﷺ نے (میرے سوالوں کے جواب میں) کئی دوسرے حضرات کا ذکر کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں اسحاق بن شاہینؒ سے بھی لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے فضائل میں یحیٰ بن یحیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں ابراہیم بن یعقوبؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں ابو قدامہ عبیداللہ بن سعیدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ذات السلاسل:...... یہ ایک جگہ کا نام ہے اس غزوہ کا نام غزوہ ذات السلاسل ہے اور یہ جگہ وادی القریٰ کے ورے ہے۔ یہ سریہ حضرت عمرو بن العاصؓ کی سرکردگی میں ۸ ہجری میں ہوا۔

ذات السلاسل کی وجہ تسمیہ...... سلاسل اس ریت کو کہتے ہیں جس میں ٹیلے مڑے ہوئے ہوں۔ جب لشکر کو آٹھ ہجری جمادی الاخریٰ میں اس زمین کی طرف بھیجا تو اس کی طرف نسبت کیا گیا۔ ابن التینؒ نے کہا ہے کہ اس کا نام ذات السلاسل اس لئے رکھا گیا ہے کہ مشرکوں نے آپس میں ایک دوسرے کو بیڑیوں میں باندھا تاکہ بھاگ نہ جائیں۔ بعض نے کہا کہ وہاں پانی ہے جس کا نام تھا ماء السلسال اسی کی مناسبت سے غزوہ کا نام رکھا گیا۔

ای الناس احب الیک:...... **سوال:**...... سوال کا منشاء کیا ہے؟

جواب:...... جب حضور ﷺ نے ان کو امیر بنایا اس لشکر کا جس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے کسی مصلحت کی وجہ سے تو عمرو بن العاصؓ کے دل میں یہ بات گزری کہ وہ ان دونوں سے مقدم ہیں اس لئے سوال کیا۔

فعد رجالا:...... تو حضور ﷺ نے دوسرے صحابہ کو شمار کیا دوسری روایات میں ہے کہ پھر میں چپ ہو گیا کہ کہیں مجھے سب سے آخر میں نہ کر دیں۔ ترمذی شریف میں ہے عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا (پوچھا) آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کونسے صحابہ آپ ﷺ کو زیادہ محبوب تھے تو انہوں نے فرمایا ابوبکرؓ، پھر کون؟ فرمایا عمرؓ، پھر کون؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ابوعبیدہ بن جراحؓ، میں نے کہا پھر کون؟ فسکتت[1]

(۱۶۴)حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزھری ثنی ابو سلمة بن عبدالرحمن بن عوف
بیان کیا ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے وہ زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف نے کہ
ان اباھریرةؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول بینما راع فی غنمه
ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ دریں اثنا چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا
عدا علیه الذئب فاخذ منھا شاة فطلبه الراعی
بھیڑیے نے اس (ریوڑ) میں سے ایک بکری پر حملہ کیا تو چرواہے نے اس (بھیڑیے) سے (بکری) چھڑا لی
فالتفت الیه الذئب فقال من لھا یوم السبع یوم لیس لھا راع غیری
تو بھیڑیا اس کی طرف متوجہ ہوا اور اس نے کہا ان (بکریوں) کا کون (محافظ) ہوگا فتنہ والے دن جس دن میرے علاوہ کوئی راعی نہیں ہوگا

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۸۱ ج ۱۶)

وبینما	رجل	یسوق	بقرة	قد	حمل	علیها
اور فرمایا (حضرت رسول اللہ ﷺ نے) دریں اثنا کہ ایک آدمی بیل کو ہانک رہا تھا تحقیق اس حال میں کہ اس نے اس (بیل) پر بوجھ لادا تھا						
فالتفتت	الیه	فکلمته	فقالت	انی	لم	اخلق لهذا
تو وہ (بیل) اس (آدمی) کی طرف متوجہ ہوا پھر اس سے کلام کی پس کہا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا						
ولکنی	خلقت	للحرث	فقال الناس	سبحان الله	قال	النبی ﷺ
اور لیکن میں کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں تو لوگوں نے سبحان اللہ کہا حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ						
فانی	اومن	بذلک	وابوبکرؓ	وعمر	بن	الخطابؓ
میں اس (جانوروں کو قوت گویائی دیے جانے) پر ایمان رکھتا ہوں اور ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ (بھی) ایمان رکھتے ہیں						

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

اور یہ حدیث باب ما ذکر عن بنی اسرائیل فی باب مجرد بعد حدیث الغار میں گزر چکی ہے۔

فانی اومن بذلک وابوبکرؓ وعمر بن الخطابؓ:...... حضور ﷺ نے غائبانہ طور پر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ایمان کی گواہی دی۔ اسی سے روایت ترجمۃ الباب کے مطابق ہے گویا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے ایمان کی قوت پر اعتماد کیا گیا۔

راع:...... ابتداء کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اصل میں راعی تھا تعلیل کے بعد راع بنا۔ اسکی خبر عدا علیه الذئب ہے۔

یوم السبع:...... باء کے ضمہ کے ساتھ ہے اس کی تفسیر یہ ہے کہ فتنوں کا دور ہوگا جب کہ لوگ جانوروں کو بغیر چرواہے کے چھوڑ دیں گے تو ان کے درندے ہی چرواہے ہوں گے۔

(۱۲۵) حدثنا	عبدان	انا	عبدالله	عن	یونس	عن	الزهری	اخبرنی	ابن	المسیب
بیان کیا ہم سے عبدان نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھے ابن مسیب نے										
سمع	اباهریرةؓ	قال	سمعت	رسول	الله ﷺ	یقول	بینما	انا	نائم	
انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا دریں اثنا کہ میں نیند میں تھا کہ										
رأیتنی	علی	قلیب	علیها	دلو	فنزعت	منها	ما	شآء	الله	
میں نے اپنے آپ کو کنویں پر دیکھا جس پر ڈول تھا تو میں نے اس (کنویں) میں سے (پانی) کھینچا جس قدر اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا										
ثم	اخذها	ابن	ابی	قحافة	فنزع	منها	ذنوبا	او	ذنوبین	
پھر اس (ڈول) کو ابن ابو قحافہ نے لے لیا تو انہوں نے (بھی) اس (کنویں) سے ایک ڈول یا دو ڈول کی مقدار لیا										

وفی نزعه ضعف والله یغفر له ضعفه ثم استحالت غربا
اوران کے (پانی) نکالنے میں کمزوری تھی اور اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری پر ان سے درگزر فرمائے پھر وہ (ڈول) بہت بڑا ہو گیا
فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقریا من الناس
تو اس کو عمر بن خطابؓ نے لے لیا سو میں نے کسی قوی سے قوی آدمی کو نہیں دیکھا
ینزع نزع عمرؓ حتی ضرب الناس بعطن
جو (پانی) نکالتا ہو عمرؓ کے کھینچنے کی طرح یہاں تک کہ لوگوں نے سیراب کر کے اونٹوں کو بٹھا دیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ نے فضائل میں حرملہ بن یحییٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

عبدان:......عبداللہ بن عثمان۔

قلیب:......وہ کنواں جس کی منڈیر نہ باندھی گئی ہو۔

والله یغفر له ضعفه:......اس میں کسی تنقیص یا ذنب کی طرف اشارہ نہیں۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ متکلم کے تکیہ کلام کے قبیل سے ہے جس کا کوئی مفہوم نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قرب وفات کی طرف اشارہ ہے۔ بعض نے کہا اس میں قلت فتوحات کی طرف اشارہ ہے جس کی وجہ مدت خلافت کی قلت ہے۔ مغفرت کا مقصد ان پر قلت فتوحات کی ملامت کو دفع کرنا ہے۔

فاستحالت غربا:......غرب۔ بڑا ڈول۔

عبقری:......ہر چیز کا کامل درجہ یعنی جو اپنے کمال میں انتہا کو پہنچ جائے اسکو عبقری کہتے ہیں۔ یہاں مراد حضرت عمرؓ کا کمال طاقت میں بیان کرنا ہے۔

بعطن:......اونٹوں کے بٹھلانے کی جگہ۔ اس خواب میں حضور ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کی ولایت وخلافت کی خبر دی گئی ہے۔

(۱۲۶) حدثنا محمد بن مقاتل انا عبدالله انا موسیٰ بن عقبة عن سالم بن عبدالله
بیان کیا ہم سے محمد بن مقاتل نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم بن عبداللہ سے
عن عبدالله بن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ من
انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے
جر ثوبه خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیمة
تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا ٹخنوں سے نیچے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا

فقال ابوبکر ان احد شقی ثوبی یسترخی الا ان اتعاهد ذلک منه
توابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا تحقیق میرے کپڑے کا ایک کنارہ لمبا ہو جاتا ہے مگر یہ کہ میں اس کو اچھی طرح باندھ لوں اپنے کپڑے سے
فقال رسول الله ﷺ انک لست تصنع ذلک خیلاء قال موسی قلت لسالم
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق آپ ایسا تکبر کی وجہ سے نہیں کرتے۔ موسیٰ نے کہا میں نے سالم سے عرض کیا کہ
اذکر عبدالله من جرّ ازاره قال لم اسمعه ذکر الا ثوبه
کیا عبداللہ بن عمرؓ نے من جرّ ازارہ بھی ذکر فرمایا تھا تو انہوں نے کہا میں نے ان کو ذکر کرتے نہیں سنا مگر من جرّ ثوبه

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب اللباس میں اور کتاب الادب میں بھی لائے ہیں۔ امام ابوداؤد نے لباس میں قعنبیؒ سے اور امام نسائیؒ نے زینۃ میں علیؒ بن حجر سے لائے ہیں۔

من جرثوبه خیلاء:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں ای کبرا و تبخترا یعنی تکبر اور اکڑ کے طور پر اپنے کپڑے کو گھسیٹنا۔

لم ینظر الله الیه:...... یہ مجاز ہے رحمت سے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہیں کرتے۔ اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا کہ ایک طرف سے میرا کپڑا ڈھیلا ہو کر نیچے ہو جاتا ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپ خیلاء میں سے نہیں ہیں۔

قال موسٰی قلت سالم اذکر:...... ذکر فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے ا ہمزہ استفہام ہے۔ ذکر کا فاعل عبداللہ ہے معنی ہوگا کہ راوی (موسیٰ) کہتے ہیں کہ میں نے سالمؒ سے کہا کہ کیا عبداللہؓ نے جر ازارہ کہا تو عبداللہ بن مبارکؒ نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ثوبه کہا۔

فائدہ:...... اسبال کی نہی ازار کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر کپڑے کے ساتھ عام ہے۔ چنانچہ ابوداؤد شریف کی روایت اس کی تائید کرتی ہے عن ابن عمرؓ عن النبی ﷺ قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامة من جر منها شیا خیلاء لم ینظر الله الیه یوم القیامة[1]

مسئلہ:...... امام شافعیؒ نے تصریح کی ہے کہ حرمت خیلاء کے ساتھ ہے اگر خیلاء نہیں ہے تو اسبال مکروہ تنزیہی ہے عالمگیری میں جزئیہ ہے اسبال الرجل ازاره اسفل من الکعبین ان لم یکن للخیلاء ففیه کراهة تنزیهية۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک نفس جر (کپڑے کا لٹکانا اور گھسیٹنا) مکروہ ہے چاہے استکبار ہو یا نہ ہو اور یہ رعایت حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے خاص ہے۔[2]

---

[1] (ابوداؤد شریف ص ۲۱۲ ج ۲ باب فی قدر موضع الازار) [2] فیض الباری ص ۹۳ ج ۴

(۱۶۷) حدثنا ابو الیمان انا شعیب عن الزهری اخبرنی حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف
ہمیں ابوالیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں شعیب نے زہری سے خبر دی کہا مجھے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی
ان اباھریرۃ قال سمعت رسول اللہ یقول من انفق زوجین من شئی من الاشیاء
تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص نے اشیاء میں سے کسی شئی کا جوڑا
فی سبیل اللہ دعی من ابواب یعنی الجنۃ یا عبداللہ ھذا خیر
اللہ کے لئے خرچ کیا تو وہ کئی دروازوں سے پکارا جائے گا یعنی جنت کے کہ اے عبداللہ یہ نیکی (کا دروازہ) ہے
فمن کان من اھل الصلوٰۃ دعی من باب الصلوٰۃ ومن کان من اھل الجھاد
تو جو شخص نماز ادا کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے پکارا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا
دعی من باب الجھاد ومن کان من اھل الصدقۃ دعی من باب الصدقۃ
اس کو باب الجہاد سے پکارا جائے گا اور جو شخص صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ سے پکارا جائے گا
ومن کان من اھل الصیام دعی من باب الصیام باب الریان فقال ابوبکر
اور جو شخص روزہ داروں میں سے ہوگا وہ باب الصیام یعنی باب الریان سے پکارا جائے گا تو ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا
ما علی ھذا الذی یدعی من تلک الابواب من ضرورۃ
نہیں ہے ضرورت اس بات کی کہ ایک ایک مخصوص دروازے سے پکارا جائے
وقال ھل یدعی منھا کلھا احد یا رسول اللہ
اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جسے تمام دروازوں سے پکارا جائے
فقال نعم وارجو ان تکون منھم یا ابابکر
تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور میں امید کرتا ہوں کہ تو ان میں سے ہوگا اے ابوبکر

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث بخاری شریف، کتاب الصوم، باب الریان الصائمین میں گزر چکی ہے۔[1]

من تلک الابواب من ضرورۃ:...... مقصود بہشت میں داخلہ ہے جس دروازے سے بھی داخل ہو جائے مقصود حاصل ہو جائے گا۔ لیکن تکریم یہ ہے کہ سب دروازوں سے پکارا جائے۔

من باب الصیام ای باب الریان:...... باب الریان یہ بدل ہے باب الصیام سے یہ تخصیص اس بات کا تقاضہ نہیں کرتی کہ وہ شخص دوسرے اعمال نہیں کرتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ یہ عمل ترجیحی طور پر کرتا ہے (اگر چہ دوسرے

---

[1] بخاری شریف ص ۲۵۴ ج ۱

اعمال بھی کرتا ہے) اسی پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا کہ اکیلے اکیلے دروازے سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت نہیں کسی دروازے سے بھی داخل ہو تو کوئی ضرر نہیں، کیا کوئی سب دروازوں سے بھی بلایا جائے گا حضور ﷺ نے جواب دیا کہ نعم وارجوان تکون منہم یا ابا بکر گویا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہر عمل میں خصوصیت رکھتے تھے۔

یا عبداللہ ہذا خیر:...... اے اللہ کے بندے یہ نیکی کا دروازہ ہے، یہاں خیر (اسم تفضیل) افضل کے معنی میں ہے

جنت کے دروازے:...... جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور حدیث الباب میں چار کا ذکر ہے۔

۱۔باب الصلوٰۃ ۲۔باب الجہاد ۳۔باب الصدقۃ ۴۔باب الصیام، باب الریان۔

اور دوسرے چار دروازے یہ ہیں: ۵۔باب الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ۶۔باب الایمن ۷۔باب الذکر۔۸باب الحج۔ بعض کے قول سے ایسے ہی معلوم ہوتا ہے۔(عمدۃ القاری ص ۱۸۳ ج ۱۶)

(۱۶۸)حدثنا اسمعیل بن عبداللہ ثنی سلیمٰن بن بلال عن ہشام بن عروۃ
بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے کہا مجھے حدیث بیان کی سلیمٰن بن بلال نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے
قال اخبرنی عروۃ بن الزبیرؓ عن عائشۃؓ زوج النبی ﷺ ان رسول اللہ ﷺ مات
کہا خبر دی مجھے عروہ بن زبیرؓ نے انہوں نے حضرت عائشہؓ زوجہ محترمہ نبی اکرم ﷺ سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ رحلت فرما گئے
وابوبکر بالسنح قال اسمعیل یعنی بالعالیۃ فقام عمرؓ یقول
اور ابوبکر صدیقؓ مقام سنح میں تھے۔اسمٰعیل نے کہا (سنح) مدینہ طیبہ کا بالائی علاقہ ہے تو حضرت عمرؓ نے کھڑے ہو کر فرمانا شروع کر دیا کہ
واللہ مامات رسول اللہ ﷺ قالت وقال عمرؓ
اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے رحلت نہیں فرمائی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اور حضرت عمرؓ نے فرمایا
واللہ ماکان یقع فی نفسی الاذاک
اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم کہ میرے دل میں نہیں آتا تھا مگر وہی (عدم موت رسول اللہ ﷺ)
ولیبعثنہ اللہ فلیقطعن ایدی رجال وارجلہم فجآء ابوبکرؓ
اور البتہ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اٹھائے گا تو وہ ضرور لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ آگئے
فکشف عن رسول اللہ ﷺ فقبلہ فقال
تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ (کے رخ انور) سے (کپڑا) ہٹایا تو انہوں نے ان کو بوسہ دیا پھر انہوں نے فرمایا کہ
بابی انت وامی طبت حیا ومیتا والذی
میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کہ آپ ﷺ زندگی میں بھی پاکیزہ تھے اور موت کے بعد بھی۔اور قسم ہے اس ذات کی

نفسی بیدہ لا یذیقک اللہ الموتتین ابدا ثم خرج

جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو کبھی بھی دو موتیں نہیں چکھائے گا پھر باہر تشریف لے گئے

فقال ایھا الحالف علی رسلک فلما تکلم ابوبکرؓ جلس عمرؓ

تو فرمایا اے قسم کھانے والے اپنی جگہ پر ٹھہر جاؤ سو جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے خطاب فرمانا شروع فرمایا تو حضرت عمرؓ بھی بیٹھ گئے

فحمداللہ ابوبکرؓ واثنی علیہ وقال الا من کان یعبد محمدا

ابوبکر صدیقؓ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمانے کے بعد فرمایا کہ خبردار جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا

فان محمد ﷺ قد مات ومن کان یعبد اللہ فان اللہ حی لایموت

تو بے شک تحقیق محمد ﷺ وفات پاگئے اور جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا تو بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہیں فوت نہیں ہوں گے

وقال اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ وقال وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اور یہ آیت مبارکہ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ پڑھی اور یہ آیت مبارکہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ

اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْئًا وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشّٰکِرِیْنَ (بھی) تلاوت فرمائی

قال فنشج الناس یبکون قال واجتمعت الانصار

کہا اس (اسمٰعیل) نے کہ ہچکیاں بندھ گئیں لوگوں کی روتے روتے، کہا اس (اسمٰعیل) نے اور حضرات انصار جمع ہو گئے

الی سعد بن عبادۃؓ فی سقیفة بنی ساعدة فقالوا منا امیر

سقیفۂ بنو ساعدہ میں حضرت سعد بن عبادہؓ کے پاس تو انہوں (حضرات انصار) نے کہا کہ ایک امیر ہم میں سے ہوگا

ومنکم امیر فذھب الیھم ابوبکرؓ وعمر بن الخطابؓ وابو عبیدة بن الجراحؓ

اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ ان کی طرف گئے

فذھب عمرؓ یتکلم فاسکتہ ابوبکرؓ وکان عمرؓ یقول واللہ

تو حضرت عمرؓ گفتگو فرمانے لگے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو چپ کرا دیا اور حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے اللہ کی قسم

ما اردت بذلک الا انی قد ھیأت کلاما قد اعجبنی

اس تقریر (گفتگو) سے میرا ارادہ کوئی نہیں تھا سوائے اس کے کہ میں نے ایک کلام تیار کی تھی جو مجھے اچھی لگی

خشیت ان لا یبلغه ابوبکرؓ ثم تکلم ابوبکرؓ

مجھے خوف تھا کہ شاید حضرت ابوبکر صدیقؓ (اسی کلام کو) نہیں پہنچ سکیں گے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے گفتگو فرمائی

فتکلم ابلغ الناس فقال فی کلامه

اس حال میں کہ انہوں نے لوگوں میں سے زیادہ بلیغ گفتگو فرمائی تو انہوں نے اپنی گفتگو (تقریر) میں فرمایا

نحن الامراء وانتم الوزراء فقال حباب بن المنذر لا والله لا نفعل

ہم امراء ہیں اور تم وزراء تو حباب بن منذر ؓ نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم (ایسا) نہیں کریں گے

منا امیر ومنکم امیر فقال ابوبکرؓ لا

(بلکہ) ہم میں سے ایک امیر ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا نہیں (ایسا نہیں ہوگا)

ولکنا الامرآء وانتم الوزراء هم اوسط العرب دارا

اور لیکن ہم امیر ہوں گے اور تم وزراء ہوگے۔ وہ (قریش) عرب (والوں میں سے) افضل ہیں گھر کے لحاظ سے

واعربهم احسابا فبایعوا عمرؓ او اباعبیدة بن الجراحؓ

اور ان میں (عرب والوں) سے ازروئے حسب کے ظاہر (مشہور) ہیں تو تم عمرؓ یا ابوعبیدہؓ بن جراح کی بیعت کرلو

فقال عمرؓ بل نبایعک انت فانت سیدنا وخیرنا

تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ (نہیں) بلکہ ہم آپ کی (ہی) بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم سے بہت زیادہ نیک ہیں

واحبنا الی رسول الله ﷺ فاخذ عمرؓ بیده

اور (اسی طرح) حضرت رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب تھے سو حضرت عمرؓ نے آپ کا دست مبارک پکڑا

فبایعه وبایعه الناس فقال قائل قتلتم سعد بن عبادة

توان کی بیعت کی اور لوگوں (انصار ومہاجرین) نے بھی ان کی بیعت کی۔ کسی کہنے والے نے کہا کہ تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کردیا

قال عمر قتله الله ٥ وقال عبدالله بن سالم

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو قتل کیا (یا اللہ تعالیٰ اسے قتل کرے)۔ اور عبداللہ بن سالم نے کہا

عن الزبیدی قال عبدالرحمن بن القاسم اخبرنی القاسم ان عائشة قالت شخص بصر النبی ﷺ

وہ زبیدی سے کہا عبدالرحمن بن قاسم نے کہ قاسم نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی ﷺ کی آنکھ اوپر کی طرف دیکھنے لگی

ثم قال فی الرفیق الاعلی ثلثا وقص الحدیث قالت فما کانت

پھر فرمایا فی الرفیق الا علی تین مرتبہ اور انہوں نے حدیث بیان فرمائی انہوں نے فرمایا کہ سو نہیں تھے

من خطبتهما من خطبة الا نفع الله بها

ان دونوں حضرات کے خطبوں میں سے بعض ایسے خطبے مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے ذریعے (مسلمانوں کو) نفع پہنچایا

لقد	خوف	عمر	الناس	وان	فيهم	لنفاقا
البتہ تحقیق حضرت عمرؓ نے لوگوں کو ڈرایا اور بیشک ان لوگوں میں سے (کچھ میں) البتہ نفاق تھا						
فردهم	الله	بذلك	ثم	لقد	بصر	ابوبكر	الناس	الهدى
تو اللہ تعالیٰ نے ان کو خطبہ کی وجہ سے رد کرکے رکھا پھر البتہ تحقیق حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں کو ہدایت کی طرف راہنمائی فرمائی						
وعرفهم	الحق	الذى	عليهم	وخرجوا	به	يتلون
اور ان کو اس حق کی معرفت کروائی جس پر وہ تھے اور لوگ اس (حق) کے ساتھ باہر تشریف لے گئے تلاوت فرماتے ہوئے						
وَمَا مُحَمَّدٌ	اِلَّا رَسُوْلٌ	قَدْ خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	الي	الشَّاكِرِيْن
اور نہیں ہیں محمد ﷺ مگر ایک رسول (ﷺ) تحقیق آپ سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے اللہ تعالیٰ کے قول شاکرین تک						

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ابو عبیدہؓ بن الجراح:......نام: عامرؓ بن عبداللہ بن جراح اٹھارہ ہجری، طاعون عمواس میں انتقال ہوا۔

عبدالرحمن بن قاسم:......نام، عبداللہ بن قاسم بن محمد ہے۔

السنح:......سین کے ضمہ اور نون کے سکون کے ساتھ ہے۔ اور یہ عوالی مدینہ میں ایک جگہ ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی رہائش تھی۔ بنو حارث بن خزرج کے مکانات اور جگہیں یہیں تھیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی پیدائش بھی یہیں ہوئی تھی۔ آپ نے اس جگہ رہائش اُس وقت اختیار کی تھی جب آپ نے خارجہ انصاریہ کی لڑکی سے شادی کی تھی۔

آپؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ بھی عوالی میں آپ کے ساتھ تھیں اور یہ جگہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاصلہ پر ہے۔

فقبله:......حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے اور حضور ﷺ کو بوسہ دیا۔ اس سے تقبیل میت کا جواز ثابت ہوا۔ اور اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور ﷺ کے وصال کا اعلان کیا۔ اس سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی شان علمی کی زیادتی حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہؓ پر ثابت ہوئی نیز اس سے دوسرے صحابہ سے زیادہ حلم اور حوصلہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اس کے برعکس حضرت عمرؓ پر محبت کا غلبہ اور فراق کی دہشت غالب ہوگئی جس کی بناء پر وہ اپنے حوصلہ میں نہ رہ سکے۔

لا يذيقك الله الموتتين:......یہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کرنے کی تمہید ہے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کہہ رہے تھے کہ حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھائیں گے یعنی بیدار کریں گے اور جو موت کے قائل ہیں ان کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔ چنانچہ اس کے بعد یہ کہنا **ايها الحالف على رسلك** ۔اے قسمیں کھانے والے اطمینان سے رہ، دلیل ہے کہ حضرت عمرؓ کی بات کو رد کرنا مقصود ہے کہ حضور ﷺ کو اس موت کے بعد کوئی موت

نہیں آئے گی بلکہ قبر مبارک میں حیات مستمرہ رہے گی۔

سوال:...... حضرت عمرؓ کے لئے یہ قسم کھانا کیسے جائز ہوا کہ حضور ﷺ کی وفات نہیں ہوئی؟

جواب:...... حضرت عمرؓ یا اپنے اجتہاد کی بناء پر کہہ رہے تھے کیونکہ ان کا گمان یہ تھا کہ حضور ﷺ بے ہوش ہوئے ہیں[1]

فنشج الناس:...... نشیج وہ آواز ہے جو رونے والے کو رونا روکنے کے وقت میں لاحق ہوتی ہے جیسے کہ بچہ جب رونے کو روکتا ہے تو اس کی آواز سینہ میں رکتی ہے۔ عبارت کا ترجمہ ہوگا۔ لوگ رونے لگ گئے بوجہ ان کے یقین کر لینے کے کہ حضور ﷺ وفات پا گئے ہیں۔

فائدہ:...... اس سے کسی کی موت اور فراق پر نفس بکاء کا جواز ثابت ہوا اور ممانعت نوحہ کی ہے جس میں کہ زبان سے میت کی جھوٹی تعریفیں بیان کی جاتی ہیں۔

واجتمعت الانصار:...... حضرت سعد بن عبادہؓ خزرجی ہیں یہ بنو ساعدہ کے نقیب تھے تمام مشاہد میں حاضر رہے اور انصار کا جھنڈا اٹھانے والے تھے مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے قبیلے کے سردار تھے۔

سقیفہ:...... یہ مسقف (چھپرنما) جگہ تھی اور یہ انصار کا دار الندوہ تھا (وہاں مشورہ کرتے تھے)۔ انصار وہاں پر جمع ہو گئے اور انہوں نے اعلان کیا کہ **منا امیر ومنکم امیر**۔ ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے ہوگا تو حضرت عمرؓ نے کلام کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو چپ کرا دیا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کلام کی اور بہت بلیغ کلام فرمائی اور اپنی کلام کے دوران فرمایا **نحن الامراء وانتم الوزراء**۔ حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئے وہ بھی بڑے زورآور تھے اور بدری تھے۔ انہوں نے کہا کہ **منا امیر ومنکم امیر** حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم امراء اور تم وزراء اور یہ قریش درمیان عرب ہے رہائش کے لحاظ سے لہٰذا تم حضرت عمر رضی اللہ عنہ یا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیعت کرلو۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ ہمارے سردار ہیں آپ ہمارے افضل ہیں اور ہمارے رسول ﷺ کے زیادہ محبوب ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی پھر دوسرے لوگوں نے بیعت کی۔ مسند احمد میں ایک روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں فرمایا کہ ہم مہاجرین کی جماعت پہلے اسلام لانے والے ہیں، ہم آپ ﷺ کا قبیلہ ہیں اور ہم رشتہ دار ہیں اور عرب درست نہیں ہو سکتے مگر قریش کے آدمی سے پس لوگ قریش کے تابع ہیں اور تم ہمارے بھائی ہو اللہ کی کتاب میں اور ہمارے شریک ہو اللہ تعالیٰ کے اس دین میں اور تمام لوگوں سے زیادہ ہمیں محبوب ہو اور تم زیادہ حقدار ہو رضا بالقضاء کے اس لئے تم اپنے بھائیوں کی

---

[1] تیسیر القاری جلد ۳ ص ۳۴۳

فضیلت تسلیم کرو اور ان سے نیکی میں حسد نہ کرو پھر حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ان شئتم کررناها جزعة یعنی اگر تم چاہو تو ہم لڑائی کے لئے تیار ہیں چنانچہ بہت باتیں شروع ہو گئیں قریب تھا کہ ان میں لڑائی ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا (بیعت کیلئے) مسند احمد کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے سعد تم جانتے ہو کہ حضور ﷺ نے فرمایا حالانکہ آپ بیٹھے تھے قریش ولاة هذا الامر تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا صدقت۔

علامہ کرمانیؒ نے فرمایا کہ انصار کا کہنا منا امیر و منکم امیر یہ عرب کی عادت کے مطابق تھا جو ان میں جاری تھی کہ ہر قبیلے کا سردار انہیں میں سے ہوتا تھا جب ان کو یقین ہو گیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا الائمة من قریش تو انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لی۔

ولکنا الا مراء وانتم الو زراء...... ہم امراء ہیں اور تم وزراء ہو یعنی قریش سے امیر ہوگا اور اس کے وزیر انصار ہوں گے۔

فقال قائل قتلتم سعد بن عبا دة:...... قتل کر دیا تم نے تو سعد بن عبادہؓ کو۔ یہ کنایہ ہے اعراض اور رسوائی سے اس لئے کہ وہ امیدوار خلافت ہو کر آئے تھے لیکن ان کی رائے کو کسی نے ترجیح نہیں دی اس لئے قائل نے کہا کہ تم نے قتل کیا یعنی ان کی رائے کو ختم کر دیا۔

قتله الله:...... (۱) حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ قتله الله 'اللہ نے انہیں قتل کیا مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عمرؓ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ خلیفہ نہ ہونا اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقدر کر دیا ہے۔

(۲) یا یہ بد دعا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے تخلف کی وجہ سے اللہ ان کو قتل کر دے۔

فتح الباری، مجمع البحار میں ہے کہ وہ بیعت میں تخلف کی وجہ سے شام تشریف لے گئے اور پھر واپس نہیں آئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں وہیں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ مردہ پائے گئے کسی کو ان کی موت کا علم نہیں ہوا یہاں تک کہ کسی قائل کو کہتے سنا گیا نحن قتلنا سيد الخزرج سعد بن عبادة مقام حوران میں ۱۴ھ، ۱۵ھ کو وفات ہوئی[۱]۔ اسد الغابہ میں علامہ ابن سیرینؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ کو جنوں نے شہید کیا ہے اور شہادت کی اطلاع بھی جنوں نے خود دی تھی۔

حنفیہؒ کے نزدیک اجماع صحابہؓ قطعی ہے اور بعد والوں کا اجماع ظنی ہے اگر کسی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے استحقاق کا انکار کیا تو قطعی حکم کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہو جائے گا۔

سوال:...... حضرت سعد بن عبادہؓ کے بارے میں کیا کہو گے؟

---

[۱] اسد الغابہ ص ۲۹۳ ج ۲ مطبع لکھنؤ

جواب:...... انہوں نے استحقاق خلافت میں بحث نہیں کی یعنی انکار نہیں کیا بلکہ اپنا ہاتھ بیعت سے روک لیا۔

وقال عبد الله بن سالم:...... اس روایت کو تحدیث کے طریقے سے بیان نہیں کیا ممکن ہے کہ یہ کسی مجلس مذاکرہ میں سنی ہو اور پھر حضرت عائشہؓ کی دوسری سند سے حدیث کو بیان کیا۔

قالت فما کانت من خطبتهما من خطبة:...... فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبوں میں سے ہر ایک کے خطبے سے اللہ تعالیٰ نے نفع دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خوف دلایا اور جن کے دلوں میں نفاق تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو مٹا دیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خطبے نے ہدایت اور حق کی پہچان کرائی جس پر تمام لوگ یہ آیت مبارکہ پڑھتے ہوئے نکلے **وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل** منافق چاہتے تھے کہ مسلمانوں کی لاٹھی ٹوٹ جائے اور اس حادثے کی وجہ سے مسلمانوں میں افتراق ہو جائے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے نفاق کو سینوں میں لوٹا دیا جب کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جلال کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے خطبے سے یہ نفع دیا۔

فی الرفیق الاعلیٰ:...... مراد جنت ہے۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں رفیق، صدیق اور خلیط کی طرح بروزن فعیل ہے واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس سے مراد انبیاء علیہم السلام کی جماعت ہے جن کا مسکن اعلیٰ علیین ہے۔

(۱۲۹) حدثنا محمد بن کثیر انا سفین ثنا جامع بن ابی راشد ثنا ابو یعلیٰ عن محمد بن الحنفیة
بیان کیا ہم سے محمد بن کثیر نے کہا خبر دی ہمیں سفیان نے کہا بیان کیا ہم سے جامع بن ابو راشد نے بیان کیا ہم سے ابو یعلیٰ نے وہ محمد بن حنفیہ سے
قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی ﷺ
کہا انہوں نے میں نے اپنے والد گرامی سے عرض کیا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین کون ہیں
قال ابوبکرؓ قال قلت ثم من قال
انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیقؓ انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ پھر (کون افضل ہیں) انہوں نے فرمایا کہ
عمرؓ وخشیت ان یقول عثمانؓ قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین
حضرت عمرؓ اور میں ڈر گیا کہ اس سے کہ وہ کہہ دیں حضرت عثمانؓ میں نے عرض کیا کہ پھر آپ انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں ہوں مگر مسلمانوں میں سے ایک فرد

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة

سفیان:...... مراد سفیان ثوریؒ ہیں۔

ابویعلی:...... نام منذر بن یعلی ثوری کوفی ہے۔

الحنفیه:...... آپ کا پورا نام خولہ بنت جعفر بن قیس بن مسلمہ بن ثعلبہ بن یربوع بن ثعلبہ بن دوئل بن حنفیہ ہے۔ یمامہ سے قید کر کے لائے جانے والوں میں سے ایک آپ بھی تھیں۔

محمد بن الحنفیة:...... مراد حضرت علیؓ کے بیٹے جو حنفیہ نامی عورت سے ہیں اور ماں کی طرف منسوب ہیں جن کی کنیت ابو القاسم ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ حضور ﷺ کے بعد کون افضل ہیں تو کہا ابوبکرؓ میں نے کہا پھر کون؟ انہوں نے کہا عمرؓ میں اس خوف سے کہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے لیں کیونکہ ان کے گمان میں یہ تھا کہ حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ سے افضل ہیں تو میں نے کہا کہ پھر آپ افضل ہیں انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں اور ان کا یہ کہنا تواضع کی بناء پر ہوگا۔

افضل کون ہے؟

یہ بات اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک قطعی طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ افضل الامت حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر حضرت عمرؓ، ان کے بعد والوں میں پھر اختلاف ہوا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ میں سے افضل کون ہیں؟ جمہور اس بات پر ہیں کہ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ سے افضل ہیں اور امام مالکؒ سے مروی ہے کہ توقف کیا جائے اہلِ سنت والجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ افضلیت خلافت کی ترتیب پر ہے۔ بعض نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل قرار دیا ہے۔

وخشیت ان یقول:...... اور میں ڈر گیا کہ اس سے کہ وہ (ابا جان یعنی حضرت علیؓ) کہہ دیں حضرت عثمانؓ اس لئے میں نے ان سے پھر سوال نہیں کیا کہ کہیں وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہ فرمادیں۔

(۱۷۰) حدثنا قتیبة بن سعید عن مالک عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن ابیه
بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے
عن عائشةؓ انها قالت خرجنا مع رسول الله ﷺ فی بعض اسفاره
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ بے شک انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ بعض اسفار میں نکلے
حتی اذا کنا بالبیدآء او بذات الجیش انقطع عقدلی فاقام رسول الله ﷺ علی التماسه
یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش مقام پر تھے کہ میرا ہار گم ہوگیا تو حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے تلاش کرنے کے لئے ٹھہر گئے
واقام الناس معه ولیسوا علی ماء ولیس معهم مآء
اور لوگ بھی ان کے ساتھ مقیم ہو گئے اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا

فاتی	الناس	ابابکرؓ	فقالوا	الاتری
تو لوگ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا (عرض کیا) کہ کیا آپؓ نہیں دیکھ رہے کہ				

ماصنعت	عائشۃ	اقامت	برسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	وبالناس	معه
عائشہؓ نے کیا کیا ٹھہرا دیا انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے							

ولیسوا	علی	ماء	ولیس	معهم	ماء	فجآء	ابوبکرؓ
اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے							

ورسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	واضع	رأسه	علی	فخذی	قد	نام	فقال
اس حال میں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کو میری ران پر رکھ کر تحقیق سو چکے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ									

حبست	رسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	والناس	ولیسوا	علی	ماء	ولیس	معهم	مآء
تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو روک لیا اس حال میں کہ وہاں پانی نہیں تھا اور نہ ہی ان کے پاس پانی تھا										

قالت	فعاتبنی	وقال	ماشآء	الله	ان	یقول
انہوں نے فرمایا کہ ابوبکرؓ نے مجھے ڈانٹا اور مجھے وہ کچھ فرمایا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے چاہا کہ وہ فرمائیں						

وجعل	یطعننی	بیده	فی	خاصرتی	فلا	یمنعنی	من	التحرک
اور اپنے دست مبارک سے میرے پہلو میں چوکے لگانے لگ گئے تو مجھے حرکت کرنے سے کسی چیز نے نہیں روکا								

الا	مکان	رسول	الله	علی	فخذی	فنام	رسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	حتی	اصبح
مگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میری ران پر ہونے نے سو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیند فرمائی یہاں تک کہ صبح کی انہوں نے											

علی	غیر	مآء	فانزل	الله	ایة	التیمم	فتیمّموا
(اس جگہ) جہاں پانی نہیں تھا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیمم کی آیت مبارکہ نازل فرمائی یعنی فَتَیَمَّمُوا (الایة)							

فقال	اسیدؓ	بن	الحضیر	ما	هی	باوّل	برکتکم	یا	ال	ابی	بکرفقالت	عائشةؓ
سو اسید بن حضیر نے کہا کہ اے خاندان ابوبکر صدیقؓ یہ آپ لوگوں کی پہلی برکت نہیں ہے پس حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ												

فبعثنا	البعیر	الذی	کنت	علیه	فوجدنا	العقد	تحته
جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا کہ جس پر میں سوار تھی تو ہم نے ہار کو اس کے نیچے پایا							

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله ماهی باول برکتکم یاآل ابی بکرؓ۔

اور یہ حدیث کتاب التیمم کے شروع میں گزر چکی ہے۔[1]

بالبیدآء او بذات الجیش:...... بیدآء اور ذات الجیش مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان دو جگہوں کے نام ہیں۔

سوال:...... بیداء اور ذات الجیش تو آبادیاں ہیں اور پانی کی جگہیں ہیں پھر **ولیسوا علی ماء ولیس معهم ماء** کیسے کہا گیا؟

جواب:...... بیداء اور ذات الجیش مشہور مقامات تعارف کے لئے ذکر کیے گئے ہیں نہ یہ کہ ان جگہوں میں تھے۔

فعاتبنی:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مجھے ڈانٹا تو اس سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی بیٹی کو نکاح کرنے کے بعد بھی تادیب کر سکتا ہے۔

الا مکان رسول اللہ ﷺ:...... مگر حضرت رسول اللہ ﷺ کے میری ران پر ہونے نے کہ میں نے بالکل حرکت نہ کی کہ مبادا حضرت رسول اللہ ﷺ بیدار نہ ہو جائیں۔

فانزل اللہ آیة التیمم:...... آیت تیمم سے مراد سورۃ مائدہ کی آیت ہے اس لئے کہ اس کا نام آیت تیمم رکھا جاتا ہے اور جو آیت سورۃ نساء میں ہے اس کا نام آیت وضوء ہے۔ آیت تیمم کون سی ہے؟ اس میں اختلاف ہوا ہے کہ آیت تیمم سے مراد سورۃ نساء والی آیت ہے یا سورۃ مائدہ والی آیت۔ تو امام بخاریؒ کے نزدیک راجح سورۃ مائدہ والی آیت ہے اور بعض کے نزدیک سورۃ نساء والی آیت ہے۔ علامہ ابن عربی فرماتے ہیں **هذه داء معضلة لا دواء لها** (یہ مشکل بیماری ہے جس کا کوئی علاج نہیں) یعنی کسی کو ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

ماهی باول برکتکم یا آل بکرؓ:...... برکت کی نسبت حقیقۃً اللہ تعالیٰ ہی کی طرف کی جا سکتی ہے ورنہ مجازاً غیر اللہ کی طرف بھی نسبت جائز ہے جیسا کہ اس روایت میں حضرت اسید بن حضیرؓ آل ابی بکرؓ کی طرف برکت کی نسبت کر رہے ہیں اس لئے برکت کی نفی بالکلیہ غیر اللہ سے جائز نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ غیر اللہ کی طرف برکت کی نسبت جائز نہیں بدلیل قولہ تعالیٰ تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ[2] بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضے میں بادشاہی ہے اس لئے برکت کی نسبت غیر اللہ کی طرف جائز نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حقیقتاً نسبت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہوگی مجازاً غیر اللہ کی طرف بھی نسبت کر سکتے ہیں۔

(۱۷۱) حدثنا ادم بن ابی ایاس ثنا شعبة عن الاعمش قال سمعت ذکوان
بیان کیا ہم سے آدم بن ابو ایاس نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے ذکوان سے سنا
یحدث عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تسبوا اصحابی
وہ ابو سعید خدریؓ سے بیان فرمایا کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے صحابہؓ کو گالی مت دو

[1] الخیر الساری ج ۲ ص ۳۳۰ [2] (پارہ ۲۹ سورۃ الملک آیت ۱)

فلَوْ	ان	احدکم	انفق	مثل	احد	ذھبا	ما	بلغ	مداحدھم
کیونکہ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک مُد کے خرچ کرنے کے (ثواب) کو نہیں پہنچ سکتا									
ولا نصیفه تابعه جریر وعبدالله بن داؤد وابو معاویة ومحاضر عن الاعمش									
اور نہ ہی نصف مُد کے ثواب کو پہنچ سکتا ہے ان کی متابعت جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابومعاویہ اور محاضر نے حضرت اعمش سے روایت کرنے میں کی									

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ نے فضائل میں عثمان بن ابی شیبہؒ سے اور امام ابوداؤدؒ نے سنة میں مسددؒ سے اور امام ترمذیؒ نے مناقب میں حسن بن علی خلالؒ وغیرہ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن ہشامؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے سنة میں محمد بن صباحؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

قال رسول الله ﷺ لا تسبوا اصحابی:...... بظاہر یہ خطاب بعد والوں کو ہے اور ان کو بمنزل موجود فرض کر کے خطاب کیا گیا ہے علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اس کا خطاب صحابہ کو ہے مراد اصحابی سے مخصوص صحابہ ہیں جو مخاطبین، سابقین ہیں اسلام میں۔

حدیث کا شانِ ورود:...... شانِ ورود اس حدیث کا یہ ہے کہ خالد بن ولیدؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ میں نزاع ہوا حضرت خالدؓ نے عبدالرحمن بن عوفؓ سے سخت کلامی کی اور حضرت خالد بن ولیدؓ متاخر الاسلام ہیں اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ متقدم الاسلام ہیں چنانچہ فرمایا لا تسبوا اصحابی۔

مسئلہ:...... سب صحابہؓ حرام ہے اور بہت بڑے گناہوں میں سے ہے اور جمہورؒ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے مرتکب کو تعزیر لگائی جائے گی۔ [۱] بعض مالکیہؒ کہتے ہیں کہ قتل کیا جائے گا اور الاشباہ والنظائر میں ہے کہ ہر کافر جو توبہ کرے اس کی توبہ قبول ہے مگر وہ جماعت جو نبی ﷺ اور شیخین کو گالی دینے کی وجہ سے کافر ہو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔ [۲] علامہ شامیؒ فرماتے ہیں کہ یہ مذہب مالکیہ کا ہے اور احنافؒ کے مذہب نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں قال ابو حنیفةؒ واصحابه من برئ من محمد او كذب به فهو مرتد حلال الدم الا ان يرجع. یعنی قبل التوبہ حلال الدم ہوگا اور اگر توبہ کرلے تو اس کی توبہ قبول کرلی جائے گی۔ [۳]

فلو ان احدکم انفق:...... صحابہ کرامؓ کی یہ فضیلت ان کی نیت کی سچائی اور اخلاص کی زیادتی کی وجہ سے ہے۔

مُد:...... میم کے ضمہ کے ساتھ ہے صاع کی چوتھائی، مُد ہے۔ امام شافعیؒ اور اہل حجاز کے نزدیک مد ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے اور امام اعظمؒ اور اہل عراق کے نزدیک دو رطلوں کے برابر ایک مُد ہوتا ہے۔

نصیفه:...... اس میں چار لغتیں ہیں ۱. نِصف (بکسر النون) ۲. نُصف (بضم النون) ۳. نَصف (بفتح النون) ۴. نصیف بروزن عشیر۔

[۱] (حاشیہ نووی مسلم شریف ص۳۱۰ ج۲) [۲] (الاشباہ والنظائر کتاب السیر ص۱۸۸) (مرقات شرح مشکوٰۃ ص۲۷۲ ج۱۱) [۳] (شامی ص۳۵۷ ج۶)

تابعه جریر:...... شعبہ راوی کی چار اشخاص نے متابعت کی ہے

۱۔جریرؒ ۲۔عبداللہ بن داوٗدؒ ۳۔ابو معاویہؒ ۴۔محاضرؒ

مطابقة الحديث للترجمة:......(۱) یہ حدیث بالخصوص حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت پر دال نہیں اس لئے یہ بظاہر ترجمۃ الباب کے مطابق نہیں مگر چونکہ سب صحابہ میں سے حضرت ابوبکرؓ پر سب کرنے کو اغلظ اور اشد قرار دیا گیا ہے اس لئے اس کا گناہ بھی سب سے زیادہ ہوگا پس اسی وجہ سے یہ روایت حضرت ابوبکرؓ کی فضیلت پر دال ہے۔

(۲) لا تسبوا اصحابی کا مصداق حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں اس پر استدلال بالاولویت ہے اس لئے کہ صحابی کا مصداق ابوبکر صدیق بنص قطعی ہیں اور لاتسبوا کے ساتھ انفاق مال کا ذکر یہ اقرب اشارہ ہے کہ مراد حضرت ابوبکرؓ ہی ہیں اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کا کل مال خرچ کرنا معروف ہے۔

(۱۷۲) حدثنا محمد بن مسکین ابو الحسن ثنی یحییٰ بن حسان ثنا سلیمٰن
بیان کیا ہم سے محمد بن مسکین ابو الحسن نے کہا بیان کیا مجھ سے یحیٰ بن حسان نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمن نے
عن شریک بن ابی نمر عن سعید بن المسیب اخبرنی ابو موسیٰ الاشعریؓ انه
انہوں نے شریک بن ابو نمر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہا خبر دی مجھے ابو موسی اشعریؓ نے کہ انہوں نے
توضا فی بیته ثم خرج فقلت لالزمن رسول الله ﷺ و لا کونن معه یومی هذا
اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر آئے تو میں نے سوچا میں آج کا دن رسول اللہ ﷺ کی معیت اختیار کروں گا اور البتہ اپنا آج کا دن ان کے ساتھ رہوں گا
قال فجآء المسجد فسأل عن النبی ﷺ
انہوں (راوی یا حضرت ابوموسی اشعری) نے کہا کہ وہ (حضرت ابوموسی اشعری) مسجد میں آگئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں معلومات لیں
فقالوا خرج وَوَجَّهَ هٰهُنا
تو لوگوں (حضرات صحابہ جو اس وقت مسجد میں تھے) نے کہا کہ باہر تشریف لے گئے ہیں اور اس طرف متوجہ ہوئے ہیں
فخرجت علی اثره اسأل عنه
تو ان کے (نشان) قدم پر میں چل پڑا۔ میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں معلومات حاصل کرتا رہا
حتی دخل بئر اریس فجلست عند الباب وبابها من جرید
یہاں تک کہ بیر اریس تشریف لے گئے تو میں (اس کے) دروازے کے پاس بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ کھجور کی شاخ سے بنا ہوا تھا
حتی قضی رسول الله ﷺ حاجته فتوضأ فقمت الیه
حتی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنی حاجت پوری کر لی تو آنحضرت ﷺ نے وضو کیا پس میں ان کی خدمت میں کھڑا ہو گیا

فاذا هوجالس علی بئر اریس وتوسط قفها وکشف عن ساقیه
اچانک آپ اریس نامی کنویں پر تشریف فرما تھے اور ٹیک لگائی تھی اس کی منڈیر سے اور اپنی پنڈلیوں پر سے (کپڑا) ہٹایا ہوا تھا
ودلا هما فی البئر فسلمت علیه ثم انصرفت فجلست عند الباب
اور انکو کنویں میں لٹکا رکھا تھا تو میں نے سلام عرض کیا پھر میں پلٹ آیا (واپس آکر) دروازے کے پاس بیٹھ گیا
فقلت لاکونن بواب رسول الله ﷺ الیوم فجآء ابوبکر
تو میں نے اپنے جی میں کہا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا۔ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے آئے
فدفع الباب فقلت من هذا فقال ابوبکر فقلت علی رِسْلک
تو انہوں نے دروازہ کو کھٹکھٹایا تو میں نے عرض کیا کہ کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابوبکر تو میں نے عرض کیا کہ آپ ٹھہر جایئے
ثم ذهبت فقلت یارسول الله هذا ابوبکر یستاذن
پھر میں گیا تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ ابوبکر صدیقؓ (اندر آنے کی) اجازت طلب کررہے ہیں
فقال ائذن له وبشره بالجنة فاقبلت
تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت (بھی) دے دو پھر میں متوجہ ہوا (واپس ہوا)
حتی قلت لابی بکرؓ ادخل ورسول الله یبشرک بالجنة
یہاں تک کہ میں نے ابوبکرؓ سے کہا کہ داخل ہو جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں
فدخل ابوبکر فجلس عن یمین رسول الله ﷺ معه فی القف
سو حضرت ابوبکر صدیقؓ اندر تشریف لے آئے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کے دائیں طرف ان کے ساتھ منڈیر پر بیٹھ گئے
ودلی رجلیه فی البئر کما صنع النبی ﷺ وکشف عن ساقیه
اور انہوں نے (بھی) اپنے پاؤں کو کنویں میں لٹکا لیا جیسے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے لٹکا رکھے تھے اپنی پنڈلیوں سے کپڑا ہٹالیا
ثم رجعت فجلست وقد ترکت اخی یتوضأ ویلحقنی فقلت
پھر میں واپس لوٹا اور تحقیق میں نے اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑا تھا اور وہ ملنا چاہتا تھا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ
ان یرد الله بفلان یرید اخاه خیرا یات به
اگر اللہ تبارک وتعالیٰ فلاں کے ساتھ ان کی مراد اپنا بھائی تھا بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اس کو لے آئیں
فاذا انسان یحرک الباب فقلت من هذا فقال عمرؓ بن الخطاب فقلت
تو اچانک ایک انسان نے دروازہ کھٹکھٹایا تھا سو میں نے عرض کیا کہ یہ کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب تو میں نے عرض کیا

علی رسلک ثم جئت الی رسول الله ﷺ فسلمت علیه
آپ (ذرا) ٹھہر جائیں پھر میں حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا
فقلت هذا عمر بن الخطاب یستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة
پھر میں نے کہا حضرت عمر بن خطابؓ اجازت طلب فرما رہے ہیں سو انہوں نے فرمایا کہ ان کو اجازت دے دو اور ان کو جنت کی بشارت (بھی) دیدو
فجئت وقلت ادخل وبشرک رسول الله ﷺ بالجنة
یہاں تک کہ میں نے عمرؓ سے کہا کہ داخل ہو جائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں
فدخل فجلس مع رسول الله ﷺ فی القف عن یساره ودلی رجلیه فی البئر
تو وہ داخل ہو گئے سو وہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ منڈیر پر بائیں طرف تشریف فرما ہو گئے اور انہوں نے بھی اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لئے
ثم رجعت فجلست فقلت ان یرد الله بفلان خیرا یأت به
پھر میں واپس آ کر بیٹھ گیا تو میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ بھی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اس کو لے آئیں
فجآء انسان یحرک الباب فقلت من هذا فقال عثمان بن عفان
تو ایک انسان آئے کہ وہ دروازے کو حرکت دے رہے ہیں میں نے عرض کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا عثمان بن عفان
فقلت علی رسلک وجئت الی النبی ﷺ فاخبرته
تو میں نے عرض کیا کہ آپ اپنی جگہ ٹھہر جائیں اور میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا سو میں نے ان کو خبر دی
فقال ائذن له وبشره بالجنة علی بلوی تصیبه
سو انہوں نے فرمایا کہ آپ ان کو اجازت دے دیں اور ان کو ایک مصیبت پر جنت کی بشارت دے دو جو ان کو پیش آئے گی
فجئته فقلت له ادخل وبشرک رسول الله ﷺ بالجنة
تو میں ان کے پاس آیا سو میں نے ان سے عرض کیا آپ اندر تشریف لے آئیں اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے
علی بلوی تصیبک فدخل فوجد القف قد ملئ
ایسی مصیبت پر جو آپ کو پیش آئے گی سو وہ اندر تشریف لے آئے تو انہوں نے منڈیر کو پایا کہ تحقیق وہ پر ہو گئی ہے
فجلس وجاهه من الشق الآخر قال شریک
تو ان کے سامنے دوسری طرف تشریف فرما ہو گئے کہا شریک نے کہ
قال سعید بن المسیب فاولتها قبورهم
سعید بن مسیبؒ نے کہا کہ میں نے اس کی ان کی قبروں سے تاویل کی (کہ ان حضرات کی قبور مبارکہ اس ہیئت پر ہوں گی)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو فتن میں سعیدؒ بن ابی مریم سے لائے ہیں۔اور امام مسلمؒ نے فضائل میں محمدؒ بن مسکینؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ابو موسیٰ اشعریؓ:...... نام عبداللہ بن قیس ہے۔

وَجَّهَ:...... توجہ سے بمعنی متوجہ ہوا۔صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف۔

خرج هٰهُنَا:...... حضور ﷺ کے بارے میں اطلاع دی کہ آپ ﷺ اس طرف گئے ہیں۔

اريس:...... یہ مدینہ منورہ میں ایک معروف باغ کا نام ہے۔اگر لفظ اریس کو علم بنایا جائے تو یہ علمیت اور تانیث کی وجہ سے غیر منصرف کہلائے گا۔اور یہ جگہ قباء کے قریب ہے وہاں پر ایک کنواں تھا تو اس کی مناسبت سے بئر اریس کہا گیا اور اسی کنویں میں حضور ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کی انگلی سے گری تھی [1] جو کہ باوجود تلاش کرنے اور کنویں کا سارا پانی نکال دینے کے نہ ملی۔

وتوسط قفها:...... ای صار فی وسط قفها،قف،کنویں کا کنارہ یعنی منڈیر اور ٹیک لگائی کنویں کی منڈیر سے۔

وكشف عن ساقيه:...... آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیوں سے چادر مبارک اوپر کرلی،حضرت شاہ صاحبؒ نے فیض الباری میں نقل کیا ہے کہ ایک روایت میں عن فخذيه ہے اور کہا یہ راویوں کا کام ہے کہ ایک لفظ کی جگہ دوسرا لفظ ذکر کردیتے ہیں اور پھر لوگ ان کے لفظوں سے دلیل پکڑ لیتے ہیں اور دوسرے طرق سے غافل ہوتے ہیں اور غلطیوں میں پڑجاتے ہیں [2]

لا كونن بواب رسول الله ﷺ:...... میں آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چوکیدار بنوں گا۔

تعارض:...... بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے یہ فعل بذات خود اختیار کیا اور ایک روایت میں صراحتاً موجود ہے لم يامرني۔اور مناقب عثمانؓ میں یہ روایت ہے کہ ان النبی ﷺ امرنی بحفظ باب الحائط بظاہر ان دونوں روایات میں تعارض ہے؟

رفع تعارض:...... تطبیق اس میں یہ ہے کہ جب حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے دل میں یہ بات آئی کہ میں بواب بنوں تو حضور ﷺ نے بھی دروازے کی حفاظت کا حکم کردیا لیکن ان کا قول لم يامرني اس سے مراد یہ ہے کہ دوام بواب ہونے کا حکم نہیں کیا بلکہ اتنی دیر کا ہی حکم کیا جتنی دیر کہ قضائے حاجت کی اور وضو کیا بعد میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اپنے طرف سے بواب رہے۔

سوال:...... اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بواب تھے اور کتاب الجنائز

[1] (عمدۃ القاری ص۱۹۰ ج۱۶) [2] فیض الباری ص۶۳ ج۴

میں حضرت انسؓ کا قول گزرا کہ آپ ﷺ کے لئے بواب نہیں تھا؟

جواب:...... حضرت انسؓ کی مراد یہ ہے کہ علی الدوام حضور ﷺ کا کوئی بواب نہیں تھا، یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ کا کبھی کوئی بواب نہیں تھا۔

علی رسلک:...... (بکسر الراء) اپنی حالت پر رہیے یعنی ٹھہر جایئے۔

ترکت اخی یتوضأ:...... حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے دو بھائی تھے ابورہمؓ اور ابوبردہؓ۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی تمنا یہ تھی کہ میرے بھائی ابوبردہؓ (نام ان کا عامر ہے) بھی آجائیں کیونکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے پاس آنے کے لئے وضو کر رہے تھے تاکہ وہ بھی اس بشارت میں شامل ہو جائیں۔ اور فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کریں گے تو اس کو لے آئیں گے تاکہ وہ بھی جنت کی بشارت کے حق دار بن جائیں، وہ نہ آئے ابوبکرؓ اور عمرؓ، عثمانؓ آئے۔

وبشرہ بالجنة علی بلوی تصیبه...... اس کو جنت کی بشارت دیجئے۔ مع اس مصیبت کے جو اس کو پہنچے گی۔

بلوی:...... مراد وہ مصیبت ہے جس میں حضرت عثمانؓ گھر میں شہید ہوئے اور جس میں بلوائی مسلط ہوئے اور ان سے خلافت کے چھوڑنے کا مطالبہ کیا اور ان کے حرم (گھر) میں داخل ہوئے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ آگے آئیگا (ان شاء اللہ تعالیٰ)

سوال:...... حضرت عمرؓ بھی تو شہید ہوئے ہیں ان کے لئے بلوی کیوں نہیں ذکر کیا؟

جواب:...... چونکہ حضرت عثمانؓ کا جس قدر امتحان ہوا اس قدر حضرت عمرؓ کا امتحان نہیں ہوا۔ اس لئے حضرت عمرؓ کے ساتھ بلوی ذکر نہیں کیا۔

فجلس وجاهه:...... یعنی ان کے سامنے دوسری جانب میں بیٹھ گئے۔

قال شریک قال سعید بن المسیبؒ:...... یعنی سعید بن مسیبؒ نے فرمایا کہ میں نے اس کی تاویل ان کی قبروں سے کی ہے۔ حضرات شیخینؓ کی قبور مبارک آپ ﷺ کی قبر مبارک کے ساتھ بنیں گی مخصوصہ (خاص کر) یہ مراد نہیں کہ ایک کی دائیں طرف اور دوسرے کی بائیں طرف بنے گی اور حضرت عثمانؓ کی قبر مبارک سامنے بنے گی۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کی قبر مبارک روضہ مبارک کے سامنے جنت البقیع میں ہے۔ باقی دو حضرات کی قبریں آپ ﷺ کے بالکل قریب ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ خواب تعبیر کا محتاج ہوتا ہے یہ بات مسلمہ ہے لیکن اس حدیث میں جو جانا گیا ہے کہ وقائع کونیہ (کونی واقعات) بھی کبھی کبھی تعبیر کے محتاج ہوتے ہیں ظاہر اس کا مصداق نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث الباب میں مذکور واقعہ ہے۔

(۱۷۳)حدثنا محمد بن بشار ثنا یحیی عن سعید عن قتادة ان انسؓ بن مالک
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے کہ تحقیق حضرت انس بن مالکؓ نے
حدثھم ان النبی ﷺ صعد احدا وابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ
ان سے بیان کیا کہ تحقیق حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمرؓ وحضرت عثمانؓ احد پہاڑ پر چڑھے
فرجف بھم فقال اثبت احد
تو وہ (احد) ان حضرات کی وجہ سے حرکت کرنے لگا تو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا (اے) احد اپنی جگہ ثابت قدم رہ
فانما علیک نبی وصدیق وشھیدان
جزایں نیست کہ (اس وقت) تجھ پر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

اُثْبُتْ اُحد:...... اُحد یہ منادیٰ ہے اور بظاہر حقیقت پر محمول ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا خطاب یَا اَرْضُ ابْلَعِیْ مَائَکِ اور مجاز کا بھی احتمال ہے۔

سوال:...... پہاڑ کا ہلنا ان حضرات کی وجہ سے تھا جو کہ پہاڑ پر چڑھے اور پہاڑ ان سے مشرف ہوا تو ان اوصاف کا ذکر کرنا اس کو ہلنے پر ابھارتا ہے پس یہ اوصاف سکون اور ثبوت کی علت کیسے بنے؟

جواب (۱):...... جب وہ پہاڑ ان حضرات کے مرتبوں کو جانتا تھا تو اس کے لئے مناسب تھا کہ وہ اپنی خوشی کو ظاہر نہ کرے بلکہ اس کے لئے مناسب سکون تھا جو کہ کاملین کی شان کے لائق ہے کہ وہ اپنی کیفیات کو اندر جذب کر لیتے ہیں باہر ظاہر نہیں کرتے اسی طریق سے پہاڑ کو کہا گیا کہ خوشی کو اندر جذب کرو ظاہر نہ کرو، اس کے قریب شیخ عطارؒ کا ملفوظ ہے:

منصور بچہ بود از یک جرعہ آروغید ایں جا ☆ مردمانند کہ بحرہا نوشند و آروغ نمی آرند

جواب (۲):...... علامہ قسطلانیؒ نے ابن منیرؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب پہاڑ ہلا تو حضور ﷺ نے ظاہر کیا کہ یہ ہلنا ہزہ تخصب نہیں جس کا ٹالنا اختیار میں نہ ہو بلکہ یہ رجفۂ طرب (یعنی خوشی سے حرکت کرنا) ہے جس کو چھوڑا جا سکتا ہے اسی لئے حضور ﷺ نے نبوت اور صدیقیت اور رتبۂ شہادت کی تصریح کی جو کہ سرور کو ثابت کرتا ہے پس پہاڑ ٹھہر گیا۔

جواب (۳):...... پہاڑ ان حضرات کے تشرف سے اتنا مسرور (خوشی) ہوا کہ ہلنے لگ گیا اگر اس کو حضور ﷺ اثبت نہ فرماتے تو شاید خوشی سے پھٹ جاتا تو حضور ﷺ نے ان شخصیات کا ذکر کیا کہ ان کے احترام میں سکون اختیار کرو اور ان کو ایذاء نہ پہنچاؤ ورنہ ان کا احترام باقی نہیں رہے گا۔

(۱۷۴) حدثنا احمد بن سعيد ابو عبدالله ثنا وهب بن جرير ثنا صخر
بیان کیا ہم سے احمد بن سعید ابو عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے وھب بن جریر نے کہا بیان کیا ہم سے صخر نے
عن نافع ان عبدالله بن عمرؓ قال قال رسول الله بينما انا على بئر
انہوں نے نافع سے کہ تحقیق حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دریں اثنا کہ میں ایک کنویں پر تھا
انزع منها جاءني ابوبكرؓ وعمرؓ فاخذ ابوبكرؓ الدلو فنزع ذنوبا او ذنوبين
اس حال میں کہ اس (کنویں) سے (پانی) کھینچ رہا تھا تو ابوبکرؓ اور عمرؓ میرے پاس تشریف لائے سو ابوبکرؓ نے ڈول پکڑا تو انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے
وفي نزعه ضعف والله يغفرله ثم اخذها ابن الخطابؓ
اور ان کے نکالنے میں کمزوری تھی اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر اس (ڈول) کو عمرؓ نے لے لیا
من يدى ابى بكرؓ فاستحالت في يده غربا فلم ار عبقريا من الناس
ابوبکرؓ کے ہاتھ سے تو وہ (ڈول) ان کے ہاتھ میں بہت بڑا ہو گیا سو میں نے لوگوں میں سے (ایسا) انسان نہیں دیکھا
يفرى فريه فنزع حتى ضرب الناس بعطن
جو ان کی طرح عمل باکمال کرے تو انہوں نے (بھی پانی) نکالا حتی کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھا دیا
قال وهبٌ العطن مبرك الابل يقول حتى رويت الابل فاناخت
وھب نے کہا عطن بمعنی اونٹ کے بٹھانے کی جگہ کے ہے وہ (آنحضرت ﷺ) فرماتے ہیں کہ اونٹ اتنے سیر ہو گئے کہ وہیں بیٹھ گئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث علامات نبوت کے آخر میں گزر چکی ہے[1] اور اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے۔

يفرى فريه:...... اى يعمل عمله قاضی بیضاویؒ اور علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ کنویں سے اشارہ ہے دین کی طرف جو کہ منبع ہے حیات نفوس کا اور نزع الماء (پانی کھینچنے) سے اشارہ ہے اشاعتِ دین اور اجراء احکام کی طرف اور يغفرله سے اشارہ ہے کہ ان کا ضعف سبب نقصان نہیں۔

(۱۷۵) حدثنا الوليد بن صالح ثنا عيسى بن يونس ثنا عمر بن سعيد بن ابى حسين المكي
بیان کیا ہم سے ولید بن صالح نے کہا بیان کیا ہم سے عیسی بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے عمر بن سعید بن ابو حسین مکی نے
عن ابن ابى مليكة عن ابن عباسؓ قال انى لواقف في قوم
انہوں ابن ابو ملیکہ سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ تحقیق میں البتہ ایک قوم کے ساتھ کھڑا تھا کہ

[1] بخاری شریف ج ا ص ۵۱۳

فدعوالله لعمرؓ بن الخطاب وقد وضع علي سريره
جو اللہ تبارک وتعالیٰ سے حضرت عمر بن خطابؓ کے لئے دعا کر رہے تھے اس حال میں کہ وہ (غسل کے لئے) چارپائی پر لٹائے گئے تھے
اذا رجل من خلفي قد وضع مرفقه علي منكبي يقول يرحمك الله
اچانک ایک آدمی میرے پیچھے تھا کہ وہ کہنی میرے کندھے پر رکھے ہوئے کہہ رہا تھا کہ (اے عمر رضی اللہ عنہ) اللہ تبارک وتعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے
ان كنت لارجو ان يجعلك الله مع صاحبيک
البتہ میں امید کرتا ہوں اس بات پر اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کا ٹھکانہ (قبر مبارک) آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ بنائے
لاني كثيرا ما كنت اسمع رسول الله ﷺ يقول كنت وابوبكر وعمروفعلت وابوبكر وعمر
کیونکہ میں اکثر حضرت رسول اللہ ﷺ و فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں تھا اور ابوبکر اور عمر اور میں نے کیا اور ابوبکر و عمر نے
وانطلقت وابوبكر وعمر وان كنت لارجو ان يجعلك الله
وانطلقت وابوبکر وعمر اور تحقیق میں امید کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ
معهما فالتفت فاذا هو عليؓ بن ابي طالب
آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے تو میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی بن ابو طالبؓ تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وجه المطابقة بينه وبين الترجمة من حيث انه يدل علي فضل الشيخينؓ ولكن الغرض منه منقبة ابي بكرؓ لفضله علي عمرؓ وغيره لتقدمه في كل شئ حتي في ذكره ﷺ۔

ابن ابي مليكةؒ:......نام: عبداللہؒ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ مکی۔

وقد وضع علیٰ سريره:......اس حال میں کہ تحقیق وہ چارپائی پر غسل کے لئے لٹائے گئے تھے۔ یعنی موت کے بعد غسل کے لئے تخت پر رکھے گئے۔

مع صاحبيک:...... مراد ان کا دفن ہونا ہے یا مراد جنت میں ساتھی ہونا ہے۔ صاحبینؓ سے مراد آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ ہیں اور لانی میں لام تعلیلیہ ہے اور استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ میں کثرت سے سنتا تھا کہ حضور ﷺ اپنے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بھی ذکر فرماتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ آپؓ کو ان کے ساتھ کرے گا۔ چنانچہ ایسے ہی ہوا۔

كثيرا ما كنت اسمع:...... یعنی میں کثرت سے سنتا تھا۔

(١٤٦)حدثنا محمد بن يزيد الكوفي ثنا الوليد عن الاوزاعي عن يحيیٰ بن ابي كثير
بیان کیا ہم سے محمد بن یزید کوفی نے کہا بیان کیا ہم سے ولید نے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابو کثیر سے

عن محمد بن ابراهیم عن عروة بن الزبیر قال سالت عبداللهؓ بن عمرو
انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عروۃ بن زبیر سے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عبداللہ عمروؓ سے پوچھا
عن اشد ما صنع المشرکون برسول الله ﷺ قال رأیت عقبة بن ابی معیط
سب سے زیادہ تکلیف دہ کیا واقعہ ہے جو کفار نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے روا رکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے عقبہ بن ابو معیط کو دیکھا کہ
جاء الی النبی ﷺ وهو یصلی فوضع ردائه فی عنقه
وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے تو اس (بدبخت) نے اپنی چادر کو ان کی گردن مبارک میں ڈالا
فخنقه به خنقا شدیداً فجآء ابوبکر حتی
اور بہت زور سے چادر سے گلے کو گھونٹا تو (اتنی دیر) حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لے آئے حتی کہ انہوں نے (آکر)
دفعه عنه فقال اتقتلون رجلا
اس (چادر) کو آنحضرت ﷺ کی گردن مبارک سے ہٹایا پھر فرمایا کہ کیا تم ایسے آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو
ان یقول ربی الله وقد جآء کم بالبینات من ربکم
جو کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور تحقیق وہ اپنے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس دلائل (معجزات) لائے ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فجآء ابوبکر حتی دفعه عنه۔

عقبة بن ابی معیط:...... یہ بدر میں قتل کیا گیا یا واپسی پر ایک دن بعد قتل کیا گیا۔

حتی دفعه عنه:...... اس میں حضرت ابوبکرؓ کی بہت بڑی منقبت ہے۔

جاء ابو بکر:...... یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ [1] لیکن علماء نے لکھا ہے کہ اس رجل مؤمن سے حضرت ابوبکر صدیقؓ افضل ہیں اس لئے کہ اس رجل مؤمن نے صرف زبان سے ہی مدد کی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زبان سے بھی مدد کی اور ہاتھ سے بھی مدد کی۔ آپ کی خلافت ۲ سال ۳ ماہ اور کچھ دن رہی اور اسی مدت میں حضور ﷺ کی عمر کے برابر تکمیل کی چنانچہ یہ بھی ۶۳ سال کی عمر میں فوت ہوئے۔

❀❀❀❀❀❀❀

[1] پارہ ۲۴ سورۃ مؤمن آیت ۲۸

﴿۳۶﴾

باب مناقب عمرؓ بن الخطاب ابی حفص القرشی العدوی

یہ باب ہے حضرت عمر بن خطاب ابوحفص قرشی عدوی کے مناقب کے بیان میں

نام ونسب:...... عمرؓ بن خطاب ابی حفص قرشی عدوی۔ ان کا نسب شریف حضور ﷺ سے کعب بن لوئی میں جا کر جمع ہوتا ہے، اور حضرت عمرؓ کی والدہ حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ ابوجہل کے چچا کی بیٹی ہے۔ ابن مندہ نے کہا کہ بنت ہشام ابوجہل کی بہن ہے اور یہ صریح غلط ہے اس غلطی پر علامہ ابن عبد البرؒ نے متنبہ کیا ہے[1]

لقب:...... ان کا لقب ہے الفارق بین الحق و الباطل ان کے اسلام لانے پر اسلام کو غلبہ ہوا اسی لئے ان کا لقب فاروق رکھا گیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو یہ لقب دیا۔

کنیت:...... ان کی کنیت ابوحفص ہے جو کہ بڑی صاحبزادی کی طرف نسبت کے لحاظ سے ہے۔

حالات:...... چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کے بعد چھ سن نبوت میں اسلام لائے۔ حضرت ابوبکرؓ کے متعین کرنے پر مسلمانوں کے والیٔ امر، امیر المؤمنین ہوئے، یہ پہلے خلیفہ ہیں جن کا لقب امیر المؤمنین رکھا گیا، ان کا عہد خلافت تقریباً ساڑھے دس سال ہے، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری امت میں سے کوئی محدث ہوتا تو عمر بن خطابؓ ہوتے، موافقات عمرؓ کی تعداد ۲۰ کے قریب ہے[2] ایک مرتبہ فجر کی نماز پڑھانے کے لئے تشریف لائے تو حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے فارسی غلام ابولولوء مجوسی نے خنجر سے حملہ کر کے پیٹ کی انتڑیاں کاٹ دیں، ذوالحجہ کے آخری چار دن زخمی حالت میں گزارے، یکم محرم الحرام کو آپ کو حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور آپ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائی۔

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ:......

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا اصل سبب تو حضور ﷺ کی دعا مبارک تھی کہ آپ ﷺ نے دعا مانگی تھی **اللھم اید الاسلام بعمر بن الخطاب خاصۃ** "اور سبب ظاہری کے بارے میں حضرت عمرؓ خود فرماتے ہیں کہ میں ابتداء میں حضور ﷺ کا سخت مخالف اور دین اسلام سے سخت متنفر اور بے زار تھا، ایک مرتبہ ابوجہل نے اعلان کیا کہ جو شخص (نعوذ باللہ) محمد کا سر لائے گا میں اس کے لئے سو اونٹوں کا ضامن ہوں پس میں قتل کے ارادہ سے تلوار لے کر روانہ ہوا راستے میں حضرت نعیم بن عبداللہؓ ملے تو انہوں نے پوچھا کہ اے عمر اس دوپہر میں کس ارادہ سے جا رہے ہو،

---

[1] فتح الباری ص ۳۲ ج ۷ [2] فیض الباری ص ۱۵۷ ج ۴

میں نے کہا کہ محمد کے قتل کا ارادہ ہے، انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کی بہن فاطمہؓ اور آپ کے بہنوئی سعید بن زیدؓ مسلمان ہو چکے ہیں میں یہ سنتے ہی غصہ کی حالت میں بہن کے گھر پہنچا جہاں حضرت خبابؓ انہیں قرآن کی تعلیم دے رہے تھے وہ میری آہٹ سنتے ہی چھپ گئے گھر میں داخل ہو کر بہن اور بہنوئی سے کہا کہ شاید تم صابی ہو گئے ہو بہنوئی نے جواب دیا کہ اگر تمہارے دین کے علاوہ کوئی اور دین حق ہو تو پھر کیا کرنا چاہیے، یہ سننا تھا کہ بہنوئی کو مارنا شروع کیا جب بہن چھڑوانے کے لئے آگے بڑھیں تو انہیں بھی مارا یہاں تک کہ ان کا چہرہ لہولہان ہو گیا، اس وقت بہن نے کہا کہ اے خطاب کے بیٹے جو کچھ تجھ سے ہو سکے تو کر لے ہم تو مسلمان ہو چکے۔ یہ سن کر میرا غصہ کچھ کم ہوا اور شرم آئی تو میں نے کہا کہ جو کچھ تم پڑھ رہے تھے وہ مجھے بھی دکھلاؤ، یہ سنتے ہی حضرت خبابؓ جو کہ چھپے ہوئے تھے باہر نکل آئے بہن نے کہا کہ تو ناپاک ہے اور یہ کلام پاک، پاک کلام کو پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں جاؤ پاک ہو کر آؤ، چنانچہ میں اٹھا وضو (یا غسل) کیا اور صحیفہ مطہرہ ہاتھ میں لیا جسمیں سورۃ طٰہٰ لکھی ہوئی تھی جب آیت مبارکہ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ[1] پر پہنچا تو بے ساختہ زبان سے نکلا کہ **ما احسن هذا الكلام واكرمه** اور میں نے حضرت خبابؓ سے کہا کہ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں لے چلیں چنانچہ حضرت خبابؓ مجھے لے کر دار ارقم کی طرف چلے دروازہ بند تھا دستک دی اور اندر آنے کی اجازت چاہی یہ معلوم کر کے کہ عمر آیا ہے کوئی بھی دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کرتا تھا حضرت حمزہؓ نے فرمایا کہ دروازہ کھول دو اگر عمر خیر کے ارادہ سے آیا ہے تو ہم اس کے ساتھ خیر کا معاملہ کریں گے اور اگر شر کے ارادہ سے آیا ہے تو ہم اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کریں گے اور حضور ﷺ نے بھی دروازہ کھولنے کی اجازت دے دی چنانچہ دو آدمیوں نے مجھے پکڑ کر حضور ﷺ کے سامنے لا کھڑا کیا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ چھوڑ دو اور میرا کرتہ پکڑ کر اس زور سے اپنی طرف کھینچا کہ میں گھٹنوں کے بل گر گیا اور فرمایا اے خطاب کے بیٹے کیا تو باز آنے والا نہیں ہے اسلام لے آ اور دعا فرمائی **اللهم اهده، اللهم هذا عمر بن الخطاب، اللهم اعز الدين بعمر بن الخطاب** پس میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرط مسرت سے تکبیر کہی اور اہل دار نے بھی نعرہ تکبیر لگایا۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ اسلام لائے تو جبرائیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ تمام اہل سماء حضرت عمرؓ کے اسلام لانے سے مسرور ہوئے ہیں۔ جس وقت سے حضرت عمرؓ اسلام لائے اسی وقت سے دین کی عزت، اسلام کا ظہور اور غلبہ شروع ہو گیا اور عالم کفر میں صف ماتم بچھ گئی۔ **فلله الحمد على ذلك**۔

(۱۷۷) حدثنا حجاج بن منهال ثنا عبدالعزيز بن الماجشون ثنا محمد بن المنكدر
بیان کیا ہم سے حجاج بن منہال نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ماجشون نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن منکدر نے

[1] (پ ۱۶ س طٰہٰ آیت ۱۴)

عن جابرؓ بن عبداللہ قال قال النبی رأیتنی

انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ

دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃؓ وسمعت خشفۃ فقلت

میں جنت میں ہوں تو میں اچانک حضرت ابوطلحہؓ کی بیوی رمیصاء کے پاس تھا اور میں نے پاؤں کی آہٹ سنی تو میں نے کہا

من ہذا فقال ہذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ

یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ یہ بلالؓ ہیں اور میں نے ایک محل دیکھا کہ اس کے صحن میں ایک لڑکی ہے

فقلت لمن ہذا فقال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ

تو میں نے کہا یہ کس کا ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ عمرؓ بن خطاب کا ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر داخل ہو جاؤں

فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمرؓ

تا کہ اس (محل) کو دیکھوں تو میں نے تیری (عمرؓ کی) غیرت کو یاد کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ

بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار

میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ ﷺ پر (بھی) غیرت کروں گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ ورأیت قصراً۔

حجاج بن منہال:...... السلمی الملی البصری۔

رأیتنی:...... رأیتنی یہ افعال قلوب میں سے ہے اور اس میں متکلم کی دونوں ضمیریں جمع ہو جاتی ہیں۔

فاذا:...... اذا کلمہ مفاجاۃ ہے۔

رمیصاء:...... رمیصاء بنت ملحان حضرت ابوطلحہؓ کی بیوی اور حضرت انس بن مالکؓ کی والدہ ہیں، حضور ﷺ کی رضاعی خالہ۔ ان کا نام سہلہ ہے۔ رمص وہ میل ہے جو آنکھ میں جمع ہو جاتی ہے۔ ان کو رمیصاء اسی وجہ سے کہا جاتا تھا کہ ان کی آنکھ میں میل جمع ہو جاتا تھا۔

خَشْفَة:...... ای حرکۃ۔ آہٹ **بفنائہ:**...... (بکسر الفاء) محل کا صحن۔

بابی وامی:...... ای انت مفدی بہما او افدیک بہما۔

(۱۷۸) حدثنا سعید بن ابی مریم ثنا اللیث ثنی عقیل عن ابن شہاب

بیان کیا ہم سے سعید بن ابومریم نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا مجھ سے عُقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے

اخبرنی سعید بن المسیب ان ابا هریرةؓ قال بینا نحن عند رسول الله ﷺ
کہا خبر دی مجھے سعید بن مسیب نے کہ تحقیق حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا اس دوران کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے
اذ قال بینا انا نائم رأیتنی فی الجنة
کہ آنحضرت ﷺ نے اچانک فرمایا اس دوران کہ میں سو رہا تھا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا کہ
فاذا امرأة تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن هذا القصر قالوا لعمرؓ
ایک عورت وضو بنا رہی ہے ایک محل کے کنارے میں تو میں نے کہا کہ یہ محل کس کا ہے انہوں (ملائکہ) نے کہا عمرؓ کا ہے
فذکرت غیرته فولیت مدبرا فبکی عمرؓ وقال اعلیک اغار یارسول الله
تو میں ان کی غیرت کو یاد کر کے واپس لوٹ آیا تو حضرت عمرؓ رو دیئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ پر (بھی) میں غیرت کھاؤں گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

تتوضأ:...... یا تو مراد اس سے حسن ونظافت حاصل کرنا ہے یا یہ وضو سے لیا گیا ہے لیکن یہ مکلف ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حسن وجمال کے اضافے کے لئے ہے۔

فبکی عمرؓ:...... حضرت عمرؓ رو پڑے اور یہ رونا دو وجہ سے ہوسکتا ہے ا۔ یہ رونا سرور کی وجہ سے تھا ۲۔ یا شوق وخشوع کی وجہ سے تھا۔

(۱۷۹) حدثنا محمد بن الصلت ابوجعفر الکوفی ثنا ابن المبارک عن یونس عن الزهری
بیان کیا ہم سے محمد بن صلت ابو جعفر کوفی نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے
اخبرنی حمزة عن ابیه ان رسول الله ﷺ قال بینا انا نائم
کہا خبر دی مجھے حمزہ نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس حال میں کہ میں سویا ہوا تھا
شربت یعنی اللبن حتی انظر الی الری یجری فی ظفری او فی اظفاری ثم ناولت عمرؓ
میں نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں نے اپنے ناخنوں تک میں سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے عمرؓ کو دے دیا (بچا ہوا)
قالوا فما اوّلت قال العلم
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو پھر آپ ﷺ نے (اس کی) کیا تاویل کی۔ فرمایا العلم یعنی اس کی تاویل علم ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب العلم، باب فضل العلم میں گزر چکی ہے[۱]۔

---

[۱] بخاری شریف ص ۱۸ ج ۱، الخیر الساری ص ۲۰۹ ج ۱

الری:...... مراد سیرابی ہے۔

فی ظفری او فی اظفاری:...... یہ شک راوی ہے کہ حضور ﷺ نے فی ظفری فرمایا یا فی اظفاری فرمایا۔

(۱۸۰) حدثنا محمد بن عبداللہ بن نمیر ثنا محمد بن بشر ثنا عبیداللہ
بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن بشر نے کہا بیان کیا ہم سے عبیداللہ نے
ثنی ابو بکر بن سالم عن سالم عن عبداللہ بن عمرؓ ان النبی ﷺ قال
کہا بیان کیا مجھ سے ابوبکر بن سالم نے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ
رایت فی المنام انی انزع بدلو بکرۃ علی قلیب فجآء ابوبکرؓ
میں نے خواب میں دیکھا کہ تحقیق میں ایسے ڈول کو کھینچ رہا ہوں جو کنویں پر لکڑی کے ساتھ بندھا ہوا ہے تو ابوبکرؓ آ گئے
فنزع ذنوبا او ذنوبین نزعا ضعیفا واللہ یغفر لہ ثم جآء عمرؓ بن الخطاب فاستحالت غربا
سو انہوں نے ایک یا دو ڈول (پانی) نکالا بہت کمزور کھینچا اور اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر حضرت عمرؓ آئے تو وہ ڈول بہت بڑا بن گیا
فلم ار عبقریا یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن
سو میں نے (ان جیسا) عبقری انسان نہیں دیکھا جو ان جیسا عمل کر سکتا ہو حتی کہ لوگ سیراب ہو گئے اور انہوں نے اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھا دیا
قال ابن جبیر العبقری عتاق الزرابی
ابن جبیرؒ نے کہا کہ عبقری اچھے قالین کو کہتے ہیں
وقال یحییٰ الزرابی الطنافس لہا خمل رقیق مبثوثۃ کثیرۃ وھو سیدالقوم اعنی العبقری
اور یحییٰ نے کہا کہ زرابی وہ قالین جن کے لئے باریک جھالر ہو مبثوثۃ بمعنی کثیرہ ہے اور قوم کے سردار کو بھی عبقری کہتے ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ۔

قال ابن جبیرؒ:...... سعید بن جبیرؒ مراد ہیں اور یہ تعلیق ہے عبداللہ بن حمیدؒ نے اپنے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

عتاق الزرابی:...... عتاق عتیق کی جمع ہے بمعنی ہر چیز سے عمدہ۔ اچھے قالین۔

قال یحییٰ:...... بعض نے کہا ہے کہ اس سے مراد ابن زیاد فراء نحوی ہے۔ علامہ کرمانیؒ نے وثوق سے فرمایا کہ مراد یحییٰ بن سعید راوی ہیں۔

الطنافس لہا خمل رقیق:...... یعنی وہ بچھونے جن کے لئے باریک جھالر ہو۔

مبثوثۃ:...... امام بخاری نے اپنی عادت مبارکہ کے مطابق کہ جب قرآن کا لفظ حدیث میں آ جائے تو اس کی

تشریح کرتے ہیں چنانچہ زرابی کی مناسبت سے مبثوثۃ کی تفسیر بیان کردی ای کثیرۃ۔

وھو سید القوم......اصل کے اعتبار سے عبقری ہر چیز کے باکمال فرد کو کہتے ہیں پس انسانوں میں سے جو باکمال (سردار) ہوگا اسے بھی عبقری کہا جائے گا۔

(۱۸۱)حدثنا عبدالعزیز بن عبداللہ ثنا ابراھیم بن سعدح وحدثنا علي بن عبداللہ
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے (تحویل سند) بیان کیا ہم سے علی بن عبداللہ نے
ثنا یعقوب بن ابراھیم ثنا ابی عن صالح عن ابن شھاب
کہا بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد محترم نے انہوں نے صالح سے انہوں نے ابن شہاب سے
اخبرني عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زیدان محمد بن سعد بن ابي وقاص اخبرہ ان اباہؓ قال
کہا خبر دی مجھے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید نے کہ تحقیق محمد بن سعد بن ابی وقاص نے ان کو خبر دی کہ تحقیق ان کے والد محترم نے فرمایا کہ
استاذن عمرؓ بن الخطاب علي رسول اللہ وعندہ نسوۃ من قریش
حضرت عمرؓ بن خطاب نے حضرت محمد ﷺ سے داخلے کی اجازت طلب کی اس حال میں کہ ان (آنحضرت ﷺ) کے پاس قریش کی عورتیں تھیں
یکلمنہ و یستکثرنہ
جو آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت زیادہ شور (باتیں) کر رہی تھیں اور زیادتی طلب کر رہی تھیں
عالیۃ اصواتھن علي صوتہ فلما استاذن عمر بن الخطاب
اس حال میں وہ اپنی آوازوں کو ان کی آواز پر بلند کر رہی تھیں تو حضرت عمر بن خطابؓ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی
قمن فبادرن الحجاب فاذن لہ رسول اللہ ﷺ فدخل عمر
تو جلدی جلدی پردہ میں تشریف لے گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی تو حضرت عمرؓ اندر تشریف لے آئے
ورسول اللہ ﷺ یضحک فقال عمرؓ اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ
اور رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مسکراتا رکھے اے اللہ تعالیٰ کے رسول
فقال النبي ﷺ عجبت من ھؤلاء اللاتي کن عندي فلما سمعن صوتک
تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان عورتوں پر تعجب کیا وہ جو کہ میرے پاس تھیں تو جب انہوں نے آپ کی آواز سنی
ابتدرن الحجاب فقال عمر فانت احق ان یھبن یا رسول اللہ
جلدی جلدی پردہ میں چلی گئیں تو عمرؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ زیادہ حق دار ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں
ثم قال عمر یا عدوات انفسھن اتھبنني ولا تھبن رسول اللہ ﷺ
پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اے اپنی جانوں کی دشمن کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضرت رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتی ہو

فقلن	نعم	انت	افظ	واغلظ	من	رسول	الله ﷺ	فقال	رسول	الله ﷺ
تو انہوں نے کہا ہاں (ایسا ہی ہے) آپ سخت گو اور درشت خو ہیں حضرت رسول اللہ ﷺ کی نسبت تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا										
ایه	یا	ابن	الخطاب	والذی	نفسی	بیده				
اے ابن خطاب (آپ ان عورتوں کو جھڑکنے سے) رک جائیے اور قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ										
ما	لقیک	الشیطان	سالکا	فجا	قط	الا	سلک	فجا	غیر	فجک
کسی راستے میں شیطان آپ سے ملاقات نہیں کرتا مگر وہ دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے آپ کے راستے کے علاوہ										

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترحمة فی قوله والذی نفسی بیده الی آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں:

(۱) علی بن عبدالله الخ (۲) عبدالعزیز بن عبدالله الخ

نسوة من قریش:...... مراد ازواج مطہرات ہیں اور یستکثرنه قرینہ ہے کہ خاص ازواج مطہرات ہی مراد ہیں کوئی اور نہیں کیونکہ وہ خرچ میں کثرت کا مطالبہ کرتی تھیں اور بعض روایات میں صراحتاً بھی آیا ہے کہ انهن یطلبن النفقة۔

عالیة اصواتهن:...... حال ہونے کی بنا پر منصوب ہے اور نسوة کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔

علی صوته: سوال:...... ازواج مطہرات آیت مبارکہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ[1] کے خلاف کر رہی تھیں؟

جواب (۱):...... یہ قصہ نہی سے پہلے کا ہے۔

جواب (۲):...... ان کی آواز کی اونچائی طبعاً تھی وہ بلند نہیں کر رہی تھیں جیسا کہ حضرت ثابت بن قیسؓ کی آواز طبعاً بلند تھی وہ آیت کے نازل ہونے پر بہت ڈرے تو حضور ﷺ نے ان کو تسلی دی اور جنت کی بشارت سنائی۔

جواب (۳):...... ان کی آواز کا حضور ﷺ کی آواز سے بلند ہونا اجتماعیت کی وجہ سے تھا علی الانفراد ہر ایک کی آواز آپ ﷺ کی آواز مبارکہ سے پست تھی۔

جواب (۴):...... ازواج مطہرات کی دو حیثیتیں ہیں (۱) صحابیہ ہونے کے اعتبار سے (۲) زوجہ ہونے کے اعتبار سے۔ اول میں نیاز ہوتا ہے اور ثانی میں ناز ہوتا ہے پس اگر ان کی آواز بلند ہوگئی تھی تو یہ بطور ناز کے ہوئی لہٰذا ازواج مطہرات کے حق میں یہ بے ادبی نہ ہوئی۔

---

[1] سورۃ حجرات آیت ۲ پارہ ۲۶

فبادرن الحجاب:...... اس پر علامہ سندھیؒ نے اعتراض کیا ہے کہ دخول اجنبی سے مبادرۃ الی الحجاب ضروری ہے تو تعجب کی وجہ کیا ہوئی؟

جواب:...... ہوسکتا ہے کہ یہ قصہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو۔ حجاب ۵ ہجری میں نازل ہوا اور یہ واقعہ خیبر کی فتح کے بعد کا ہے۔

سوال:...... اگر یہ کہا جائے تو پھر حجاب کی بھی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ حجاب کا حکم ہی نازل نہیں ہوا؟

جواب:...... اس صورت میں تعجب پردے کی وجہ سے نہیں ہوا بلکہ ان کے اٹھ جانے کی وجہ سے ہوگا ممکن ہے کہ تعجب ان کی جلد بازی پر ہو کہ اجازت کا پتہ نہیں کہ اجازت دیتے بھی ہیں یا نہیں پھر بھی جلدی سے اٹھ گئیں۔

فانت احق ان یھبن:...... حضرت شیخ الحدیثؒ اس کے تحت لکھتے ہیں کہ ڈر کی وجہ سے پردے کی طرف مبادرت کی بغیر کسی انتظار اور سوچ کے ورنہ تو پردہ چادروں کے لپیٹ لینے سے بھی ممکن تھا کہ بیٹھی رہتیں اور چادریں لپیٹ لیتیں اور بعض حالتیں انسان کے خوف اور دہشت پر دلالت کرتی ہیں اس لئے کہ ازواج مطہرات میں سے بعض حضرت عمرؓ کی محرم بھی تھیں مثلاً حضرت حفصہؓ، حضرت ام سلمہؓ انہوں نے بھی مبادرۃ کی تو معلوم ہوا کہ مبادرۃ الی الحجاب پردے کی وجہ سے نہیں بلکہ ڈر کی وجہ سے ہے۔ نیز فانت احق ان یھبن یا رسول اللہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ بھی یہی سمجھے ہیں کہ وہ ڈر کر چھپی ہیں۔

انت افظ واغلظ:...... الفظاظۃ والغلاظۃ سے اسم تفضیل کے صیغے ہیں۔

افظ:...... سخت کلامی کرنے والا۔ **اغلظ:**...... درشت کلامی کرنے والا۔

فائدہ:...... یہاں پر اسم تفضیل، تفضیل کے معنی سے خالی ہے اس لئے کہ حضور ﷺ بالکل فظ اور غلیظ نہیں تھے جیسا کہ قرآن نے ذکر کیا ہے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ[1]

ایہ یا ابن الخطاب:...... اگر یہ بالکسر اور تنوین سے ہو۔ تو معنی یہ ہے کہ اے خطاب کے بیٹے جو چاہے بات کر اور بغیر تنوین کے اس کا معنی ہوگا کہ جو بات تو کر رہا ہے زیادہ کر دوبارہ کر۔

فجاً غیر فجک:...... مراد اس سے طریق واسع ہے یعنی باوجود راستے کے فراخ ہونے کے پھر بھی وہ دوسرے راستے پر چل نکلتا ہے۔

(۱۸۲) حدثنا محمد بن المثنی ثنا یحیی عن اسمٰعیل ثنا قیس
بیان کیا محمد بن مثنیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے انہوں نے اسمٰعیل سے کہا بیان کیا ہم سے قیس نے

[1] پارہ ۴ سورۃ آل عمران آیت ۱۵۹

قال قال عبدالله بن مسعود ما زلنا اعزة منذ اسلم عمرؓ
انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ ہم باعزت ہو گئے جب سے حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یحییٰ:...... یحییٰ بن سعید قطان مراد ہیں۔

امام بخاریؒ نے اسلام عمرؓ میں بھی محمد بن کثیرؒ سے اس روایت کو ذکر کیا ہے۔طبرانیؒ میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام لانا باعث عزت اور ان کی ہجرت باعث نصرت اور ان کی امارت وخلافت باعث رحمت تھی ہم بیت اللہ شریف کے آس پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے اعلانیہ نماز نہیں پڑھ سکتے تھے[1]

(۱۸۳)حدثنا عبدان انا عبدالله انا عمر بن سعيد عن ابن ابي مليكة
بیان کیا ہم سے عبدان نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں عمر بن سعید نے انہوں نے ابن ابوملیکہ سے کہ
انه سمع ابن عباسؓ يقول وُضع عمرؓ علىٰ سريره فتكنفهٗ الناس
تحقیق انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کو فرماتے سنا کہ (جب) حضرت عمرؓ کو ان کے تختے پر رکھا گیا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا
يدعون ويصلون قبل ان يرفع وانا فيهم
وہ (ان کے لئے) دعا کر رہے تھے اور دعائے رحمت کر رہے تھے ان کے اٹھائے جانے سے پہلے اور میں (بھی) ان میں تھا
فلم يرعني الا رجل اخذ منكبي فاذا عليٌّ
پس گھبراہٹ میں نہیں ڈالا مجھے مگر ایک آدمی نے کہ اس نے میرا ایک کندھا پکڑ لیا (میں نے دیکھا) تو وہ اچانک حضرت علیؓ تھے
فترحم علىٰ عمر وقال ما خلفت احدا احب اليّ
تو انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے دعاء رحمت فرمائی اور فرمایا کہ آپ نے کسی کو اپنے پیچھے نہیں چھوڑا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک
ان القى الله بمثل عمله منك وايم الله ان كنت لاظن
کہ اس کے عمل کے مثل کے ساتھ میں اللہ تبارک وتعالیٰ سے ملاقات کروں تجھ سے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم کہ تحقیق میں گمان رکھتا ہوں کہ
ان يجعلك الله مع صاحبيك وحسبت اني كنت كثيرا اسمع النبي ﷺ يقول
اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضرت نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا
ذهبت انا وابوبكر وعمر و دخلت انا وابوبكر وعمر وخرجت انا وابوبكر وعمر
کہ میں گیا اور ابوبکرؓ و عمرؓ داخل ہوا میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ، نکلا میں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ

[1] طبرانی بحوالہ عمدۃ القاری ص۱۹۶ ج۱۶

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ذهبت انا وابوبكرؓ الیٰ آخره۔

عبدان:...... لقب ہے نام عبداللہ بن عثمان بن جبلہ ہے۔

عبدالله:...... عبداللہ بن مبارکؒ مراد ہیں۔

ابن ابی ملیکه:...... عبداللہ بن ابی ملیکہ مراد ہیں۔

وضع عمر علی سریره:...... عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غسل کے لئے تختے پر رکھے گئے تھے۔

فتکنفه الناس:...... لوگوں نے ان کو ہر طرف سے گھیرا ہوا تھا۔

فلم یرُعنی:...... پس گھبراہٹ میں نہیں ڈالا۔

یجعلک الله مع صاحبیک:...... اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو قبر مبارک میں دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا یعنی حضرت محمد ﷺ وحضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ۔

حسبت انی:...... ہمزہ کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ فتح کی صورت میں حسبت کا مفعول ہوگا۔ اور کسرہ کی صورت میں استیناف تعلیلی ہے ای کان في حسابي لاجل سماعي قول رسول اللهﷺ۔

(۱۸۳)حدثنا مسدد ثنا يزيد بن زريع ثنا سعيد بن ابي عروبة
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے یزید بن زریع نے کہا بیان کیا ہم سے سعید بن ابو عروبہ نے
وقال لي خليفة ثنا محمد بن سواء وكهمس بن المنهال قالا ثنا سعيد
اور امام بخاریؒ نے کہا مجھے خلیفہ نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن سواء اور کہمس بن منہال نے ان دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے سعید نے
عن قتادة عن انسؓ بن مالك قال صعد النبيﷺ احدا
انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ احد پہاڑ پر تشریف لے گئے
ومعه ابوبكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ فرجف بهم
اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم تھے تو (احد پہاڑ) ان حضرات کی وجہ سے لرزنے لگا
فضربه برجله فقال اثبت احد
تو آنحضرت ﷺ نے اس پر اپنے مبارک قدم کے ساتھ چوٹ لگائی اور فرمایا کہ تو (اپنی جگہ) پر ٹھہر جا اے احد
فما عليك الا نبي وصديق او شهيد
نہیں ہے تجھ پر (اس وقت) مگر ایک نبی ﷺ اور ایک صدیق یا شہید

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في ذكر عمرؓ۔

امام بخاریؒ نے اس کو دو طریق (سندوں) سے ذکر کیا ہے۔ ۱۔مسدد عن یزید ۲۔عن خلیفه عن محمد یہ حدیث مناقب ابوبکرؓ میں گزر چکی ہے۔

او شهید:...... سوال:...... حضور ﷺ نے طرزِ کلام کیوں بدلا کہ نبی و صدیق کو واؤ کے ساتھ ذکر کیا اور شہید کو او کے ساتھ ذکر کیا ہے؟

جواب:...... یہاں او بمعنی واؤ ہے اور اسلوب اس لئے بدلا کہ ان کے حالات مختلف تھے نبوت اور صداقت تو بالفعل حاصل تھی اور شہادت بالفعل حاصل نہیں تھی گویا پہلے دو لفظ حقیقت پر محمول ہیں اور تیسرا لفظ مجاز پر محمول ہے کہ ان کو قبل از وقت شہید قرار دیا گیا۔

فائدہ:...... ہمارے سامنے موجود نسخہ میں شہید ہے جب کہ دوسرے نسخوں اور دوسری روایات میں شہیدان ہے اور مراد حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ ہیں، ابوداؤد شریف میں ہے وقال اثبت احدفما علیک الا نبی و صدیق و شہیدان[1]

(۱۸۵) حدثنا یحییٰ بن سلیمٰن ثنی ابن وهب ثنی عمر وهو ابن محمد
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سلیمٰن نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن وہب نے کہا بیان کیا مجھ سے عمر نے یہ ابن محمد ہیں کہ
ان زید بن اسلم حدثه عن ابیه قال سألنی ابن عمرؓ عن بعض شانه
تحقیق زید بن اسلم نے ان سے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہا سوال کیا مجھ سے ابن عمرؓ نے ان کے بعض حالات کے بارے میں
یعنی عمرؓ فاخبرته فقال ما رأیت احدا قط بعد رسول الله
یعنی حضرت عمرؓ کے تو میں نے ان کو خبر دی تو انہوں (حضرت ابن عمرؓ) نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے ہرگز کسی کو حضرت رسول اللہ ﷺ کے بعد
من حین قبض کان اَجَدَّ
جس وقت سے آنحضرت ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی کہ وہ زیادہ کوشش کرنے والا ہو (احکام اسلام کے بارے میں)
واَجْوَدَ حتی انتهی من عمر بن الخطاب
اور زیادہ سخی ہو حضرت عمرؓ سے حتی کہ ختم ہو گئی حضرت عمرؓ بن خطاب سے (ان کی عمر اور وہ وفات پا گئے)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله ما رأيت احداً۔

ما رأيت احداً قط:...... یہ حضرت ابن عمرؓ کا مقولہ ہے۔

---

[1] ابوداؤد ص ۲۹۱ ج ۲

کان اَجَدَّ: ...... اجد یہ اسم تفضیل جد سے ہے بمعنی اجتھد، زیادہ کوشش کرنے والا۔

اجود: ...... اسم تفضیل ہے جود سے۔ زیادہ سخی۔

بعد رسول اللہ ﷺ: ...... بعد سے مراد بعدیت فی الصفات ہے یعنی حضور ﷺ کی صفات کے بعد ان صفتوں والا کوئی نہیں ہے، اس میں زمانے سے کوئی تعرض نہیں یہ حضور ﷺ کے زمانہ مبارک اور مابعد دونوں کو شامل ہو سکتا ہے یا حضور ﷺ کی موت کے بعد کا زمانہ مراد ہے، لیکن بعد سے مراد بھی وقت مخصوص یعنی ان کا زمانہ خلافت ہوگا تاکہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وجہ سے اشکال نہ ہو جائے۔

حتی انتھی: ...... یہ متعلق ہے اسم تفضیل کے یعنی عمر بن خطابؓ کی آخری عمر تک۔ اس کے قائل بھی ابن عمرؓ ہیں۔

(۱۸۶) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا حماد عن ثابت عن انسؓ
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے حضرت انسؓ سے کہ
ان رجلا سال النبی ﷺ عن الساعۃ فقال متی الساعۃ
تحقیق ایک شخص نے حضرت رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو اس شخص نے عرض کیا کہ قیامت کب ہوگی
قال وماذا اعددت لھا
انہوں (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا کہ تو نے اس (قیامت) کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (جس کی وجہ سے تیرا چھٹکارا ہوگا)
قال لا شئی الا انی احب اللہ ورسولہ ﷺ
اس نے عرض کیا کہ کچھ بھی تو نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں
فقال انت مع من احببت قال انسؓ فما فرحنا بشئی فرحاً
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تو ان کے ساتھ ہوگا جن سے تو محبت کرتا ہے حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم کسی چیز کے ساتھ خوش نہیں ہوئے
بقول النبی ﷺ انت مع من احببت قال انس فانا
جتنا کہ ہم حضرت نبی اکرم ﷺ کے فرمان مبارک انت مع من احببت سے خوش ہوئے حضرت انسؓ نے فرمایا تو میں
احب النبی ﷺ وابابکر وعمر وارجو
حضرت نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے محبت کرتا ہوں تو مجھے امید (یقین) ہے کہ
ان اکون معھم بحبی ایاھم وان لم اعمل بمثل اعمالھم
میں انہی کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان حضرات کے اعمال کی طرح عمل نہیں کئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ نے الادب میں ابوالربیعؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ان رجلاً:...... کہا گیا ہے کہ سائل ذوالخویصرہ یمانی تھے۔ابن بشکوالؒ فرماتے ہیں اس سے مراد ابوموسیٰ اشعریؓ یا ابوذرؓ ہیں۔

ما اعددت لها :...... مطلب یہ ہے کہ اس کو اعمال سے متعلق سوال کرنا چاہئے تھا حالانکہ اس نے قیامت کا سوال کیا۔اس لئے آپ ﷺ نے پوچھا کہ تو نے کیا تیاری کی ہے؟ جب اس نے کہا کہ انی احب الله ورسوله تو حضور ﷺ نے ان کو بشارت دی کامل بشارت یہاں تک کہ تمام مسلمانوں کے لئے بشارت ہوگئی۔

مع من احببت:...... معیت سے مراد ثواب میں مشارکت، جنت میں ان کے زمرے میں شامل ہونے کی بشارت ہے۔ ملاعلی قاریؒ نے فرمایا کہ یہاں معیت خاصہ مراد ہے وہ یہ کہ محبّ اور محبوب میں ملاقات ہوگی یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی درجے میں ہوں اس بشارت پر حضرت انسؓ نے انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ میں نبی ﷺ، ابوبکرؓ، عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں امید ہے کہ ان کی محبت کی وجہ سے ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے عمل ان جیسے نہیں۔

(۱۸۷)حدثنا یحییٰ بن قزعة ثنا ابراهیم بن سعد عن ابیه عن ابی سلمة

بیان کیا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے انہوں نے ابوسلمہ سے

عن ابی هریرة قال قال النبی ﷺ لقد کان فیما کان قبلکم

انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تحقیق ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے

من الامم ناس مُحَدَّثُوْنَ فان یک فی امتی احد فانه عمر

یعنی پہلی امتوں میں محدَّث ہوتے تھے تو سو اگر میری امت سے کوئی (محدَّث) ہوگا تو تحقیق وہ عمرؓ ہوں گے

❁ زاد زکریاء بن ابی زائدة عن سعد عن ابی سلمة عن ابی هریرةؓ قال

زیادتی کی زکریا بن ابوزائدہ نے انہوں نے سعد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ

قال النبی ﷺ قد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق ان لوگوں میں جو تم سے پہلے تھے یعنی بنی اسرائیل میں ایسی شخصیات تھیں کہ

یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یک فی امتی منهم احد

فرشتے ان سے کلام کرتے تھے علاوہ اس کے کہ وہ انبیاءؑ ہوں سو اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا

فعمر قال ابن عباسؓ من نبی و لامحدث

تو حضرت عمرؓ ہوں گے۔حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ کوئی نبی نہیں ہوگا (آنحضرت ﷺ کے بعد) اور نہ ہی کوئی محدَّث

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

محدث:...... اس کی تشریح میں کئی قول ہیں (۱) ملھم من اللہ جس کی طرف اللہ پاک الہام اور القاء فرمائیں۔

(۲) بعض کہتے ہیں کہ محدث (بتشدید الدال وفتح الدال) وہ شخص ہے جو صادق الظن ہو یعنی وہ شخص جس کے دل میں کوئی چیز ملاء اعلیٰ کی طرف سے ڈالی جائے وہ ایسے ہوتا ہے کہ جیسا کہ اس سے کسی نے بات کی ہے۔

(۳) بعض نے کہا کہ محدث وہ شخص جس کی زبان پر بغیر ارادہ کے درست بات نکلے۔

(۴) بعض نے کہا کہ محدث بمعنی مکلم یعنی وہ شخص جس سے فرشتے کلام کریں بغیر نبوت کے۔

زاد زکریاؒ بن ابی زائدۃ:...... یہ معلق ہے۔ اور ابو نعیمؒ نے اپنے مستخرج میں اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

تعلیق کا مقصد:...... زکریاؒ کی روایت میں دو زیادتیاں ہیں۔ پہلی روایت میں الامم کا لفظ ہے اور بنی اسرائیل کا تعین نہیں۔ دوسری روایت میں من الامم ناس محدثون کے الفاظ ہیں اور زکریا کی روایت میں من بنی اسرائیل رجال کے الفاظ ہیں۔

رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء:...... اس کا مصداق بھی آخری بیان کردہ معنی ہے۔ یعنی وہ شخص ہے جو نبی تو نہ ہو مگر فرشتے اس سے بات کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى الآیہ[1]

فان یک فی امتی:...... یہ شک کے لئے نہیں بلکہ تاکید کے لئے ہے اس لئے کہ یہ امت افضل الامت ہے جب ایسے لوگ پہلی امتوں میں پائے جاتے ہیں تو اس امت میں بطریق اولیٰ پائے جائیں گے۔

قال ابن عباسؓ:...... حضرت ابن عباسؓ کی قرات کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت ابن عباسؓ ولا نبی کے بعد ولا محدث بھی پڑھتے تھے[2]

(۱۸۸) حدثنا عبداللہ بن یوسف ثنا اللیث ثنا عقیل عن ابن شہاب
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یوسف نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے کہا بیان کیا ہم سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے
عن سعید بن المسیب وابی سلمۃ بن عبدالرحمٰن قالا سمعنا ابا ہریرۃؓ یقول
انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے ان دونوں نے کہا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ
قال رسول اللہ بینما راع فی غنمہ عدا الذئب فاخذ منہا شاۃ
حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دریں اثنا چرواہا اپنے ریوڑ میں تھا بھیڑیے نے حملہ کیا اور اس نے اس (ریوڑ) سے ایک بکری اچک لی
فطلبہا حتی استنقذہا فالتفت الیہ الذئب
تو اس چرواہے نے اس کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس سے وہ بکری چھڑوا لی تو بھیڑیا اس (چرواہے) کی طرف متوجہ ہوا

[1] (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت ۵۲) [2] (عمدۃ القاری ص ۱۹۹ ج ۱۶)

فقال له من لهذا یوم السبع لیس لها راع
تو اس (بھیڑیے) نے اس (چرواہے) کو کہا کہ درندوں کے دن کو اس (ریوڑ) کا کون (چرواہا) ہوگا کہ (اس دن) ان کا کوئی نگہبان نہیں ہوگا
غیری فقال الناس سبحان اللہ فقال النبی ﷺ فانی اومن بہ
میرے سوا تو صحابہ کرامؓ نے سبحان اللہ کہا تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پر ایمان لاتا ہوں
وابوبکر وعمر وما ثم ابوبکر وعمر
(ایسا یقیناً ہوگا) اور ابوبکرؓ وعمرؓ بھی اس پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ وہاں ابوبکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ موجود نہیں تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث مناقب ابی بکرؓ میں بھی گزر چکی ہے۔

فانی اومن بہ وابوبکرؓ وعمرؓ:...... اس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کے لئے فضیلت ہے کہ غائبانہ طور پر ان کے ایمان کی گواہی دی گئی اور اسی سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔

(۱۸۹) حدثنا یحییٰ بن بکیر ثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب اخبرنی
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا خبر دی مجھے
ابوامامۃ بن سهل بن حنیف عن ابی سعید الخدریؓ قال سمعت رسول اللہ یقول
ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ
بینا انا نائم رایت الناس عرضوا علیّ وعلیهم قُمُصٌ فمنها ما یبلغ الثدی
دریں اثنا کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھ پر لوگ پیش کئے گئے کہ ان پر قمیصیں ہیں تو ان میں سے بعض ایسی جو پستانوں تک پہنچتی ہیں
ومنها ما یبلغ دون ذلک وعرض علیّ عمر وعلیہ قمیص اجترہ
اور بعض ان میں سے ان سے چھوٹی ہیں اور عمر فاروقؓ کو مجھ پر پیش کیا گیا کہ ان پر بھی قمیص ہے (لیکن) وہ اس کو گھسیٹ رہے ہیں
قالوا فما اوّلتہ یا رسول اللہ قال الدین
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس کی کیا تاویل (تعبیر) فرمائی۔ فرمایا دین (قمیص سے مراد دین ہے)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاهرة من حیث ان فیہ فضیلۃ عمرؓ۔

اور یہ حدیث کتاب الایمان میں بھی گزر چکی ہے [1]۔

الثدی:...... ثاء کے ضمہ اور دال کے کسرہ اور یاء کی تشدید کے ساتھ ثدی کی جمع ہے بمعنی پستان۔

[1] الخیر الساری ج ۱ ص ۲۴۵ بخاری شریف ص ۸ ج ۱

قال الدین:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اس میں تشبیہ بلیغ ہے کہ دین کو قمیص سے تشبیہ دی ہے وجہ شبہ ستر ہے کہ جیسے قمیص انسان کی شرمگاہ کو چھپاتی ہے ایسے ہی دین انسان کو ناپسندیدہ چیزوں اور جہنم سے روکتا ہے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ خواب میں قمیص اور اس کے کھینچنے کا معنی جو دین بیان کیا گیا ہے اس سے مراد ان کی وفات کے بعد ان کے آثار جمیلہ کا باقی رہنا ہے، یا مراد دین کا پھیلنا ہے۔

قالوا:...... کتاب التعبیر میں آئے گا کہ دیگر صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ، آپ نے اسکی کیا تعبیر دی ہے؟

سوال:...... اس سے شبہ ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ، حضرت ابوبکرؓ سے افضل ہیں؟

جواب(۱):...... اس عموم سے حضرت ابوبکرؓ خاص ہیں وہ اس میں داخل ہی نہیں۔

جواب(۲):...... ممکن ہے کہ حضور علیہ السلام پر جو لوگ پیش کئے گئے ان میں ابوبکرؓ نہ ہوں۔

جواب(۳):...... یا یہ فضیلت جزئی پر محمول ہے۔ جس سے فضیلت کلی لازم نہیں آئیگی۔

(۱۹۰)حدثنا الصلت بن محمد ثنا اسمٰعیل بن ابراهیم انا ایوب عن ابن ابی ملیکة
بیان کیا ہم سے صلت بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا خبر دی ہمیں ایوب نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن المسورؓ بن مخرمة قال لما طعن عمرؓ جعل یالم
انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا کہ جب حضرت عمرؓ زخمی کیئے گئے تو وہ تکلیف محسوس فرمانے لگے
فقال له ابن عباسؓ وکانه یجزعه یا امیرالمؤمنین ولئن کان ذاک
تو ان کو حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا اور گویا کہ وہ انکی تکلیف ختم کرنے کیلئے کہہ رہے تھے کہ اے امیرالمومنین اور البتہ اگر ہے وہ (تکلیف)
لقد صحبت رسول الله ﷺ فاحسنت صحبته ثم فارقت
تو تحقیق آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی تو ان کی صحبت کو آپ نے خوب نبھایا پھر آپ نے ان سے جدائی اختیار کی
وهو عنک راض ثم صحبت ابابکرؓ فاحسنت صحبته
اس حال میں کہ آنحضرت ﷺ آپ سے راضی تھے پھر آپ نے ابوبکرؓ کی صحبت اختیار کی تو ان کی صحبت (بھی) آپ نے خوب نبھائی
ثم فارقت وهو عنک راض ثم صحبت صحبتهم
پھر آپ ان سے جدا ہوئے وہ (بھی) آپ سے راضی تھے پھر آپ نے ان کے ساتھیوں کی صحبت اختیار کی
فاحسنت صحبتهم ولئن فارقتهم لتفارقنهم
تو آپ نے ان کی صحبت (بھی) نبھائی اور البتہ اگر آپ ان سے جدا ہوں گے البتہ ضرور جدائی اختیار کریں گے آپ ان سے

وهم عنک راضون قال اما ما ذکرت من صحبة رسول الله ﷺ ورضاه
اس حال میں کہ وہ آپ سے راضی ہوں گے انہوں نے فرمایا کہ لیکن آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اوران کی وفا کا جو ذکر فرمایا ہے
فانما ذاک مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ مَنَّ به عليَّ
تو وہ جزایں نیست کہ وہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے خاص احسان ہے کہ اللہ نے مجھ پر اس کے ساتھ احسان فرمایا
واما ما ذکرت من صحبة ابی بکر ورضاه فانما ذاک مَنٌّ مِنَ الله جلَّ ذکره
اور لیکن آپ نے حضرت ابوبکر صدیق کی صحبت اوران کی رضا کا جو ذکر فرمایا تو جزایں نیست کہ وہ (بھی) اللہ جل ذکرہ کا ہی فضل ہے
مَنَّ به عليَّ واما ما تری بی من جزعی فهو من اجلک ومن اجل اصحابک
جوانہوں نے مجھ پر فرمایا اور لیکن جو چیز آپ مجھ میں محسوس کر رہے ہیں یعنی میری گھبراہٹ تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے
والله لو ان لی طِلَاعَ الارض ذهبا لا فتدیت به من عذاب الله قبل ان اراه
اللہ تعالیٰ کی قسم تحقیق اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا البتہ بدلے میں دے دیتا اس کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس سے پہلے کہ میں اسے دیکھوں
❁ قال حماد بن زید ثنا ایوب عن ابن ابی ملیکة
حماد بن زید نے کہا بیان کیا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن ابن عباسؓ قال دخلت علی عمرؓ بهذا
انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس گیا اس حدیث کے ساتھ

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله لقد صحبت رسول الله ﷺ الخ۔

لما طعن عمر:...... ابولولو مجوسی حضرت مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے آپؓ کی کوکھ میں اُس وقت دو دھاری خنجر مارا جب آپ بدھ کے روز صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ یہ المناک سانحہ ذوالحجہ کے آخر میں ۲۳ھ کو پیش آیا۔

ما تری بی من جزعی:...... میری گھبراہٹ تو وہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی وجہ سے ہے کہ آپ لوگ میرے بعد فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے اس پر پریشان ہوں۔

یُجَزِّعُه:...... ای یزیل عنه الجزع یعنی تسلی دیتے تھے۔

ولئن کان ذاک:......(۱) اور اگر یہ ہے تو بھی آپ جزع میں مبالغہ کیجئے پھر ان کے اوصاف بیان کرنا شروع کر دیئے،

(۲) یا یہ لفظ ہے لاکان ذلک اس صورت میں یہ دعا ہوگی کہ جس چیز کا آپ خوف کرتے ہیں (اللہ کرے) وہ نہ ہو،

(۳) یا مطلب یہ ہے کہ اللہ کرے اس زخم کی وجہ سے آپ کی موت واقع نہ ہو۔

ولئن فارقتهم لتفارقنهم وهم عنک راضون:...... مراد اس سے مسلمان ہیں۔ حضرت عمرؓ نے

جواب میں فرمایا کہ ما تری بی جزعی فھو لاجلک یعنی میری گھبراہٹ اپنی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جو پیچھے رہ جانے والے ہیں ان کی وجہ سے ہے مراد ان کی یہ ہے کہ میرا گھبرانا تمہاری وجہ سے ہے کہ میں فتنوں کے درمیان باب مغلق تھا جب میں فوت ہو جاؤں گا تو تمہارے اندر فتنے پھوٹ پڑیں گے میری گھبراہٹ اس وجہ سے ہے اپنے لئے نہیں۔

ولوان لی:...... یہ جملہ مستانفہ ہے کمال خشیت پرمبنی ہے یعنی باوجود اس کے کہ صحابی ہونے کی نعمت امر عظیم ہے اجر عظیم ہے عذاب سے برأت کا سبب ہے لیکن اس کے باوجود میں ڈرتا ہوں۔ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ حقوق رعیت میں جو تقصیر ہوئی اس کی بناء پر غلبۂ خوف کی وجہ سے کہا یعنی عمرؓ کے سامنے دونوں امر اہم تھے (۱) ایک جو ان کے ساتھیوں کو ان کے بعد حالات پیش آئیں گے (۲) دوسرا وہ حالات جو موت کے بعد حضرت عمرؓ کو پیش آئیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فقط ثانی پر محمول کیا ہے اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے ان کو جواب دیا مع بیان وجہ جزع (گھبراہٹ) کے اور میری جو جزع کی وجہ ہے وہ ساتھیوں کا لحاظ ہے فتنوں میں پڑجانے کے خوف سے ہے۔

قال حماد:...... یہ تعلیق ہے اسماعیلیؒ نے اس کو قواریریؒ عن حمادؒ بن زید سے موصولاً ذکر کیا ہے[۱]

دخلت علیٰ عمر بھذا:...... اس حدیث کے ساتھ یہی حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے کہ ابن ابوملیکہ نے مسور بن مخرمہؓ سے واسطہ ذکر نہیں فرمایا۔

(۱۹۱) حدثنا یوسف بن موسیٰ ثنا ابو اسامۃ ثنی عثمان بن غیاث ثنی

بیان کیا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسامہ نے کہا بیان کیا مجھ سے عثمان بن غیاث نے کہا بیان کیا مجھ سے

ابو عثمان النھدی عن ابی موسیٰؓ قال کنت مع النبی ﷺ

ابو عثمان نہدی نے انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا

فی حائط من حیطان المدینۃ فجآء رجل فاستفتح فقال النبی ﷺ

مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تو ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھلوانا چاہا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ

افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکرؓ

(دروازہ) کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت سنادو سو میں نے ان کے لئے (دروازہ) کھول دیا تو اچانک حضرت ابوبکرؓ تھے

فبشرتہ بما قال رسول اللہ ﷺ فحمد اللہ ثم جآء رجل فاستفتح

تو میں نے ان کو اس کی بشارت دی جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سو انہوں نے اللہ کی تعریف کی پھر ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا

فقال النبی ﷺ افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ

تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ (دروازہ) کھول دو اور ان کو جنت کی بشارت سنادو سو میں نے ان کے لئے (دروازہ) کھول دیا

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۰۰ ج ۱۶

فاذا	هو	عمر	فاخبرته	بما	قال	النبی ﷺ	فحمد	الله

تو اچانک وہ حضرت عمرؓ تھے سو میں نے ان کو اس کی خبر دی جو حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا سو انہوں نے اللہ کی تعریف کی

ثم	استفتح	رجل	فقال	لی	افتح	له

تو ایک آدمی آیا تو اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا کہ ان کے لئے (دروازہ) کھول دو

وبشره	بالجنة	علی	بلوی	تصیبه	فاذا	عثمان	فاخبرته

اور ان کو (بھی) جنت کی خوشخبری دے دو ایسی مصیبت پر جو ان کو پہنچے گی تو اچانک وہ حضرت عثمانؓ تھے سو میں نے ان کو خبر دی

بما	قال	رسول	الله	فحمد	الله	ثم	قال	الله المستعان

اس کی جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو انہوں نے (بھی) اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث قریب ہی مناقب ابی بکرؓ میں گزر چکی ہے۔

(۱۹۲)حدثنا	یحیی	بن	سلیمن	ثنی	ابن	وهب	اخبرنی	حیوة ثنی

بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن وھب نے کہا خبر دی مجھے حیوہ نے کہا بیان کیا مجھ سے

ابو عقیل	زهرة	بن	معبد	انه	سمع	جده	عبدالله	بن	هشام	قال کنا

ابو عقیل زھرہ بن معبد نے کہ تحقیق اس نے اپنے دادا عبداللہ بن ھشامؓ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم

مع	النبی ﷺ	وهو	آخذ	بید	عمرؓ	بن الخطاب

حضرت نبی اکرم ﷺ کی ساتھ تھے اور آنحضرت ﷺ حضرت عمر بن خطابؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وهو آخذ بید عمرؓ بن الخطاب:...... ہاتھ پکڑنا فرط محبت کا مظہر ہے اور کمال محبت، کمال مودت اور اتحاد پر دلیل ہے اور یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے پوری حدیث کتاب الایمان والنذور[1] میں مذکور ہے۔

﴿۳۷﴾

مناقب عثمانؓ بن عفان ابی عمرو القرشی

حضرت عثمان بن عفان ابو عمرو قرشی کے مناقب کے بیان میں

تنبیه:...... ہمارے سامنے موجودہ نسخہ میں باب کا لفظ نہیں ہے جب کہ عمدۃ القاری اور دیگر نسخوں میں باب کا لفظ ہے۔

[1] باب قول النبی ﷺ وایم الله، بخاری شریف ص ۹۸۱ ج ۲

حالات عثمان بن عفانؓ

نام:......ابو عبد اللہ عثمان بن عفان اموی قرشی۔

نسب:......ان کا نسب حضور ﷺ کے ساتھ عبد مناف پر جمع ہوتا ہے۔

کنیت:...... ان کی کنیت کے بارے میں دو قول ہیں ابو عبد اللہ، ابو عمرو، مشہور دوسرا قول ہے۔

لقب:......ان کا لقب ذوالنورین ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کی دو بیٹیاں (حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھما) یکے بعد دیگرے آپ کے عقد میں آئیں۔

والدہ کا نام:......ان کی والدہ کا نام اروی بنت کریز ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی ام حکیم بنت عبد المطلب کی بیٹی ہیں

مختصر حالات:...... قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں جانے سے قبل حضرت ابو بکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد حتی کہ اسلام لانے سے پہلے بھی شراب سے سخت متنفر تھے۔ حبشہ کی طرف دو ہجرتیں کیں۔ حضرت رقیہؓ کی تیمار داری کے لئے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بدر میں شریک نہ ہوئے لیکن رسول اللہ ﷺ نے بدر کی غنیمت سے ان کو بھی حصہ عطا فرمایا، حدیبیہ میں بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوسکے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صلح کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا تھا لیکن جب بیعت رضوان ہوئی تو رسول ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا اور فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من یحفر بئر رومة فلہ الجنة فحفرھا عثمانؓ دوسرے موقع پر فرمایا من جھز جیش العسرة فلہ الجنة فجھزہ عثمانؓ حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد یکم محرم الحرام ۲۴ھ کو خلیفۃ المسلمین بنائے گئے۔ عام الفیل کے چھٹے سال مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

ام حکیمؓ آپ ﷺ کے والد حضرت عبد اللہؓ کے ساتھ توام پیدا ہوئی تھیں اپنی ثروت اور سخاوت کی وجہ سے کافی شہرت رکھتی تھیں۔ حیا کی صفت میں آپ بے مثل تھے۔ قبل از اسلام بت پرستی اور شراب نوشی نہیں کی۔ جب ان کے اسلام کا علم کفار مکہ کو ہوا تو بڑی ایذائیں پہنچائی گئیں۔ ایک دن ان کے چچا حکم بن العاص نے ان کو پکڑ کر رسی سے مضبوط باندھا اور کہا کہ تم نے اپنے باپ دادا کا دین ترک کر کے نیا دین اختیار کیا ہے خدا کی قسم تمہیں اس وقت تک نہ کھولوں گا جب تک تم اس نئے دین کو ترک نہ کرو حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم میں دین اسلام کو کبھی ترک نہ کروں گا آخر ظالم اپنے ظلم سے عاجز آ گئے اور ان کو رہائی نصیب ہوئی[1]

ایک مدت تک کتابت وحی کی خدمت ان کے سپرد رہی اور یہ وہ خدمت تھی جس کے انجام دینے والوں کی تعریف قرآن شریف میں آئی ہے کتابت وحی کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے نجی خطوط لکھنا بھی ان کے ذمہ تھا۔

---

[1] (بحوالہ تاریخ الخلفاء)

صدقہ اور خیرات کرنے میں بے مثال تھے ان کا جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنے کا معمول تھا اگر کسی جمعہ کو غلام نہ ملتا تو آئندہ جمعہ دو غلام آزاد کرتے تھے۔ مسجد نبوی ﷺ کی توسیع کے لئے زمین خرید کر وقف کی۔ بارہ دن کم بارہ سال آپ نے خلافت کے فرائض انجام دیئے۔

شہادت سے کچھ وقت پہلے حضرت عثمانؓ بالا خانے پر تشریف لے گئے اور بطور اتمام حجت کے چند احادیث رسول اللہ ﷺ سے بیان کیں جو کہ آپ کے فضائل سے متعلق تھیں۔ اور صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ آپ نے یہ احادیث مبارکہ حضور ﷺ سے سنیں ہیں تو اس کی سب نے تصدیق کی۔ اس کے بعد انصار نے کہا کہ اب آپ کی مظلومیت ہم سے نہیں دیکھی جاتی اگر آپ حکم دیں تو ہم باغیوں کو تہ تیغ کر دیں آپؓ نے فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ میری وجہ سے کسی کلمہ گو کا خون بہایا جائے اس پر لوگوں نے کہا کہ آپ خلافت سے دستبردار ہو جایئے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا کہ اے عثمان اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائیں گے لوگ اس کو اتارنا چاہیں گے اور اگر تم نے اس کو اتار دیا تو جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکو گے۔ پھر آپؓ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان آج افطار ہمارے ساتھ کرنا چنانچہ میں نے آج روزہ رکھا ہے لہٰذا افطار کے وقت تک میں رسول خدا تک پہنچ جاؤں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے تھے کہ اگر سب لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل پر متفق ہو گئے ہوتے تو آسمان سے پتھر برستے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ فرماتے تھے کہ لوگوں نے عثمانؓ کو شہید کر کے اپنے اوپر فتنوں کا دروازہ کھول لیا ہے جو کہ قیامت تک بند نہ ہوگا۔

حضرت عثمانؓ کی شہادت:......

آپ کی شہادت بلحاظ اپنی معصومیت کے اور بلحاظ ان نتائج و فتن کے جو اس شہادت سے پیش آئے۔ اس امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے۔

شہادت کا مختصر قصہ:...... آپؓ کی شہادت کا مختصر قصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشتری مبارک جو رسول خدا ﷺ کے بعد حضرت صدیق اکبرؓ کے ہاتھ میں تھی اور ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ میں آئی اور ان کے بعد حضرت عثمانؓ نے اس انگشتری کو پہنا۔ ایک دن جب حضرت عثمانؓ بئر اریس پر بیٹھے تھے کہ وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ سے گر گئی کنویں کا سارا پانی نکال کر تین روز تک تلاش کی لیکن نہ ملی۔ اس کے بعد سارا انتظام درہم برہم ہو گیا مصر کے لوگوں نے کج فہمی کی بناء پر بغاوت کر دی۔ جب حضرت علیؓ تک یہ خبر پہنچی تو انہوں نے حضرت عثمانؓ کے پاس پانی بھیجا جس میں سے بہت کم بمشکل تمام آپ تک پہنچا۔ کئی آدمی پانی لے جانے کی وجہ سے مصر کے بلوائیوں کے ہاتھوں زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ نے حضرات حسنینؓ کریمین کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے ان کے دروازہ پر کھڑا کیا۔

حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ اور دیگر چند صحابہ نے بھی اپنے اپنے صاحبزادوں کو حضرت عثمانؓ کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔ بلوائیوں نے تیراندازی شروع کردی ایک تیر تو مروان کو لگا باقی تیر حفاظت کرنے والوں کو لگے حضرت سیدنا حسنؓ بھی خون میں نہاگئے محمد بن طلحہ بھی زخمی ہوئے۔ حضرت علیؓ کے غلام قنبر کو بھی زخم لگے۔ یہ حال دیکھ کر بلوائیوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ بنی ہاشم ان کے مقابلے پر آجائیں گے لہٰذا جلدی کرنی چاہیے یہ سوچ کر چند بلوائی مکان کی پشت کی طرف سے اندر داخل ہوگئے اور حضرت عثمانؓ کو شہید کردیا اس وقت آپؓ تلاوت قرآن پاک میں مشغول تھے آپ کا خون قرآن مجید کی آیت مبارکہ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ [1] پر گرا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

۞ وقال النبی ﷺ من یحفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ فحفرھا عثمان
اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بیر رومہ کھدوائے اس کے لئے جنت واجب ہوگی تو اس کو حضرت عثمانؓ نے کھدوایا
وقال من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزہ عثمان
اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دستی والے لشکر کو سامان جہاد مہیا کیا تو اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے تو اس کو عثمانؓ نے سامان جہاد دیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ تعلیق ہے۔ دارقطنی اور اسماعیلی وغیرہ نے قاسم بن محمد مروزی عن عبدان کے طریق سے اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔ اور یہ تعلیق بخاری کتاب الوقف، باب اذا وقف ارضاً او بئراً میں گزر چکی ہے۔

من یحفر بئر رومۃ:...... جب حضور ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو بئر رومہ کے علاوہ میٹھا پانی نہیں تھا حضور ﷺ نے فرمایا من یحفر بئر رومۃ فلہ الجنۃ۔ بعض روایتوں میں آیا ہے من اشتری بئر رومۃ فلہ الجنۃ تو حضرت عثمانؓ نے اس کے یہودی مالک سے پینتیس ہزار درہم میں خریدا اور مسلمانوں کے لئے وقف کردیا۔

سوال:...... دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے ایک میں خریدنے کی ترغیب ہے اور بخاری شریف کی اس روایت میں کھودنے کی ترغیب ہے؟

جواب (۱):...... ابن بطالؒ کا قول ہے کہ حفر کا ذکر راوی کا وہم ہے۔

جواب (۲):...... من یحفر والی روایت مجاز پر محمول ہے کہ حفر بئر سے مقصود پانی کا حصول ہی ہوتا ہے اور شراء بئر سے مقصود بھی پانی کا حصول ہوتا ہے لہٰذا کوئی تعارض نہ ہوا۔

سوال:...... اگر خریدنے والی روایت اصح ہو جیسا کہ مشہور ہے تو پھر یہودی مالک کا کیا نام ہے؟

جواب:...... [2] یہودی مالک کا نام رومہ ہے جس کے نام سے یہ کنواں مشہور تھا۔[2]

---

[1] پارہ ۱ سورۃ بقرہ آیت ۱۳۷ [2] مشکوٰۃ شریف باب مناقب عثمانؓ ص ۵۶۱ ج ۲ حاشیہ ۱۰

سوال:...... یہ کنواں مدینہ طیبہ میں کہاں واقع ہے؟ اور آج کل اس کا نام کیا ہے؟

جواب:...... مسجد نبوی ﷺ سے تو بہت دور ہے مگر مسجد قبلتین سے چند گز کے فاصلہ پر آج بھی موجود ہے اور بیر عثمانؓ کے نام سے مشہور ہے اور اس کا پانی آج کل بھی زیر استعمال ہے۔ سعودی حکومت نے اس کے متصل ہی وزارۃ الزراع والمیاہ کا دفتر قائم کر رکھا ہے۔ زائرین کی رسائی اس کنواں تک ناممکن تو نہیں، مشکل ضرور ہے۔ (مرتب نے ۲۰۰۷ء میں خود حرمین حاضری کے موقعہ پر اس کا بغور مشاہدہ کیا ہے)

من جهز جيش العسرة:...... یعنی جیش عسرہ میں جو اسباب مہیا کرے گا اس کے لئے جنت ہے، جیش عسرہ سے مراد غزوۂ تبوک کا لشکر ہے اس کا نام جیش عسرہ اس لئے رکھا گیا کہ وہ سخت گرمی، قحط کا زمانہ اور مسافت بعیدہ اور کثیر دشمن سے مقابلہ تھا تو حضرت عثمانؓ نے نو سو پچاس اونٹ، پچاس گھوڑے اور ہزار دینار (نقد) حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔

(۱۹۳) حدثنا سليمٰن بن حرب ثنا حماد عن ايوب عن ابي عثمان عن ابي موسىٰؓ

بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوعثمان سے انہوں نے ابوموسیٰؓ سے کہ

ان النبي ﷺ دخل حائطا وامرني بحفظ باب الحائط

تحقیق نبی اکرم ﷺ باغ میں تشریف لے گئے اور مجھے باغ کے دروازہ کی نگہداشت کا حکم فرمایا (تاکہ کوئی بغیر اجازت اندر داخل نہ ہو سکے)

فجاء رجل يستاذن فقال ائذن له وبشره بالجنة

تو ایک آدمی آیا اور داخلے کی اجازت طلب کرنے لگا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو اجازت دید و اور ان کو جنت کی بشارت دو

فاذا ابوبكر ثم جاء آخر يستاذن فقال ائذن له

تو اچانک ابوبکر صدیقؓ تھے پھر دوسرا آدمی آیا اور وہ بھی اجازت طلب کر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بھی اجازت دید و

وبشره بالجنة فاذا عمر ثم جاء آخر يستاذن فسكت هنيهة

اور ان کو بھی جنت کی خوشخبری دو تو اچانک عمرؓ تھے پھر ایک اور آدمی آیا اور وہ بھی اجازت طلب کر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا

ثم قال ائذن له وبشره بالجنة على بلوى ستصيبه

پھر فرمایا کہ ان کو (بھی) اجازت دے دو اور ان کو (بھی) جنت کی بشارت دے دو اس مصیبت پر جو ان کو عنقریب پہنچے گی

فاذاعثمان بن عفان قال حماد وثنا عاصم الاحول وعلي بن الحكم سمعا اباعثمان

تو اچانک عثمان بن عفانؓ تھے کہا حماد نے اور بیان کیا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم نے کہ ان دونوں نے ابوعثمان سے سنا کہ

يحدث عن ابي موسىٰ بنحوه وزاد فيه عاصم ان النبي ﷺ

وہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے اس حدیث کی مثل بیان کر رہے تھے اس میں عاصم نے زیادتی بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ

كان قاعدا في مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه اوركبته فلما دخل عثمان غطاها
کسی جگہ تشریف فرما تھے کہ جس میں پانی تھا تحقیق انہوں نے اپنے گھٹنوں یا (فرمایا) گھٹنے سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا تو جب عثمانؓ داخل ہوئے تھے تو اس کو چھپالیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

سكت هنيهة :...... یہ کنایہ ہے شئی قلیل سے یعنی معمولی خاموشی اختیار کی اصل اس کی هنة ہے اور هنيهة اس کی تصغیر ہے یعنی معمولی خاموشی اختیار فرمائی اور پھر فرمایا ائذن له۔

سوال:...... خاموشی اختیار کرنے کی وجہ کیا ہے؟

جواب:...... علامہ انور شاہ صاحبؒ نے اس کا جواب دیا کہ خاموشی کا سبب بیٹھنے کی جگہ کا نہ ہونا ہے کہ یہاں جگہ نہیں ہے، اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حضرت عثمانؓ کی قبر آپ ﷺ کے ساتھ نہ ہوگی بلکہ علیحدہ ہوگی چنانچہ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا اور حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ سکوت اس لئے تھا کہ ان کو دونوں باتیں جتلادیں یعنی بلوی تصیبه کی اطلاع دیں یا یہ کہ صرف بشارت جنت پر اکتفاء کریں۔

قال حماد:...... حماد بن زیدؒ مراد ہیں۔ بعض نے (روایت ابی ذرؒ میں) حماد بن سلمہؒ کا نام مراد لیا ہے۔

مكان فيه ماء قد انكشف عن ركبتيه:...... اس سے علامہ کرمانیؒ نے استدلال کیا ہے کہ ركبة (گھٹنہ) عورت (ستر) نہیں ہے اور حضور ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے کثرت حیا کی وجہ سے گھٹنوں کو ڈھانپا۔

دخل عثمان غطاها:...... یعنی اس سے پہلے حضور ﷺ صرف ازار میں تھے حضرت عثمانؓ کے آنے کے بعد چادر سے ڈھانک لیا۔ اس لئے کہ اس کا تعلق کثرت حیاء کے ساتھ ہے اس سے علامہ کرمانیؒ کا استدلال کہ ركبة عورت (ستر) نہیں صحیح نہ ہوا جب کہ حضور ﷺ سے صراحتاً ثابت ہے الركبة من العورة۔

زاد فيه عاصم:...... حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ یہ زیادتی میرے نزدیک وہم ہے[1] اس لئے کہ یہاں پر دو قصے ہیں ایک قصہ بئر اریس کا اور ایک قصہ ہے بیت کا۔ دونوں جگہوں میں داخل ہونے والے مشترک ہیں اور جو قصہ بئر اریس کا تھا وہ قصہ بیت کے ساتھ راوی سے خلط ہو گیا۔ بیت کا قصہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ گھر تشریف فرما تھے آپ کی ران مبارک کھلی ہوئی تھی حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر حضرت عثمانؓ اجازت لے کر اندر آئے آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک کو چھپالیا آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے حضرت عثمانؓ کے آنے پر ایسا کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ بڑے حیا والے ہیں اگر وہ مجھے سابقہ حالت میں دیکھتے تو لم يبلغ حاجته (تو اپنی حاجت کو نہ پہنچ سکتے)

---

[1] فیض الباری ص ۶۶ ج ۴

(۱۹۳)حدثنا احمد بن شبيب بن سعيد ثنا ابی عن يونس قال ابن شهاب

بیان کیا ہم سے احمد بن شبیب بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے میرے والد محترم نے انہوں نے یونس سے کہا ابن شہاب نے کہ

اخبرنی عروة ان عبيدالله بن عدی بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة وعبدالرحمٰن بن الاسود بن عبد يغوث

خبر دی مجھے عروہ نے تحقیق عبید اللہ بن عدی بن خیارؓ نے ان کو خبر دی کہ تحقیق مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث

قالا ما يمنعک ان تکلم عثمان لاخيه الوليد فقد

دونوں نے کہا کہ کیا مانع ہے؟ آپ کو حضرت عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید کے بارے میں بات کرنے سے کیونکہ تحقیق

اکثر الناس فيه فقصدت لعثمان حين خرج الی الصلوٰة

ان کے بارے میں لوگوں نے بہت باتیں کی ہیں تو میں نے حضرت عثمانؓ سے (ملاقات کا) ارادہ کیا جبکہ وہ نماز کے لئے نکلے

قلت ان لی اليک حاجة وهی نصيحة لک قال يا ايها المرء

میں نے عرض کی کہ مجھے آپ سے کوئی حاجت ہے اور وہ (حاجت) آپ کے لئے خیر خواہی ہے انہوں نے فرمایا اے بندے

قال ابو عبدالله اراه قال اعوذ بالله منک فانصرفت

ابو عبد اللہ نے کہا میرا خیال ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں تو میں واپس لوٹ آیا

فرجعت اليهم اذجاء رسول عثمان فاتيته

تو میں ان کے پاس واپس آ گیا (جنہوں نے مجھے بات کرنے کے لئے بھیجا تھا) اچانک حضرت عثمانؓ کا قاصد آیا تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا

فقال ما نصيحتک فقلت ان الله بعث محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بالحق

تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کیا نصیحت کرنا چاہتے ہیں تو میں نے عرض کیا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا

وانزل عليه الکتاب وکنت ممن استجاب لله ولرسوله صلی اللہ علیہ وسلم

اور ان پر کتاب اتاری اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ اور ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی (دعوت) کو قبول کیا

فهاجرت الهجرتين وصحبت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ورايت هديه

سو آپ نے دو ہجرتیں کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اور آپ نے ان کی سیرت کو ملاحظہ فرمایا

وقد اکثر الناس فی شان الوليد قال ادرکت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم

اور تحقیق لوگوں نے ولید کے بارے میں بہت سی باتیں کی ہیں انہوں نے (جواب میں) فرمایا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا

قلت لا ولکن خَلَصَ اِلَیَّ من علمه ما يخلص الی العذراء فی سترها قال

میں نے عرض کیا نہیں اور لیکن مجھ تک ان کا علم پہنچا ہے جو ایک پاکیزہ عورت کو اس کے پردہ میں پہنچتا ہے عثمانؓ نے فرمایا

اما	بعد	فان	الله	بعث	محمدا	ﷺ	بالحق	فکنت ممن
اما بعد، سو بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا تو میں ان لوگوں میں سے تھا کہ جنہوں نے								
استجاب	لله	ولرسوله	وامنت	بما	بعث	به		
اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (کی دعوت) کو قبول کیا اور میں ان امور پر ایمان لایا جن کے ساتھ وہ مبعوث فرمائے گئے								
وهاجرت	الهجرتين	كما	قلت	وصحبت	رسول	الله	ﷺ	وبايعته
اور میں نے دو ہجرتیں بھی کیں جیسا کہ تو نے کہا اور میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا اور میں نے ان سے بیعت بھی کی								
فوالله	ما	عصيته	ولا	غششته	حتي	توفاه	الله	عزوجل
تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے ان کی کوئی نافرمانی بھی نہیں کی اور نہ ہی میں نے ان سے کوئی خیانت کی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دے دی								
ثم	ابابكر	مثله	ثم	عمر	مثله	ثم	استخلفت	
پھر ابو بکر صدیقؓ (کے ساتھ بھی) اس طرح (معاملہ رہا) پھر عمرؓ (کے ساتھ بھی) اس طرح (معاملہ رہا) پھر (ان حضرات کے بعد) مجھے خلیفہ بنایا گیا								
افليس لي من الحق مثل الذي لهم قلت بلي قال فما هذه الاحاديث								
تو کیا میرے لئے وہ حق نہیں جو کہ ان کے لئے تھا میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں تو انہوں نے فرمایا تو پھر یہ کیا باتیں ہیں								
التي تبلغني عنكم اما ما ذكرت من شان الوليد فسناخذ فيه بالحق ان شاء الله								
جو آپ لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں لیکن آپ نے ولید کے بارے میں ذکر فرمایا تو عنقریب اس کے بارے میں ہم ان شاء اللہ حق پر عمل کریں گے								
ثم	دعا	عليا	فامره	ان	يجلده	فجلده	ثمانين	
پھر انہوں نے حضرت علیؓ کو بلایا پس ان کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا تو انہوں نے اس کو اسی کوڑے مارے								

﴿تحقیق وتشریح﴾

ما يمنعك ان تكلم عثمانؓ:...... مخاطب عبید اللہ بن عدی ہیں۔ حضرت عثمانؓ کے بھانجے ہیں۔

لاخيه الوليد:...... مراد ولید بن عقبہ ہے یہ حضرت عثمانؓ کا ماں شریک بھائی تھا حضرت عثمانؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو معزول کرنے کے بعد ان کو کوفہ کا والی بنایا۔ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ بیت المال کے نگران اعلیٰ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے قرض لیا جب حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے تقاضہ کیا تو دونوں میں جھگڑا ہو گیا جب حضرت عثمانؓ کو اس اختلاف کا علم ہوا تو آپؓ دونوں پر ناراض ہوئے۔ والئ کوفہ حضرت سعدؓ کو معزول کر دیا اور ولید بن عقبہ کو کوفہ کا گورنر مقرر کر دیا۔ جب حضرت عمرؓ خلیفہ تھے تو بھی ان کو معزول کیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ نے فرمایا تھا کہ کسی عاجزی یا خیانت کی وجہ سے ان کو معزول نہیں کیا بلکہ کوفہ والوں نے ان کی جھوٹی شکایات بہت زیادہ کی ہیں۔ جب حضرت عثمانؓ خود خلیفہ ہوئے تو کہا کہ اگر خلافت سعدؓ کو پہنچے تو وہ اس کا حق دار ہے۔

قال اعوذ بالله منک:...... حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ کہہ کر گویا کہ ان کی بات سننے سے انکار کر دیا اور حضرت عثمانؓ نے تعوذ اس لئے کہا کہ نماز کا وقت تھا کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی ایسی بات کر دیں جس سے ایک دوسرے کے دل میں گرانی آجائے جو نماز میں خلل کا باعث بن جائے نماز کے بعد ایلچی بھیجا کہ بتا تیری کیا نصیحت ہے۔

الهجرتين:...... (۱) ہجرت حبشہ (۲) ہجرت مدینہ منورہ

هديه:......(بفتح الهاء وسكون الدال)ای رایت طریقته۔

قال ادركت رسول الله ﷺ:...... حضرت عثمانؓ نے عبید اللہ بن عدی کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ پایا؟ عبید اللہ نے کہا میں نے آپ ﷺ کا زمانہ نہیں پایا۔

خلص:...... بمعنی وصل الیہ یعنی آنحضرت ﷺ کا علم مجھ تک پہنچا ہے۔

الى العذراء:...... باکرہ عورت۔ عبید اللہ بن عدی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا علم کوئی چھپی ہوئی بات نہیں تھی۔ اور نہ ہی کسی فرد کے ساتھ خاص تھا بلکہ عام تھا حتی کہ پردہ نشیں کنواری عورت تک آپ ﷺ کا علم پہنچا میں تو آپ ﷺ کے علم کا شائق ہوں اور حصول علم کے لئے بڑا حریص ہوں تو مجھ تک بطریق اولی پہنچا ہے۔

فاكثر الناس فيه:...... لوگوں نے ولید کے بارے میں بہت باتیں کیں (۱) کہ ولید نے نشے کی حالت میں صبح کی چار رکعتیں پڑھادیں، لوگ کہنے لگے کہ حضرت عثمانؓ نے اس پر حد جاری نہیں کی (۲) سعد بن ابی وقاصؓ کو معزول کر کے ولید کو ان کی جگہ مقرر کیا حالانکہ سعدؓ کو کئی فضائل حاصل ہیں۔ مثلاً عشرہ مبشرہ اور اہل شوریٰ میں سے ہیں۔ علم و فضل، عمر و عمل میں ولید سے بڑھ کر ہیں اور سابقین اسلام میں سے ہیں۔ لیکن حضرت عثمانؓ کا تاخیر کرنا معاملے کو اچھی طرح سمجھنے کے لئے تھا چنانچہ جب ان کو اچھی طرح وضاحت ہو گئی تو حد کا حکم فرمایا۔ اور نہ صرف یہ کہ ولید کو عہدہ گورنری سے معزول کیا بلکہ اس پر حد بھی لگائی ہے۔[۱]

فجلده ثمانين:...... ایک روایت یہ ہے کہ چالیس کوڑے لگائے وہ روایت زیادہ صحیح ہے[۲] اور یہ روایت حنفیہ کی دلیل ہے کہ حد سکران اسی کوڑے ہیں اور یہ بخاری شریف میں صرف اسی جگہ ہے علامہ عینیؒ نے توجیہ کی ہے کہ کوڑے کی دو شاخیں تھیں اس لئے چالیس کوڑے کہا گیا حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ تاویل لغو ہے اور صحیح یہ ہے کہ روایات سکران دو قسم کی ہیں ایک میں چالیس کوڑے ہیں اور دوسری میں اسی کوڑے ہیں۔ ائمہ کے لئے اختیار ہے کہ جس کو چاہیں لے لیں۔ حضرت شیخ الحدیثؒ فرماتے ہیں کہ حکم تو اسی کوڑوں کا ہی دیا گیا لیکن

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۰۴ ج ۱۶ [۲] (بخاری شریف ج اص ۵۲۴)

حضرت علیؓ نے چالیس پر ہی اکتفاء کیا کیونکہ ثبوت واضح نہیں تھا اس لئے تعزیراً چالیس کوڑے لگائے، پس جلده ثمانين یہ مجاز پر محمول ہے ای امر بذالک۔

سوال:...... شراب پینے کی حد کیا ہے؟

جواب:...... اس بارے میں ائمہ کرام کے درمیان اختلاف ہے۔

احناف:...... احناف کے نزدیک شارب خمر کی حد اسی (۸۰) کوڑے ہے۔

شوافع:...... شوافع کے نزدیک شارب خمر کی حد چالیس کوڑے ہے۔

حنابلہ:...... امام احمد بن حنبلؒ سے شارب خمر کو چالیس کوڑوں کے ساتھ چھڑیاں مارنے اور جوتے لگانے بھی منقول ہیں۔

(۱۹۵) حدثنا محمد بن حاتم بن بزيع ثنا شاذان ثنا عبدالعزيز بن ابي سلمة الما جشون
بیان کیا ہم سے محمد بن حاتم بن بزیع نے کہا بیان کیا ہم سے شاذان نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابوسلمہ ماجشون نے
عن عبيدالله عن نافع عن ابن عمر قال كنا في زمن النبي ﷺ لا نعدل بابي بكر احدا
انہوں نے عبیداللہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں کسی کو ابوبکرؓ کے برابر نہیں شمار کرتے تھے
ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی ﷺ
پھر عمرؓ (کا درجہ تھا) پھر عثمانؓ (کا درجہ تھا) پھر حضرت نبی اکرم ﷺ کے صحابہؓ کو چھوڑ دیتے تھے
لا نفاضل بينهم تابعه عبدالله بن صالح عن عبد العزيز
ان کے درمیان فضیلت نہیں سمجھتے تھے۔ ان کی متابعت عبد اللہ بن صالح نے عبد العزیز سے کی ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه يدل على ان عثمانؓ افضل الناس بعد الشيخين۔

شاذان:...... نام: اسود بن عامر

لانعدل بابي بكر:...... ای لانجعل له مثلاً اور ابوداؤد شریف میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ زندہ تھے اور ہم کہتے تھے افضل امة النبي ﷺ بعده ابو بكرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ [۱] اور طبرانی نے روایات میں زیادتی نقل کی ہے کہ حضور ﷺ سنتے تھے اور اس پر انکار نہیں کرتے تھے۔

لانفاضل بينهم:...... **سوال:**...... ان کے بعد حضرت علیؓ افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ افضل ہیں پھر اصحاب بدر، پھر اصحاب احد تو لانفاضل کہنا کیسے درست ہوا؟

---

[۱] (ابوداؤد ص ۲۸۸ ج ۲ باب فی التفضیل)

جواب:...... علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ مراد وہ شیوخ ہیں جن کو حضور ﷺ اپنی مجلس میں مشاورت کے لئے بلاتے تھے اور حضرت علیؓ اس وقت بچے تھے اور ابن عمرؓ نے اس بات کو اس لئے نقل نہیں کیا کہ وہ نہ تو حضرت علیؓ کی تنقیص کرنا چاہتے تھے اور نہ ہی حضرت عثمانؓ کے بعد حضرت علیؓ کی فضیلت کا انکار کرتے تھے اس لئے کہ حضرت علیؓ کی فضیلت حضرت عثمانؓ کے بعد صحابہ میں مسلمہ تھی۔

تابعه عبدالله بن صالح:...... شاذانؒ (اسود بن عامر) کی متابعت عبداللہ بن صالح نے کی ہے۔

فائدہ:...... عبداللہ بن صالح سے مراد کون ہیں؟ اس میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن صالح کاتب اللیث الجہنی المصری ہیں دوسرا قول جو لفظ قیل سے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد عبداللہ بن صالح بن مسلم العجلی الکوفی ہیں۔

(۱۹۶)حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا ابو عوانة ثنا عثمان هو ابن موهب
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابوعوانہ نے کہا بیان کیا ہم سے عثمان نے وہی ابن موہب ہیں
قال جاء رجل من اهل مصر وحج البيت فرئ قوماً جلوسا
انہوں نے کہا کہ مصر والوں میں سے ایک آدمی آیا اور اس نے حج بیت اللہ ادا کیا تو اس نے قوم (لوگوں) کو بیٹھے ہوئے دیکھا
فقال من هؤلاء القوم فقالوا هؤلآء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبدالله بن عمر
تو اس نے کہا یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ قریشی ہیں اس نے کہا تو ان میں بزرگ کون ہیں لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ ہیں
قال يا ابن عمر انی سائلك عن شئ فحدثنی
اس نے کہا اے ابن عمرؓ میں آپ سے کسی معاملہ میں سوال کروں گا تو آپ اس کے بارے میں جواب عنایت فرمائیں
هل تعلم ان عثمان فرّ يوم احد قال نعم
کیا آپ کے علم میں ہے کہ بے شک حضرت عثمانؓ نے یوم احد کو راہ فرار اختیار فرمائی تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔
قال تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهد قال نعم
اس نے کہا کہ کیا آپ جانتے ہیں کہ تحقیق وہ غزوہ بدر میں بھی غائب تھے اور حاضر نہیں ہوئے انہوں نے فرمایا کہ ہاں
قال تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها
اس نے کہا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ بیعت رضوان کے موقع پر بھی غائب تھے سو وہ اس میں بھی حاضر نہیں ہوئے
قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمرؓ تعال ابين لك
انہوں نے فرمایا ہاں اسی طرح ہے اس نے اللہ اکبر کہا ابن عمرؓ نے فرمایا ادھر آئیے تاکہ میں آپ سے وضاحت بیان کردوں کہ

اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه وغفر له
ان کا غزوہ احد سے راہ فرار اختیار کرنا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرمادیا اور ان کی مغفرت فرمادی
واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته بنت رسول الله ﷺ وكانت مريضة
اور ان کی غزوہ بدر میں عدم شرکت اس لئے تھی کہ ان کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور وہ بیمار تھیں
فقال له رسول الله ﷺ ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا
تو ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک آپؓ کے لئے ان لوگوں میں سے جو غزوہ بدر میں شریک ہوں گے ایک آدمی کے برابر ثواب ہوگا
وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احدا اعز ببطن مكة من عثمان
اور ان کو حصہ بھی دیا اور لیکن ان کا بیعت رضوان میں موجود نہ ہونا تو اگر اہل مکہ کے درمیان کوئی اور عثمانؓ سے زیادہ معزز ہوتا
لبعثه مكانه فبعث رسول الله ﷺ عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد
تو آنحضرت ﷺ اس کو عثمانؓ کی جگہ بھیجتے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے عثمانؓ کو بھیجا اور بیعت رضوان کا واقعہ اس کے بعد ہوا کہ
ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله ﷺ بيده اليمنى هذه يد عثمان
عثمانؓ مکہ تشریف لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے
فضرب بها على يده فقال هذه لعثمان فقال له ابن عمر
تو انہوں نے اس کو اپنے (بائیں) ہاتھ پر رکھا تو فرمایا کہ یہ (بیعت) عثمانؓ کی طرف سے ہے تو اس مصری کو ابن عمرؓ نے فرمایا
اذهب بها الآن معك
ان (جوابات) کو اپنے ساتھ لے کر اب آپ تشریف لیجائیں (تاکہ حضرت عثمان غنیؓ کے بارے میں آپ کا اعتقاد صحیح ہوجائے)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان فيه فضيلة عظيمة لعثمانؓ وهي ان الله عفا عنه وغفر له وحصل له السهم والاجر۔

فمن الشيخ فيهم:...... ان میں بزرگ کون ہیں؟ یعنی جس کی بات کو وہ مانتے ہوں۔

فائدہ:...... سوال کرنے والا ان لوگوں میں سے تھا جو حضرت عثمانؓ کے بارے میں تعصب رکھتے تھے اور ان تین سوالوں کا ذکر اس لئے کیا کہ اس کا مقصد اپنے اعتقاد کی پختگی تھا اور ان تین باتوں میں وہ حضرت عثمانؓ پر عیب لگاتے تھے چنانچہ حضرت ابن عمرؓ نے تینوں سوالوں کا جواب نعم سے دیا تو اس سائل نے تکبیر کہی۔

ابینه لک:...... پھر حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ اب میں تجھے ان سوالات کی توجیہات بتاؤں گا۔

فریوم احد:...... مراد یوم احد سے احد پہاڑ کے دامن میں لڑی جانیوالی جنگ کا دن ہے، کہ اس میں حضرت عثمانؓ

کی غیر حاضری کو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا۔ اور یوم بدر سے غائب رہنا حضور ﷺ کی لختِ جگر کی تیمارداری کے لئے تھا حضور ﷺ نے فرمایا کہ تجھے بھی حصہ ملے گا اور اجر بھی۔ اور بیعت رضوان سے غائب ہونا اگر کوئی بطن مکہ میں حضرت عثمانؓ سے افضل ہوتا تو اس کو بھیجتے اور بیعت رضوان حضرت عثمانؓ کے مکہ مکرمہ جانے کے بعد کی گئی اور حضور ﷺ نے اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے۔ ان تین جوابوں کے بعد ابن عمرؓ نے فرمایا کہ ان جوابوں کو بھی ساتھ لے جاؤ تا کہ حضرت عثمانؓ کے بارے میں جو تیرا تین باتوں کا اعتقاد ہے وہ زائل ہو جائے۔

(۱۹۷) حدثنا مسدد ثنا يحيى عن سعيد عن قتادة ان انسا حدثهم
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ سعید سے وہ قتادہ سے کہ انسؓ نے ان کو حدیث بیان فرمائی
قال صعد النبي ﷺ احدا و معه ابوبكر و عمر و عثمان
کہ حضرت نبی کریم ﷺ احد (پہاڑ) پر چڑھے اور ان کے ساتھ حضرت ابو بکرؓ، عمرؓ اور حضرت عثمانؓ (بھی) تھے
فرجف فقال اسكن احد اظنه ضربه برجله فليس عليك الا نبي وصديق وشهيدان
تو وہ (احد) حرکت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا ٹھہر جا اے احد! (راوی کہتے ہیں کہ) میرا گمان یہ ہے کہ اپنا پاؤں مبارک (بھی) مارا (پھر فرمایا) پس نہیں ہے تیرے اوپر مگر نبی، صدیق اور دو شہید

اس حدیث کی مکمل تشریح مناقب ابی بکرؓ میں گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

﴿۳۸﴾

باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان وفيه مقتل عمر بن الخطاب

اس باب میں (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی) بیعت کے قصہ کا بیان ہے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر اتفاق کا ذکر ہے اور اس (باب) میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہوگا

ترجمۃ الباب کے تین جزء ہیں:

(۱) بیعت رضوان (۲) اتفاق صحابہؓ علیٰ تقدیم حضرت عثمانؓ بن عفان فی الخلافۃ (۳) شہادۃ حضرت عمرؓ

(۱۹۸) حدثنا موسى بن اسمعيل ثنا ابوعوانة عن حصين عن عمرو بن ميمون
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے حصین سے انہوں نے عمرو بن میمون سے
قال رأيت عمر بن الخطاب قبل ان يصاب بايام بالمدينة وقف على حذيفة بن اليمان وعثمان بن حنيف
انہوں نے بیان کیا میں نے عمر بن خطاب کو شہادت کے پیش آنے سے چند دن پہلے مدینہ طیبہ میں دیکھا کہ وہ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس کھڑے تھے

قال کیف فعلتما اتخافان ان تکونا قد حملتما الارض ما لاتطیق

انہوں نے فرمایا کیسے کیا تم نے، کیا تمہیں خوف ہے کہ تم نے تحقیق زمین پر اتنا بوجھ ڈال دیا ہے جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی

قالا حملناها امراهی له مطیقة مافیها کبیر فضل

انہوں نے عرض کیا ہم نے اس پر اتنا ہی بوجھ ڈالا ہے جس کی وہ طاقت رکھتی ہے اس میں کوئی بڑی زیادتی نہیں ہے

قال انظرا ان تکونا حملتما الارض مالا تطیق قال قالا لا

انہوں نے فرمایا کہ آپ خیال رکھنا کہ تم زمین پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنا راوی نے کہا کہ دونوں نے کہا نہیں

فقال عمر لان سلمنی الله لادعن ارامل اهل العراق لا یحتجن الیٰ رجل بعدی ابدا

تو عمرؓ نے فرمایا کہ البتہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا البتہ ضرور اہل عراق کی بیوگان کو چھوڑوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی آدمی کی محتاج نہ ہوں گی

قال فما اتت علیه الا رابعة حتی اصیب قال انی لقائم

راوی نے کہا کہ تو ان پر (ابھی) نہیں آیا تھا مگر چوتھا دن حتی کہ وہ زخمی کیے گئے راوی نے کہا تحقیق البتہ میں کھڑا تھا (نماز کیلئے) کہ

ما بینی وبینه الا عبدالله بن عباس غداة اصیب وکان اذا مر بین الصفین

میرے اور ان کے درمیان عبداللہ بن عباسؓ کے سوائے کوئی نہیں تھا مگر زخم پہنچائے گئے اور جب وہ دو صفوں کے درمیان سے گزرتے تھے

قال استووا حتی اذا لم یر فیهن خللا تقدم فکبر وربما قرأ بسورة یوسف

تو استووا فرماتے جاتے حتی کہ جب کوئی خلا نہ پاتے تو آگے بڑھ کر تکبیر کہتے اور اکثر وہ پہلی رکعت میں سورۃ یوسف

اوالنحل او نحو ذلک فی الرکعة الاولیٰ حتی یجتمع الناس فما هو الا ان کبر

یا سورۃ نحل یا اس کی مثل قرأت فرماتے تاکہ لوگ جماعت کے ساتھ شریک ہو جائیں تو وہ اتنی دیر نہیں ٹھہرے مگر یہ کہ انہوں نے تکبیر تحریمہ کہی تو

فسمعته یقول قتلنی اواکلنی الکلب حین طعنه

میں نے ان کو فرماتے سنا کہ مجھے قتل کر دیا یا فرمایا کہ کتے نے مجھے کاٹ لیا (شک راوی) جبکہ ان کو زخمی کیا

فطار العلج بسکین ذات طرفین لایمر علی احد یمینا ولا شمالاالا طعنه حتی طعن ثلثة عشر رجلا

اور علج تیز بھاگنے لگا دو دھاری چھری لیکر وہ کسی پر بھی دائیں یا بائیں نہیں گزرتا تھا مگر اس کو زخمی کر دیتا حتی کہ اس نے تیرہ حضرات کو زخمی کیا

مات منهم سبعة فلما رای ذلک رجل من المسلمین طرح علیه برنسا

ان میں سے سات شہید ہو گئے تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے یہ (صورتحال) دیکھی تو اس نے اس پر اپنا بڑا کوٹ ڈال دیا

فلما ظن العلج انه ماخوذ نحرنفسه وتناول عمر ید عبدالرحمن بن عوف

تو جب علج نے دیکھا کہ تحقیق وہ اب پکڑا جائے گا تو اس نے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا اور عمرؓ نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا

فقدمه فمنْ يلي عمر فقد راى الذى ارى واما نواحي المسجد

اوران کو آگے کردیا تو جولوگ عمرؓ کے قریب تھے تو تحقیق انہوں نے تو وہ دیکھا جو میں نے دیکھا۔ اور لیکن مسجد کی اطراف والے

فانهم لا يدرون غير انهم قد فقدوا صوت عمروهم يقولون سبحان الله سبحان الله

بے شک وہ نہیں جانتے تھے سوائے اس کے کہ تحقیق انہوں نے عمرؓ کی آواز کو نہ پا کر سبحان اللہ سبحان اللہ کہنا شروع کردیا

فصلى بهم عبدالرحمٰن بن عوف صلوٰة خفيفة فلما انصرفوا قال يا ابن عباس انظر من قتلني

تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان کو مختصر نماز پڑھائی۔ تو جب لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو عمرؓ نے فرمایا اے ابن عباسؓ دیکھو مجھے کس نے شہید کیا ہے؟

فجال ساعة ثم جاء فقال غلام المغيرة قال الصنع قال نعم

تو تھوڑی دیر گھومے پھر حاضر ہو کر عرض کی مغیرہؓ کے غلام نے عمرؓ نے فرمایا کہ کاریگر نے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں اسی نے

قال قاتله الله لقد امرت به معروفا الحمد لله

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے البتہ تحقیق میں نے اس کو نیکی کا حکم کیا تھا تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں کہ

الذى لم يجعل ميتتي بيد رجل يدعى الاسلام قد كنت انت وابوک تحبان

جس نے مجھے ایسے آدمی کے ہاتھ سے قتل نہیں کروایا جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ اور آپ کے والد پسند کرتے تھے

ان تكثر العلوج بالمدينة وكان العباس اكثرهم رقيقا فقال ان شئت فعلت

مدینہ طیبہ میں عجمی مجوسیوں کی کثرت کو اور حضرت عباسؓ ان میں سے زیادہ نرم دل تھے تو انہوں نے عرض کیا اگر آپ اجازت دیں تو میں کر گزروں

اى ان شئت قتلنا فقال كذبت بعد ما تكلموا بلسانكم

یعنی اگر آپ چاہیں تو ہم انہیں قتل کردیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو نے نامناسب بات کہی بعد اس کے کہ وہ تمہاری زبان میں بات کرتے ہیں

وصلوا قبلتكم وحجوا حجكم فاحتمل الى بيته

اور تمہارے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور تمہارے حج کی طرح حج کرتے ہیں (راوی نے کہا) پھر ان کو اٹھا کر ان کے گھر پہنچایا گیا

فانطلقنا معه وكان الناس لم تصبهم مصيبة قبل يومئذ فقائل يقول

تو ہم ان کے ساتھ چلے اور گویا کہ ان (لوگوں) کو اس دن سے پہلے کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو تو کوئی قائل کہہ رہا تھا کہ

لا بأس و قائل يقول اخاف عليه فاتى بنبيذ فشربه

گھبرانے کی بات نہیں اور کوئی کہہ رہا تھا کہ مجھے ان پر (موت کا) خطرہ ہے تو ان کو نبیذ پیش کیا گیا تو انہوں نے وہ نوش فرمالیا

فخرج من جوفه ثم اتى بلبن فشرب فخرج من جوفه

لیکن وہ ان کے پیٹ سے نکل گیا پھر ان کے پاس دودھ لایا گیا تو انہوں نے پی لیا لیکن وہ بھی ان کے پیٹ سے نکل گیا

فعرفوا انه میت فدخلنا علیه وجاء الناس فجعلوا یثنون علیه

تو لوگوں نے یقین کرلیا تحقیق وہ شہید ہوجائیں گے تو ہم ان کے پاس حاضر ہوگئے اور لوگ بھی آگئے پس وہ عمرؓ کی تعریف کرنے لگے

فجاء رجل شاب فقال ابشر یا امیرالمؤمنین ببشری اللہ لک

اور ایک جوان آدمی حاضر ہوا تو اس نے کہا اے امیرالمؤمنین آپ اللہ تعالیٰ کی بشارت پر خوش ہوجائیں جو کہ خاص آپ کے لئے ہے

من صحبة رسول اللہ ﷺ وقدم فی الاسلام ما قدعلمت ثم ولیت فعدلت

یعنی رسول اللہ ﷺ کی صحابیت اور اسلام میں سبقت کی جو کہ آپ کے علم میں ہے پھر آپ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو آپ نے عدل و انصاف سے کام لیا

ثم شهادة قال وددت ان ذلک کفافا لا علیّ

پھر شہادت حضرت عمرؓ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ (امور) میرے لئے کافی ہوجائیں کہ وہ نہ مجھ پر ہوں

ولا لی فلما ادبر اذا ازاره یمس الارض

اور نہ ہی میرے لئے اجر کا باعث ہوں تو جب وہ نوجوان انصاری واپس مڑا تو اچانک اس کا پاجامہ زمین کے ساتھ گھسٹ رہا تھا

قال ردوا علی الغلام قال یا ابن اخی ارفع ثوبک

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ نوجوان کو میرے پاس بلاؤ (جب وہ آیا تو) فرمایا اے بھتیجے اپنے کپڑے (پاجامہ) کو اونچا رکھا کرو

فانه انقی لثوبک واتقی لربک یا عبداللہ بن عمر

کیونکہ وہ تیرے کپڑے کے لئے زیادہ صفائی کا باعث اور تیرے رب کے لئے زیادہ تقویٰ کا سبب ہے (پھر فرمایا) اے عبداللہ بن عمرؓ

انظر ما علی من الدین فحسبوه فوجدوه ستة وثمانین الفا اونحوه قال

تو میرے اوپر قرض کا حساب لگاپس اس کا حساب لگایا تو چھیاسی ہزار پایا یا اس کی مثل (پھر فرمایا) اے عبداللہ بن عمرؓ

ان وفی له مال ال عمر فاده من اموالهم والا فسل فی بنی عدی بن کعب

اگر عمر کی اولاد کا مال اس کو پورا کردے تو ان کے مال سے اس کی ادائیگی کردینا اور اگر مکمل نہ ہو تو عدی بن کعبؓ کی اولاد سے لے لینا

فان لم تف اموالهم فسل فی قریش ولا تعد هم الی غیرهم فادّعنی هذاالمال

اور اگر ان کے مال سے بھی ادائیگی نہ ہو تو قریش سے لے لینا اور ان سے کسی کی طرف تجاوز نہ کرنا پس تو میری طرف سے یہ مال ادا کردینا

انطلق الی عائشة ام المؤمنین فقل یقرأ علیک عمر السلام

(پھر فرمایا) تم حضرت عائشہ ام المؤمنینؓ کی خدمت اقدس میں حاضری دو پس ان سے عرض کرو کہ عمر آپ کو سلام عرض کررہے ہیں

ولا تقل امیرالمؤمنین فانی لست الیوم للمؤمنین امیراً قل یستاذن عمر بن الخطاب

اور امیرالمؤمنین مت کہنا کیونکہ میں آج امیرالمؤمنین نہیں ہوں اور عرض کرنا کہ عمر بن خطاب اجازت طلب کررہا ہے

ان يدفن مع صاحبيه فسلم فاستاذن ثم دخل عليها

اپنے دوساتھیوں کے قریب دفن ہونے کی تو ابن عمرؓ نے سلام کیا اور حاضری کی اجازت طلب کی پھر وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے

فوجدها قاعدة تبكي فقال يقرأ عليک عمر بن الخطاب السلام

تو انہوں نے ان کو دیکھا کہ وہ بیٹھی رو رہی ہیں تو انہوں نے عرض کیا عمر بن خطاب نے آپ کو سلام کہا ہے

ويستاذن ان يدفن مع صاحبيه فقالت كنت اريده لنفسي

اور اپنے یاروں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت طلب کر رہے ہیں تو عائشہؓ نے فرمایا میں اپنے لئے ارادہ رکھتی تھی

ولاوثرن به اليوم على نفسي فلما اقبل قيل هذا عبدالله بن عمر قد جاء

اور آج ضرور بالضرور ان کو اپنی ذات پر ترجیح دوں گی تو جب وہ واپس حاضر ہوئے تو عرض کیا گیا کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ حاضر ہوئے ہیں

قال ارفعوني فاسنده رجل اليه فقال مالديک

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مجھے اٹھا کر بٹھا دو تو سہارا دیا ایک آدمی نے ان کو اپنے ساتھ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے پاس کیا جواب ہے ؟

قال الذي تحب يا امير المؤمنين قد اذنت قال

انہوں نے عرض کیا وہی جو آپ محبوب رکھتے ہیں اے امیر المؤمنین تحقیق انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی ہے تو فرمایا کہ

الحمد لله ماكان شئ اهم الیّ من ذلک فاذا انا قبضت فاحملوني

الحمدللہ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم کوئی چیز نہیں ہے پس جب میری روح قبض کر لی جائے تو تم مجھے اٹھا کر لے جانا

ثم سلم فقل يستاذن عمر بن الخطاب فان اذنت لي فادخلوني

پھر ان سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگ رہے ہیں تو اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے دفن کر دینا

وان ردتني فردوني الى مقابر المسلمين وجاءت ام المؤمنين حفصة والنساء تسير معها

اور اگر منع فرمادیں تو مجھے واپس مسلمانوں کے قبرستان میں لا کر دفن کر دینا اور ام المؤمنین حفصہ اور کئی عورتیں ان کے ساتھ تشریف لائیں

فلما رأيناها قمنا فولجت عليه فبكت عنده ساعة

تو جب ہم نے ان کو دیکھا ہم کھڑے ہو گئے تو وہ ان کے پاس تشریف لے آئیں تو وہ ان کے قریب تھوڑی دیر روتی رہیں

واستاذن الرجال فولجت داخلا لهم فسمعنا بكاء ها من الداخل فقالوا

اور لوگوں نے اجازت طلب کی تو وہ اندر تشریف لے گئیں پھر ہم نے اندر سے ان کے رونے کی آواز سنی تو لوگوں نے عرض کیا کہ

اوص يا اميرالمؤمنين استخلف قال ما اجد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر اوالرهط

اے امیر المؤمنین آپ وصیت فرمادیں اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں انہوں نے فرمایا کہ میں اس معاملہ میں ان لوگوں سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتا

الذين توفي رسول الله ﷺ وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة و سعدا و عبدالرحمن بن عوف

جن سے کہ رسول اللہ ﷺ رحلت کے وقت راضی تھے اور انہوں نے علیؓ اور عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کے نام لئے

وقال يشهدكم عبدالله بن عمر وليس له من الامر شئ

انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ بھی تمہارے ساتھ ہوں گے اور ان کے لئے خلافت کے معاملہ میں کوئی حق نہیں ہے

كهيئة التعزية له فان اصابت الامرة سعداً فهو ذاک

مثل ان کو تسلی دینے کے کہ ان کا حق ہے تو اگر معاملہ خلافت حضرت سعدؓ کے سپرد ہو جائے تو وہ اس کے اہل ہیں

والا فليستعن به ايكم ما امر فاني لم اعزله من عجز ولاخيانة

ورنہ تم میں سے جو (بھی) امیر بنایا جائے تو ان سے تعاون و مشورہ لیا کرے کیوں کہ میں نے ان کو کسی عجز یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا تھا

وقال اوصى الخليفة من بعدي بالمهاجرين الاولين ان يعرف لهم حقهم

اور میں اس شخص کو جو میرے بعد خلیفہ ہوگا وصیت کرتا ہوں اولین مہاجرین کے بارے میں اس بات کی کہ وہ ان کے حق کو پہچانے

ويحفظ لهم حرمتهم واوصيه بالانصار خيرا الذين تبوؤا الدار

اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اس کو انصار کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے دار ہجرت کو ٹھکانا بنایا ہے

والايمان من قبلهم ان يقبل من محسنهم وان يعفى عن مسيئهم

اور ایمان کو لازم پکڑا ہے اس سے پہلے کہ ان کے نیکوکاروں کی نیکیاں قبول کی جائیں اور ان کی غلطیاں معاف کر دی جائیں

واوصيه باهل الامصار خيرا فانهم ردء الاسلام وجباة المال

اور میں اس کو شہر والوں سے بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ اس اسلام کے مددگار ہیں اور مال جمع کرنے والے ہیں

وغيظ العدو وان لايوخذ منهم الافضلهم عن رضاهم واوصيه بالاعراب خيراً

اور دشمن کے غصہ کا سبب ہیں اور نہ لیا جائے ان سے مگر ان کا زائد مال ان کی رضاء سے (ضرورت سے زائد مال)

فانهم اصل العرب ومادة الاسلام

اور میں اس خلیفہ کو دیہاتیوں کے ساتھ بھی بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ عرب کی جڑ ہیں اور اسلام کا مادہ (اصل) ہیں

ان يؤخذ من حواشي اموالهم ويرد على فقرائهم

اور یہ کہ ان کے مالوں میں سے زائد لئے جائیں اور ان کے فقراء پر لوٹا دیئے جائیں

واوصيه بذمة الله وذمة رسوله ﷺ ان يوفي لهم بعهدهم

اور میں ان ذمیوں کے بارے میں اس خلیفہ کو اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ان کے لئے ان کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ پورا کیا جائے

وان یقاتل من ورائهم ولا یکلفوا الا طاقتهم فلما قبض

اور اس بات کی کہ ان کی وجہ سے ان کے دشمن سے قتال کیا جائے اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر بوجھ نہ ڈالا جائے تو جب وہ رحلت فرما گئے

خرجنا به فانطلقنا نمشي فسلم عبدالله بن عمر قال

تو ہم ان کو باہر لائے تو ہم چلے اس حال میں کہ راستہ پر چل رہے تھے عبداللہ بن عمرؓ نے سلام پیش کرنے کے بعد عرض کیا کہ

یستاذن عمر بن الخطاب قالت ادخلوه فادخل فوضع

عمر بن خطاب اجازت طلب کررہے ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ان کو اندر لے آؤ تو ان کو اندر داخل کیا گیا اور ان کو رکھا گیا

هنالک مع صاحبیه فلما فرغ من دفنه اجتمع هؤلاء الرهط فقال عبدالرحمٰن

ان کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ جب ان کے دفن سے فارغ ہوگئے تو وہ جماعت جمع ہوئی پس عبدالرحمٰنؓ نے فرمایا کہ

اجعلوا امرکم الی ثلثة منکم فقال الزبیر قد جعلت امری الی علیؓ

تم اپنے لئے تین آدمیوں کی طرف اپنے معاملہ خلافت کو سپرد کردو زبیرؓ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ علیؓ کو دیتا ہوں

فقال طلحة قد جعلت امری الی عثمان وقال سعد قد جعلت امری الی عبدالرحمٰن بن عوف

تو طلحہؓ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ عثمانؓ کو دیتا ہوں اور سعدؓ نے فرمایا کہ میں اپنا معاملہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے سپرد کرتا ہوں

فقال له عبدالرحمٰن ایکما تبرأ من هذا الامر

تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ تم دونوں حضرات میں سے جو بھی اس معاملہ خلافت سے برأت ظاہر کرے گا

فنجعله الیه والله علیه والاسلام لینظرن

تو ہم اس معاملہ کو اس کے حوالے کردیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اسلام اس پر نگہبان ہوں گے البتہ ضرور ان میں سے ہر کوئی غور وفکر کرے کہ

افضلهم في نفسه فاسکت الشیخان فقال عبدالرحمٰن افتجعلونه الیّ

ان میں سے کون افضل ہے تو حضرات شیخین خاموش ہوگئے پس عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ کیا آپ حضرات اس خلافت کو میرے سپرد کرتے ہیں

والله عليّ ان لا الوعن افضلکم قالا نعم

اور اللہ تعالیٰ گواہ ونگہبان ہیں اس بات پر کہ میں تم میں سے افضل سے کوتاہی نہیں کروں گا ان دونوں حضرات نے فرمایا کہ ٹھیک ہے

فاخذ بید احدهما فقال لک قرابة من رسول الله ﷺ

تو انہوں نے ان حضرات میں سے ایک کا ہاتھ پکڑا تو فرمایا کہ آپ کی حضرت رسول اللہ ﷺ سے قریبی رشتہ داری ہے

والقدم في الاسلام ما قد علمت فالله علیک لئن امرتک

اور اسلام میں بھی اولیت حاصل ہے جیسا کہ تحقیق آپ جانتے ہیں سو اللہ تبارک وتعالیٰ آپ پر نگہبان ہوں گے اگر میں آپ کو امیر مقرر کردوں

لتعدلن	ولئن	امرت	عثمان	لتسمعن	ولتطیعن

تو ضرور عدل سے کام لیں گے اور اگر میں عثمانؓ کو امیر مقرر کر دوں تو آپ ضرور سمع وطاعت (فرمانبرداری) سے کام لیں گے

ثم خلا بالآخر فقال له مثل ذلک فلما اخذ المیثاق قال ارفع یدک

پھر دوسرے کو علیحدہ لے گئے تو ان کو بھی اسی طرح فرمایا پھر جب انہوں نے عہد لے لیا تو فرمایا کہ آپ اپنا دایاں ہاتھ اٹھائیں

یا عثمن فبایعه فبایع له علیّ وولج اهل الدار فبایعوه

اے عثمانؓ پس انہوں نے ان کی بیعت فرمائی سو علیؓ نے بھی ان کی بیعت فرمائی اور مکان والے لوگ بھی داخل ہو گئے تو انہوں نے بھی بیعت کر لی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ترجمہ کے تینوں جزء حدیث الباب سے ثابت ہیں۔

قبل ان یصاب:...... مراد زخمی ہونے سے پہلے۔ تقریباً چار دن پہلے۔

کیف فعلتما:...... یعنی عراق کی زمین پر جو تم نے خراج مقرر کیا ہے اس میں آپ نے کیا عمل کیا، پھر کہا کہ جو تم نے زمین پر خراج مقرر کیا ہے کیا تم اس بات کا خوف رکھتے ہو کہ طاقت سے زیادہ مقرر کیا، انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے وہی خراج مقرر کیا ہے جس کی وہ طاقت رکھتے تھے اور اس میں کوئی زیادتی نہیں کی، پھر بھی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دوبارہ غور کر لو کہ تم نے جو خراج لیا ہے اس میں ظلم تو نہیں کیا انہوں نے کہا کہ نہیں۔

سوال:...... عراق کی زمین پر کیا خراج مقرر کیا گیا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ اگر آپ ہر شخص پر دو درہم بڑھا دیں اور ایک جریب زمین پر ایک درہم اور ایک قفیز طعام مقرر کر دیں تو کیا وہ اس کی طاقت رکھیں گے؟ عثمان نے کہا جی ہاں[1]۔

لادعن ارامل اهل العراق:...... حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں اہل عراق کی بیوگان کو اتنا دوں گا کہ وہ محتاج نہیں رہیں گی۔

رابعة:...... مراد اس سے چوتھا دن ہے مطلب یہ ہوگا کہ نہیں گزرا آپ پر چوتھا دن کہ آپ زخمی کر دیئے گئے۔

فطار العلج:...... پس وہ نوجوان دوڑا اس چھری کے ساتھ جو دو دھاری تھی۔ دو دھاری چھری کو آج کل خنجر سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

برنس:...... مراد وہ کوٹ ہے کہ سر کی ٹوپی بھی اس کے ساتھ ہو۔

فقال کذبت:...... ای اخطأت۔ عرب والے اخطأت کی جگہ کذبت بولتے ہیں مطلب یہ ہے کہ آپ

[1] عمدۃ القاری ج۱۶ ص۲۱۰ ج۱۶

اسلام لانے کے بعد ان کو قتل نہیں کر سکیں گے۔

آل عمر:...... آل عمر سے مراد خود اپنی ذات ہے اور عرب کی کلام میں آل بول کر خود اپنی ذات مراد لینا کثیر الوقوع ہے۔

بنی عدی بن کعب:...... یہ بطن ہے اور قریش یہ ان کا قبیلہ ہے۔

فانی لست الیوم للمؤمنین امیراً:...... اس لئے کہا کہ اپنی موت کا یقین ہو گیا تھا اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اجازت لینا درخواست کے طور پر ہے بطور امر کے نہیں۔

اجعلوا امر کم الیٰ ثلٰثة منکم:...... تم اپنے لئے تین آدمیوں کی طرف معاملہ خلافت کو سپرد کر دو، ان چھ (۲) حضرات میں سے تین حضرات دستبردار ہو جائیں اور پھر تین میں سے ایک کا تقرر ہوگا۔

فاحملونی ثم سلم:...... مرنے کے بعد دوبارہ اجازت کا فرمایا اس خوف کی وجہ سے کہ ممکن ہے کہ انہوں نے زندگی میں جو اجازت دی ہے مرنے کے بعد اس سے رجوع کر لیں۔ مقصد اس سے یہ تھا کہ ان پر کسی قسم کا جبر نہ ہو۔

یستاذن عمر بن الخطابؓ:...... عرض کرنا کہ عمر بن خطاب آپ کے حجرہ مبارک میں اپنے دو ساتھیوں حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قریب دفن ہونے کی اجازت طلب کر رہا ہے۔

فقالت کنت ارید نفسی:...... حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں ان کے قریب دفن ہونے کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اپنے آپ پر حضرت عمرؓ کو ترجیح دیتی ہوں۔

فولجت علیه:...... حضرت حفصہؓ اور دیگر عورتیں مکان کے اندر داخل ہو گئیں۔

فسمّٰی علیاً:...... حضرت علیؓ کا نام لیا۔

سوال:...... سعید بن زیدؓ بھی اس جماعت میں شریک تھے ان کا نام کیوں نہیں لیا؟

جواب:...... چونکہ سعید بن زید حضرت عمرؓ کے قرابت داروں میں سے تھے اس لئے ان کا نام نہیں لیا۔

فانی لم اعزله:...... میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو اس وجہ سے معزول نہیں کیا کہ وہ خائن یا تصرف سے عاجز تھے بلکہ وہ قوی اور امین تھے بلکہ کوفہ والوں نے ان کے خلاف بہت زیادہ جھوٹی شکایت درج کرائی تھیں۔

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں فرمایا کہ یہ مشاورت میں شریک ہوں گے لیکن امارت میں سے ان کا کوئی حصہ نہیں۔ علامہ سندھیؒ فرماتے ہیں کہ یہ عبداللہ بن عمرؓ کی تسلی کے لئے فرمایا تا کہ امیر بننے کی امید نہ رکھیں۔ علامہ مدائنیؒ نے ایک اور زائد بات کی ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر تین ایک طرف اور تین دوسری طرف ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ثالث بنائیں۔

جباۃ المال:...... مال کو جمع کرنے والے ہیں اور اپنی کثرت وقوت سے دشمن کو غیظ وغضب میں ڈالتے ہیں۔

اصل العرب:...... یعنی جو کہ ان کی مدد کرتے ہیں اور لشکر کو زیادہ کرتے ہیں اور اپنے مالوں کی زکوۃ سے لشکر کو قوی کرتے ہیں۔

مادة الاسلام:...... اسلام کا مادہ اور جڑ ہیں۔

اوصیه بذمة الله وذمة رسولهﷺ:...... مراد اس سے اہل ذمہ ہیں۔

وان یقاتل من ورائهم:...... یعنی جب ان کا دشمن ان کا قصد کرے یعنی ان پر حملہ کرے تو ذمیوں کی حفاظت کی جائے۔

فائده:...... حضرت عمرؓ نے اپنی وصیت میں تمام گروہوں کا استقصاء کیا ہے اس لئے کہ لوگ مسلمان ہوں گے یا کافر اور پھر کافر یا حربی ہوں گے یا ذمی ہوں گے حربی کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں اور مسلمان مہاجر ہوں گے یا انصار ہوں گے یا ان کے علاوہ ہوں گے اور یہ تمام گروہ یا شہری ہوں گے یا دیہاتی پس حضرت عمرؓ نے اپنی وصیت میں ان تمام کے حقوق کو بیان کردیا۔

فاسکت الشیخان:...... خاموشی معنی دارد۔ یعنی دونوں حضرات مسلمانوں کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہونے کی وجہ سے خواہشمند تھے کہ خلافت ہمیں مل جائے اس لئے دستبرداری ظاہر نہیں کی، پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا کہ پھر مجھے ثالث مان لو میں افضل کو تلاش کرنے میں کوتاہی نہیں کروں گا۔ چنانچہ دونوں حضرات اس پر راضی ہوگئے۔

﴿۳۹﴾

مناقب علی بن ابی طالب ابی الحسن القرشی الهاشمی

یہ باب حضرت ابوالحسن علی بن ابوطالب قریشی ھاشمی رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں ہے

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب علیؓ بن ابی طالب

نام:...... ابوالحسن علی بن ابی طالب قرشی ہاشمی۔

کنیت:...... ابوالحسن، ابوتراب ہے۔

حالات:...... آنحضرتﷺ کے عم زاد ہیں۔ آپﷺ نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ حضرت علیؓ کے نکاح میں دی۔ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے اسلام لانے کے وقت ان کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، پندرہ سال،

سولہ سال، دس سال اور آٹھ سال۔ حضورﷺ کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت کی سوائے تبوک کے اس لئے کہ حضورﷺ نے اس موقعہ پر آپ کو گھر چھوڑا تھا اور اسی موقع پر فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ ہجرت کی رات حضورﷺ نے انہیں اپنے بستر پر سلایا اور امانتیں لوٹانے کا وکیل بنایا۔ خیبر کی لڑائی کے موقع پر آپﷺ نے فتح کا جھنڈا حضرت علیؓ کے ہاتھ میں دیا اور انہی کے ہاتھ سے خیبر فتح ہوا، ایک موقع پر حضورﷺ نے فرمایا کہ اے علی تیری وجہ سے دو گروہ جہنم میں جائیں گے ایک وہ جو تجھ سے محبت میں غلو کرے گا اور دوسرا وہ جو تجھ سے دشمنی اختیار کرے گا۔

۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد خلیفہ بنائے گئے مہاجرین اور انصار اور تمام لوگوں نے آپ کی بیعت کی اور آپ کی بیعت تمام اطراف میں لکھ کر بھیجی گئی تمام نے اس کو قبول کیا، سوائے حضرت امیر معاویہؓ کے جو کہ شام میں تھے اور ۱۸ رمضان المبارک ۴۰ھ جمعہ کی صبح کو عبدالرحمن بن ملجم نے آپ کو زخمی کیا تین دن بعد انہی زخموں کی بناء پر آپ کی وفات ہوئی۔ حضرات حسنین کریمینؓ اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا اور حضرت حسنؓ نے آپ کا جنازہ پڑھایا، آپ کی مدت خلافت چار سال نو ماہ اور کچھ دن ہے آپ کی عمر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں تریسٹھ سال، پینسٹھ سال، ساٹھ سال، اٹھاون سال۔

❁ وقال النبیﷺ لعلی انت منی وانا منک وقال عمر توفی رسول اللهﷺ وهو عنه راض
اور نبیﷺ نے علیؓ کو فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں اور عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہﷺ وفات دیئے گئے اس حال میں کہ ان سے راضی تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ تعلیق ہے حدیث براءؓ بن عازبؓ کا ایک حصہ ہے۔ باب عمرة القضاء میں اس کو مطولاً لائیں گے۔

انت منی وانا منک:...... ای فی الاخوة وقرب المرتبة۔ تشبیہ ہے دین کے معاملہ میں مددگار ہونے میں آپﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ حضرت زیدؓ سے فرمایا انت اخونا ومولانا، حضرت سلمان فارسیؓ سے فرمایا سلمان منا اهل البیت۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا انت خلیلی۔ یہ تمام تشبیہات مجاز پر محمول ہیں۔

هو عنه راض:...... یہ ماقبل میں موصولاً گزر چکا ہے۔

(۱۹۹) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا عبدالعزیز عن ابی حازم عن سهل بن سعد
بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز نے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے کہ
ان رسول اللهﷺ قال لاعطین الرایة غدا رجلا یفتح الله علی یدیه
تحقیق رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ کل صبح میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے ہاتھ فتح نصیب فرمائیں گے

قال فبات الناس یدوکون لیلتهم ایهم یعطاها

انہوں نے کہا تو لوگوں نے رات کی اس حال میں وہ رات کے وقت غور وفکر کر رہے تھے کہ وہ کون سا آدمی ہوگا جس کو پرچم عطا کیا جائے گا

فلما اصبح الناس غدوا علی رسول الله ﷺ کلهم یرجو ان یعطاها

تو جب لوگوں نے صبح کی دن کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے امید کر رہے تھے کہ علم اس کو عطا کیا جائے گا

فقال این علی بن ابی طالب فقالوا یشتکی عینیه یا رسول الله

تو آنحضرت نے فرمایا کہ علی بن ابو طالبؓ کہاں ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ ان کی آنکھیں درد کر رہی ہیں اے اللہ کے رسول

قال فارسلوا الیه فاتونی به

فرمایا کہ تم ان کی طرف (کسی آدمی کو) بھیجو تاکہ وہ ان کو میرے پاس لائیں

فلما جاء بصق فی عینیه فدعا له

تو جب حضرت علیؓ حاضر ہوگئے تو آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا ان کی آنکھوں میں سو ان کے لئے دعا فرمائی

فبرأ حتی کان لم یکن به وجع فاعطاه الرایة فقال علی یا رسول الله

تو وہ ٹھیک ہوگئے حتی کہ گویا کہ کوئی درد نہیں تھا سو آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو پرچم اسلام عطا فرمایا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ

اقاتلهم حتی یکونوا مثلنا فقال انفذ علی رسلک

میں ان سے لڑائی کروں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ آپ آہستگی کے ساتھ چلیں

حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم

حتی کہ آپ ان کی زمین پر پہنچ جائیں تو پھر ان کو اسلام کی طرف بلائیں اور ان کو ان چیزوں کی اطلاع کردیں

بما یجب علیهم من حق الله فیه فوالله لان یهدی الله بک

جو ان پر اسلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب ہیں۔ سو اللہ کی قسم البتہ اللہ تعالیٰ آپ کی دعوت سے ہدایت نصیب فرمادیں

رجلا واحدا خیر لک من ان یکون لک حمر النعم

کسی ایک آدمی کو تو وہ آپ کے لئے خیر کا باعث ہوگا سرخ بالوں والے اونٹوں سے (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کرنے سے)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت پر دال ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے جھنڈا بردار کے ہاتھوں خیبر کی فتح کی خبر بھی دی ہے۔ یہ حدیث کتاب الجهاد، باب فضل من اسلم علی یدیه رجل میں گزر چکی ہے[1]

[1] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۳۱۷، بخاری شریف ص ۴۲۲ ج ۱

یدو کون:...... ای یخوضون یعنی غور وفکر کرتے تھے کہ کس کے ہاتھ میں جھنڈا آئے گا۔ کون خوش نصیب ہوگا کہ جس کے ہاتھوں سے خیبر کا قلعہ فتح ہوگا۔

قالوا یشتکی عینیه:...... مطلب یہ ہے کہ ان کو عذر ہے یعنی ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ این علی؟ کا سوال اس بناء پر ہے کہ میں ان کو حاضر کیوں نہیں دیکھ رہا گویا کہ حضور ﷺ نے ان کے غائب ہونے کو مستبعد جانا کہ وہ ایسے موقعوں پر پیچھے نہیں رہتے خاص کر جب کہ کہا **لاعطین الرایة** تو سارے لوگ حاضر ہوگئے اس بات کی طمع کرتے ہوئے کہ ہمیں اعزاز مل جائے۔

بصق فی عینیه:...... حضرت علیؓ کی آنکھوں میں آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

لعاب پیغمبر ﷺ:...... (۱) حضرت ابوبکر صدیقؓ کی ایڑی پر لگایا تو سانپ کے زہر کا اثر جاتا رہا۔ (۲) کنویں میں ڈالا تو پانی میٹھا ہوگیا (۳) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھوں میں ڈالا تو ان کی تکلیف ختم ہوگئی۔

اقاتلکم حتی یکونوا مثلنا قال انفذ علی رسلک:...... حضرت علیؓ نے جذبہ جہاد میں فرمایا کہ ان کے ساتھ ایسا قتال کروں گا کہ یہ ہماری مثل ہو جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نرمی اختیار کر جب ان کے میدان میں جائے تو پہلے ان کو اسلام کی دعوت دے۔

حمر النعم:...... مراد اس سے سرخ اونٹ ہیں کیونکہ یہ اہلِ عرب کے ہاں بہت عمدہ اور بڑھیا گنے جاتے ہیں۔

(۲۰۰) حدثنا قتیبة ثنا حاتم عن یزید بن ابی عبید عن سلمة
بیان کیا ہم سے قتیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم نے انہوں نے یزید بن ابو عبید سے انہوں نے سلمہؓ سے کہ
قال کان علی قد تخلف عن النبی ﷺ فی خیبر وکان به رمد
انہوں نے فرمایا کہ حضرت علیؓ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے اور ان کی آنکھوں میں تکلیف تھی
فقال انا اتخلف عن رسول الله ﷺ فخرج علیّ فلحق بالنبی ﷺ
تو انہوں نے کہا کیا میں حضرت رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ تو حضرت علیؓ چل دیے سو وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مل گئے
فلما کان مساء اللیلة التی فتحها الله فی صباحها قال رسول الله ﷺ لاعطین
تو جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے فتح مقدر فرمائی حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ضرور بالضرور عطا کروں گا
الرایة اولیاخذن الرایة غدا رجلا یحبه الله ورسوله
پرچم اسلام یا فرمایا کہ البتہ ضرور بالضرور ایسا آدمی پرچم اسلام لے گا کہ اس سے اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ محبت فرماتے ہیں
او قال یحب الله ورسوله یفتح الله علیه
یا فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائیں گے

فاذا نحن بعلی وما نرجوه فقالوا
تو ہم اچانک علیؓ کے ساتھ تھے اور ہم اس کی امید نہیں رکھتے تھے تو لوگوں نے عرض کیا کہ
هذا علی فاعطاه رسول الله ﷺ ففتح الله علیه
یہ علیؓ ہیں تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے ان کو پرچم اسلام عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں فتح مقدر فرمادی

﴿تحقیق وتشریح﴾

معنی کے لحاظ سے حدیث سابق کا دوسرا طریق ہے۔ یہ حدیث کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے۔

وکان به رمد:...... رَمَد بالتحریک آنکھوں کا جوش مارنا (آنکھوں کا دُکھنے آنا)

اولیاخذن:...... شک راوی ہے، او قال یحب الله ورسوله بھی شک راوی ہے۔

(۲۰۱)حدثنا عبدالله بن مسلمة ثنا عبدالعزیز بن ابی حازم عن ابیه
بیان کیا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد محترم سے کہ
ان رجلا جاء الی سهل بن سعد فقال هذا فلان لامیر المدینه یدعو علیا عند المنبر
ایک آدمی سہل بن سعدؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کیا یہ فلاں یعنی امیر مدینہ طیبہ منبر پر علیؓ کا ذکر کرتا ہے
قال فیقول ماذا قال یقول له ابو تراب فضحک وقال
انہوں نے فرمایا کہ وہ کیا کہتا ہے؟ اس آدمی نے کہا کہ وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے تو سہل بن سعدؓ ہنس دیئے اور فرمایا کہ
والله ما سماه الا النبی ﷺ وماکان له اسم احب الیه
اللہ کی قسم ان کا نام ابوتراب کسی نے نہیں رکھا بلکہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے رکھا ہے اور حضرت علیؓ کو اپنے لئے اس نام سے زیادہ محبوب
منه فاستطعمت الحدیث سهلا وقلت له یا ابا عباس
کوئی اور نام نہیں تھا تو میں نے سہل بن سعدؓ سے حدیث بیان کرنے کی طلب کی اور میں نے ان سے عرض کیا کہ اے ابوعباسؓ
کیف ذلک قال دخل علیّ علی فاطمة ثم خرج فاضطجع فی المسجد
یہ (حدیث) کیسے ہے تو انہوں نے کہا کہ علیؓ، فاطمہؓ کے ہاں تشریف لے گئے پھر باہر تشریف لاکر مسجد میں لیٹ گئے
فقال النبی ﷺ این ابن عمک قالت فی المسجد فخرج الیه
تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے چچا کے بیٹے کہاں ہیں انہوں نے عرض کیا کہ مسجد میں ہیں تو آنحضرت ﷺ ان کی طرف نکلے
فوجد رداءه قد سقط عن ظهره وخلص التراب الی ظهره فجعل
پس پایا ان کی چادر کو کہ ان کی پشت سے ہٹی ہوئی ہے اور مٹی ان کی پشت کو لگی ہوئی ہے تو آنحضرت ﷺ شروع ہوئے کہ

يمسح	عن	ظهره	فيقول	اجلس	يا	ابا	تراب	مرتين
ان کی پیٹھ سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرما رہے تھے کہ اے ابو تراب اٹھ کر بیٹھو۔ دو مرتبہ فرمایا								

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه فيه دلالة على فضيلة علیؓ وعلو منزلته عند النبی ﷺ

ان رجلا جاء الیٰ سهل:...... رجل سے مراد مروان بن حکم ہیں۔

هذا فلان لامير المدينة:...... فلاں سے امیر مدینہ مراد لیا ان کا صریح نام معلوم نہیں۔

فاستطعمت الحديث:...... حضرت علیؓ کو ابو تراب کہنے کی حدیث میں نے سہل بن سعدؓ سے طلب کی۔

این ابن عمک:...... آنحضرت ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ تیرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔ بخاری شریف کتاب الصلوٰۃ میں ایک حدیث گزری ہے جس میں یہ الفاظ ہیں این ابن عمک قالت كان بيني وبينه شئي فغاضبني فخرج ۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ ،باب نوم الرجال فی المسجد میں گزر چکی ہے[1]

(۲۰۲)حدثنا محمد بن رافع ثنا حسين عن زائدة عن ابی حصين عن سعد بن عبيدة								
بیان کیا ہم سے محمد بن رافع نے کہا بیان کیا ہم سے حسین نے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے								
قال	جاء	رجل	الي	ابن	عمرؓ	فساله	عن	عثمان
انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے ان سے عثمانؓ کے بارے میں معلوم کیا								
فذكر	عن	محاسن	عمله	قال	لعل	ذاک	يسوک	قال
تو انہوں نے ان کے عمل کی خوبیوں کو بیان فرمایا ابن عمرؓ نے فرمایا کہ شاید یہ باتیں آپ کو بری لگ رہی ہیں اس نے کہا کہ								
نعم	قال	فارغم	الله	بانفک	ثم	ساله	عن	علیؓ
ہاں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلودہ کرے پھر اس نے ان سے علیؓ کے بارے میں سوال کیا								
فذكر	محاسن	عمله	قال	هو	ذاک	بيته	اوسط	بيوت النبی ﷺ
تو انہوں نے انکے بھی محاسن عملیہ بیان فرمائے فرمایا کہ وہ ایسے آدمی ہیں کہ ان کا گھر نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان ہے								
قال	لعل	ذاک	يسوک	قال	اجل	قال	فارغم	الله بانفک
پھر فرمایا کہ شاید کہ یہ باتیں بھی آپ کو بری لگ رہی ہیں اس نے کہا ہاں انہوں نے فرمایا کہ								
انطلق	فاجهد	علیؓ	جهدک					
اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلودہ کرے نکل جا تو اور کوشش کر میرے خلاف جتنی تو کوشش کر سکتا ہے								

[1] الخیر الساری جلد ۳ ص ۱۷۴، بخاری شریف ص ۶۳ ج ۱

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله ثم ساله عن عليؓ فذكر محاسن عمله ۔

ایک (مصری) شخص ابن عمرؓ کے پاس آیا اور پہلے حضرت عثمانؓ کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے جواب میں حضرت عثمانؓ کے محاسن بیان کئے اور فرمایا کہ شاید یہ تمہیں اچھے نہ لگیں تو اس نے کہا کہ ہاں حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا ارغم الله بانفک پھر حضرت علیؓ کے بارے میں اس نے پوچھا تو ابن عمرؓ نے ان کے محاسن اعمال بیان کئے کہ حضرت علیؓ بدر کی لڑائی میں شریک ہوئے، خیبر فتح کیا، مرحب یہودی کو قتل کیا، اس کے علاوہ بہت سارے مناقب بیان کئے، پھر کہا کہ یہ بھی تمہیں ناپسند ہوگا اس نے کہا کہ ہاں، پھر انہوں نے کہا کہ اللہ تیرے ناک کو خاک آلودہ کرے پھر فرمایا کہ جا اپنا زور لگالے جو میں نے بات کی ہے حق ہے۔ عطاء بن سائب عن سعید بن عبید کی روایت میں ہے اس شخص نے کہا میں اس سے بغض رکھتا ہوں تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ پاک بھی تجھے مبغوض رکھے[1]

(۲۰۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن الحكم سمعت ابن ابي ليلىٰ
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے کہ میں نے ابن ابولیلیٰ سے سنا
ثنا علي ان فاطمة شكت ما تلقى من اثر الرحىٰ
کہا بیان کیا ہم سے حضرت علیؓ نے کہ تحقیق حضرت فاطمہؓ نے شکایت کی ان کی جو کہ ان کو چکی کے اثر سے پہنچی
فاتي النبي ﷺ سبي فانطلقت فلم تجده فوجدت عائشة
سو حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں قیدی لائے گئے تو وہ گئیں تو آنحضرت ﷺ کو نہ پایا اور عائشہؓ کو پایا
فاخبرتها فلما جاء النبي ﷺ اخبرته عائشة بمجيء فاطمة
تو انہوں نے عائشہؓ کو آگاہ فرمادیا پس جب حضور ﷺ تشریف لائے تو عائشہؓ نے ان کو فاطمہؓ کے تشریف لانے کی اطلاع دی
فجاء النبي ﷺ الينا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبت
تو حضرت نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اس حال میں کہ تحقیق کہ ہم اپنے بستروں میں لیٹ چکے تھے تو میں نے ارادہ کیا
لاقوم فقال على مكانكما فقعد بيننا
کہ کھڑا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر تشریف رکھو پھر آنحضرت ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے
حتىٰ وجدت برد قدميه على صدري وقال الا اعلمكما
حتیٰ کہ میں نے ان کے مبارک قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی اور فرمایا کہ کیا میں آپ دونوں کو نہ سکھا دوں
خيرا مما سالتماني اذا اخذتما مضاجعكما تكبرا اربعا وثلثين
بھلائی کی بات اس سے جو تم نے مجھ سے سوال کیا ہے جب تم اپنے بستر پر سونے لگو تو ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھ لیا کرو

[1] عمدة القاری ص ۲۱۷ ج ۱۶

وتسبحا ثلثا وثلثين وتحمدا ثلثا وثلثين فهو خير لكما من خادم
اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ لیا کرو تو یہ تم دونوں کے لئے خادم سے بہتر ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقت واضح ہے کہ آپ ﷺ کے دل میں حضرت علیؓ کی بڑی عظمت اور قدر تھی۔

غندر:...... نام محمد بن جعفر ہے یہ حدیث الخمس، باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب النبی میں گزر چکی ہے۔[1]

ابن ابی لیلی:...... ابن ابی لیلیٰ دو ہیں۔ جب محدثین ابن ابی لیلیٰ ذکر کریں تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مراد ہوتے ہیں اور جب فقہاء ذکر کریں تو محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ مراد ہوتے ہیں۔

اخبرته عائشة بمجئ فاطمة:...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہؓ اور حضرت فاطمہؓ ایک دوسرے کے مفاد کا خیال رکھتی تھیں اور تعاون کرتی تھیں۔

فداخذ نامضاجعنا:...... اس روایت کا مناقب میں درج کرنا اس وجہ سے ہے کہ حضور ﷺ کا حضرت علیؓ سے کتنا تعلق تھا یعنی ایسے وقت میں جانا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے تھے یہ خصوصیت پر دال ہے۔

علیٰ مکانکما:...... یعنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور حضور ﷺ ہمارے درمیان میں بیٹھ گئے۔

(۳۰۴) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندرثنا شعبة عن سعد قال
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد سے کہا
سمعت ابراهيم بن سعد عن ابيه قال قال النبي ﷺ لعلي
میں نے ابراہیم بن سعد کو اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ
اما ترضی ان تكون مني بمنزلة هرون من موسیٰ
کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ میری طرف سے ایسے ہوں جیسا کہ حضرت ہارونؑ تھے حضرت موسیٰ سے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ فضائل میں ابی بکر بن ابی شیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں اور ابن ماجہؒ نے سنۃ میں بندارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

---

[1] الخیر الساری ص ۳۴۲ کتاب الجہاد، بخاری شریف ج ۱ ص ۴۳۹

ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى:...... یہ فرمان غزوہ تبوک میں جانے کے وقت جب کہ حضرت علیؓ کو پیچھے چھوڑا اس وقت کا ہے جب کہ منافقین نے یہ کہا کہ آپ کی رعایت کرتے ہوئے آپ کو پیچھے چھوڑ گئے تو حضرت علیؓ اسلحہ لے کر حضور ﷺ کے پیچھے مقام جرف میں پہنچ گئے اور عرض کی کہ منافقین ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں آپ واپس چلے جائیں اور میرے گھروں میں جانشینی اختیار کریں پھر فرمایا کہ اے علی کیا تو راضی نہیں ہے کہ تو مجھ سے بمنزل ہارونؑ کے موسیٰ سے ہو۔

شیعوں کا استدلال:...... شیعوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ خلافت حضور ﷺ کے بعد حضرت علیؓ کا حق تھا؟

جواب:...... (۱) یہ استدلال غلط ہے اس لئے کہ حضور ﷺ کی زندگی میں خلافت گھر والوں کے بارے میں اس بات کا تقاضہ نہیں کرتی کہ موت کے بعد بھی خلافت ہو خصوصاً جب کہ حضور ﷺ واپس بھی آ گئے۔

جواب:...... (۲) ہارونؑ موسیٰ کی زندگی میں پہلے فوت ہو گئے تھے بعد میں خلافت اس سے کیسے ثابت ہو سکتی ہے؟

جواب:...... (۳) حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کو نمازوں کا امام بنایا اگر حضرت علیؓ کی خلافت مطلقہ ہوتی تو امامت پر بھی حضرت علیؓ کو مقرر کرتے۔

جواب:...... (۴) اس حدیث میں حضرت علیؓ کی فضیلت کا اثبات ہے اس بات کا بیان نہیں کہ وہ تمام غیروں سے افضل ہیں۔

جواب:...... (۵) حضرت موسیٰ نے حضرت ہارونؑ کو اس وقت خلیفہ بنایا تھا جب کہ مناجات کے لئے طور پر گئے تھے تو ان کی خلافت بھی جزئی ہوئی۔ اس سے خلافت کلی پر استدلال کرنا ہی درست نہیں۔

(۲۰۵) حدثنا علي بن الجعد انا شعبة عن ايوب عن ابن سيرين عن عبيدة
بیان کیا ہم سے علی بن جعد نے کہا خبر دی ہمیں شعبہ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے
عن علي قال اقضوا كما كنتم تقضون فاني اكره الاختلاف
انہوں نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ تم فیصلے کرو جیسا کہ تم فیصلے کیا کرتے تھے کیونکہ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں
حتى يكون الناس جماعة او اموت كما مات اصحابي
تا کہ لوگ ایک جماعت رہیں یا فرمایا کہ میری موت ایسے آئے جیسا کہ میرے ساتھیوں کو موت آئی
وكان ابن سيرين يرى ان عامة ما يُروى عن عليّ الكذب
اس طرح ابن سیرینؒ اعتقاد رکھتے تھے کہ تحقیق وہ روایات جو حضرت علیؓ سے (حضرات علماء ... کے بارے میں) مروی ہیں جھوٹ ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

اقضوا کما کنتم تقضون:...... حضرت علیؓ نے عراق والوں سے فرمایا کہ آج بھی اُسی طرح فیصلہ کرو جیسے تم اس سے پہلے کیا کرتے تھے۔

فائدہ:...... حضرت علیؓ کا یہ قول اس سبب سے ہے کہ آپؓ ام ولد کی بیع کو جائز کہتے تھے اور حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ ام ولد نہیں بیچی جائے گی۔ بعد میں حضرت علیؓ نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا تھا اور پھر یہ رائے قائم کرلی کہ ام ولد نہیں بیچی جائے گی۔ عبیدہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ کی رائے اور حضرت عمرؓ کی رائے میں فرق ہے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کی رائے جماعت کے ساتھ ہے اور وہ مجھے زیادہ پسند ہے تیرے اکیلے کی رائے سے، تو حضرت علیؓ نے کہا اقضوا کما کنتم تقضون فیصلہ کرو تم جیسے تم فیصلہ کیا کرتے تھے یعنی علیؓ نے اپنی رائے تبدیل کرلی تھی۔

فانی اکرہ الاختلاف:...... یعنی شیخینؓ سے اختلاف کو میں ناپسند کرتا ہوں یا مطلب یہ ہے کہ ایسا اختلاف جو کہ فتنے کا باعث ہو میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔

او اموت کمامات اصحابی:...... یعنی جیسے میرے ساتھی فوت ہوگئے میں بھی اسی بات پر پکا رہنا چاہتا ہوں یہاں تک کہ مرجاؤں۔

وکان ابن سیرینؒ:...... علامہ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ عام طور پر جو حضرت علیؓ سے روایات نقل کی جاتی ہے وہ جھوٹی ہیں یعنی رافضی جو حضرت علیؓ کی طرف نسبت کرکے مخالفت شیخینؓ کی روایات نقل کرتے ہیں وہ جھوٹی ہیں یہ مطلب نہیں کہ مطلقاً حضرت علیؓ کی روایات جھوٹی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ رافضی جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن سیرینؒ نے یہ بات اس لئے فرمائی کہ بہت سارے کوفہ والے من گھڑت حدیثیں حضرت علیؓ کی طرف منسوب کرکے بیان کیا کرتے تھے، خاص طور پر رافضی جھوٹی حدیثیں بیان کرتے تھے۔

ام ولد کی بیع میں اختلاف:...... حضرت علیؓ حضرت ابن عباسؓ، حضرت زبیرؓ ام ولد کی بیع کے جواز کے قائل تھے۔ بعد میں حضرت علیؓ نے اپنے مذہب سے رجوع کرلیا تھا۔ جمہور صحابہؓ وتابعینؒ ام ولد کی بیع کے جواز کے قائل نہیں ہیں۔

﴿۴۰﴾

مناقب جعفر بن ابی طالب الهاشمی

حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب جعفر بن ابی طالب

جعفر بن ابی طالب:...... یہ حضرت علیؓ سے دس سال بڑے ہیں اور ان کے علاتی بھائی ہیں۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے لقب طیار، ذوالجناحین ہے اور یہ مقدم الاسلام ہیں، حضرت علیؓ کے کچھ عرصہ بعد ہی اسلام لائے ذوالہجرتین ہیں ۸ ہجری غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ کے بعد شہید ہوئے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جعفرؓ کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بازو دیئے جن سے اڑتے ہیں ان کی وفات کے وقت ان کے جسم پر نیزے اور تلوار کے نوے سے زائد زخم تھے ان کی کل عمر اکتالیس سال ہوئی ہے۔ یاد رہے کہ حضرت جعفرؓ نے دونوں ہاتھ کٹنے کے باوجود جھنڈا نہیں چھوڑا بلکہ اسے دانتوں سے پکڑ لیا۔[2]

❀ وقال له النبی ﷺ اشبهت خلقی وخلقی
اور ان کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آپ میری خلقت اور میرے اخلاق میں (بہت) مشابہ ہیں

یہ تعلیق ہے۔ امام بخاریؒ نے باب عمرۃ القضاء حضرت براءؓ سے اس کو مطولاً ذکر کیا ہے۔

(۲۰۶) حدثنا احمد بن ابی بکر ثنا محمد بن ابراهیم بن دینار ابو عبدالله الجهنی عن ابن ابی ذئب
بیان کیا ہم سے احمد بن ابی بکر نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ جہنی نے انہوں نے ابن ابوذئب سے
عن سعید المقبری عن ابی هریرة ان الناس کانوا یقولون اکثر ابو هریرة
انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہ لوگ کہتے تھے کہ ابوہریرہؓ (احادیث) بہت بیان کرتے ہیں
وانی کنت الزم رسول الله ﷺ بشبع بطنی حین لا آکل الخمیر
اور تحقیق میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہتا تھا اپنے پیٹ کے بھرنے کی مقدار پر قناعت کرتے ہوئے جبکہ میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا
ولا البس الحبیر ولا یخدمنی فلان وفلانة وکنت الصق بطنی بالحصباء من الجوع
اور نہ ہی دھاری دار کپڑا پہنتا تھا اور نہ کوئی مرد اور نہ کوئی عورت میری خدمت کرتی تھی میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا
وان کنت لاستقری الرجل الآیة وهی معی
اور تحقیق میں کسی آدمی سے کوئی آیت (قرآنیہ) پوچھا کرتا تھا حالانکہ وہ آیت میرے ساتھ (مجھے یاد) ہوتی تھی
کی ینقلب بی فیطعمنی وکان اخیر الناس للمسکین جعفر بن ابی طالب
تاکہ وہ مجھے لے جائے اور مجھے کھانا کھلا دے اور ناداروں کے لئے سب سے زیادہ بہتر لوگوں میں سے جعفر بن ابوطالبؓ تھے
وکان ینقلب بنا فیطعمنا ماکان فی بیته حتی
اور وہ ہمیں لے جاتے تھے اور ہمیں کھانا کھلاتے تھے جو ان کے گھر میں ہوتا تھا حتی کہ

[1] اسد الغابہ ص ۱۲۲ ج ۲ [2] اسد الغابہ ص ۱۲۳ ج ۲

ان کان لیخرج الینا العکة التي لیس فیها شيء فیشقها فنلعق ما فیها
وہ ہمارے پاس گھی کا برتن جس میں کوئی چیز بھی نہ ہوتی لے آتے تو وہ اسکو کھول دیتے اور ہم اس کو چاٹ لیتے جو اس میں ہوتا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله وکان اخیر الناس الی آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الاطعمۃ میں عبدالرحمن بن ابی شیبہؒ سے لائے ہیں۔

حبیر:...... بمعنی جدید، حسن یعنی عمدہ لباس نہیں پہنتا تھا۔ **عکة:**...... گھی کا کپا۔

(۲۰۷)حدثنا عمروبن علي ثنا یزید بن ھٰرون انا اسمٰعیل ابن ابي خالد
بیان کیا ہم سے عمرو بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے یزید بن ھارون نے کہا خبر دی ہمیں اسمٰعیل بن ابو خالد نے
عن الشعبي ان ابن عمر کان اذا سلم علی ابن جعفر قال السلام علیک یا ابن ذی الجناحین
انہوں نے شعبی سے کہ تحقیق حضرت ابن عمرؓ جب عبداللہ بن جعفرؓ کو سلام کرتے تو فرماتے اے دو بازؤوں والے کے بیٹے تم پر سلامتی ہو
قال ابو عبدالله یقال کن في جناحي کن في ناحیتي کل جانبین جناحان
امام بخاریؒ نے کہا، کہا جاتا ہے ہو تو میرے بازؤوں میں یعنی ہو تو میری جانب میں دونوں جانبیں دونوں بازو ہیں

قال ابو عبدالله:...... امام بخاریؒ جناحین کی کچھ لغات بیان کرتے ہیں۔

﴿۴۱﴾

ذکر عباس بن عبدالمطلبؓ

حضرت عباس بن عبدالمطلب کے ذکر مبارک کے سلسلہ میں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

کنیت:......ابوالفضل ہے۔

حالات حضرت عباسؓ۔ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں اور رسول اکرم ﷺ سے دو سال پہلے پیدا ہوئے۔ قدیم الاسلام ہیں انہوں نے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا، بدر میں مشرکین کے ہمراہ مجبوراً نکلے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی عباس سے ملے اسے قتل نہ کرے وہ مجبوراً نکلا ہے۔ چنانچہ ان کو ابوالیسر کعب بن عمر نے قید کر لیا بعد میں انہوں نے اپنا فدیہ دیا اور مکہ کی طرف لوٹ گئے پھر میں نے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ان کی والدہ نے ہی سب سے پہلے کعبۃ اللہ کو حریر اور دیباج کا غلاف پہنایا۔ حضرت عباسؓ زمانہ جاہلیت میں سردار تھے مسجد حرام کی تعمیر اور سقایہ یعنی

حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ حضرت مجاہدؒ نے فرمایا کہ آپ نے اپنی موت کے وقت ستر غلام آزاد کئے۔ ۸۸ سال کی عمر میں ۱۲ رجب المرجب ۳۲ھ کو وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(۲۰۸) حدثنا الحسن بن محمد انا محمد بن عبدالله الانصاری ثنی ابی عبدالله بن المثنی
بیان کیا ہم سے حسن بن محمد نے کہا خبر دی ہمیں محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد گرامی عبداللہ بن مثنیٰ نے
عن ثمامة بن عبدالله بن انس عن انس ان عمر بن الخطاب كان اذا قحطوا
انہوں نے ثمامہ بن عبداللہ بن انس سے انہوں نے حضرت انسؓ سے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو عمر بن خطابؓ
استسقى بالعباس بن عبدالمطلب فقال اللهم انا كنا نتوسل اليك
عباس بن عبدالمطلبؓ کی برکت سے دعا استسقاء فرماتے یعنی فرماتے اے اللہ بے شک ہم تیری طرف وسیلہ پکڑتے تھے
بنبينا فتسقينا وانا نتوسل اليك بعم نبينا فاسقنا فيسقون
اپنے نبی ﷺ کا اور (اب) ہم نبی اکرم ﷺ کے چچا کا وسیلہ اختیار کر رہے ہیں تو ہم پر بارش فرمادے تو بارش برسنے لگتی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

کتاب الاستسقاء باب سوال الناس الامام میں یہ حدیث گزر چکی ہے[1]

اذ اقحطوا:...... یعنی جب کہ ان کو قحط پہنچ جاتا تو حضرت عباسؓ کے توسل سے بارش طلب کرتے تھے۔

فائدہ:...... توسل کی دو صورتیں ہیں۔ (۱) توسل قولی (۲) توسل فعلی

(۱) توسل قولی:...... جس کا توسل اختیار کیا جائے صرف اس کا نام لے دیا جائے، اس کے لئے حیات شرط نہیں۔

(۲) توسل فعلی:...... جس کا توسل اختیار کیا جائے اس کو ساتھ لے کر دعا کی جائے اس حدیث میں توسل کی قسم ثانی کا ذکر ہے۔ اس سے دوسری قسموں کی نفی نہیں۔ توسل قولی ترمذی شریف کی روایت سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک نابینا صحابیؓ کو فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ نبی الرحمۃ کے توسل سے۔ حدیث کے آخر میں **فشفعه فی** (میرے بارے میں ان کی شفاعت قبول کر) کے الفاظ ہیں[2]

﴿۴۲﴾
مناقب قرابة رسول الله ﷺ
یہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے مناقب ہیں

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

[1] بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳۷ [2] فیض الباری ص ۶۸ جلد ۴

مناقب قرابۃ النبی ﷺ...... مراد وہ لوگ ہیں جو کہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور آپ ﷺ کے جد اقرب خواجہ عبدالمطلب کی طرف منسوب ہیں۔

(۲۰۹) حدثنا ابوالیمان انا شعیب عن الزھری ثنی عروۃ بن الزبیر

بیان کیا ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھے عروہ بن زبیر نے

عن عائشۃ ان فاطمۃ ارسلت الی ابی بکر تسالہ میراثھا من النبی ﷺ

انہوں نے عائشہؓ سے کہ تحقیق فاطمہؓ نے ابوبکر صدیقؓ کی طرف (پیغام) بھیجا کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ مانگ رہی تھیں

مما افاء اللہ علی رسولہ تطلب صدقۃ النبی ﷺ التی بالمدینۃ

اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو (بغیر جنگ) عنایت فرمایا تھا مطالبہ کر رہی تھیں وہ نبی اکرم ﷺ کے مدینہ والے صدقہ

وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابوبکر

اور فدک (باغ) کے متعلق فرما رہی تھیں اور جو باقی ہے خمس خیبر کا (بھی) تو ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ

ان رسول اللہ قال لانورث ما ترکنا فھو صدقۃ انما

تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم وارث نہیں بناتے ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں تو وہ صدقہ ہوتا ہے جز ایں نیست کہ

یاکل ال محمد من ھذا المال یعنی مال اللہ لیس لھم ان یزیدوا علی الماکل

آل محمد ﷺ اس مال یعنی اللہ کے مال سے کھا سکتے ہیں ان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مقدار ماکول پر زیادتی کریں

وانی واللہ لا اغیر شیئا من صدقات النبی ﷺ

اور بے شک میں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم میں حضرت نبی اکرم ﷺ کے صدقات میں سے کسی چیز کو تبدیل نہیں کر سکتا

التی کانت علیھا فی عھد النبی ﷺ ولاعملن فیھا

اس حالت سے کہ جس حالت پر وہ تھے نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں اور البتہ ضرور کروں گا میں اس میں

بما عمل فیھا رسول اللہ ﷺ فتشھد علیٌ ثم قال انا قد عرفنا یا ابا بکر فضیلتک

اس عمل کو جو رسول اللہ ﷺ نے ان میں کیا تو پھر علیؓ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے ابوبکر ہم نے آپ کی فضیلت کو پہچان لیا ہے

وذکر قرابتھم من رسول اللہ ﷺ وحقھم وتکلم ابوبکرؓ فقال

اور ان کی قرابت رسول اللہ ﷺ سے اور ان کے حق کا ذکر فرمایا اور ابوبکرؓ نے جواب دیا پس انہوں نے فرمایا کہ

والذی نفسی بیدہ لقرابۃ رسول اللہ ﷺ

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تحقیق حضرت رسول اللہ ﷺ کی قرابت

احب الیّ ان اصل من قرابتی

میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں اپنے اقرباء سے صلہ رحمی کروں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تستانس من قوله لقرابة النبی ﷺ ۔

تطلب صدقة النبی ﷺ :...... سوال:...... یہ صدقہ تو تمام مؤمنین کے لئے تھا یا اپنے لئے خاص کرنے کا مطالبہ کیوں کرتی تھیں؟

جواب:...... واقعہ میں یہ صدقہ تھا لیکن حضرت فاطمہؓ دعویٰ کرتی تھیں کہ یہ حضور ﷺ کی ملک ہے یعنی اپنے اعتقاد میں ملک سمجھ کر مطالبہ کرتی تھیں واقعہ میں صدقہ ہی تھا۔

تشهد علی :...... کسی اور موقعہ پر حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ نے خطبہ دیا اور حضرت ابو بکرؓ کی فضیلت کا اقرار کیا اور اپنے حق کا سبب بیان کیا۔ کہ ہم آپ کی فضیلت کو جانتے ہیں لیکن ہماری حضور ﷺ کے ساتھ قرابت ہے اور حق ہے تو حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ مجھے بھی اپنے قرابت داروں سے حضور ﷺ کی قرابت زیادہ محبوب ہے۔

(۲۱۰) حدثنا	عبدالله	بن	عبدالوهاب	ثنا	خالد	ثنا	شعبة
بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن عبد الوہاب نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے							
عن	واقد	قال	سمعت	ابی	یحدث	عن	ابن عمر
انہوں نے واقد سے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد گرامی کو ابن عمرؓ کے واسطہ سے بیان کرتے سنا کہ							
عن	ابی	بکر	قال	ارقبوا	محمداً	فی	اهل بیته
انہوں نے ابو بکر صدیقؓ کے واسطہ سے کہ حضرت محمد ﷺ (کی قرابت) کا لحاظ کرو ان ﷺ کے اہل بیت کے بارے میں							

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو **فضل الحسن والحسین رضوان الله علیهم** میں یحییٰ بن معینؒ سے لائے ہیں۔

ارقبوا فی اهل بیته :...... یعنی اہل بیت کا احترام کرو اور ان کے حقوق کی حفاظت کرو۔ ان کو تکلیف نہ دو اور ان کو گالیاں نہ دو۔ اہل بیت کا مصداق حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں۔

(۲۱۱) حدثنا ابو الولید ثنا ابن عیینة عن عمروبن دینار عن ابن ابی ملیکة عن
بیان کیا ہم سے ابو ولید نے کہا بیان کیا ہم سے ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے

المسور بن مخرمة ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة مني فمن اغضبها اغضبني
مسور بن مخرمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ کتاب النکاح میں قتیبہؒ سے اور طلاق میں ابوالولیدؒ سے اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں اور امام ابوداؤدؒ نے النکاح میں احمد بن یونسؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں اور امام نسائیؒ نے قتیبہ سے اور امام ابن ماجہؒ نے النکاح میں عیسیٰ بن حمادؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ابو الولید:...... نام ہشام بن عبدالملک طیالسی بصری۔

ابن ابی ملیکه:...... نام عبیداللہ بن ابی ملیکہ۔

فاطمة بضعة مني:...... حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کا ارادہ کیا جب حضور ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا فاطمة بضعة مني (الحدیث) حضور ﷺ کے فرمان مبارک کے بعد حضرت علیؓ نے اپنا ارادۂ نکاح ختم کردیا۔

(۲۱۲) حدثنا یحییٰ بن قزعة حدثنا ابراهيم بن سعد عن ابيه
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد گرامی سے
عن عروة عن عائشةؓ قالت دعا النبي ﷺ فاطمة ابنته
انہوں نے عروہ کے واسطے سے عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی لخت جگر حضرت فاطمہؓ کو بلایا
في شكواه التي قبض فيها فسارها بشيء
اپنی اس بیماری میں کہ جس میں ان ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی پھر آنحضرت ﷺ نے ان سے آہستہ سے کوئی بات کی
فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك
تو وہ رونے لگ گئیں پھر ان کو بلایا تو آہستہ سے بات کی تو وہ ہنسنے لگ گئیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں تو میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا
فقالت سارني النبي ﷺ فاخبرني انه يقبض
تو انہوں نے بتلایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کی تو مجھے خبر دی کہ تحقیق وہ وفات دیئے جائیں گے
في وجعه الذي توفي فيه فبكيت ثم سارني
اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وہ وفات دیئے گئے تو میں رو دی پھر انہوں نے مجھ سے آہستگی سے فرمایا

فاخبرنی	انی	اول	اھل	بیته	اتبعه	فضحکت
تو مجھے خبر دی کہ تحقیق میں ان کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے ان سے ملوں گی تو میں ہنس دی						

باب علامات النبوۃ کے آخر میں یہ حدیث گزر چکی ہے تفصیل وہاں دیکھ لی جائے۔

﴿۴۳﴾

مناقب الزبیر بن العوامؓ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

مناقب زبیر بن عوام

نام ونسب:...... زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی۔ کنیت ابو عبداللہ، ان کا نسب پانچویں پشت یعنی قصی میں نبی ﷺ سے جاملتا ہے ان کے حضور ﷺ کے آباء میں قصی تک تعداد برابر ہے۔ ان کی والدہ محترمہ حضور ﷺ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب ہیں۔

مختصر حالات:...... علامہ ابن عبدالبرؒ نے فرمایا کہ حضرت زبیرؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے۔ سولہ سال کی عمر میں اسلام لائے، قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام لانے کی بناء پر ان کے چچا نے کنویں میں بند کر دیا تاکہ اسلام چھوڑ دیں لیکن انہوں نے استقامت دکھائی اور دین اسلام پر جمے رہے۔ آپؓ ذوالہجرتین ہیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا حواری قرار دیا، یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک رہے۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، جنگ جمل میں لڑائی سے علیحدگی اختیار کی۔ عمرو بن جرموز نے آپ کو بصرہ کے قریب صفوان مقام پر شہید کیا، آپ کی شہادت جمادی الاولیٰ ۳۶ھ کو یوم الجمل میں ہوئی۔ آپ کی کل عمر چونسٹھ (۶۴) سال ہے، آپ کی قبر مبارک وادی سباع مقام پر بصرہ کے نواح میں واقع ہے۔

☆وقال	ابن	عباس	هو	حواری	النبی ﷺ	وسمی	الحواریون	لبیاض	ثیابهم
اور ابن عباسؓ نے فرمایا کہ وہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے حواری ہیں اور وہ حواری نام رکھے گئے کپڑوں کے سفید ہونے کی وجہ سے									

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال ابن عباسؓ:...... تفسیر سورت توبہ میں ابن ابی ملیکہؒ کے طریق سے یہ حدیث آرہی ہے۔

حواری:...... بمعنی ناصر۔ بعض نے کہا کہ حواری کا معنی ہے مخلص۔

سوال :...... صحابہؓ سارے کے سارے مخلص ہیں ان کی کیا تخصیص ہے؟

جواب :......حواری کا لفظ حضور ﷺ نے ان پر جنگ احزاب (خندق) کے دن اُس وقت بولا جب کہ آپ ﷺ نے فرمایا من یاتینی بخبر القوم۔ حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ انا۔ ایسے ہی آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا سوائے حضرت زبیرؓ کے کوئی نہیں بولا گویا کہ ایسے موقع پر خصوصی مدد حضرت زبیرؓ نے کی، اس لئے ان کا لقب حواری ہوا۔

وسمی الحواریون:...... یہ امام بخاریؒ کا کلام ہے۔ سفید کپڑے پہننے کی وجہ سے ان کو حواری کہا گیا۔ ضحاکؒ فرماتے ہیں دل کی صفائی کی وجہ سے ان کو حواری کہا گیا۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں اثر عبادت اور نورانیت کی چمک دمک کی وجہ سے حواری کہا گیا۔ حور کو بھی حور اس لئے کہتے ہیں کہ حور کا اصل معنی سفیدی ہے۔

فائدہ:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص ساتھیوں نے کہا تھا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ [1]۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد بارہ ہے۔

(۲۱۳) حدثنا خالد بن مخلد نا علی بن مسهر عن هشام بن عروة عن ابيه
بیان کیا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد گرامی سے
اخبرنی مروان بن الحکم قال اصاب عثمان بن عفان رعاف شدید سنة الرعاف
کہا خبر دی مجھے مروان بن حکم نے انہوں نے کہا عثمان بن عفانؓ کو شدید نکسیر ہوئی جس سال کہ نکسیر کی وباء پھیلی
حتی حبسه عن الحج واوصی فدخل علیه
یہاں تک کہ اس (نکسیر) نے ان کو حج سے روک لیا اور انہوں نے وصیت بھی فرمادی تو ان کے پاس آیا
رجل من قریش فقال استخلف فقال وقالوه
قریشی (قبیلہ) کا کوئی آدمی تو اس نے عرض کیا کہ آپ خلیفہ کا تقرر فرمادیں تو انہوں نے فرمایا کہ اور حضرات نے بھی کہا ہے
قال نعم قال ومن فسکت فدخل علیه رجل اخر
اس آدمی نے کہا کہ ہاں حضرت عثمانؓ نے فرمایا اور وہ (خلیفہ) کون ہو؟ تو وہ خاموش رہا پھر ان کے پاس دوسرا آدمی آیا
احسبه الحارث فقال استخلف فقال عثمان وقالوا فقال نعم
میرا خیال ہے کہ وہ حارث تھے تو اس نے کہا کہ آپ (کسی کو) خلیفہ مقرر فرمادیں تو عثمانؓ نے فرمایا کہ کیا دوسرے لوگوں نے بھی کہا ہے تو اس نے کہا کہ ہاں
قال ومن هو قال فسکت قال فلعلهم قالوا الزبیر قال نعم
تو حضرت عثمانؓ نے کہا کہ وہ کون ہوگا؟ کہا (راوی نے کہ وہ بھی) خاموش ہے عثمانؓ نے فرمایا کہ شاید کہ انہوں نے حضرت زبیرؓ کے بارے میں کہا ہے اس نے کہا ہاں

[1] پارہ ۲۸ سورۃ صف آیت ۱۴

قال	اما	والذی	نفسی	بیده	انه	لخیرھم
حضرت عثمانؓ نے فرمایا تم آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تحقیق وہ (زبیرؓ) ان میں سے سب سے بہتر ہیں کہ						
ما	علمت	وان	کان	لاحبھم	الی	رسول	الله ﷺ
جن کو میں جانتا ہوں اور تحقیق وہ (حضرت زبیرؓ) ان میں سے رسول اللہ ﷺ کے نزدیک زیادہ محبوب تھے						

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله اما والذی نفسی بیده۔

سنة الرعاف:۔۔۔۔۔ یہ ۳۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس سال لوگوں کو بہت نکسیر پھوٹی اس لئے اس کا نام ہی سنۃ الرعاف پڑ گیا۔

اوصیٰ:۔۔۔۔۔ حضرت عثمانؓ نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمن بن عوفؓ کے نام لکھی اور اس کو چھپائے رکھا، حضرت عثمانؓ کے قاتل حمران نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو بتلا دیا اس پر حضرت عثمانؓ نے ان پر عتاب کیا اور ناراض ہوئے اور مدینہ منورہ سے بصرہ کی طرف نکال دیا۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ اس واقعہ کے چھ ماہ بعد فوت ہو گئے ان کی وفات ۳۲ھ میں ہوئی۔

فقال استخلف:۔۔۔۔۔ یعنی اپنے بعد خلیفہ مقرر کیجئے۔

الحارث:۔۔۔۔۔ مراد حارث بن حکم ہے یہ بنو امیہ سے تھا، مروان جو کہ راوی ہیں ان کا بھائی ہے۔

انه لخیرھم ما علمت:۔۔۔۔۔ ما موصولہ ہے معنی ہوگا کہ بے شک زبیرؓ ان سے بہتر ہیں جہاں تک مجھے علم ہے۔ مراد بنو امیہ سے خیر ہونا ہے مطلقاً نہیں۔

(۲۱۴)حدثنا	عبید	بن	اسمٰعیل	ثنا	ابو	اسامة	عن	هشام	اخبرنی	ابی	قال
بیان کیا ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ھشام سے کہا خبر دی مجھے میرے والد نے انہوں نے کہا											
سمعت	مروان	یقول	کنت	عند	عثمان	اتاه	رجل	فقال	استخلف		
میں نے مروان کو کہتے سنا کہ میں عثمانؓ کے پاس تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا تو اس نے کہا کہ آپ کوئی خلیفہ مقرر کر دیں											
قال	وقیل	ذلک	قال	نعم	الزبیر						
انہوں نے فرمایا کہ کیا یہ بات کہی جا رہی ہے اس (آدمی) نے کہا کہ ہاں اس (آدمی) نے کہا کہ زبیرؓ اچھے ہیں											
قال	اما	والله	انکم	لتعلمون	انه	خیرکم	ثلثا				
عثمانؓ نے فرمایا کہ آگاہ رہو کہ اللہ کی قسم یقیناً تم لوگ جانتے ہو کہ البتہ وہ تم میں سب سے بہتر ہیں یہ تین مرتبہ فرمایا											

❁❁❁❁❁

(۲۱۵) حدثنا مالک بن اسمعیل ثنا عبدالعزیز هو ابن ابی سلمة عن محمد بن المنکدر

بیان کیا ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیزؒ نے وہ ابن ابوسلمہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے

عن جابر قال قال رسول ﷺ ان لکل نبی حواریا وان حواری الزبیر

انہوں نے جابرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق ہر نبی کے لئے حواری ہوتے ہیں اور بے شک میرا حواری زبیر ہے

❀❀❀❀❀

(۲۱۶) حدثنا احمد بن محمد انا عبدالله انا هشام بن عروة عن ابیه

بیان کیا ہم سے احمد بن محمد نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے

عن عبدالله بن الزبیر قال کنت یوم الاحزاب جعلت انا وعمر بن ابی سلمة فی النساء

انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ خندق والے دن میری اور عمر بن ابوسلمہ کی تقرری عورتوں میں کی گئی تھی

فنظرت فاذا انا بالزبیر علی فرسه یختلف الی بنی قریظة

سو میں نے دیکھا تو اچانک میں زبیرؓ کے پاس تھا کہ (وہ) اپنے گھوڑے پر (سوار) بنو قریظہ کی طرف آ جا رہے تھے

مرتین او ثلثا فلما رجعت قلت یا ابت رایتک تختلف

دو مرتبہ یا تین مرتبہ (ایسا کیا) تو جب میں لوٹا تو میں نے عرض کیا کہ اے میرے ابا جان میں نے آپ کو آتے جاتے دیکھا

قال او هل رایتنی یا بنی قلت نعم قال کان رسول الله ﷺ قال

انہوں نے کہا کیا تو نے مجھے دیکھا تھا اے میرے بیٹے میں نے عرض کیا کہ ہاں انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا

من یات بنی قریظة فیاتینی بخبرهم فانطلقت فلما رجعت

کہ کون ہے جو بنو قریظہ قبیلہ میں جائے اور ان کے بارے میں مجھے خبر پہنچائے تو میں چل پڑا تو جب میں واپس ہوا

جمع لی رسول الله ﷺ ابویه فقال فداک ابی وامی

تو حضرت رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا (یعنی) سو انہوں نے فرمایا کہ فداک ابی وامی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله جمع لی رسول الله ﷺ۔

فائدہ:...... آنحضرت ﷺ نے دو صحابیوں کے لئے تفدیہ یعنی فداک ابی وامی فرمایا: (۱) حضرت زبیرؓ (۲) حضرت سعدؓ کے لئے بھی ایک جنگ کے موقع پر فرمایا ارم یا سعد فداک ابی وامی۔

جمع لی:...... یعنی تفدیہ میں ماں اور باپ دونوں کو میرے لئے جمع کیا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔

(۲۱۷) حدثنا علی بن حفص ثنا ابن المبارک انا هشام بن عروة عن ابیه
بیان کیا ہم سے علی بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مبارک نے کہا خبر دی ہمیں ھشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے
ان اصحاب النبی ﷺ قالوا للزبیر یوم الیموک الا تشد فنشد معک
کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے یوم یرموک کو زبیرؓ سے کہا کہ آپ حملہ نہیں کرتے کہ ہم بھی آپ کے ساتھ حملہ کریں
فحمل علیهم فضربوه ضربتین علی عاتقه بینهما ضربة ضربها یوم بدر
تو انہوں نے کفار پر حملہ کیا تو کفار نے ان کے کندھے پر دو زخم لگائے اور ان دونوں کے درمیان ایک زخم تھا جو ان کو بدر میں لگا تھا
☆قال عروة فکنت ادخل اصابعی فی تلک الضربات العب وانا صغیر
حضرت عروہؓ نے فرمایا کہ میں بچپن کی حالت میں اپنی انگلیوں کو زخموں میں داخل کر کے کھیلا کرتا تھا۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یوم الیرموک:...... یرموک شام میں ایک جگہ ہے۔علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اذرعات اور دمشق کے درمیان ایک جگہ ہے جہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ۱۳ھ کو فتح دمشق سے پہلے لڑائی ہوئی اور مسلمانوں کو فتح ہوئی۔علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کی تعداد جنگِ یرموک میں ۴۵ ہزار تھی اور بعض نے کہا کہ ۲ ہزار تھی اور رومیوں کی تعداد سات لاکھ تھی اور ایک قول کے مطابق ۹ لاکھ تھی اور رومیوں کے ایک لاکھ پانچ ہزار قتل کئے گئے اور چالیس ہزار قیدی ہوئے جب کہ مسلمانوں میں سے چار ہزار شہید ہوئے۔ ہرقل (رومیوں) کی فوج کا کمانڈر ماہان ارمنی تھا اور مسلمانوں کی فوج کی کمان ابوعبیدہ بن جراح کے پاس تھی۔ رومیوں اور مسلمانوں کے درمیان پانچ معرکے ہوئے پانچویں معرکہ میں اللہ پاک نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔ ماہان کو دمشق میں قتل کر دیا گیا۔

فضربوه ضربتین:...... دو ضربیں کندھے پر لگائیں ان کے درمیان ایک ضرب بدر کی بھی تھی۔

﴿٤٤﴾

ذکر طلحة بن عبیدالله

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ کا ذکر مبارک

بعض نسخوں میں باب کا لفظ ہے لیکن ہمارے سامنے جو نسخہ موجود ہے اس میں باب کا لفظ نہیں ہے۔

حالات طلحة بن عبیداللہؓ

نام و نسب:...... طلحہ بن عبیداللہؓ، ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ ان کا نسب حضورﷺ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے، ان کی ماں کا نام صعبہ بنت الحضرمی ہے جو کہ علاء بن الحضرمی کی بہن ہیں، یہ اسلام لے آئی تھیں اور ہجرت بھی کی تھی۔

قدیم الاسلام ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر جن پانچ نے اولاً اسلام قبول کیا ان میں یہ بھی شامل ہیں اور وہ چھ افراد جن سے رسول اللہﷺ وفات کے وقت راضی تھے ایک یہ بھی ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، اصحاب شوریٰ میں بھی تھے، آنحضرتﷺ نے فرمایا طلحہ اور زبیر دونوں جنت میں میرے ہمسایہ ہوں گے، بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ بدر کے موقع پر رسول اللہﷺ نے انہیں سعید بن زیدؓ کے ساتھ ابوسفیان بن حرب کے قافلے کی تحقیق کے لئے بھیجا تھا اور یہ بدر میں لڑائی کے دن واپس تشریف لائے تھے۔ احد کے دن اپنے ہاتھ کے ذریعہ رسول اللہﷺ کی طرف سے مدافعت کی جس سے ان کی انگلیاں شل ہو گئیں اس دن ان کو اسی سے زائد زخم آئے۔ ۲۰ جمادی الاخری ۳۶ھ جمعرات کے دن جنگ جمل میں شہید کئے گئے، طرق کثیرہ سے مروی ہے مروان نے آپ کے گھٹنے پر یا گلے پر تیر مارا جس سے خون ہمیشہ جاری رہا یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اس دن سب سے پہلے آپ شہید کئے گئے۔ کل عمر ۷۵ سال ہے، بعض نے ۶۴ برس بیان کی ہے۔[۱]

☆وقال عمرؓ توفی النبیﷺ وھو عنه راض
اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرمﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی اس حال کہ میں وہ ان سے راضی تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ تعلیق ہے اور یہ قصہ بیعت میں قریب ہی گزر چکا ہے۔ حضرت عمرؓ کا قول ہے امر خلافت کا (میرے بعد) اس جماعت کے علاوہ کوئی زیادہ حق دار نہیں جس جماعت سے آپﷺ راضی گئے ہیں حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام لیا۔

(۲۱۸) حدثنا محمد بن ابی بکر المقدمی ثنا معتمر عن ابیه عن ابی عثمان
بیان کیا ہم سے حضرت محمد بن ابوبکر مقدمی نے کہا بیان کیا ہم سے معتمر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوعثمانؓ سے کہ
قال لم یبق مع رسول الله ﷺ فی بعض تلک الایام التی قاتل فیھن رسول الله
انہوں نے فرمایا کہ جن ایام میں رسول اللہﷺ نے جہاد کیا ان میں سے بعض ایام (غزوہ احد) میں نبی اکرمﷺ کے ساتھ کوئی نہیں تھا
غیر طلحة وسعد عن حدیثھما
حضرت طلحہؓ اور حضرت سعدؓ کے سوا (حضرت ابوعثمانؓ نے) ان دونوں حضرات کا قول نقل کیا ہے۔

[۱] اسد الغابہ ص ۷۵ ج ۵

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان طلحة بقي مع رسول اللهﷺ يوم الحرب عند فرار الناس عنه۔

فی بعض تلک الایام:...... مراد اس سے ایام اُحد ہیں۔

عن حدیثھما:...... ای انھما حدثاه بذلک یعنی ابوعثمانؓ نے فرمایا کہ ان دونوں نے ہمیں یہ بات بیان کی۔ اور علامہ کرمانیؒ نے فرمایا عن حدیثھما ای عن حالھما یعنی ابوعثمانؓ نے ان کا حال بیان کیا۔

(۲۱۹) حدثنا مسدد ثنا خالد ثنا ابن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو خالد نے انہوں نے قیس بن ابو حازمؒ سے کہ
قال رأیت ید طلحة التی وقی بھا النبیﷺ قد شلت
انہوں نے فرمایا کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو دیکھا جس کے ذریعہ انہوں نے نبی اکرمﷺ کا بچاؤ کیا تھا کہ تحقیق وہ بیکار ہو گیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

شلت:...... شل کا معنی ہے بیکار ہونا، معنی ہوگا کہ ان کا ہاتھ بے کار ہو گیا۔ سبب اس کا یہ ہوا کہ حضرت طلحہؓ یوم احد کے موقع پر حضورﷺ کے ساتھ رہے اور اپنے آپ کو حضورﷺ کے لئے وقایہ (ڈھال) بنایا یہاں تک کہ ستر سے زائد زخم پہنچے اور اپنے ہاتھ سے حضورﷺ کے چہرہ مبارک کو چوٹ لگنے سے بچایا اس بناء پر آپؓ کا ہاتھ شل ہو گیا۔ حضورﷺ نے فرمایا اوجب طلحة الجنة (طلحہ نے اپنے اوپر جنت کو واجب کر لیا)

فائدہ:...... طلحہ نامی صحابہ کی تعداد تقریباً بیس ہے۔

﴿۴۵﴾

مناقب سعد بن ابی وقاص الزھری

حضرت سعد بن ابو وقاص زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

حالات سعد بن ابی وقاص

نام ونسب:...... ان کا نام سعد ہے۔ ان کے والد کا نام مالک ہے ان کا نسب کلاب بن مرہ پر حضورﷺ کے ساتھ جا ملتا ہے۔ حضرت سعد کے دادا اہیب حضورﷺ کی والدہ محترمہ بی بی آمنہ کے چچا ہیں۔

قدیم الاسلام ہیں۔ ساتویں نمبر پر سترہ سال کی عمر میں اسلام لائے، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ تمام غزوات میں رسول اللہﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ مستجاب الدعوات تھے اور لوگوں میں اس کی شہرت تھی اسی وجہ سے لوگ ان

کی بددعا سے ڈرتے تھے اور دعاؤں کے امیدوار رہتے تھے۔اس کا سبب یہ تھا کہ حضورﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اللهم سدد سهمه واجب دعوته رسول اللہﷺ نے ان کے لئے بھی فرمایا ارم فداک ابی وامی (تیر چلا میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں) آپ کو "فارس الاسلام" کہا جاتا تھا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں سب سے پہلا تیر آپ نے چلایا۔حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے آپ کو کوفہ کا والی بنایا۔انہوں نے کوفہ کو صاف کیا اور مجوسیوں کو جلاوطن کیا،فارس کا اکثر حصہ آپ کے ہاتھوں فتح ہوا۔عشرہ مبشرہ میں سے سب سے آخر میں دار فانی سے دار البقاء کی طرف کوچ کیا۔۵۵ھ میں اپنے عقیق نامی محل میں (جو کہ مدینہ منورہ سے تقریباً دس میل دور ہے) وفات پائی لوگ اپنی گردنوں پر اٹھا کر مدینہ منورہ لائے،مروان بن الحکم جو کہ والی مدینہ تھا اس نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔کل عمر ۷۳ سال پائی ایک قول کے مطابق ۸۳ سال پائی،کل مرویات ۲۷۱ ہیں۔آپ کوفہ کے بانی ہیں،آپؓ نے احد کی لڑائی میں ایک ہزار تیر چلائے [1]

☆ وبنو زهرة اخوال النبيﷺ وهو سعد بن مالك
اور قبیلہ بنو زہرہ نبی اکرمﷺ کے ماموں ہیں اور وہ (سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ) سعد بن مالک رضی اللہ عنہ (ہی) ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

وهو سعد بن مالك:...... یعنی ان کے والد کا نام مالک اور ان کی کنیت ابو وقاص ہے۔امام بخاریؒ نے اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ حضرت سعدؓ کے والد ابو وقاص کا نام مالک بن وہب ہے۔

(۲۲۰)حدثنا محمد بن المثنى ثنا عبدالوهاب قال سمعت يحيى قال سمعت سعيد بن المسيب
بیان کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوہاب نے کہا میں نے یحییٰ سے سنا کہا میں نے سعید بن مسیب سے سنا
قال سمعت سعدا يقول جمع لي النبيﷺ ابويه يوم احد
کہا میں نے حضرت سعدؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہﷺ نے اپنے والدین کو غزوہ احد میں میرے لئے جمع کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ مغازی میں مسددؒ سے لائے ہیں۔اور امام مسلمؒ نے فضائل میں محمد بن مثنیٰ" سے اور امام ترمذیؒ نے استئذان اور مناقب میں قتیبہؒ سے اور امام نسائیؒ نے سنة میں محمد بن ربیعؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

جمع لي:...... اي في التفدية یعنی فداک ابی وامی کہا۔آپﷺ نے جنگ احد میں فرمایا تھا ارم یا سعد فداک ابی وامی۔

---

[1] اسد الغابہ ص ۱۰۱ ج ۳ مطبع لکھنو

(۲۲۱) حدثنا المکی بن ابراھیم ثنا ھاشم بن ھاشم عن عامر بن سعد عن ابیہ
بیان کیا ہم سے مکی بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے ھاشم بن ھاشم نے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے کہ
قال لقد رأیتنی وانا ثلث الاسلام
انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ میں اسلام (لانے والوں میں سے) تیسرا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمة من حیث انہ کان ثلث الاسلام وھو منقبة عظیمة۔

وانا ثلث الاسلام:...... اس روایت میں ثلث الاسلام ہے جب کہ ابو عمرؒ نے استیعاب میں ذکر کیا ہے اور کہا سابع سبعة فی الاسلام۔ حضرت صدیق اکبرؓ کے حالات میں حدیث عمارؓ میں آیا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ کے ساتھ پانچ غلام تھے اور چھٹے حضرت ابو بکرؓ تھے تو اس اعتبار سے حضرت سعدؓ ساتویں بنے تو روایت الباب سے بظاہر تعارض ہے؟

جواب (۱):...... ممکن ہے کہ ثلث سے صرف رجال مراد ہوں۔

جواب (۲):...... ابتداء اسلام میں ہر شخص اپنے اسلام کو چھپاتا تھا انہوں نے اپنی اطلاع اور معلومات کی وجہ سے ثلث الاسلام کہا ہے!

(۲۲۲) حدثنا ابراھیم بن موسیٰ ثنا ابن ابی زائدة ثنا ھاشم بن ھاشم بن عتبة بن ابی وقاص
بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے ابن ابی زائدہ نے کہا بیان کیا ہم سے ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص نے
قال سمعت سعید بن المسیب یقول سمعت سعد بن ابی وقاص یقول
کہا کہ میں نے سعید بن مسیب کو سنا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے
ما اسلم احد الا فی الیوم الذی اسلمت فیہ ولقد مکثت سبعة ایام وانی لثلث الاسلام
کہ جس دن میں اسلام لایا اس دن کوئی اور اسلام نہیں لایا اور البتہ تحقیق میں سات دن ٹھہرا اور بے شک میں تیسرے نمبر پر اسلام لانے والا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمة ظاھرة۔

ما اسلم احد:...... بظاہر اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے کوئی مسلمان نہیں ہوا؟

جواب (۱):...... خیر الجاری میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ اپنے گمان اور اپنے علم کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔

جواب (۲):...... یہ حصر اضافی ہے اس لئے کہ یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔

---

۱ عمدۃ القاری ص ۲۲۸ ج ۱۶

انی لثلث الاسلام :...... یہ اپنی اطلاع کی بناء پر فرمایا کیونکہ شروع شروع میں جو اسلام لائے تھے وہ اپنے آپ کو مخفی رکھتے تھے ممکن ہے کہ وہ دوسرے سے مراد حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہوں۔

ولقد مکثت سبعة ایام :...... اور تحقیق میں سات دن ٹھہرا رہا، مراد اس سے یہ ہے کہ میرے اسلام لانے کے بعد سات دن تک کوئی اور شخص اسلام نہیں لایا اور سات دن تک میں ہی ثلث اسلام رہا۔

۞ تابعه ابو اسامة قال ثنا هاشم
اور ابن ابی زائدہ کی ابو اسامہ نے متابعت کی کہا بیان کیا ہم سے ہاشم نے حدیث بیان کی
ثنا عمرو بن عون ثنا خالد بن عبدالله عن اسمٰعیل
کہا بیان کیا ہم سے عمرو بن عون نے کہا بیان کیا ہم سے خالد بن عبد اللہ نے انہوں نے اسمٰعیل سے
عن قیس قال سمعت سعدا یقول انی لاول العرب رمی بسهم فی سبیل الله
انہوں نے قیس سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سعد کو فرماتے سنا کہ تحقیق میں عرب میں سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیراندازی کی
وکنا نغزو مع النبی ﷺ وما لنا طعام الا ورق الشجر
اور ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے لئے کھانا نہیں ہوتا تھا سوائے درخت کے پتوں کے
حتیٰ ان احدنا لیضع کما یضع البعیر او الشاة ماله خلط
حتیٰ کہ ہم سے ایک اونٹ اور بکری کی طرح قضاء حاجت کرتا تھا کہ ان میں اختلاط نہیں ہوتا تھا (بوجہ خشک ہونے کے)
ثم اصبحت بنواسد تعزرنی علی الاسلام لقد خبت اذن وضل عملی
پھر بنو اسد مجھے عیب لگاتے ہیں اسلام پر تحقیق البتہ اس وقت میں خسارہ میں ہوا اور ضائع ہو گئے میرے اعمال
وکانوا وشوابه الی عمر قالوا لا یحسن یصلی
اور انہوں نے سعد بن ابو وقاصؓ کے بارے میں حضرت عمرؓ سے شکایت لگائی تھی بنو اسد نے کہا وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے
قال ابو عبدالله ثلث الاسلا م یقول واما ثالث ثلثة مع النبی ﷺ
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ ثلث الاسلام سے مراد فرماتے ہیں تین میں سے تیسرا تھا حضرت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ متابعت ہے۔

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله انی لاول العرب رمی بسهم فی سبیل الله وفیه منقبة عظیمة له۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو اطعمہ میں عبداللہ بن محمدؒ اور رقاق میں مسددؒ سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے کتاب کے آخر میں یحییٰ بن حبیب سے اور امام ترمذیؒ نے زھد میں محمد بن بشارؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں محمد بن مثنیٰؒ

سے اور رقاق میں قتیبہؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے سنۃ میں علی بن محمدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

انی لاول العرب:...... حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا ہے واقعہ یہ ہے کہ سریہ عبیدہ بن حارث میں حضور ﷺ نے ساٹھ سواروں کو رابغ مقام کی طرف قریش کے قافلہ سے مقابلہ کے لئے بھیجا تھا حضور ﷺ نے ان کے ہاتھ پر جھنڈا باندھا اور یہ پہلا جھنڈا ہے جو کہ حضور ﷺ نے باندھا اور یہ سب سے پہلی لڑائی ہے جو کہ اسلام میں مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان ہوئی اور حضرت سعدؓ نے پہلا تیر پھینکا اور یہ ا ھ کا واقعہ ہے[1]

کما یضع البعیر:...... یہ قضائے حاجت کی بات کر رہے ہیں۔ خشک مینگنی کی طرح پاخانہ کرتے تھے۔ پتے اور روکھی سوکھی کھانے سے ایسے ہی ہوتا ہے۔

تُعَزِّرُنِیْ:...... بنو اسد مجھے اسلام پر عیب لگاتے ہیں یعنی مجھے تکلیف پہنچاتے ہیں، بنو اسد کہا کرتے تھے کہ آپ نماز اچھے طریقے سے نہیں پڑھتے، اہل کوفہ حضرت عمر بن خطابؓ سے ان کی شکایات کیا کرتے تھے، سب سے زیادہ بنو اسد کا ایک شخص ان کی شکایت کیا کرتا تھا۔

لقد خبت اذن:...... یعنی اگر یہ حال ہو کہ مجھے ان کی تعلیم کی ضرورت ہے پھر تو میرے سارے عمل ضائع ہو گئے۔

﴿٤٦﴾

باب ذکر أصهار النبی

حضرت نبی اکرم ﷺ کے دامادوں کا ذکر مبارک

منهم	ابو	العاص	بن	الربیع
اور ان میں	ابو	العاص	بن ربیع	بھی ہیں۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

اصهار:...... اصہار جمع ہے صہر کی۔ صہر زوج بنت کو کہتے ہیں۔ عورت کے تمام رشتہ داروں پر صہر کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

حالات ابو العاص بن الربیعؓ

نام و نسب:...... ان کا نام لقیط مقسم۔ والد کا نام ربیع اور کنیت ابو العاص ہے۔ ان کی ماں کا نام ہالہ بنت خویلد ہے جو کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی بہن ہیں۔

بعثت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر حضرت زینبؓ ان کے نکاح میں تھیں۔ غزوۂ بدر میں اسلام نہیں

[1] عمدۃ القاری ص ۲۲۹ ج ۱۶

لائے تھے مشرکین کی طرف سے شرکت کی اور قید ہوئے، اہلِ مکہ نے جب اپنے قیدیوں کا فدیہ روانہ کیا تو حضرت زینبؓ نے اپنے شوہر کے فدیہ میں وہ ہار بھیجا جو کہ حضرت زینبؓ کو حضرت خدیجہؓ نے ان کو شادی کے وقت دیا تھا۔ آپ اس ہار کو دیکھ کر آبدیدہ ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اگر مناسب سمجھو تو ہار کو واپس کر دو اور قیدی کو چھوڑ دو۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے ابوالعاص سے یہ وعدہ لیا کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر حضرت زینبؓ کو مدینہ منورہ بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے اس کو قبول کیا اور اپنے بھائی کنانہ کے ہمراہ حضرت زینبؓ کو روانہ کر دیا۔ فتح مکہ سے قبل ابوالعاص بغرض تجارت شام روانہ ہونے لگے تو اہلِ مکہ نے آپ کی دیانت کی وجہ سے اپنا مال بھی شریک تجارت کر دیا۔ شام سے واپسی پر مسلمانوں کا ایک دستہ (کچھ صحابہ کرامؓ) انہیں مل گیا اس نے تمام مال ومتاع ضبط کر لیا۔ ابوالعاص چھپ کر حضرت زینبؓ کے پاس پہنچے۔ صبح کی نماز کے بعد حضرت زینبؓ نے پناہ دینے کا اعلان کیا بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم نے سنا وہ میں نے بھی ابھی سنا ہے تحقیق خوب سمجھ لو کہ مسلمانوں کا ادنیٰ سے ادنیٰ اور کمتر سے کمتر بھی پناہ دے سکتا ہے۔ پھر صاحبزادی کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے بیٹی اس کا اکرام کرنا مگر خلوت نہ کر پائے کیونکہ وہ مشرک ہے اور اہلِ سریہ سے ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس شخص کا ہم سے تعلق معلوم ہے اگر مناسب سمجھو تو اس کا مال واپس کر دو ورنہ وہ اللہ کا عطیہ ہے جو اس نے تمہیں عطاء کیا ہے یہ سنتے ہی صحابہؓ نے کل مال واپس کر دیا۔ ابوالعاص کل مال لے کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے اور جس جس کا جتنا حصہ تھا اس کو ادا کیا جب شرکاء کو حصے دے چکے تو اسلام کا اعلان کیا اور فرمایا کہ میں اب تک فقط اس وجہ سے مسلمان نہیں ہو سکا کہ تم یہ نہ سمجھ لو کہ میں نے تمہارا مال کھانے کی خاطر ایسا کیا ہے۔

بعد ازاں ابوالعاصؓ مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر آئے، رسول اللہ ﷺ نے پھر حضرت زینبؓ کو آپ کی زوجیت میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ خلافت میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

(۲۲۳) حدثنا ابوالیمان اناشعیب عن الزهری ثنی علی بن حسین
بیان کیا ہم سے ابوالیمان نے کہا خبر دی ہمیں شعیب نے انہوں نے زہری سے کہا بیان کیا مجھ سے علی بن حسین نے کہ
ان المسور بن مخرمة قال ان علیا خطب بنت ابی جهل فسمعت بذلک فاطمة
مسور بن مخرمہؓ نے فرمایا کہ علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیغام نکاح دیا تو یہ بات حضرت فاطمہؓ نے سن لی
فاتت رسول الله ﷺ فقال یزعم قومک
تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو انہوں نے عرض کیا آپ کی قوم کا خیال ہے کہ
انک لا تغضب لبنا تک وهذا علی ناکح بنت ابی جهل
آپ اپنی بیٹیوں کی وجہ سے ناراض نہیں ہوتے اور یہ حضرت علیؓ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں

فقام رسول الله ﷺ فسمعته حين تشهد يقول
تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو میں نے ان کو سنا جس وقت آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا تو فرمانے لگے
اما بعد فاني انكحت ابا العاص بن الربيع فحدثني وصدقني
اما بعد تحقیق میں نے ابوالعاص بن ربیع سے اپنی بیٹی کا نکاح پڑھا تو انہوں نے مجھ سے ایک بات کی سو انہوں نے مجھ سے سچ کہا
وان فاطمة بضعة مني واني اكره ان يسوء ها والله لا يجتمع بنت رسول الله
اور بے شک فاطمہؓ میرا ٹکڑا ہے اور تحقیق میں ان کی دل شکنی کو ناپسند سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی
وبنت عدو الله عند رجل واحد فترک عليٌّ الخطبة وزاد محمد بن عمرو بن حلحلة
اور اللہ تعالیٰ کے دشمن کی بیٹی ایک آدمی کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں تو علیؓ نے نکاح کا ارادہ ترک کر دیا اور محمد بن عمرو بن حلحلہ نے زیادتی بیان کی
عن ابن شهاب عن علي بن حسين عن مسور قال
ابن شہاب کے واسطہ سے انہوں نے علی بن حسین سے وہ مسورؓ سے کہ انہوں نے فرمایا
سمعت النبي ﷺ ذكر صهرا له من بني عبد شمس
میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا کہ انہوں نے اپنے داماد کا ذکر فرمایا جو کہ عبد شمس کی اولاد سے ہیں
فاثنى عليه في مصاهرته اياه فاحسن قال حدثني
تو ان کی تعریف فرمائی دامادی کے بارے میں تو اچھی طرح تعریف کی فرمایا انہوں نے مجھ سے ایک بات کی
فصدقني ووعدني فوفىٰ لي
تو انہوں نے مجھ سے سچ کہا اور مجھ سے وعدہ کیا تو انہوں نے مجھ سے وفا کی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

روایت میں حضرت ابوالعاص بن الربیعؓ کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

علي بن حسين:...... مراد علی بن حسین بن علی بن ابی طالبؓ ہیں۔

بنت ابي جهل:...... اس کا نام جویریہ تھا۔ حضرت علیؓ کے خطبہ (نکاح کا پیغام) پر حضرت فاطمہؓ نے حضور ﷺ کو عرض کیا کہ آپ بیٹیوں کی وجہ سے غصہ نہیں کرتے۔ یہ علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں تو حضور ﷺ نے خطبہ دیا اس پر حضرت علیؓ نے ارادہ ترک کر دیا۔

استدلال:...... ملحدوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے کہ نکاح ثانی منسوخ ہے اسی لئے حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو نکاح ثانی کی اجازت نہیں دی لیکن یہ استدلال غلط ہے کیونکہ مفصل روایت میں یہ تصریح موجود ہے۔

لست احرم حلالا میں حلال کو حرام نہیں قرار دے رہا بلکہ اپنی بیٹی کی محبت میں روک رہا ہوں۔

وزاد محمد بن عمرو بن حلحلة:...... یہ زیادتی کتاب الخمس میں مطولا گزر چکی ہے!

﴿۴۷﴾

باب مناقب زید بن حارثة مولی النبی ﷺ

زید بن حارثہ مولی نبی اکرم ﷺ کے مناقب کے بیان میں

مناقب زید بن حارثہؓ

نام ونسب:...... ان کا نام زیدؓ، والد کا نام حارثہ ہے ان کی کنیت ابواسامہ ہے ان کی ماں کا نام سعدی بنت ثعلبہ ہے بنو معن قبیلہ سے ہیں۔

زمانہ جاہلیت میں آٹھ سال کی عمر میں ان کی ماں ان کو لے کر اپنے قبیلہ کی طرف چلیں راستہ میں لوٹ مار ہوئی ڈاکو ان کو پکڑ کر لے گئے اور بازار عکاظ میں جا کر بیچ کے لئے پیش کیا حکیم بن حزام نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کے لئے چار ہزار درہم میں خرید لیا۔ رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے بعد حضرت خدیجہؓ نے انہیں رسول اللہ ﷺ کو ہبہ کر دیا ادھر ان کے گھر والوں کو بھی اس کی اطلاع ہوئی تو ان کے والد حارثہ اور چچا کعب ان کو لینے کے لئے آئے اور رسول اللہ ﷺ سے فدیہ کے بدلے انہیں لے جانے کا ارادہ ظاہر کیا رسول اللہ ﷺ نے انہیں جانے اور رہنے کا اختیار دیا تو انہوں نے صحبت نبوی کو والدین اور قبیلہ پر ترجیح دی، بعد میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنا متبنّٰی بنالیا۔ غلاموں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نکاح اپنی آزاد کردہ باندی حضرت ام ایمنؓ سے کیا جس سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے بعد ازاں حضرت زینب بنت جحشؓ سے آپ کا نکاح کروایا لیکن یہ نکاح باقی نہ رہ سکا اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تمام صحابہؓ میں سے صرف انہی کا نام لیا ہے چنانچہ فرمایا فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا الآیۃ[۲] ۸ھ جمادی الاولی کو غزوۂ موتہ میں امیر جیش تھے اسی غزوۂ میں شہید کئے گئے۔ وفات کے وقت ان کی کل عمر ۵۵ سال تھی۔ مناقب خالد بن ولیدؓ میں بھی ان کی شہادت کا قصہ آرہا ہے۔

وقال	البراء	عن	النبی	ﷺ	انت	اخونا	ومولانا
اور حضرت براءؓ نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت فرمایا کہ آپ ہمارے بھائی اور ہمارے دوست اور محب ہیں							

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث براءؓ کا ایک حصہ ہے امام بخاریؒ کتاب الصلح، باب کیف یکتب هذا ما صالح الخ

[۱] بخاری ص ۵۲۸ ج ۱، الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۴۳۰ [۲] پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۷

میں اس کو مطولاً لائے ہیں، جس میں ہے آنحضرت ﷺ نے زید سے فرمایا انت اخونا و مولانا

(۲۲۴) حدثنا خالد بن مخلد ثنا سلیمٰن ثنی عبداللہ بن دینار عن عبداللہ بن عمر
بیان کیا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان نے کہا بیان کیا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ
قال بعث النبی ﷺ بعثا و امّر علیهم اسامة بن زید فطعن بعض الناس فی امارته
انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے لشکر کو بھیجا اور ان کا امیر اسامہ بن زیدؓ کو مقرر فرمایا تو بعض لوگوں نے ان کی امارت میں نقص نکالا
فقال النبی ﷺ ان تطعنوا فی امارته فقد کنتم تطعنون فی امارة ابیه من قبل
تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی امارت میں طعنہ زنی کرتے ہو تم نے تو اس کے باپ کی امارت میں (بھی) طعنہ زنی کی تھی اس سے پہلے
وایم الله ان کان لخلیقا للامارة وان کان لمن احب الناس الیّ
اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی قسم کہ تحقیق وہ امارت کے اہل تھے اور تحقیق وہ میرے نزدیک لوگوں میں سے زیادہ محبوب تھے
وان هذا لمن احب الناس الیّ بعده
اور تحقیق یہ (حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ) میرے نزدیک ان کے بعد لوگوں میں سے محبوب ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

امّر:...... امیر مقرر کیا۔ **بعض الناس**:...... ان بعض میں سے عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی بھی ہیں۔

امارة ابیه:...... غزوہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر مقرر کیا گیا تھا۔ **لخلیقا**:...... لائق۔

احب الناس الیّ:...... اس جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے موافق ہے۔

(۲۲۵) حدثنا یحیی بن قزعة ثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن عروة
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے
عن عائشة قالت دخل علیّ قائف والنبی ﷺ شاهد واسامة بن زید وزید بن حارثة
انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا کہا کہ مجھ پر قائف داخل ہوا اور نبی اکرم ﷺ حاضر تھے اور اسامہ بن زیدؓ اور زید بن حارثہؓ
مضطجعان فقال ان هذه الاقدام بعضها من بعض قالت فسُرّ
لیٹے ہوئے تھے تو اس نے بتایا کہ یہ پاؤں ان میں سے ایک دوسرے کا حصہ ہے عائشہؓ نے کہا کہ مسرور ہوئے
بذلک النبی ﷺ و اعجبه واخبر به عائشة
اس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ اور اس کو بہت زیادہ قابل تعجب جانا اور اس کی حضرت عائشہؓ کو خبر دی

﴿تحقیق وتشریح﴾

۱ بخاری ص ۵۲۷ ج ۱

مطابقته للترجمة تستانس من قوله فسر بذلک النبی ﷺ الخ

امام بخاریؒ کتاب النکاح میں منصور بن ابی مزاحمؒ سے اس حدیث کو بھی لائے ہیں۔

هذه الاقدام بعضها من بعض:...... لوگ اس نسب پر طعن کرتے تھے تو قائف کے قول هذه الاقدام بعضها من بعض سے رسول اللہ ﷺ کو خوشی ہوئی کیونکہ بعض لوگ اسامہؓ کے نسب پر طعن کرتے تھے بوجہ اس کے کہ حضرت اسامہؓ سیاہ رنگ کے اور حضرت زیدؓ سفید رنگ کے تھے۔

قائف:...... هو الذی یلحق الفروع بالاصول بالشبه والعلامات.

حکم قولِ قائف:...... قولِ قائف نسب کو ثابت نہیں کرسکتا، ثبوت نسب کے لئے شہادت ضروری ہے البتہ نسب پر طعن کے دفع کرنے کے لئے قولِ قائف حجت ہے۔

سوال:...... قائف کا نام کیا تھا؟

جواب:...... قائف کا نام مجز زمدلجی ہے[1]

سوال:...... حضرت عائشہؓ کے پاس وہ کیسے چلا آیا کیا پردہ فرض نہیں؟

جواب(۱):...... نزول حجاب سے پہلے کی بات ہے۔

جواب(۲):...... پاس نہیں آیا بلکہ دخول سے مراد دخول من وراء حجاب ہے[2]

﴿۴۸﴾

باب ذکر اسامة بن زیدؓ

یہ باب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بیان میں ہے

حالات حضرت اسامہؓ

نام ونسب:...... اسامہ بن زید بن حارثہ۔ ان کی ماں کا نام برکہ ہے جنہیں ام ایمن کہا جاتا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی پرورش کی اور آپ ﷺ کی باندی تھیں والد کی طرف سے یعنی آپ ﷺ کو والد کی میراث میں ملی تھیں۔

حضرت اسامہؓ، رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ زید بن حارثہؓ کے بیٹے تھے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر بیس سال تھی رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں جو لشکر بھیجے جس میں حضرات شیخینؓ بھی تھے اس لشکر کے امیر حضرت اسامہؓ تھے آپ ﷺ کی وفات کے بعد وادئ قریٰ میں جا کر رہنے لگے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد

---

[1] عمدۃ القاری ص۲۳۲ ج۱۶ [2] عمدۃ القاری ص۲۳۲ ج۱۶

وفات پائی اور بعض حضراتؒ نے کہا کہ ۵۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۲۲۶) حدثنا قتیبة بن سعید ثنا اللیث عن الزھری عن عروة عن عائشة

بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے لیث نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی

ان قریشا اھمھم شان المرأة المخزومیة فقالوا

کہ تحقیق قریش کو مخزومیہ عورت کے کردار نے پریشانی میں مبتلا کردیا تو انہوں نے کہا کہ

من یجترئ علیه الا اسامة بن زید حب رسول الله ﷺ

آنحضرت ﷺ کے سامنے کوئی شخص اسامہ بن زیدؓ کے سوا جرأت نہیں کرسکتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله من یجترئ علیه الی آخره۔

شان المرأة المخزومیة:...... مخزومی عورت کا نام، فاطمہ بنت اسود ہے۔

(۲۲۷) حدثنا علی ثنا سفین قال ذھبت اسال الزھری عن حدیث المخزومیة

بیان کیا ہم سے علی نے کہا بیان کیا ہم سے سفین نے کہا کہ میں گیا تا کہ میں زہری سے مخزومیہ عورت کی حدیث کے بارے میں پوچھوں

فصاح بی قلت لسفیان فلم تحمله عن احد قال

تو انہوں نے مجھے ڈانٹا میں نے سفیان سے عرض کیا کہ آپ نے یہ حدیث کسی اور سے بھی حاصل نہیں کی انہوں نے فرمایا کہ

وجدته فی کتاب کان کتبه ایوب بن موسیٰ عن الزھری عن عروة

میں نے اس کو اس کی کتاب میں پایا تھا جس کو ایوب بن موسیٰ نے حضرت زہری کے واسطہ سے لکھا تھا انہوں نے عروہ سے

عن عائشة ان امرأة من بنی مخزوم سرقت فقالوا من یکلم النبی ﷺ فیھا

اور انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا کہ تحقیق بنو مخزوم کی کسی عورت نے چوری کی تو انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں کون بات کرے گا

فلم یجترئ احد ان یکلمه فکلمه اسامة بن زید

تو کسی نے آنحضرت ﷺ سے بات کرنے کی ہمت نہ کی تو آنحضرت ﷺ سے اسامہ بن زیدؓ نے بات کی

فقال ان بنی اسرائیل کان اذا سرق فیھم الشریف ترکوه

تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق بنی اسرائیل میں سے کوئی وجاہت والا آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے

واذا سرق فیھم الضعیف قطعوه ولو کانت فاطمة لقطعت یدھا

اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے اور اگر فاطمہؓ (بنت محمد) ہوتی تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا

﴿تحقیق وتشریح﴾

حدیث عائشہؓ کا دوسرا طریق ہے۔

فصاح بی:...... ای وجد علی۔ یعنی ناراضگی پائی۔ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ شاید کہ وہ کسی کام میں مشغول ہوں اور سوال کرنے سے ان پر ثقل ہوا ہو۔

ولو کانت فاطمۃ:...... مراد بنت رسول اللہ ﷺ ہیں۔

(۲۲۸) حدثنا الحسن بن محمد ثنا ابو عباد یحیی بن عباد ثنا الماجشون
بیان کیا ہم سے حسن بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عباد (یعنی) یحیٰ بن عباد نے کہا بیان کیا ہم سے ماجشون نے
انا عبداللہ بن دینار قال نظر ابن عمر یوما وھو فی المسجد الیٰ رجل
کہا خبر دی ہمیں عبداللہ بن دینار نے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن عمرؓ نے ایک دن جب کہ وہ مسجد میں تھے ایک آدمی کو دیکھا
یسحب ثیابہ فی ناحیۃ من المسجد فقال انظر من ھذا لیت ھذا عندی
کہ وہ اپنے کپڑوں کو گھسیٹ رہا تھا مسجد کے کونے میں تو انہوں نے فرمایا کہ دیکھنا یہ کون ہیں؟ کاش یہ میرے قریب ہوتے
فقال لہ انسان اما تعرف ھذا یا ابا عبدالرحمٰن ھذا محمد بن اسامۃ قال فطأطا ابن عمر راسہ
تو ایک آدمی نے کہا کہ اے ابو عبدالرحمٰن کیا آپ ان کو نہیں جانتے یہ محمد بن اسامہ ہیں انہوں نے کہا کہ پس ابن عمرؓ نے اپنا سر جھکا لیا
ونقر بیدیہ فی الارض ثم قال لو راہ رسول اللہ ﷺ لاحبہ
اور اپنے ہاتھوں کے ساتھ زمین کو کریدنے لگ گئے پھر فرمایا کہ اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے تو ان سے محبت کرتے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یسحب:...... صیغہ واحد مذکر غائب، باب سمع یسمع بمعنی گھسیٹ رہا تھا۔

لیت ھذا عندی:...... اس قول کا سبب یہ ہے کہ حضرت ابن عمرؓ کپڑوں کے گھسیٹنے پر انہیں سزا دینا چاہتے تھے اور بعض روایات میں لیت ھذا عبدی کے الفاظ ہیں کہ کاش یہ میرے غلام ہوتے تو میں ان کو زجر کرتا۔ جب پتہ چلا کہ یہ محمد بن اسامہ ہیں تو اپنے قول پر شرمندگی ہوئی کہ میں نے ان کے بارے میں ایسے سخت الفاظ کیوں استعمال کئے اور زمین پر ہاتھ مارا اور پھر حضور ﷺ کی محبت کا ذکر کیا حضرت اسامہ اور حضرت زید کی وجہ سے۔

(۲۲۹) حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا معتمر سمعت ابی ثنا ابو عثمان
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے کہا بیان کیا ہم سے معتمر نے کہا میں نے اپنے والد گرامی سے سنا کہا بیان کیا ہم سے ابو عثمان نے
عن اسامۃ بن زید حدث عن النبی ﷺ انہ کان یاخذہ والحسن فیقول
انہوں نے اسامہ بن زیدؓ سے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا کہ تحقیق وہ ان کو اور حسنؓ کو پکڑ لیتے تو فرماتے

اللهم	احبهما	فانی	أُحِبُّهما
اے اللہ تعالیٰ آپ ان دونوں سے محبت فرمایئے کیونکہ میں ان سے محبت کرتا ہوں			

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو فضائل الحسنؓ میں مسددؒ سے اور ادب میں عبداللہ بن محمدؒ سے لائے ہیں۔

امام نسائیؒ نے المناقب میں ابوقدامہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اللهم احبهما:...... اے اللہ! تو ان دونوں (اسامہ، حسن) سے محبت فرما۔ امر کا صیغہ ہے دعا کے معنی میں۔

فانی احبهما:...... کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔ یہ تکلم کا صیغہ ہے اس حدیث پاک میں حضرت اسامہ بن زید اور حضرت حسنؓ بن علی کی بڑی منقبت وشان کا بیان ہے۔

☆وقال نعيم عن ابن المبارك انا معمر عن الزهري اخبرني مولى اسامة بن زيد
اور نعیم نے کہا ابن مبارک کے واسطے سے کہ انہوں نے کہا ہمیں خبر دی معمر نے انہوں نے زہری سے کہا خبر دی مجھے اسامہ بن زید کے مولیٰ نے کہ
ان الحجاج بن ايمن بن ام ايمن وكان ايمن اخا اسامة لامه وهو رجل من الانصار
تحقیق حجاج بن ایمن بن ام ایمن اور ایمن اسامہؓ کے ماں کی طرف سے بھائی تھے اور وہ انصار میں سے ایک آدمی تھے
فراٰه ابن عمر لم يتم ركوعه ولاسجوده فقال اعد
تو ان کو ابن عمرؓ نے دیکھا کہ وہ رکوع وسجود اچھی طرح ادا نہیں کر رہے تو انہوں نے فرمایا کہ نماز دوبارہ ادا کرو
قال ابو عبدالله وحدثني سليمٰن بن عبدالرحمٰن ثنا الوليد بن مسلم
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ اور بیان کیا مجھ سے سلیمٰن بن عبدالرحمٰن نے کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا
ثنا عبدالرحمٰن بن نمر عن الزهري ثني حرملة مولى اسامة بن زيد انه بينما هو مع عبدالله بن عمر
کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن نمر نے بیان کیا انہوں نے زہری سے کہ مجھ سے حرملہ، اسامہ بن زید کے غلام نے کہا کہ وہ عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھے کہ
اذ دخل الحجاج بن ايمن فلم يتم ركوعه ولا سجوده فقال اعد فلما ولي قال لي ابن عمر
اچانک حجاج بن ایمن داخل ہوئے اور انہوں نے رکوع وسجود کو اچھی طرح ادا نہ کیا تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ نماز دوبارہ ادا کرو، جب وہ واپس مڑے تو ابن عمرؓ نے مجھ سے پوچھا کہ
من هذا قلت الحجاج بن ايمن ام ايمن فقال ابن عمر لو راى هذا رسول الله ﷺ
یہ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حجاج بن ایمن بن ام ایمن ہیں تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر ان کو رسول اللہ ﷺ دیکھتے
لاحبه فذكر حبه وما ولدته ام ايمن
تو ضرور ان سے محبت فرماتے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کی محبت کا تذکرہ فرمایا اور ان کے ساتھ جن کو ام ایمن نے جنا
قال ابو عبدالله وزادني بعض اصحابي عن سليمٰن وكانت حاضنة النبي ﷺ
امام بخاریؒ نے فرمایا کہ مجھے میرے بعض ساتھیوں نے سلیمٰن کے واسطہ سے زیادتی بیان کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی دایہ تھیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال نعیم:...... امام بخاریؒ کے استاد ہیں ان کا نام حماد بن معاویہ بن حارث بن سلمہ بن مالک خزاعی مروزی ہے۔

زادنی بعض اصحابی:...... سوال:...... بعض اصحابی تو مجہول ہے حکم کیسے لگایا؟

جواب:...... چونکہ یہ بات معروف ہے کہ امام بخاریؒ عادل شخص سے روایت کرتے ہیں اس لئے اس کا کوئی حرج نہیں۔بعض اصحابی کے متعلق کہا گیا ہے کہ یعقوب بن سفیان ہے[1]

حالات ام ایمنؓ:...... نام برکۃ، بر کۃ(ام ایمنؓ) کا شجرہ نسب اس طرح ہے برکۃؓ بنت ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان۔آنحضرت ﷺ کی دایہ تھیں اور آپ ﷺ کی پرورش میں آپؓ زیادہ توجہ کرتی رہیں بلکہ اہم کردار ادا کیا۔برکۃؓ نے حضرت زیدؓ بن حارثہ سے پہلے کسی اور (عبید بن عمرو انصاری خزرجی) سے نکاح کیا تھا ان سے ایمن پیدا ہوا۔اہل بیت نبوی ﷺ میں ام ایمن کے نام سے بڑی شہرت ملی۔بعد میں حضرت زیدؓ سے نکاح ہوا تو ان سے اسامہ پیدا ہوئے،ام ایمن قدیم الاسلام تھیں۔حبشہ اور مدینہ دونوں کی طرف ہجرت کی وجہ سے ذوالہجرتین بھی ہیں۔

آنحضرت ﷺ جب مدینہ منورہ سے اپنی والدہ کے ساتھ مکۃ المکرمہ دادھیال واپس آرہے تھے تو حضرت ام ایمن بھی ساتھ تھیں،راستہ میں آپ کی والدہ کا انتقال پر ملال ہوا تو حضرت ام ایمنؓ ہی آپ کو والدہ کے دفن کے بعد مکۃ المکرمۃ لائی تھیں،آپ ﷺ فرماتے تھے کہ میری ماں کے انتقال کے بعد انہوں نے میرے لئے ماں کا کردار ادا کیا اور یہ میری ماں کے بعد میری ماں ہیں،آپ ﷺ ان کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے اور حضرت صدیقؓ وعمرؓ بھی آپؓ کی زیارت کو سعادت سمجھتے تھے۔حضرت فاطمہؓ کے نکاح کے بعد جب رخصتی کا وقت آیا تو حضرت فاطمہؓ کو حضرت علیؓ کے گھر پہنچانے کی سعادت بھی آپؓ کو حاصل ہوئی،حضرت عائشہؓ پر منافقوں نے جب تہمت لگائی تھی تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کی شرافت وعظمت کو بیان کیا۔

یاد رہے کہ ام ایمن آپ ﷺ کو باپ کی میراث میں ملی تھیں اور آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد جلد ہی ان کا انتقال ہوا[2]

﴿۴۹﴾

باب مناقب عبداللّٰہ بن عمر بن الخطاب

یہ باب حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں ہے

حالات عبداللّٰہ بن عمربن الخطابؓ

نام ونسب:...... عبداللہ بن عمر بن الخطاب القرشی العدوی۔

[1] عمدۃ القاری ص ۲۳۵ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۳۴ ج ۱۶

اپنے والد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں اسلام لائے بدر میں شریک نہیں ہوئے احد کی لڑائی میں کم عمری کے باعث واپس کردیئے گئے خندق اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ عبادلہ ثلاثہ اور فقہاء سبعہ میں سے ہیں۔ آپ بڑے موحد اور سنت کے پابند اور انتہائی متقی اور پرہیز گار تھے، ایک مرتبہ حجاج نے خطبہ دیا اور تاخیر کردی تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ سورج تیرا انتظار نہیں کرے گا تو حجاج نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ تجھے اندھا کردوں لیکن بعد میں اس نے ایک آدمی کو حکم دیا جس نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے پاؤں میں زہر آلودہ نیزہ گھسیڑ دیا جس سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ ان کی وفات ۷۳ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے تین مہینے بعد ہوئی انہوں نے وصیت کی کہ مجھے حِل میں دفن کیا جائے لیکن حجاج کے ظلم کی وجہ سے لوگ اس پر قادر نہ ہوسکے بعد میں آپ کو ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کردیا گیا حِل (حدود حرم سے باہر میقات کے اندر والی جگہ) مسجد تنعیم یعنی مسجد عائشہؓ سے تھوڑا سا پہلے بیت اللہ کی جانب اشارہ زاہر کے پاس آپ کی قبر مبارک ہے۔ آپ کی کل عمر ۸۴ سال تھی۔

(۲۳۰) حدثنا اسحق بن نصر ثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن سالم
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن نصر نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے
عن ابن عمر قال کان الرجل فی حیوۃ النبی ﷺ اذا رای رؤیا
انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں جب کوئی آدمی خواب دیکھتا تو
قصها علی النبی ﷺ فتمنیت ان اری رؤیا اقصها علی النبی ﷺ
نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا تو میں نے تمنا کی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں تا کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کروں
وکنت غلاما شابا اعزب وکنت انام فی المسجد علی عهد النبی ﷺ فرایت فی المنام
اور میں جوان غیر شادی شدہ تھا اور نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے نیند میں دیکھا کہ
کان ملکین اخذانی فذهبا بی الی النار فاذا هی مطویة کطی البئر
گویا کہ مجھے دو فرشتوں نے پکڑا تو وہ مجھے آگ کی طرف لے گئے تو اچانک وہ منڈیر باندھی ہوئی تھی کنویں کی منڈیر باندھنے کی طرح
واذا لها قرنان کقرنی البئر واذا فیها ناس قد عرفتهم
اور اچانک اس کی دو جانبیں تھیں۔ مثل کنویں کے اور اچانک اس میں ایسے لوگ تھے کہ میں ان کو پہچانتا ہوں
فجعلت اقول اعوذ بالله من النار اعوذ بالله من النار فلقیهما ملک اخر
تو میں نے اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار پڑھنا شروع کردیا تو ان دونوں کو تیسرا فرشتہ ملا
فقال لی لم تُرَعْ فقصصتها علی حفصة
تو اس نے مجھے کہا کہ آپ خوف زدہ نہ ہوں تو میں نے اس کو حفصہؓ (اپنی بہن) کی خدمت میں عرض کیا

فقصتها حفصة علی النبی ﷺ فقال نعم الرجل عبدالله
توحفصہؓ نے اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ بہت اچھا آدمی ہے
لو کان یصلی من اللیل قال سالم وکان عبداللہ لاینام من اللیل الا قلیلا
اگر وہ رات کو (بھی) نماز پڑھا کرتا۔ سالمؒ نے کہا (اس واقعہ کے بعد) عبداللہؓ رات کو بہت کم سوتے تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

اذا رای رؤیا:...... رؤیا وہ واقعہ جو نیند میں دیکھا جائے اور بعض اوقات رات کو جو واقعہ دیکھا جائے اسکو بھی مجازاً رؤیا کہتے ہیں، اور رویت وہ واقعہ جو حالت بیداری میں دیکھا جائےگا

اعزب:...... وہ شخص جس کے گھر والے نہ ہوں، مراد غیر شادی شدہ۔

قرنان:...... دوطرفیں، جانبیں۔ **لم ترع:**...... ای لم تخف یعنی فرشتے نے کہا کہ تو نہ ڈر۔

نعم الرجل عبداللہ:...... اسی جملہ سے حدیث کو ترجمۃ الباب سے مناسبت ہے۔

(۲۳۱) حدثنا یحیی بن سلیمن ثنا ابن وهب عن یونس عن الزهری
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن سلیمٰن نے کہا بیان کیا ہم سے ابن وھب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے
عن سالم عن ابن عمر عن اخته حفصة ان النبی ﷺ قال لها ان عبداللہ رجل صالح
انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے اپنی بہن حفصہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ مرد صالح ہے

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

﴿۵۰﴾

باب مناقب عمار وحذیفة

یہ باب ہے حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

حالات حضرت عمار بن یاسرؓ

نام ونسب:...... نام عمار بن یاسر، کنیت ابوالیقظان۔ ان کی ماں کا نام سُمیہ ہے جنہیں ابوجہل نے شہید کیا اور یہ اسلام میں سب سے پہلی شہیدہ ہیں۔

حضرت عمار اور ان کے والد حضرت یاسرؓ قدیم الاسلام ہیں۔ اسلام لانے کی وجہ سے سخت تکالیف برداشت کیں، تپتے شعلوں پر لٹائے گئے رسول اللہ ﷺ جب ان کے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ یانار کونی

---

[۱] عمدۃ القاری ص۲۳۶ ج۱۶

برداً و سلاماً علی عمار کما کنت علی ابراھیم۔ اوّلین مہاجرین میں سے ہیں، نبی کریم ﷺ نے ان کا نام الطیب المطیب رکھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے پناہ دی ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کوفہ کے والی بھی رہے، تمام غزوات میں شرکت کی، جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے لشکر کی طرف سے لڑتے ہوئے ۳۷ھ میں شہید ہوئے ان کی کل عمر ۷۳ سال ہے۔

حالات حضرت حذیفہؓ

نام ونسب:...... نام حذیفہ بن یمان بن جابر ہے، یمان اصل میں لقب ہے اور نام حسیل ہے ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

اپنے والد یمان کے ساتھ اسلام لائے انصار کے قبیلہ بنو عبدالاشہل کے حلیف تھے حضرت عمرؓ نے انہیں بھی کوفہ کے بعض امور کا والی مقرر فرمایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے رازدار ہیں رسول اللہ ﷺ نے انہیں منافقین پر مطلع کر دیا تھا، جب کوئی آدمی فوت ہوتا تو حضرت عمرؓ، حضرت حذیفہؓ کی پیروی کرتے تھے کہ اگر وہ جنازے میں شریک ہوتے تو شرکت فرماتے ورنہ شرکت نہ فرماتے۔ ۳۶ھ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد حضرت علیؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں جب کہ کوفہ میں حضرت عثمانؓ کی شہادت کی اطلاع پہنچ چکی تھی مدائن شہر میں آپ کی وفات ہوئی۔

فائدہ:...... امام بخاریؒ نے ان دونوں کو ایک باب میں اس لئے ذکر کر دیا کہ آنے والی حدیث میں دونوں کے لئے منقبت تھی۔

(۲۳۲) حدثنا مالک بن اسمعیل ثنا اسرائیل عن المغیرة عن ابراھیم
بیان کیا ہم سے مالک بن اسمعیل نے کہا بیان کیا ہم سے اسرائیل نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے
عن علقمة قال قدمت الشام فصلیت رکعتین ثم قلت اللھم
انہوں نے علقمہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں شام میں آیا تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر میں نے دعا کی کہ اے اللہ
یسرلی جلیسا صالحا فاتیت قوما فجلست الیھم فاذا شیخ قد جاء
آپ مجھے صالح ہمنشیں نصیب فرمادیں تو میں ایک جماعت کے پاس آیا اور ان کے پاس آ کر بیٹھ گیا تو اچانک ایک بزرگ آئے
حتی جلس الی جنبی قلت من ھذا قالوا ابو الدرداء
حتی کہ میرے قریب آ کر بیٹھ گئے تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت ابو درداءؓ ہیں
فقلت انی دعوت الله ان یسرلی جلیسا صالحا فیسرک لی
تو میں نے کہا کہ تحقیق میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے صالح ہمنشیں نصیب فرمادیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو میرے لئے مقدر فرمایا

قال ممن انت قلت من اهل الکوفة قال اولیس عندکم
انہوں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا کہ میں کوفہ والوں میں سے ہوں انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس نہیں ہیں
ابن ام عبد صاحب النعلین والوسادة والمطهرة ولیس فیکم الذی
ابن ام عبد جن کا لقب صاحب النعلین والوسادہ والمطہرہ ہے اور کیا تم میں وہ شخص (بھی) نہیں ہے جن کو
اجاره الله من الشیطان یعنی علی لسان نبیه ﷺ
اللہ تبارک وتعالیٰ نے شیطان سے پناہ عنایت فرمائی ہے یعنی اپنے نبی اکرم ﷺ کی لسان مبارک سے (ان کو پناہ کی اطلاع دی)
اولیس فیکم صاحب سر النبی ﷺ الذی لایعلم احد غیره ثم قال
کیا تمہارے درمیان رازدانِ نبی اکرم ﷺ بھی نہیں ہیں کہ (ان رازوں کو) ان کے سوا کوئی نہیں جانتا ہے پھر فرمایا کہ
کیف یقرأ عبدالله واللیل اذا یغشیٰ فقرأت علیه واللیل اذا یغشیٰ والنهار اذا تجلیٰ
عبداللہ بن مسعودؓ واللیل اذا یغشیٰ کس طرح پڑھتے ہیں تو میں نے ان کو پڑھ کر سنایا واللیل اذا یغشیٰ والنهار اذا تجلیٰ
والذکر والانثیٰ قال والله لقد اقرأنیها رسول الله ﷺ من فیه الی فی
والذکر والانثیٰ ابوالدرداءؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ نے مجھے اسی طرح اپنے منہ مبارک سے میرے منہ کی طرف پڑھایا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله وفیکم الذی اجاره الله من الشیطان لان المراد به هو عمار بن یاسرؓ ۔ وفی قوله اولیس فیکم صاحب سر النبی ﷺ لان المراد به هو حذیفة بن الیمانؓ ۔

حالات حضرت ابوالدرداء

نام عویمر، والد کا نام عامر۔ انصاری خزرجی ہیں ان کی کنیت ابوالدرداء ہے اور مشہور بالکنیت ہیں، درداء ان کی بیٹی کا نام ہے۔ فقاہت، علم، دانائی میں بے مثل تھے، اپنے گھر میں سب سے آخر میں اسلام لائے اور اسلام لانے کا حق ادا کیا۔ شام میں سکونت اختیار کی اور ۳۲ھ میں دمشق میں وفات پائی۔

ابن ام عبد:...... مراد عبداللہ بن مسعودؓ ہیں کیونکہ ان کی ماں کا نام ام عبد بنت عبد ہے مراد یہ ہے کہ کیا عبداللہ بن مسعودؓ تمہارے پاس موجود نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے پاس ایسے عالم موجود ہیں پھر تمہیں غیر کی کیا ضرورت ہوئی؟

صاحب النعلین:...... حضرت عبداللہ بن مسعود حضور ﷺ کے جوتے اٹھاتے تھے اور ان کی نگرانی کرتے تھے۔

والوسادة:...... حضور ﷺ کا تکیہ بھی اٹھاتے تھے۔

المطهرة:...... اور وضوء کے لئے پانی کا برتن بھی اٹھاتے تھے۔

حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کثرت سے رہتے تھے اور خدمت کرتے تھے، یہاں تک کہ بعض

نووارد حضرت ابن مسعودؓ کو حضور ﷺ کے گھر کے آدمیوں میں سمجھتے تھے اور جب یہ اجازت طلب کرتے تو تنحنح (کھانسنا) اجازت کے لئے کافی ہوتا تھا۔

الیس فیکم اجاره الله ...... کیا تم میں وہ شخص نہیں جس کو لسان نبوت سے پناہ کی اطلاع ملی تھی کہ اللہ پاک نے ان کو شیطانی حملوں سے پناہ دے دی ہے۔ اس سے مراد حضرت عمار بن یاسرؓ ہیں حضرت عمرؓ نے انہیں کوفہ کے بعض امور کا والی بنایا تھا اس لئے حضرت ابوالدرداء نے ان کی کوفہ کی طرف نسبت کر دی۔

الیس فیکم صاحب سرا لنبی ﷺ:...... کیا تمہارے پاس رازدار نبی ﷺ نہیں ہے، مراد حضرت حذیفہ ہیں۔ آپؓ کو آنحضرت ﷺ نے منافقین کے حالات اور نام بتلائے جو اوروں کو نہیں بتلائے اس لئے رازدار نبی کہا گیا ہے۔

مسئلہ مستنبطہ:...... جب شہر میں علم دین سکھانے والے علما موجود ہوں تو علم حاصل کرنے کے لئے دوسرے شہر جانا درست نہیں بلکہ بہتر یہ ہے شہر میں موجود بڑے عالم سے علم وفیض حاصل کرے اور اگر اپنے شہر میں رہ کر گھریلو مصروفیات علم کے حصول میں مانع ہوں تو دوسرے شہر جا سکتا ہے۔ الغرض حصول علم ضروری ہے جہاں سے بھی ممکن ہو۔

فائدہ:...... حضرت ابوالدرداءؓ نے یہ سوالات اس لئے کئے تھے کیونکہ انہوں نے خیال کیا تھا کہ حضرت علقمہؒ دمشق سے علم حاصل کرنے آئے ہیں۔

قرأت عبدالله بن مسعودؓ:...... وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى ۝ وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثٰى قرأت مشہورہ متواترہ کے خلاف ہے۔[1]

قرأت مشہورہ متواترہ:...... والنهار اذا تجلى کے بعد وما خلق الذكر والانثى ہے۔[2]

قال والله الخ:...... کہا اللہ کی قسم۔

سوال:...... قال کے فاعل کون ہیں؟ ابودرداءؓ یا عبداللہ بن مسعودؓ؟

جواب:...... حضرت ابودرداء ؓ۔

تنبیہ:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ما خلق کی قرأت میں اختلاف رکھتے تھے جیسا کہ ابتداء میں معوذتین کے بارے میں غیر قرآن ہونے کا خیال رکھتے تھے لیکن جب صحابہؓ کا اجماع ہوا تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے رجوع کر لیا اور اجماع میں شامل ہو گئے۔

(۲۴۳) حدثنا سليمن بن حرب ثنا شعبة عن مغيرة عن ابراهيم
بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے

[1] عمدۃ القاری ص ۲۳۷ ج ۱۶ [2] پارہ ۳۰ سورۃ اللیل آیت ۱، ۲، ۳

قال ذهب علقمة الی الشام فلما دخل المسجد قال اللهم یسرلی جلیسا صالحا

کہا ملک شام گئے علقمہؓ جب مسجد میں داخل ہوئے انہوں نے دُعا کی کہ اے اللہ آپ مجھے صالح ہمنشیں نصیب فرمادیں

فجلس الی ابی الدرداء فقال ابو الدرداء ممن انت قال من اهل الکوفة

پس وہ ابو درداءؓ کے پاس بیٹھے ابو درداءؓ نے کہا تم کہاں سے آئے ہو انہوں نے عرض کیا کہ میں کوفہ والوں میں سے

قال الیس فیکم او منکم الذی اجاره الله علی لسان نبیه ﷺ یعنی من الشیطان یعنی عمارا

انہوں نے کہا کہ تم میں وہ شخص نہیں جس کو اللہ پاک نے نبوت کی زبان پر پناہ دی ہے شیطان سے یعنی عمارؓ کو

قلت بلی قال اولیس فیکم اومنکم صاحب السرّ الذی لا یعلم غیره یعنی حذیفة

میں نے کہا، ہاں اس نے کہا کہ تم میں یا فرمایا تم میں سے رازدار نبوت نہیں ہے؟ حضرت حذیفہؓ کے علاوہ ان کو کوئی نہیں جانتا

قلت بلی قال الیس فیکم او منکم صاحب السواک او السواد قال بلی

میں نے کہا، ہاں ہے انہوں نے کہا کہ تم یا تم میں سے مسواک والا یا فرمایا صاحب خلوت ہے، کہا، ہاں

قال کیف کان عبدالله یقرأ واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی قلت والذکر والانثی

کہا عبداللہ بن مسعود واللیل اذا یغشی کس طرح پڑھتے ہیں میں نے کہا (وما خلق کے بغیر) والذکر والانثی پڑھتے ہیں

قال ما زال بی هؤلاء حتی کادوا یستزلونی عن شئ سمعته من النبی ﷺ

کہا وہ ہمیشہ میرے ساتھ تکرار کرتے رہے قریب تھا کہ وہ مجھے ایسی چیز سے پھسلا دیتے جس کو میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا

﴿تحقیق وتشریح﴾

حدیث مذکورہ بالا کا یہ دوسرا طریق ہے۔ درحقیقت حدیث سابق کی تفسیر ہے۔

صاحب السواک اوالسواد:...... صاحب السواد بمعنی صاحب السرار۔ مراد یہ ہے کہ ہمہ وقت ساتھ رہنے والے کیونکہ حضور ﷺ نے انہیں فرما رکھا تھا کہ جب پردہ اٹھاؤ اور میری آواز سن لو تو آجاؤ جب تک کہ میں روک نہ دوں۔

﴿۵۱﴾

باب مناقب ابی عبیدة بن الجراحؓ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح ؓ کے مناقب کے بیان میں

مناقب ابی عبیده بن الجراحؓ

نام عامر ہے والد کا نام عبداللہ بن الجراح ہے الفہری القرشی ہے۔ ان کا نسب فہر بن مالک میں حضور ﷺ

سے جاملتا ہے۔ کنیت ابوعبیدہ ہے اور مشہور بالکنیت ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں رسول اللہ ﷺ نے امین هذه الامة کا لقب آپ کو عطا فرمایا۔ تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شرکت کی، غزوۂ احد میں ثابت قدم رہے اور خود کی جو کڑیاں آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک میں گھس گئی تھیں ان کو دانتوں سے کھینچ کر نکالا جس سے سامنے کے دو دانت بھی ٹوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں شام کا امیر مقرر فرمایا تھا ۱۸ھ طاعون عمواس میں شام کے شہر اردن میں وفات پائی۔

آپ کا جنازہ حضرت معاذ بن جبلؓ نے پڑھایا اور بیسان نامی مقام میں دفن ہوئے آپ کی کل عمر ۵۸ سال ہے۔

سوال:...... امام بخاریؒ نے ابوعبیدہؓ بن الجراح کے مناقب کو باقی عشرہ مبشرہ کے مناقب سے الگ کیوں ذکر کیا؟

جواب:...... یہ تصرف ناقلین سے ہے یا یہ کہ امام بخاریؒ نے ترتیب کا لحاظ نہیں کیا کیف ما اتفق ذکر کیا۔ نہ افضلیت کا لحاظ کیا اور نہ مسابقت فی الاسلام کا لحاظ کیا اور نہ ہی عمر کا لحاظ کیا البتہ خلفاء راشدین کو فضیلت اور ترتیب کے لحاظ سے مقدم کیا اسی لئے انہوں نے ہر ایک کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ قائم کیا مگر ناقلین نے کیف ما اتفق بعض کو بعض سے ملا لیا۔

(۲۳۴) حدثنا عمرو بن علی ثنا عبدالاعلی ثنا خالد عن ابی قلابة قال
بیان کیا ہم سے عمرو بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالاعلی نے کہا بیان کیا ہم سے خالد نے ابوقلابہ سے انہوں نے کہا کہ
ثنی انس بن مالک ان رسول الله ﷺ قال ان لکل امة امینا وان امیننا ایتها الامة ابو عبیدة بن الجراح
مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور بیشک ہماری اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

عمرو بن علیؒ:...... کنیت ابوحفص ہے، باہلی، بصری، صیرفی ہیں۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ دونوں کے استاذ ہیں۔

امام بخاریؒ مغازی میں ابوالولیدؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں ابوبکرؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب میں حمیدؒ بن مسعدہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

امین:...... وہ شخص جو کہ ثقہ، پسندیدہ، اور امانتدار ہو اگرچہ یہ صفات کل صحابہؓ میں مشترک ہیں لیکن بعض کو غلبہ کی وجہ سے خاص کر لیا گیا جیسے حضرت عثمانؓ کے لئے حیاء، اگرچہ سارے صحابہ ہی حیاوالے تھے۔ ترمذی شریف مناقب معاذ بن جبل میں حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول نے فرمایا ارحم بامتی ابو بکر واشدهم فی امر الله عمر واصدقهم حیاء عثمان و اعلمهم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضهم زید ابن ثابت واقرء هم ابی بن کعب ولکل امة امین وامین هذه الامة ابو عبیدة بن الجراح۔[1]

ایتها الامة:...... یا یہ مرفوع پڑھا جائیگا منادیٰ ہونے کی وجہ سے یا منصوب پڑھا جائے گا اختصاص کی وجہ سے۔

---

[1] ترمذی شریف ص ۲۱۹ ج ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ورواہ ابن حبان ایضا عمدۃ القاری ص ۲۳۸ ج ۱۶

(۲۳۵) حدثنا مسلم بن ابراهیم ثنا شعبة عن ابی اسحٰق عن صلة عن حذیفة
بیان کیا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے ابواسحٰق سے انہوں نے صلہ سے انہوں نے حذیفہؓ سے روایت کیا کہ
قال قال النبی ﷺ لاهل نجران لابعثن حق امین
انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل نجران سے فرمایا کہ میں ضرور بالضرور ایک امین کو بھیجوں گا جو کہ صفت امین کے حقدار ہیں
فاشرف اصحابه فبعث اباعبیدة
تو حضرات صحابہ کرامؓ توقع کرنے لگے (ہر ایک اپنے بارے میں) تو رسول اللہ ﷺ نے ابوعبیدہ کو (ان کی طرف) بھیجا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ مغازی میں بندارؒ سے بھی اس حدیث کو لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے **فضائل** میں بندارؒ سے اور امام ترمذیؒ نے **مناقب** میں محمود بن غیلانؒ سے اور امام نسائیؒ نے **مناقب** میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے سنۃ میں بندار سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

نجران:...... نجران یمن کے ایک شہر کا نام ہے اور جب حضور ﷺ نے اعلان کیا تو سب صحابہ نے توقع رکھی کہ شاید ہمیں امین قرار دیا جائے لیکن آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو یہ شرف بخشا۔

فائدہ :......باب مناقب مصعب بن عمیرؓ

یہ باب ہے حضرت مصعب بن عمیرؓ کے مناقب کے بیان میں

اس کے تحت امام بخاریؒ نے کوئی حدیث ذکر نہیں فرمائی، شاید بخاری کی شرائط کے مطابق کوئی حدیث نہیں ملی اس لئے بیاض چھوڑا۔ بعض نسخوں میں سرے سے یہ باب ہی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے سامنے موجود نسخہ میں اور بعض نسخوں میں یہ باب ہے۔

مصعب بن عمیرؓ کے مختصر حالات:...... نام مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار، کنیت ابوعبداللہ۔ اجلہ صحابہ میں سے ہیں، آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ والوں کو قرآن پڑھانے اور دین سمجھانے کے لئے بھیجا، ابن قمیہ لیثی نے جنگ احد میں آپ کو بے دردی سے شہید کر ڈالا، شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال یا اس سے کچھ زائد تھی۔

اسلام لانے کا واقعہ:...... آنحضرت ﷺ دار ارقم میں بیٹھے دین واسلام کی دعوت دے رہے تھے آپ آئے اور کلمہ پڑھا، عرصہ دراز تک ماں اور قوم کے ڈر سے اسلام چھپائے رکھا، آنحضرت ﷺ سے چھپ کر ملنے آیا

کرتے تھے، حضرت عثمان بن طلحہؓ نے ایک دن آپ کو نماز پڑھتے دیکھا تو ماں اور قوم کو اطلاع کردی، آپؓ کو پکڑ کر قید کردیا گیا آپ کافی عرصہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ایک دن حبشہ کی طرف ہجرت کا موقعہ ملا، سب سے پہلے آپؓ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، بدر کی لڑائی میں شرکت کی اور احد کی لڑائی میں شہید ہوئے۔[۴]

﴿۵۲﴾

باب مناقب الحسنؓ والحسینؓ

یہ باب ہے حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کے بیان میں

مناقب الحسن والحسین

حضرت حسنؓ کے حالات:...... آپ حضرت علیؓ کے فرزند ہیں، ۳ھ کو مدینہ میں پیدا ہوئے ولادت سے ساتویں دن آپ ﷺ نے ان کا عقیقہ کیا تھا اور ان کے بال منڈوائے تھے اور بالوں کے ہموزن چاندی خیرات کرنے کا حکم دیا تھا، آنحضرت ﷺ نے آپ سے بڑا پیار کیا ہے، حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد آپ خلیفہ بنائے گئے، آپ نے مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائی اور ان کو خونریزی سے بچایا، تقریباً چھ ماہ تک خلیفہ رہنے کے بعد کسی علت، ذلت اور قلت کے بغیر خلافت چھوڑ دی، ۴۹ھ کو زہر کی وجہ سے شہادت پائی[۲] ان کی بیوی جعدہ بنت اشعث بن قیس نے انہیں زہر پلا دیا تھا، آپ کو تین بار زہر پلایا گیا[۳]

حضرت حسینؓ:...... آپ حضرت حسنؓ کے چھوٹے بھائی ہیں۔

تاریخ پیدائش:...... شعبان ۴ھ، جب آپ پیدا ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے آپؓ کے کان میں اذان دی، آپ اہلِ کساء کے پانچویں شخص ہیں،

تاریخ شہادت:...... سنان بن انس نخعی نے دس محرم بروز جمعۃ المبارک ۷۱ھ میں کربلا میں آپؓ کو شہید کردیا اور یہ کربلا آج کل عراق کا حصہ ہے[۴]

دونوں کو اکٹھے ذکر کیا اس لئے کہ کثیر مناقب میں یہ مشترک تھے۔

آنحضرت ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا **سیدا شباب اہل الجنۃ**۔ اور اسی طرح فرمایا **ھما ریحانتی فی الجنۃ**۔

---

[۱] عمدۃ القاری ص ۲۳۹ ج ۱۶ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۳۹ ج ۱۶ [۳] اسد الغابہ ص ۱۹ ج ۳ [۴] عمدۃ القاری ص ۲۳۹ ج ۱۶

وقال نافع بن جبیر عن ابی هریرة عانق النبی ﷺ الحسن

نافع بن جبیر نے حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطہ سے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت حسنؓ کو اپنے گلے لگایا

یہ تعلیق ہے۔امام بخاریؒ نے کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق صفحہ ۲۸۴ ج ۱ میں اس کو موصولاً نقل کیا ہے۔

(۲۳۶)حدثنا صدقة انا ابن عیینة ثنا ابوموسی عن الحسن انه سمع ابا بکرةؓ

بیان کیا ہم سے صدقہ نے کہا خبر دی ہمیں ابن عیینہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے حسن سے کہ انہوں نے ابوبکرہ سے سنا

سمعت النبی ﷺ علی المنبر والحسن الی جنبه ینظر الی الناس مرة

انہوں نے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے منبر پر سنا اور حسنؓ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے کہ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے

والیه مرة ویقول ابنی هذا سید ولعل الله ان یصلح به بین فئتین من المسلمین

اور کبھی ان کی طرف دیکھتے اور فرمار ہے تھے کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائیں گے

مطابقته للترجمة فی قوله هذا سید۔

یہ حدیث کتاب الصلح ، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علیؓ میں گزر چکی ہے۔[1]

ان یُصْلِحَ بِهٖ:..... حضرت حسنؓ کے ذریعہ حضور ﷺ کی یہ پیشین گوئی درست ثابت ہوئی مسلمان دو فرقے ہو گئے تھے ایک فرقہ آپؓ کے ساتھ تھا اور دوسرا فرقہ حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ تھا اور حضرت حسنؓ اس وقت لوگوں میں خلافت کے زیادہ حق دار تھے لیکن ان کے ورع اور شفقت علی الامت نے ترک ملک اور ترک دنیا کو اختیار کیا اور حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں صلح کرلی اور یہ صلح کسی کمی یا کمزوری کی وجہ سے نہیں تھی اس لئے کہ چالیس ہزار افراد نے آپ سے موت پر بیعت کی تھی۔[2]

(۲۳۷)حدثنا مسدد ثنا معتمر سمعت ابی ثنا ابو عثمان عن اسامة بن زید عن النبی ﷺ

بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم سے ابوعثمان نے اسامہ بن زید سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں

انه کان یاخذه والحسن ویقول اللهم انی احبهما فاحبهما اوکما قال

کہ تحقیق آپ ﷺ ان کو اور حضرت حسنؓ کو لئے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے کہ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی ان کو محبوب بنالیں یا جیسا کہ فرمایا

والحسن:..... ای ویاخذ الحسن اور یہ بھی جائز ہے کہ واو، مع کے معنی میں ہو۔

(۲۳۸)حدثنا محمد بن الحسین بن ابراهیم ثنا حسین بن محمد ثنا جریر عن محمد عن انس بن مالک

بیان کیا ہم سے محمد بن حسین بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے حسین بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے جریر نے انہوں نے انس بن مالکؓ سے روایت کیا

قال اُتِیَ عبید الله بن زیاد برأس الحسین فجُعِل فی طست

کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک (بعد از شہادت) لایا گیا سو طشت میں رکھا گیا

[1] بخاری شریف ص ۳۷۲ ج ۱ [2] ترجمہ اسد الغابہ ص ۱۷ ج ۲ مطبع لکھنؤ

فجعل	ینکت	وقال	فی	حسنه	شیئا
تو وہ (ابن زیاد) اس کو (اپنی چھڑی کے ساتھ) مارنے لگ گیا۔ اس (ابن زیاد) نے حضرت حسینؓ کے بارے میں کچھ کہا					

فقال انس کان اشبههم برسول الله ﷺ وکان مخضوبا بالوسمة
سو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ وہ (حضرت حسینؓ) ان اہل بیت میں سے حضرت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہ تھے اور انہوں (حضرت حسینؓ اپنے سر اور داڑھی مبارک کے بالوں میں) نے وسمہ کا خضاب لگایا ہوا تھا (بوقت شہادت)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله کان اشبههم برسول الله ﷺ

عبیدالله بن زیاد:...... یہ یزید بن معاویہ کی طرف سے کوفہ کا امیر تھا اس نے ایک ہزار فوجیوں کا لشکر بھیجا جس کا جرنیل حر بن یزید تمیمی کو مقرر کیا گیا۔ اس کی امارت میں حضرت حسینؓ شہید کیے گئے اور اس نے حضرت حسینؓ کے حسن میں کوئی بات کی تو حضرت انسؓ نے فرمایا کہ یہ حضور ﷺ کے زیادہ شبیہ تھے۔ ترمذی شریف میں روایت ہے کہ حضرت حسنؓ سینہ سے سر تک حضور ﷺ کے زیادہ مشابہ تھے اور نچلے حصے میں حضرت حسینؓ زیادہ مشابہ تھے [۱]

مخضوبا بالوسمة: سوال:...... حضور ﷺ نے فرمایا واجتنبوا السواد [۲]

جواب (۱):...... انہوں نے خالص وسمہ سے سر کو رنگا ہوا تھا اور خالص وسمہ بالوں کو زیادہ کالا نہیں کرتا، اور نہی خالص سیاہی سے ہے تاکہ شیبہ بشباب سے ملتبس نہ ہو جائے۔

جواب (۲):...... حضرت حسینؓ مجاہد تھے اور مجاہد کے لئے خضاب بالسواد جائز ہے۔

عبیدالله بن زیاد کا انجام:...... مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے حکم سے ابراہیم بن اشتر، ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کے سر کاٹ کرلائے اور انہیں مختار کے آگے پھینک دیا ایک سانپ آیا اور سروں کے درمیان داخل ہو گیا یہاں تک کہ ابن زیاد کے منہ میں داخل ہو گیا اور اس کے نتھنے سے نکل گیا، پھر داخل ہوا اور اس کے نتھنے سے نکل گیا اور اسی طرح کرتا رہا پھر مختار نے ان تمام سروں کو بشمول ابن زیاد کے سر کے مکہ مکرمہ محمد بن الحنفیہ کی طرف بھیج دیا تو ان کو عبرت کیلئے مکہ مکرمہ میں نصب کر دیا گیا [۳]

(۲۳۹) حدثنا	حجاج	بن	منهال	ثنا	شعبة	اخبرنا	عدی	سمعت	البراء
بیان کیا ہم سے حجاج بن منہال نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا خبر دی ہمیں عدی نے کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا									

قال رأیت النبی ﷺ والحسن بن علی علی عاتقه یقول اللهم انی احبه فاحبه
انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی اس حال میں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آنحضرت رسول اللہ ﷺ کے کندھوں پر تشریف فرما تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی ان کو (اپنا) محبوب بنالیں

[۱] ترمذی شریف ص ۲۱۸ ج ۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ [۲] (نسائی شریف ص ۲۷۷ ج ۲) [۳] عمدۃ القاری ص ۲۴۱ ج ۱۶

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ نے فضائل میں عبید اللہ بن معاذؒ سے اور امام ترمذی نے مناقب میں بندارؒ سے اور امام نسائی نے مناقب میں علی بن حسین درہمیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۲۴۰)حدثنا عبدان انا عبدالله انا عمر بن سعيد بن ابي حسين عن ابن ابي مليكة
بیان کیا ہم سے عبدان نے کہا خبر دی ہمیں عبداللہ نے کہا خبر دی ہمیں عمر بن سعید بن ابی حسین نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
عن عقبة ابن الحارث قال رأيت ابابكر وحمل الحسن
انہوں نے عقبہ بن حارثؓ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو بکر صدیقؓ کو دیکھا اس حال میں کہ انہوں نے حضرت حسنؓ کو اٹھایا ہوا تھا
وهويقول بابي شبيه بالنبي ﷺ ليس شبيه بعلي وعلي يضحك
اور فرمارہے تھے کہ میرے باپ فدا ہوں کہ (یہ) نبی اکرم ﷺ کے زیادہ مشابہ ہیں اور علیؓ کے زیادہ مشابہ نہیں ہیں اور علیؓ ہنس رہے تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

لیس شبیه بعلي:...... یہ آپس کے مزاح سے ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت علیؓ آپس میں انس، محبت رکھتے تھے۔

(۲۴۱)حدثنا يحيى بن معين وصدقة قالا انا محمد بن جعفر عن شعبة
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن معین اور صدقہ نے انہوں نے کہا کہ خبر دی ہمیں محمد بن جعفر نے شعبہ سے
عن واقد بن محمد عن ابيه عن ابن عمر قال
وہ واقد بن محمد سے وہ اپنے والد سے وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ
قال ابوبكر ارقبوا محمدا في اهل بيته
حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ حضرت محمد ﷺ (کے حقوق کی) حفاظت کرو ان کے اہل بیت کے حق میں

یہ حدیث باب مناقب قرابة رسول الله ﷺ میں قریب ہی گزر چکی ہے۔

(۲۴۲)حدثنا ابراهيم بن موسى انا هشام بن يوسف عن معمر عن الزهري عن انس
بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے کہا خبر دی ہمیں ہشام بن یوسف نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انسؓ سے
قال لم يكن احد اشبه بالنبي ﷺ من الحسن بن علي
انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ کے زیادہ مشابہ حضرت حسن بن علیؓ سے (بڑھ کر) کوئی (بھی) نہیں تھا
☆ وقال عبدالرزاق انا معمر عن الزهري اخبرني انس
اور عبد الرزاق نے کہا کہ معمر کے واسطہ سے ہمیں خبر دی کہ مجھے حضرت انسؓ نے خبر دی

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال عبدالرزاق:..... یہ تعلیق ہے۔اس سے غرض یہ بتانا ہے کہ ابن شہاب زہری کا حضرت انسؓ سے سماع ثابت ہے۔

(۲۴۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن محمد بن ابی یعقوب
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہم سے غندر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن ابو یعقوب سے
سمعت ابن ابی نعم سمعت عبدالله بن عمر وساله رجل عن المحرم
کہا میں نے ابن ابی نعم کو سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا اور ان سے کسی آدمی نے محرم کے بارے میں سوال کیا
قال شعبة احسبه یقتل الذباب فقال اهل العراق یسألون عن قتل الذباب
شعبہ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ وہ آدمی جو مکھی کو قتل کرتا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ عراق والے مکھی کے قتل کے بارے میں سوال کرتے ہیں
وقد قتلوا ابن بنت رسول الله ﷺ وقال النبی ﷺ هما ریحانتای من الدنیا
اور تحقیق انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ریحانتای:...... یعنی حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

ترمذی میں روایت ہے حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنے پاس بلاتے انہیں سونگھتے اور اپنے ساتھ ملا لیتے تھے۔[1]

﴿۵۲﴾

باب مناقب بلال بن رباح مولی ابی بکرؓ

یہ باب ہے حضرت بلال بن رباح مولیٰ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

مناقب بلال بن رباح

نام بلال ہے والد کا نام رباح والدہ کا نام حمامہ ہے جو کہ بنی جمح قبیلہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ مکرمہ میں غلاموں میں سے سب سے پہلے انہوں نے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سخت تکالیف برداشت کیں۔ ابتداء میں ایک کافر کے غلام تھے امیہ بن خلف جو مسلمانوں کا سخت ترین دشمن تھا۔ آپ کو سخت گرمی میں دوپہر کے وقت تپتی ریت پر لٹا کر سینہ پر بھاری پتھر رکھ دیتا، رات کو زنجیروں میں باندھ کر کوڑے لگائے جاتے، اگلے دن پھر زخمی حالت میں گرم زمین پر ڈالا جاتا تا کہ بے قرار ہو کر اسلام سے پھر جاویں، مگر آپ اس حالت

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۶

میں بھی احد، احد پکارتے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پانچ اوقیہ میں خرید کر آپ کو آزاد کیا۔ مؤذن رسول ہوئے سفر وحضر میں اذان کی خدمت آپ کے سپرد ہوئی، بدر اور اس کے بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، اللہ کی قدرت امیہ بن خلف حضرت بلالؓ کے ہاتھوں بدر کی لڑائی میں جہنم واصل ہوا، حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد مدینہ طیبہ رہنا ان کے لئے دشوار ہوگیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے اصرار پر ٹھہرے اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ان کی اجازت سے شام کی طرف جہاد میں مشغول ہوگئے۔ ایک عرصہ تک مدینہ لوٹ کر نہیں آئے ایک مرتبہ خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت ہوئی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے بلال یہ کیا ظلم ہے ہمارے پاس کبھی نہیں آئے، آنکھ کھلنے پر ندامت ہوئی مدینہ طیبہ حاضر ہوئے، حضرات حسنین کریمین کی فرمائش پر اذان دی لوگوں کو حضور علیہ السلام کا زمانہ یاد آگیا ہر آنکھ اشکبار ہوگئی۔ چند روز قیام کے بعد واپس لوٹ گئے ۱۸ھ میں طاعون عمواس میں دمشق شہر میں وصال ہوا۔

❁ وقال النبی ﷺ سمعت دف نعلیک بین یدی فی الجنة
اور حضرت نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آپ کے جوتوں کی آواز اپنے سامنے جنت میں سنی

یہ تعلیق اس حدیث کا حصہ ہے جو صلوۃ اللیل میں گزر چکی ہے۔

(۴۴۴) حدثنا ابو نعیم ثنا عبدالعزیز بن ابی سلمة عن محمد بن المنکدر انا جابر بن عبدالله قال
بیان کیا ہم سے ابونعیم نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے وہ محمد بن منکدر سے کہا خبر دی ہمیں جابر بن عبداللہ نے فرمایا
کان عمر یقول ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی بلالا
کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال کو آزاد کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

اس حدیث میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت بلالؓ پر سید (بمعنی سردار) کا لفظ استعمال کیا ہے اس میں ان کے لئے منقبت عظیم ہے۔

سوال:...... اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلالؓ، حضرت عمرؓ سے افضل ہیں جب کہ ایسا نہیں؟

جواب:...... آپ نے تواضعاً ایسے فرمایا ورنہ حضرت عمرؓ افضل ہیں۔

(۴۴۵) حدثنا ابن نمیر عن محمد بن عبید ثنا اسمعیل عن قیس
بیان کیا ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے محمد بن عبید سے کہا بیان کیا ہم سے اسمٰعیل نے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے
ان بلالا قال لابی بکر ان کنت انما اشتریتنی لنفسک فامسکنی
کہ حضرت بلالؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے عرض کیا کہ اگر تو آپ نے مجھے اپنی ذات کے لئے خریدا ہے تو آپ مجھے روکے رکھیں

۱؎ عمدۃ القاری ص ۲۰۳ ج ۱۶

وان	کنت	انما	اشتریتنی	لله	فدعنی	وعمل	الله

اوراگرآپ نے مجھے اللہ (کی رضا) کے لئے خریدا ہے تو مجھے چھوڑ دیں (آزاد فرمادیں) اور اللہ کی رضا حاصل فرمائیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة یمکن ان تؤخذ من قوله فدعنی وعمل الله۔

ابن نمیر:...... نام محمد بن نمیر ہے۔

عمل الله:...... ایک روایت میں فدعنی وعملی لله (مجھے چھوڑ یئے اجازت دیجئے میرا عمل اللہ کے لئے ہے) روایتِ ابواسامہ میں ہے فذرنی (ای فدعنی) اعمل لله ہے۔

حدیث کا پس منظر:...... آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد حضرت بلالؓ نے جہاد کی غرض سے مدینہ منورہ کو چھوڑنے کا ارادہ کیا تو خلیفہ اول معتق ومحسن بلالؓ حضرت صدیق اکبرؓ نے ان کو مسجد نبوی ﷺ میں اذان دینے کی غرض سے روکا۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا میں آنحضرت ﷺ کے وصال کی وجہ سے آپ ﷺ کی جگہ خالی دیکھ کر برداشت نہیں کرسکتا اس لئے یہاں سے جانا چاہتا ہوں۔ جب حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کو مدینہ چھوڑنے سے روکا تو آپؓ نے کہا اگر آپؓ نے مجھے اپنی ذات کے لئے امیہ بن خلف سے خریدا تھا تو پھر مجھے اپنے پاس روکے رکھیں یعنی مدینہ میں رہنے کا حکم کریں اور اگر اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مجھے خریدا (پھر آزاد کردیا) تو مجھے جانے دیجئے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تجھے اللہ پاک کا واسطہ دیتا ہوں اور (امیر المؤمنین ہونے کی وجہ سے) میرا تمہارے اوپر حق بھی ہے لہٰذا آپ مدینہ میں رہیں مسجد نبوی ﷺ میں اذان دیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات تک مدینہ منورہ میں رہے بعد میں حضرت عمرؓ کی اجازت سے جہاد فی سبیل اللہ کی غرض سے شام گئے۔ طبقات ابن سعد میں ہے کہ حضرت بلالؓ نے فرمایا رایت افضل عمل المؤمن الجهاد فاردت ان ارابط فی سبیل الله[1]

﴿٥٤﴾

باب مناقب ابن عباسؓ

یہ باب ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حالات

نام عبداللہ بن عباس، کنیت ابوالعباس۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۳ ج ۱۶

آنحضرت ﷺ کی دُعا:...... آپ ﷺ نے ان کو اپنے ساتھ ملایا (سینہ سے لگایا) اور پھر دُعا دی اللھم علمه الکتاب (اے اللہ! ان کو قرآن کی سمجھ عطا فرما) آپ ﷺ کی دُعا قبول ہوئی۔ بڑے بڑے صحابہ کرامؓ قرآن مجید کی تفسیر کے لئے آپؓ سے رجوع کیا کرتے تھے، آپ کو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے۔

تاریخ وفات:...... ۶۸ھ کو طائف میں انتقال ہوا، آپ کی نماز جنازہ محمدؒ بن حنفیہ نے پڑھائی، آپؓ کی قبر مبارک طائف شہر کے وسط میں ہے۔

امام بخاریؒ نے کتاب العلم میں بھی اسے ذکر کیا ہے باب قول النبی ﷺ اللھم علمه الکتاب[1]

(۳۴۶)حدثنا مسدد ثنا عبدالوارث سعن خالد عن عکرمة عن ابن عباس
بیان کیا ہم سے مسدد نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے
قال ضمنی النبی ﷺ الی صدره وقال اللھم علمه الحکمة
کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنے سینہ مبارک کے ساتھ لگایا اور فرمایا کہ اے اللہ ان کو علم وحکمت کی تعلیم فرمادیجئے

یہ حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے اور یہاں اس کو تین طرق سے ذکر کیا ہے (۱) مسددؒ (۲) ابی معمرؒ (۳) موسیٰ بن اسمٰعیل۔

(۳۴۷)حدثنا ابو معمر ثنا عبدالوارث وقال اللھم علمه الکتاب
بیان کیا ہم سے ابومعمر نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوارث نے اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ ان کو قرآن کی تعلیم نصیب فرمادیں
ثنا موسیٰ ثنا وھیب عن خالد مثله قال البخاری والحکمة الاصابة فی غیر النبوة
ہم سے موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے خالد سے اس کی مثل بیان کیا امام بخاریؒ نے فرمایا کہ حکمت ذبان سے درست بات کرنا بغیر نبی ہونے کے

﴿تحقیق وتشریح﴾

اللھم علمه الحکمة :...... بعض رواتیوں میں ہے علمه الکتاب اور بعض نے یہاں پر حکمة کی تفسیر ہی قرآن سے کی ہے۔

سوال:...... حکمة سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... اس کی کئی مرادیں بیان کی گئی ہیں: (۱) بات میں درستگی (۲) اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ (۳) جس کے صحیح ہونے کی عقل شہادت دے (۴) بعض نے کہا کہ حکمة وہ نور ہے جو کہ الہام اور وسوسہ میں فرق کرتا ہے (۵) بعض نے کہا کہ حکمة صحیح اور جلدی جواب دینے کو کہتے ہیں۔ (۶) حضرت ابن وہبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام مالکؒ سے پوچھا کہ حکمة کیا ہے؟ تو فرمایا کہ معرفة الدین وتفقه فیه والاتباع (۷) امام شافعیؒ فرماتے ہیں الحکمة سنة رسول الله ﷺ (۸) بعض نے کہا کہ حکمة حق اور باطل میں فیصلہ کرنے کو کہتے ہیں۔

---

[1] الخیر الساری ص ۳۹۷ ج ۱

قال ابو عبدالله الحكمة الاصابة في غير النبوة:...... نبی بھی درست بات کرتا ہے لیکن حکمت غیر نبی کی درست بات کو کہتے ہیں۔

﴿۵۵﴾

باب مناقب خالد بن الوليدؓ

یہ باب ہے حضرت خالد بن ولیدؓ کے مناقب کے بیان میں

حضرت خالد بن ولیدؓ کے حالات

ان کا نام خالد بن ولید، کنیت ابو سلیمان لقب سیف اللہ، ان کی والدہ کا نام لبابۃ الصغرٰی ہے جو کہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کی بہن ہیں۔ ان کا نسب حضور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ مرہ بن کعب میں جا کر ملتا ہے۔ صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کی درمیانی مدت میں اسلام لائے، بہت بڑے جنگجو تھے اسلام لانے کے بعد تمام لڑائیوں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر اپنے جوہر دکھائے اور رسول اللہ ﷺ کی زبانی ''سیف من سیوف اللہ'' کا لقب پایا۔ بعد میں مرتدین کو قتل کیا، بڑے بڑے شہروں کو فتح کیا۔ حمص مقام پر ۲۱ ھ میں وفات پائی اور یہ شہر ملک شام کے قریب ہے، وفات سے کچھ دیر پہلے اپنا گھوڑا[1] اور اپنے ہتھیار خدا کی راہ میں وقف کر دیئے۔

(۲۴۸) حدثنا احمد بن واقد ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن حميد بن هلال عن انس
بیان کیا ہم سے احمد بن واقد نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے
ان النبي ﷺ نعى زيدا وجعفرا وابن رواحة للناس قبل ان ياتيهم خبرهم
کہ نبی اکرم ﷺ نے زید بن حارثہ جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر سنائی لوگوں کو ان کی خبر ان لوگوں کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی
فقال اخذ الراية زيد فاصيب ثم اخذها جعفر فاصيب
تو آپ ﷺ نے فرمایا پرچم اسلام زید بن حارثہؓ نے تھام لیا تو وہ شہید کئے گئے پھر جعفر بن ابو طالبؓ نے تھام لیا تو وہ شہید ہو گئے
ثم اخذ ابن رواحة فاصيب وعيناه تذرفان حتى اخذ سيف من سيوف الله حتى فتح الله عليهم
پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے سنبھال لیا تو وہ (بھی) شہید ہو گئے اس حال میں رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں حتی کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار (حضرت خالد بن ولیدؓ) نے پرچم اسلام تھام لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان (کفار) کے خلاف فتح عنایت فرما دی۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله حتى اخذ سيف من سيوف الله۔

---

[1] ترجمۃ اسد الغابہ ص ۱۳۱ ج ۳ مطبوعہ لکھنو

یہ حدیث کتاب الجنائز میں ابی معمرؒ سے اور کتاب الجہاد میں یوسفؒ بن یعقوب سے اور علامات نبوت میں سلیمانؒ بن حرب سے اور مغازی میں احمدؒ بن واقد سے امام بخاریؒ لائے ہیں۔

سیف من سیوف اللہ:...... مراد حضرت خالد بن ولیدؓ ہیں۔ حضور ﷺ نے انہیں اللہ تعالیٰ کی تلوار قرار دیا، غزوہ موتہ میں یہ لقب ملا جیسا کہ حدیث الباب میں ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں دشمن کی فوج میں گھس جاتا کہ مجھے شہادت نصیب ہو جائے لیکن شہادت نصیب نہیں ہوئی، موت کے وقت فرمایا کہ ایک بالشت جسم میں جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر تیر یا تلوار یا نیزے کا زخم نہ ہو، افسوس کہ میں اونٹ کی موت مر رہا ہوں۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے اس موقع پر لکھا ہے کہ حضرت خالدؓ ناحق شہادت کی تمنا کرتے رہے جب اللہ کے نبی نے انہیں سیف اللہ کہہ دیا تو نہ کوئی توڑ سکتا تھا اور نہ ہی کوئی موڑ سکتا تھا اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے ایک حدیث لائے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا خالد کو تکلیف نہ دو وہ تو اللہ کی تلوار ہے اللہ پاک نے ان کو کفار پر مسلط کیا ہے[1]

﴿۵٦﴾

باب مناقب سالم مولی ابی حذیفۃؓ

یہ باب حضرت سالم بن مولی ابی حذیفہؓ کے مناقب کے بیان میں ہے

حضرت سالم بن معقلؓ کے حالات

نام:...... سالمؓ بن معقل، کنیت ابوعبداللہ۔ یہ ابوحذیفہ کے مولیٰ (غلام) اور متبنیٰ ہیں، فارس کے رہنے والوں میں سے ہیں اور یہ فضلاء صحابہ کرامؓ میں سے ہیں۔ ان کا شمار مہاجرین میں ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی اور ان کا انصار میں بھی شمار ہوتا ہے اس لئے کہ یہ ابوحذیفہؓ کی بیوی انصاریہ کے غلام تھے اور قریش میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے اور عجم میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ اصطخر یا (عجم الفرس) ایران کے رہنے والے تھے[2] بدر میں شریک ہوئے اور بعد کی جنگوں میں بھی شریک ہوئے۔ یہ قراء صحابہ میں سے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے پہلے قباء میں مہاجرین (جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے ان) کی امامت کرایا کرتے تھے۔ جنگ یمامہ میں ابوحذیفہؓ کے ساتھ شہید کئے گئے۔ شہادت کے وقت آپ کی عمر ۵۳ یا ۵۴ سال تھی[3]

(۲۴۹) حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهیم عن مسروق

بیان کیا ہم سے سلیمٰن بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے مسروق سے

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۵ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۴۵ ج ۱۶ [3] عمدۃ القاری ص ۲۴۷ ج ۱۶

قال ذُكِرَ عبدالله عند عبدالله بن عمرو فقال ذاك رجل
کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی مجلس میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کیا گیا تو حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ وہ آدمی ہیں
لا ازال احبه بعد ما سمعت رسول الله ﷺ يقول استقرؤا القرآن من اربعة من عبدالله بن مسعود فبدأ به
کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ قرآن چار آدمیوں سے پڑھا کرو اور عبداللہ بن مسعودؓ کے اسم گرامی سے ابتداء فرمائی تو میں ہمیشہ ان سے محبت کرتا ہوں
وسالم مولى ابى حذيفة وابىّ بن كعب ومعاذ بن جبل قال ولا ادرى
اور دوسرے سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ راوی نے کہا کہ مجھے علم نہیں ہے
بدأ بابىّ او بمعاذ بن جبل
کہ انہوں نے حضرت ابی بن کعبؓ یا حضرت معاذ بن جبلؓ کے ساتھ ابتداء فرمائی (حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بعد کس کا ذکر فرمایا)

﴿تحقیق وتشریح﴾

ذکر عبداللہ:...... عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر کیا گیا یعنی مجلس میں ان کا نام آیا۔

استقرؤا القرآن من اربعة:...... حضور ﷺ نے چار صحابہؓ کا نام لیا کہ ان سے قرآن پاک پڑھو، سب سے پہلے عبداللہ بن مسعودؓ کا پھر سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ، پھر ابی بن کعبؓ کا، پھر معاذ بن جبلؓ کا نام لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ پہلے ابی بن کعب کا نام لیا اور بعد میں معاذؓ کا یا اس کے الٹ۔

سوال:...... ان چار کا نام کیوں لیا؟

جواب (۱):...... الفاظِ قرآن کے ضبط کرنے میں یہ سب سے بڑھے ہوئے (پیش پیش) تھے اور ادائے قرآن میں اَتْقَنْ تھے اگرچہ اور حضرات بھی قرآن کے معنی کو زیادہ سمجھنے والے تھے۔

جواب (۲):...... یہ حضرات قرآن پاک پڑھانے کے لئے فارغ تھے جب کہ دوسرے حضرات دیگر کاموں میں مصروف تھے۔

﴿۵۷﴾

مناقب عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا تذکرہ

عبداللہ بن مسعودؓ کے مختصر حالات:

نام عبداللہ بن مسعودؓ، کنیت ابو عبدالرحمٰن، ان کے والد زمانۂ جاہلیت میں وفات پا گئے تھے لیکن ان کی والدہ اسلام لائیں اور شرفِ صحابیت حاصل کیا۔ قدیم الاسلام ہیں رسول اللہ ﷺ کے دارارقم میں جانے سے قبل اسلام

لائے۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے، رسول اللہ ﷺ کے راز دار، مسواک اور پانی کا برتن اٹھانے اور جوتے پہنانے والے اور غسل کے وقت پردہ کرنے والے اور جب حضور ﷺ سوجاتے تو جگانے والے تھے، کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر داخل ہوتے تھے حتی کہ اجنبی لوگ آپ کو حضور ﷺ کے گھرانے کا فرد ہی شمار کرتے تھے۔ بدر اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں جنت کی خوشخبری دی، حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کوفہ میں عہدۂ قضاء کے والی ہوئے اور بیت المال بھی آپ کے سپرد ہوا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک آپ وہیں رہے پھر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ دونوں ہجرتوں میں شریک ہوئے۔ دونوں قبلوں کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھیں۔ ۳۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہی وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ ایک قول یہ ہے کہ کوفہ میں وفات پائی۔ آپؓ کی کل عمر ساٹھ (۶۰) سال سے کچھ زائد تھی۔

(۳۵۰) حدثنا حفص بن عمر ثنا شعبة عن سلیمٰن قال سمعت ابا وائل

بیان کیا ہم سے حفص بن عمر نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمٰن سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابووائل سے سنا

قال سمعت مسروقا قال قال عبداللہ بن عمرو ان رسول اللہ ﷺ لم یکن فاحشا ولا متفحشا

انہوں نے کہا کہ میں نے مسروق سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ فاحش متفحش نہیں تھے

وقال ان من احبکم الیّ احسنکم اخلاقا وقال

اور فرمایا کہ تحقیق تم میں سے ازروئے اخلاق واصاف حمیدہ سب سے زیادہ اچھا میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے اور فرمایا

استقرؤا القرآن من اربعة من عبداللہ بن مسعود و سالم مولی ابی حذیفة وابی بن کعب ومعاذ بن جبل

کہ قرآن (کا علم) حاصل کرو تم چار سے یعنی عبداللہ بن مسعودؓ اور سالم مولی ابی حذیفہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبلؓ سے

❁❁❁❁❁

(۳۵۱) حدثنا موسیٰ عن ابی عوانة عن مغیرة عن ابراھیم عن علقمة قال دخلت الشام

بیان کیا ہم سے موسیٰ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہؓ سے روایت کی کہ میں ملک شام گیا

فصلیت رکعتین فقلت اللھم یسرلی جلیسا صالحا فرایت شیخا مقبلا

تو میں نے دو رکعت نماز پڑھی پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے صالح ہمنشیں نصیب فرمادیجئے۔ تو میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو (میری طرف) متوجہ تھے

فلما دنا قلت ارجو ان یکون استجاب قال من این انت قلت

تو جب وہ (بزرگ) قریب آ گئے تو میں نے کہا مجھے امید ہے کہ (میری دعا) قبول ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو میں نے عرض کیا

من اھل الکوفة قال افلم یکن فیکم صاحب النعلین والوسادة و المطھرة اولم یکن فیکم الذی اجیر من الشیطان

کہ کوفہ والوں سے ہوں انہوں نے فرمایا کہ کیا تم میں جوتیوں، تکیہ اور لوٹے والا نہیں ہے کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جس کو شیطان سے پناہ دی گئی

اولم یکن فیکم صاحب السر الذی لا یعلمه غیره کیف قرأ ابن ام عبد واللیل اذا یغشی فقرأت
کیا تم میں راز دار نہیں ہیں ایسا راز کہ اس کو ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا واللیل اذا یغشی کو ابن ام عبد کیسے پڑھتے ہیں تو میں نے پڑھا
واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والذکر والانثی فقال اقرأنیها النبی ﷺ
واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والذکر والانثی بغیر ما خلق کے تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے اس سورت کو نبی اکرم ﷺ نے پڑھایا
فاہ الی فیّ فما زال هؤلاء حتی کادوا یردوننی
اس حال میں کہ ان کا منہ مبارک میرے منہ کی طرف تھا۔ تو یہ لوگ ہمیشہ درپے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ یہ لوگ مجھے رد کر دیتے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

والحدیث مرفی باب مناقب عمار وحذیفةؓ من طریقین ومر الکلام فیه هناک۔

(۲۵۲)حدثنا سلیمٰن بن حرب ثنا شعبة عن ابی اسحٰق عن عبدالرحمٰن بن یزید
بیان کیا ہم سے سلیمٰن بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے
قال سالنا حذیفة عن رجل قریب السمت والهدی من النبی ﷺ حتی ناخذ عنه
انہوں نے کہا کہ ہم نے حضرت حذیفہؓ سے ایسے شخص کے بارے میں سوال کیا جو کہ سیرت کے لحاظ سے قریب ہو نبی اکرم ﷺ کے تاکہ ہم اس سے حاصل کریں
قال ما اعلم احدا اقرب سمتا وهدیا ودلا بالنبی ﷺ من ابن ام عبد
تو انہوں نے فرمایا کہ میں کسی کو نہیں جانتا ہوں جو کہ سیرت خصائل اور دیگر حالات کے لحاظ سے حضرت نبی اکرم ﷺ کے زیادہ قریب ہو حضرت ابن ام عبد سے

﴿تحقیق وتشریح﴾

سمتا وهدیا ودلا:...... سمت اچھی ہیئت کو کہتے ہیں۔ هدی بمعنی طریقہ اور مذہب۔ دلا، شمائل اور عادات کو کہتے ہیں۔

(۲۵۳)حدثنا محمد بن العلاء ثنا ابراهیم بن یوسف بن ابی اسحٰق ثنی ابی عن ابی اسحٰق
بیان کیا ہم سے محمد بن العلاء نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن ابو اسحٰق نے کہا بیان کیا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ابو اسحٰق سے کہا
ثنی الاسود بن یزید قال سمعت ابا موسیٰ الاشعری یقول قدمت انا واخی من الیمن
کہ مجھ سے بیان کیا اسود بن یزید نے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو فرماتے سنا کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے
فمکثنا حینا مانری الا ان عبدالله بن مسعود رجل من اهل بیت النبی ﷺ
تو ہم کچھ عرصہ ٹھہرے تو ہم نہیں خیال کرتے تھے مگر اس بات کا کہ عبداللہ بن مسعودؓ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے ایک فرد ہیں
لما نری من دخوله ودخول امه علی النبی ﷺ
بوجہ اس کے ہم ان کی اور ان کی والدہ کی حضرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آمد و رفت کو (کثرت سے) دیکھتے تھے۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله لما نری الی آخره۔

امام بخاریؒ مغازی میں عبداللہ بن محمدؒ سے اور امام مسلمؒ فضائل میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اور امام ترمذیؒ مناقب میں ابوکریبؒ سے اور امام نسائیؒ مناقب میں عبداللہ بن عبداللہؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

واخی:...... اور میرا بھائی۔ ابوموسیٰ کے دو بھائی تو بہت مشہور تھے (۱) ابورحم (۲) ابوبردہ ان کا ایک تیسرا بھائی بھی بیان کیا جاتا ہے اس کا نام محمد ہے۔ ا

مانری:...... اس میں ترکیبی احتمال دو ہیں:

(۱) **مکثنا** کے فاعل سے حال ہے۔ (۲) **حینا** کی صفت ہے۔

لما نری:...... لام تعلیلیہ اور ما مصدریہ ہے ای **لاجل رؤیتنا دخول عبدالله بن مسعود الخ۔**

﴿۵۸﴾
ذکر معاویةؓ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ذکر خیر

حالات حضرت معاویہؓ

نام معاویہ بن ابی سفیان بن صخر، کنیت ابوحنظلہ بن حرب، اور ماں کا نام ہند بنت عتبہ۔ آپؓ فتح مکہ یا حدیبیہ کے زمانہ میں مسلمان ہوئے۔ جلیل القدر صحابی حضرت معاویہؓ سلام کی ان چند گنی چنی ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کے احسانات سے امت مسلمہ سبکدوش نہیں ہوسکتی۔ آپ ان چند کبار صحابہؓ میں سے ہیں جن کو سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری اور حق تعالیٰ کی جانب سے نازل شدہ وحی کو لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

آنحضرت ﷺ کے ساتھ تعلق:...... اسلام لانے کے بعد آپ مستقلاً آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لگے رہے اور آپ اس مقدس جماعت کے ایک رکن رکین تھے جسے آنحضرت ﷺ نے کتابت وحی کے لئے مامور فرمایا تھا۔ چنانچہ جو وحی آپ پر نازل ہوتی اسے قلمبند فرماتے اور جو خطوط وفرامین، سرکار دو جہاں کے دربار سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر فرماتے۔ وحی خداوندی لکھنے کی وجہ سے ہی آپ کو کاتب وحی کہا جاتا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے کاتبین میں سب سے زیادہ حضرت زید بن ثابت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے

ا عمدۃ القاری ص ۲۲۸ ج ۱۶

اور اس کے بعد دوسرا درجہ حضرت معاویہ کا تھا۔ یہ دونوں حضرات دن رات آپ ﷺ کے ساتھ لگے رہتے اور اس کے سوا کوئی کام نہ کرتے تھے۔

حضور ﷺ کے زمانہ میں کتابت وحی کا کام جتنا نازک تھا اور اس کے لئے جس احساسِ ذمہ داری، امانت ودیانت اور علم وفہم کی ضرورت تھی وہ محتاجِ بیان نہیں۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری، کتابت وحی، امانت ودیانت، اور دیگر صفات محمودہ کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے متعدد بار آپ کے لئے دُعا فرمائی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع ترمذی میں ہے کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے آپ کو دُعا دی اور فرمایا ''**اللهم اجعله هاديا مهديا واهدبه**[1] ''اے اللہ معاویہؓ کو ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنادیجئے اور اس کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دیجئے'' ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو دُعا دی اور فرمایا **اللهم علم معاوية الكتاب والحساب وقه العذاب** ''اے اللہ معاویہؓ کو حساب کتاب سکھا اور اس کو عذاب جہنم سے بچا'' مشہور صحابی حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا! **اللهم علمه الكتاب ومكن له في البلاد وقه العذاب** ''اے اللہ معاویہؓ کو کتاب سکھلا دے اور شہروں میں اس کے لئے ٹھکانا بنادے اور اس کو عذاب سے بچالے''

نبی کریم ﷺ نے آپ کی امارت وخلافت کی اپنی حیات میں ہی پیشین گوئی فرمادی تھی اور اس کے لئے دُعا بھی فرمائی تھی جیسا کہ مذکورہ حدیث سے ظاہر ہے نیز حضرت معاویہؓ خود بھی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نبی کریم ﷺ کے واسطے وضوء کا پانی لے کر گیا آپ نے پانی سے وضوء کیا اور وضوء کرنے کے بعد میری طرف دیکھا اور فرمایا! اے معاویہ اگر تمہارے سپرد امارت کی جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور انصاف کرنا'' اور بعض روایات میں ہے کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا!'' جو شخص اچھا کام کرے اس کی طرف توجہ کر اور مہربانی کر اور جو کوئی برا کام کرے اس سے درگذر کر، حضرت معاویہؓ اس حدیث کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں! مجھے آنحضرت ﷺ کے اس فرمان کے بعد خیال لگا رہا کہ مجھے ضرور اس کام میں آزمایا جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان روایات سے صاف واضح ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کو دربار نبوی میں کیا مرتبہ حاصل تھا؟ اور آپ ان سے کتنی محبت فرماتے تھے۔

نیز ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ سواری پر سوار ہوئے اور حضرت معاویہؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا، تھوڑی دیر بعد آپ نے فرمایا! اے معاویہ تمہارے جسم کا کون سا حصہ میرے جسم کے ساتھ مل رہا ہے، انھوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا پیٹ آپ کے جسم مبارک کے ساتھ ملا ہوا ہے یہ سن کر آپ نے دُعا دی! **اللهم املاه علما**

---

[1] ترمذی شریف ص ۲۲۳ ج ۲ قدیمی کتب خانہ کراچی

"اے اللہ! اس کو علم سے بھر دے" جب آپ اسلام لے آئے تو آپ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا! یا رسول اللہ! میں اسلام لانے سے قبل مسلمانوں سے قتال کرتا تھا اب آپ مجھے حکم دیجئے کہ میں کفار سے لڑوں اور جہاد کروں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا! ضرور! جہاد کرو۔

چنانچہ اسلام لانے کے بعد آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ مختلف غزوات میں شرکت کی اور کفار سے جہاد کیا۔ آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین میں شرکت کی اور رسول کریم ﷺ نے آپ کو قبیلہ ہوازن کے مال غنیمت میں سے سو اونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی۔ آپ کا ۲۲ رجب المرجب ۶۰ھ کو دمشق میں انتقال ہوا۔ نماز جنازہ حضرت ضحاک بن قیسؓ نے پڑھائی انتقال کے وقت عمر مبارک اٹھہتر (۷۸) سال تھی

سوال:...... ذکر معاویہ کہا مناقب معاویہ یا فضیلت معاویہ نہیں کہا؟

جواب (۱):...... ذکر معاویہؓ سے مراد مناقب ہی ہیں کیونکہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فقہ اور صحبت کی شہادت دے رہے ہیں اور یہ فضلِ کثیر پر دال ہے۔ ابن ابی عاصمؒ نے حضرت معاویہؓ کے مناقب میں مستقل ایک جزء لکھا ہے۔

امام بخاریؒ نے منقبت کی جگہ ذکر کا لفظ خاص کر اسی باب میں نقل نہیں کیا بلکہ کئی بابوں میں نقل کیا ہے جیسے ذکر عباسؓ، ذکر طلحہؓ، ذکر اصحاب النبی ﷺ، ذکر اسامہؓ، ذکر مصعب بن عمیرؓ، ذکر جریرؓ، ذکر حذیفہؓ، ذکر ہندؓ۔

جواب (۲):...... ذکر کا لفظ مناقب سے عام ہے کہ ان احادیث میں بخصوصہ منقبت کا ذکر نہیں ہے بلکہ عام ہیں۔

جواب (۳):...... تفننا ایسا کیا۔

(۲۵۴) حدثنا الحسن بن بشر ثنا المعافي عن عثمان بن الاسود عن ابن ابی ملیکة قال
بیان کیا ہم سے حسن بن بشر نے کہا بیان کیا ہم سے معافی نے وہ عثمان بن اسود سے وہ ابن ابی ملیکہ سے کہ انہوں نے فرمایا
اوتر معاویة بعد العشاء برکعة وعنده مولی لابن عباسؓ فاتی ابن عباس
کہ معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک وتر ادا فرمایا اور ان کے پاس ابن عباسؓ کے مولی تھے تو وہ ابن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے
قال دعه فانه قد صحب رسول اللّٰہ ﷺ
تو انہوں نے فرمایا کہ تو ان کو چھوڑ کیونکہ تحقیق انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے (صحابی رسول ہیں)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث ان فیه ذکر معاویةؓ وفیه دلالة ایضا علی فضله من حیث انه صحب النبی ﷺ

دعه:...... ای اترک القول والانکار علیه۔

انه قد صحب النبی ﷺ: حاصل یہ ہے کہ وہ صحابی ہیں یہ عمل انہوں نے بغیر استناد کے نہیں کیا۔ اس باب

کی دوسری روایت میں ہے حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اصاب انہ فقیہ، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ روی ابن ابی شیبة عن حفص بن عمر عن الحسن قال اجمع المسلمون علیٰ ان الوتر ثلثة لایسلم الا فی آخرھن حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ حاضرین کو حضرت معاویہؓ کے فعل پر وحشت کا ہونا اور انکار کرنا اور ان کے فعل کو بعید جاننا اور ابن عباسؓ کا اس کی تصویب کرنا، فقاہت اور صحابیت کے ساتھ یہ تمام چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ وتر ایک رکعت متعارف نہ تھی۔

سوال ...... طحاوی شریف میں لکھا ہے کہ جب سائل نے سوال کیا تو ابن عباسؓ نے اسکے جواب میں فرمایا من این تری اخذھا الحمار بظاہر اس سے حضرت معاویہؓ کی تغلیط اور توہین معلوم ہوتی ہے؟!

جواب:...... طحاوی شریف کی روایت میں اختصار ہے اس میں سائل کے سوال کا ذکر نہیں ہے اس لئے اس روایت سے مغالطہ ہوتا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت معاویہؓ کی تردید کر رہے ہیں حقیقت الامر میں حضرت ابن عباسؓ سائل کے سوال کا جواب دے رہے ہیں جس نے سوال کیا تھا کہ حضرت معاویہؓ نے ایک رکعت پڑھی تو سائل نے تعجب کا اظہار کیا اور اعتراضاً سوال کیا تو حضرت ابن عباسؓ نے سائل کو مخاطب کر کے فرمایا اے گدھے تو سوال کرتا ہے تجھے معلوم نہیں کہ انہوں نے کہاں سے یہ سیکھا ہے؟ انہوں نے تو حضور ﷺ سے سیکھا ہے چنانچہ بخاری شریف کی روایت اسکی تائید کرتی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ حضرت معاویہؓ کی منقبت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سیکھا ہے اور وہ صحابی ہیں اور فقیہ ہیں۔

(۲۵۵) حدثنا ابن ابی مریم ثنا نافع بن عمر ثنی ابن ابی ملیکة قیل لابن عباس
بیان کیا ہمیں ابن ابی مریم نے کہا حدیث بیان کی ہمیں نافع بن عمر نے انکو ابن ابی ملیکہ نے کہ حضرت ابن عباسؓ کی خدمت میں عرض کیا گیا
هل لک فی امیر المؤمنین معاویة فانه ما اوتر الا بواحدة
آپ امیر المؤمنین حضرت معاویہؓ کے بارے میں کچھ کہیں گے کیونکہ وہ نماز وتر نہیں ادا فرماتے مگر ایک رکعت
قال اصاب انه فقیه
انہوں نے فرمایا کہ درست کیا انہوں نے کیونکہ وہ فقیہ ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

اصاب:...... ای اصاب السنة یعنی سنت کے مطابق درست عمل کیا۔

انه فقیه:...... ای ان معاویةؓ فقیه یعنی یعرف ابواب الفقه[۲]

(۲۵۶) حدثنا عمرو بن عباس ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن ابی التیاح
بیان کیا ہمیں عمرو بن عباس نے کہا کہ بیان کیا ہمیں محمد بن جعفر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے ابی تیاح سے

[۱] طحاوی شریف ص ۲۰۳ ج ۱ [۲] عمدۃ القاری ص ۲۴۹ ج ۱۶

قال سمعت حمران بن ابان عن معاویة قال انکم لتصلون صلوٰة لقد صحبنا ﷺ فمارایناه یصلیهما
کہا کہ میں نے حمران بن ابان کو سنا وہ معاویہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تم نماز پڑھتے ہو ایسی نماز کہ ہم نے حضور ﷺ کی صحبت پائی لیکن حضور ﷺ وہ نماز نہیں پڑھتے تھے
ولقد نهي عنهما يعني الركعتين بعد العصر
اور البتہ تحقیق آپ ﷺ نے ان دو سے روکا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... روایت الباب میں حضرت معاویہؓ کا ذکر ہے اور باب کا عنوان بھی یہی ہے۔ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ باب لا یتحری الصلوٰۃ قبل غروب الشمس میں گزر چکی ہے۔[1]

﴿۵۹﴾
مناقب فاطمة
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

حضرت فاطمةؓ افضل ہیں یا حضرت خدیجةؓ وعائشةؓ:.....

امام مالکؒ سے منقول ہے کہ حضرت فاطمہؓ نبی کریم ﷺ کا ٹکڑا ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ٹکڑے سے کوئی افضل نہیں ہوسکتا۔ امام سبکیؒ سے حضرت فاطمہؓ کی، حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ پر افضلیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک راجح یہی ہے کہ حضرت فاطمہؓ افضل ہیں پھر ان کی ماں حضرت خدیجہؓ پھر حضرت عائشہؓ۔ امام سیوطیؒ نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تین قول مروی ہیں:

(۱) حضرت فاطمہؓ افضل ہیں۔

(۲) حضرت فاطمہؓ اور حضرت آسیہ افضل النساء ہیں اور حضرت خدیجہ وعائشہؓ افضل الامہات ہیں۔

(۳) ان کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے۔

راجح یہی ہے کہ ان کے بارے میں توقف اختیار کیا جائے اس لئے کہ اس مسئلہ میں کوئی قطعی دلیل موجود نہیں ہے اور ظنیات متعارض ہیں جو کہ عقائد کے لئے مفید نہیں کیونکہ عقائد کی بنیاد قطعیات پر مبنی ہوتی ہے۔

تمام اقوال کی تطبیق یہ ہے کہ افضل النساء ایک نوع ہے اور یہ سارے اس کے افراد ہیں کبھی کسی کا ذکر کردیا اور کبھی کسی کا ذکر کردیا۔ یا افضلیت کی جہات مختلف ہیں، حضرت فاطمہؓ کی افضلیت **بضعة منه** کی وجہ سے ہے اور حضرت خدیجہؓ کی افضلیت **قدم الاسلام** کی وجہ سے ہے اور حضرت عائشہؓ کی افضلیت علم کی وجہ سے ہے۔

---

[1] الخیر الساری ص ۵۱۹ ج ۳

حالات حضرت فاطمہؓ:..... رسول اللہ ﷺ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں، حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہیں اور غزوۂ احد کے بعد پندرہ سال کی عمر میں ان کا نکاح خلیفہ رابع حضرت علی کرم اللہ وجھہ سے ہوا، اس وقت حضرت علیؓ کی عمر اکیس سال پانچ ماہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سیدۃ نساء العالمین قرار دیا۔ ان کے بطن سے حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، حضرت زینبؓ اور حضرت ام کلثومؓ پیدا ہوئے۔[1] ان کی زندگی میں حضرت علیؓ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ حضرت علیؓ کی وہ اولاد جو کہ حضرت فاطمہؓ کے بطن سے ہے ہمارے عرف میں ان کو سید کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا نسب مبارک انہی سے چلا، باقی تینوں بیٹیوں کی اولاد تو ہوئی لیکن نسل جاری نہ رہ سکی۔ ۱۱ھ کو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی۔ حضرت فاطمہؓ کی نماز جنازہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے پڑھائی اور آپ کو آپ کی وصیت کے مطابق رات کو دفن کیا گیا۔[2] اور جن روایات میں آتا ہے صلی علی او عباس ان کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علیؓ یا حضرت عباسؓ نے جنازہ کی نماز پڑھی یہ مطلب نہیں کہ انہوں نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

۞ وقال النبی ﷺ فاطمة سيدة نساء اهل الجنة
اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہے

یہ تعلیق ہے۔ امام بخاریؒ علامات النبوۃ میں اس کو موصولاً لائے ہیں۔

(۲۵۷) حدثنا ابو الوليد ثنا ابن عيينة عن عمرو بن دينار عن ابن ابی مليكة عن المسور بن مخرمة
بیان کیا ہمیں ابو ولید نے کہا بیان کیا ہمیں سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے وہ ابن ابی ملیکہ سے وہ مسور بن مخرمہ سے
ان رسول الله ﷺ قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبها فقد اغضبنی
یہ کہ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فاطمة بضعة منی۔

(۲۵۸) حدثنا يحيى بن قزعة انا ابراهيم بن سعد عن ابيه عن عروة عن عائشة قالت
ہمیں حدیث بیان کی یحییٰ بن قزعہ نے کہا ہمیں خبر دی ابراہیم بن سعد نے وہ اپنے والد سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
دعا النبی ﷺ فاطمة ابنته فی شکواه التی قبض فيها فسارها بشیء
نبی اکرم ﷺ نے اپنی بیٹی فاطمہؓ کو بلایا اپنی اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کی گئی تو آپ نے ان سے سرگوشی کی کسی چیز کے متعلق
فبكت ثم دعاها فسارها فضحكت قالت فسألتها عن ذلك فقالت
تو وہ رونے لگ گئیں پھر ان کو بلایا تو ان سے سرگوشی کی وہ ہنس دیں انہوں نے کہا کہ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ

[1] عمدۃ القاری ص ۲۴۹ ج ۱۶ [2] کنز العمال ج ۶ کتاب الفضائل من قسم الافعال ص ۳۱۸ طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۲۹ سیرت حلبیہ ص ۳۹۹

سارني النبي ﷺ فاخبرني انه يقبض في وجعه الذي توفي فيه
حضرت نبی اکرم ﷺ نے سرگوشی فرمائی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ قبض کی جائے گی ان کی روح اس بیماری میں کہ جس میں وہ وفات دیئے گئے
فبكيت ثم سارني فاخبرني اني اول اهل بيته اتبعه فضحكت
تو میں رونے لگ گئی پھر انہوں نے سرگوشی فرمائی تو انہوں نے مجھے خبر دی کہ تحقیق میں ان کے اہل بیت میں سب سے پہلے ان کے پیچھے پہنچوں گی تو میں ہنس پڑی

﴿۶۰﴾

فضل عائشةؓ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

حضرت عائشةؓ کے مختصر حالات

حضرت عائشہ صدیقہؓ بنت صدیقؓ، کنیت ام عبداللہ، حضرت اسماء کے بیٹے کی طرف نسبت کرتے ہوئے ام عبداللہ کہا جاتا ہے، ان کی ماں کا نام ام رومان ہے۔ ان کی ولادت ہجرت سے آٹھ سال پہلے زمانہ اسلام میں ہوئی اور جب حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ فقہ اور فصاحت میں بے مثال تھیں اکابر صحابہؓ آپ سے مسائل معلوم کرتے تھے۔ ایام عرب اور اشعار عرب کی خوب جاننے والی تھیں حتیٰ کہ بعض حضرات نے کہا کہ ربع احکام شرعیہ آپ سے منقول ہیں، احادیث میں بے شمار فضائل آپ کے بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل جبرائیلؑ ایک ریشمی کپڑے میں ان کی تصویر لے کر آئے اور فرمایا کہ یہ آپ کی زوجہ ہے۔ ہجرت سے دو سال قبل دوسرے قول کے مطابق تین سال قبل آپ ﷺ سے نکاح ہوا، مدینہ منورہ میں جنگ بدر سے واپسی پر ہجرت کے دوسرے سال آپ کی رخصتی ہوئی۔

(۲) وحی اس وقت بھی اترتی جب کہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے ساتھ ایک لحاف میں ہوتے یہ خصوصیت کسی دوسری بیوی کو حاصل نہ تھی۔

(۳) آپ ﷺ بیت عائشہؓ میں ہی مدفون ہوئے۔

(۴) حضرت عائشہؓ کی گود میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی۔

(۵) ان کے علاوہ حضور ﷺ نے کسی کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

(۶) آسمان سے اللہ تعالیٰ نے ان کی برأت میں متعدد آیات مبارکہ اتاریں جو کہ اٹھارویں پارہ سورۃ نور کے دوسرے رکوع میں ہیں۔

(۷) دختر خلیفۂ رسول ﷺ ہیں، صدیقہ ہیں اور ان میں سے ہیں جن کی مغفرت اور رزق کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں جب کہ مدینہ منورہ کا والی مروان تھا آپؓ نے وفات پائی اور آپ کا جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھایا اور انہیں ان کی وصیت کے مطابق رات کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ آپؓ سے ایک ہزار دس حدیثیں مروی ہیں!

سوال:...... یہاں پر فضل عائشہؓ کہا مناقب عائشہؓ نہیں کہا؟

جواب:...... روایت میں چونکہ فضل عائشہؓ کے الفاظ ہیں اسی مناسبت سے ترجمہ میں بھی وہ الفاظ ذکر کر دیئے۔

(۲۵۹) حدثنا یحیی بن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شهاب
بیان کیا ہم سے یحییٰ بن بکیر نے انہوں نے کہا بیان کیا ہمیں لیث نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے
قال ابو سلمة ان عائشة قالت قال رسول الله ﷺ یوما یا عائش
حضرت ابوسلمہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ اے عائشہ!
هذا جبرئیل یقرئک السلام فقلت وعلیه السلام ورحمة الله و برکاته
یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام کہہ رہے ہیں تو میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تری مالا اری ترید رسول الله ﷺ
آپ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھ سکتی وہ اس خطاب سے مراد حضرت رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس کو لے رہی تھیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث ان سلام جبرائیل علیها یدل علی ان لها فضلا عظیما۔

یاعائش:...... عائش مرخم ہے عائشہ کا۔ (شین کا ضمہ اور فتحہ دونوں جائز ہیں)

هذا جبرئیل یقرئک السلام:...... یہ جبرائیل ہیں آپؓ کو سلام کہتے ہیں۔

سوال:...... اس روایت میں ہے **یاعائش هذا جبرائیل یقرئک السلام** جب کہ حضرت خدیجہؓ کے بارے میں ہے **ان النبی ﷺ قال لها ان جبرائیل یقرئک السلام من ربک** تو بظاہر اس سے حضرت خدیجہؓ کی افضلیت معلوم ہوتی ہے؟

جواب:...... یہ فضیلت جزوی ہے اس سے کلی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

(۲۶۰) حدثنا آدم ثنا شعبة ح وثنا عمرو انا شعبة عن عمرو بن مرة عن مرة عن ابی موسیٰ الاشعری
بیان کیا ہم سے آدم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے (ح) کہا بیان کیا ہمیں عمرو نے کہا خبر دی ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ مرہ سے وہ ابوموسیٰ اشعریؓ سے

ا عمدۃ القاری ص ۲۵۰ ج ۱۶

قال رسول الله كمل من الرجال كثير ولم يكمل من النساء الا مريم بنت عمران
انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں سے کامل بہت گزرے ہیں اور عورتوں میں سے مریم بنت عمران
وآسية امرأة فرعون وفضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام
اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسا کہ ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله وفضل عائشة الى آخره۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں: (۱) آدم (۲) عمرو بن مرزوق عن شعبة عن عمرو بن مرہ۔

یہ حدیث حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں باب قول اللہ تعالیٰ وضرب اللہ مثلا میں گذر چکی ہے۔

کمل من الرجال:...... بتثلیث المیم، لازمی معنی میں آتا ہے بمعنی کامل مرد بہت گزرے ہیں۔

الا مريم بنت عمران وآسية:...... اس حصر سے بعض نے ان کی نبوت پر استدلال کیا ہے کیونکہ کمال انسان نبوت سے ہوتا ہے اور دونوں کو حضور ﷺ نے کامل فرمایا ہے۔ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ کمال کے ثبوت سے نبوت کا ثبوت لازم نہیں آتا، کمال کا معنی ہے کسی چیز کا انتہاء کو پہنچ جانا اب معنی ہوگا کہ عورتوں کے لحاظ سے جو فضائل ہیں ان کی انتہاء کو وہ دونوں پہنچ گئیں۔ ظاہر حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں حضرت فاطمہؓ ودیگر ازواج مطہراتؓ سے افضل ہیں۔

(۱) بعض نے کہا ہے کہ یہ خبر حضور ﷺ کی دوسری ازواج مطہرات کی فضیلت کے علم سے پہلے پر محمول ہے۔

(۲) فضیلت جزئی ہے اور ان کے اپنے زمانہ کے لحاظ سے ہے۔

فضل عائشة:...... جملہ مستقلہ سے ذکر کرنا دلالت کرتا ہے کہ خاص فضیلت مراد ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام عورتوں سے افضل ہیں۔ کمالات علمیہ وعملیہ دونوں کی جامع ہیں۔

ثرید سے تشبیہ دی گئی اس لئے کہ ثرید عرب کے کھانوں میں سے افضل کھانا شمار کیا جاتا ہے، یہ گوشت اور روٹی سے مرکب ہوتا ہے۔ علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ اس فضیلت کا مصداق کیا ہے؟ اگر عند اللہ ثواب کے لحاظ سے ہے تو اس پر کوئی مطلع نہیں ہو سکتا اور کثرت علم کا لحاظ کیا جائے تو لامحالہ حضرت عائشہؓ ہیں اور اگر شرافت کا لحاظ کیا جائے تو لامحالہ حضرت فاطمہؓ ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہر ایک کو فضیلت اضافی حاصل ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ فضیلت حضرت فاطمہؓ پر اجماع منعقد ہے اور اختلاف حضرت خدیجہ وعائشہؓ میں ہے۔

(۲۶۱) حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله قال حدثني محمد بن جعفر عن عبدالله بن عبدالرحمن انه سمع انس بن مالك
بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے کہا بیان کیا مجھے محمد بن جعفر نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا

يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام
انسؓ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر مثل ثرید کی فضیلت کے ہے تمام کھانوں پر

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو **الاطعمه** میں عمرو بن عونؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے **الفضائل** میں قعنبیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے **المناقب** میں علی بن حجرؒ سے اور امام نسائیؒ نے **الولیمه** میں اسحٰق بن ابراہیمؒ سے اور امام ابن ماجہؒ نے **الاطعمه** میں حرملۃ بن یحیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الثرید:...... اصل معنی ٹکڑے ٹکڑے کی ہوئی روٹی اور یہاں مراد وہ کھانا ہے جو گوشت وروٹی سے تیار کیا جائے۔

(۲۶۲) حدثنا محمد بن بشار ثنا عبدالوهاب بن عبدالمجيد ثنا ابن عون عن القاسم بن محمد
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالوہاب بن عبدالحمید نے کہا بیان کیا ہمیں ابن عونؒ نے قاسم بن محمد سے کہ
ان عائشة اشتكت فجاء ابن عباس فقال يا ام المؤمنين
تحقیق حضرت عائشہؓ بیمار ہوگئیں تو حضرت ابن عباسؓ (تیمارداری کے لئے) حاضر ہوئے پس کہا اے ام المؤمنین
تَقْدَمِيْنَ على فرط صدق على رسول الله ﷺ وعلى ابى بكر
تو دو پیش رو اپنے آگے رکھتی ہے یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ

﴿تحقیق وتشریح﴾

اس حدیث میں ابن عباسؓ کے قول سے فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ ام المؤمنینؓ کو خطاب کر کے فرمایا کہ تو دو پیش رو اپنے آگے رکھتی ہے یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ کے قطعی طور پر جنتی ہونے کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ آپؓ کے جنتی ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں یقیناً آپ جنتی ہیں۔

(۲۶۳) حدثنا محمد بن بشار ثنا غندر ثنا شعبة عن الحكم سمعت ابا وائل قال
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے حکم سے کہا کہ میں نے سنا کہ حضرت ابووائل نے فرمایا کہ
لما بعث علىّ عمارا والحسن الى الكوفة ليستنفرهم خطب عمار
علیؓ نے عمارؓ اور حسنؓ کو کوفہ کی طرف بھیجا تا کہ وہ (حضرت علیؓ) ان سے مدد طلب کریں تو عمارؓ نے خطبہ ارشاد فرمایا
فقال انى لاعلم انها زوجته فى الدنيا والأخرة
تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق میں یقیناً جانتا ہوں کہ حضرت عائشہؓ حضرت رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں

ایاھا	او	لتتبعونه	ابتلاکم	اللّٰہ	ولکن

لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارا امتحان لیا کہ تم ان (حضرت علیؓ) کی یا ان (حضرت عائشہؓ) کی اتباع کرتے ہو

﴿تحقیق وتشریح﴾

ولکن اللہ ابتلاکم:...... یہ جنگ جمل کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے جب حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ کی فوجیں بصرہ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے تھیں تو حضرت علیؓ نے کوفہ والوں سے امداد طلب کرنے کے لئے اپنے دو قاصد (حضرت عمارؓ، حضرت حسنؓ) کو کوفہ بھیجا، حضرت عمارؓ نے کوفہ پہنچ کر خطبہ ارشاد فرمایا، دوران خطبہ ارشاد فرمایا کہ اے کوفہ والو! آج تمہاری آزمائش کا دن ہے ایک طرف حضرت علیؓ ہیں اور دوسری طرف حضرت عائشہؓ ہیں جو دنیا وآخرت میں پیغمبر خدا حضرت محمد مصطفی ﷺ کی رفیقہ ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ تم ان دونوں میں سے کس کی مدد کرتے ہو۔

لتتبعونه:...... ضمیر حضرت علیؓ کی طرف راجع ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے مراد اس سے اطاعت امام میں حکم شرعی کا اتباع ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ حضرت علیؓ امام وخلیفہ ہیں اور امام کی اطاعت واجب ہے لہٰذا امام یعنی حضرت علیؓ کی اطاعت اللہ پاک کی اطاعت ہے، اے کوفہ والو! آج تمہارا امتحان ہے کہ امام وقت کی اطاعت کرتے ہو یا زوجہ رسول ﷺ حضرت عائشہؓ کی اطاعت کرتے ہو۔ حضرت عمارؓ کی تقریر وخطبہ کا مقصد کوفہ والوں کو حضرت علیؓ کی اعانت کے لئے ابھارنا تھا۔

سوال:...... کوفہ والوں نے حضرت علیؓ کی اعانت کی یا نہیں؟

جواب:...... چند گروہ حضرت علیؓ کی اعانت کے لئے نکلے۔

سوال:...... قرآن مجید[1] میں ہے وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ کہ ازواج مطہرات کو گھر رہنے کا حکم دیا گیا تو پھر حضرت عائشہؓ مدینہ منورہ چھوڑ کر بصرہ (عراق) کیوں تشریف لے گئیں اور پھر ایک جماعت کی سرپرستی بھی کرتی رہیں یہ تو آیت پاک کے خلاف ہے؟

جواب:...... آیت مبارکہ میں بغیر ضرورت کے باہر نکلنے سے منع کیا گیا ہے، حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ آیت کی تاویل کرتے تھے اور یہ حضرات اصلاح بین الناس کے لئے بصرہ گئے تھے۔[2]

(۲۶۴) حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشة
ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے
انها استعارت من اسماء قلادة فهلكت فارسل رسول الله ﷺ ناسا من اصحابه في طلبها
کہ انہوں نے حضرت اسماء سے ہار مانگا وہ ہار گم ہوگیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا

[1] پارہ ۲۲ سورۃ احزاب آیت ۳۳ [2] عمدۃ القاری ص ۲۵۲ ج ۱۶

فادرکتھم الصلوٰۃ فصلوا بغیر وضوئہ فلما اتوا النبی ﷺ شکوا ذلک الیہ
پھر نماز کا وقت آ پہنچا انہوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی جب نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کو اس کی شکایت کی
فنزلت آیۃ التیمم قال اسید بن حضیر جزاک اللہ خیرا فواللہ ما نزل بک امر قط
تو آیت تیمم نازل ہوئی حضرت اسید بن حضیر نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزا خیر عطا فرمائے بخدا آپ کو کبھی کوئی معاملہ پیش نہیں آیا
الا جعل اللہ لک منہ مخرجا وجعل للمسلمین فیہ برکۃ
مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیا اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی

﴿تحقیق وتشریح﴾

اسماء:...... حضرت عائشہؓ کی بہن، حضرت زبیر بن عوامؓ کی بیوی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔

قلادۃ:...... ہار (جو گلے میں پہنا جاتا ہے)

فھلکت:...... ای ضاعت (یعنی وہ ہار گم ہو گیا)

اسید بن حضیرؓ:...... ہمزہ اور حاء کے ضمہ کے ساتھ ہے آپ مشہور انصاری صحابی ہیں۔[1]

(۲۶۵) حدثنا عبید بن اسمٰعیل ثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ ان رسول اللہ
بیان کیا ہمیں عبید بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہمیں ابو اسامہ نے ہشام سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ
لما کان فی مرضہ جعل یدور فی نسائہ ویقول این انا غدا این انا غدا
جب اپنی بیماری میں اپنی ازواج مطہراتؓ کے (گھروں) میں گھومتے تھے اور فرماتے تھے کہ کل میں کہاں ہوں گا کل میں کہاں ہوں گا
حرصاً علی بیت عائشۃ قالت عائشۃ فلما کان یومی سکن
حضرت عائشہؓ کے گھر کی خواہش فرماتے ہوئے حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب میرا دن آ گیا تو آپ ﷺ نے وہیں رہائش اختیار کی

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث بظاہر مرسل ہے لیکن درحقیقت موصول ہے۔

فی مرضہ:...... اس بیماری میں جس میں آپ کا وصال ہوا۔

سکن: سوال:...... سکن سے کیا مراد ہے؟

جواب:...... یہاں سکن سے مراد یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اطمینان محسوس فرمایا اور دیگر ازواج مطہرات کی اجازت سے حضرت عائشہؓ کے حجرے میں ہی عارضی رہائش پذیر ہو گئے اور ایک ہفتہ تک حضرت عائشہؓ تیمارداری کرتی رہیں اور ایک ہفتہ بعد اسی حجرہ مبارک میں دائمی سکون فرمایا۔

---

[1] [illegible] عمدۃ القاری ص ۲۵۲ ج ۱۶

فائدہ:......سکن کے تین معنی بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) حضور ﷺ جو یہ سوال کرتے تھے این انا غداً این انا غداً حضرت عائشہؓ کے حجرے میں پہنچ کر حضور ﷺ نے اطمینان محسوس کیا اور یہ سوال چھوڑ دیا۔

(۲) ازواج مطہرات نے جب اجازت دے دی تو وہیں سکونت اختیار کر لی۔

(۳) اسی حجرہ مبارکہ میں وفات پائی۔ علامہ ابن حجرؒ نے اس معنی کو غلط قرار دیا ہے اور فرمایا کہ اس سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسی دن وفات پائی حالانکہ آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ایک ہفتہ تک مقیم رہے۔

(۲۶۶) حدثنا عبدالله بن عبدالوهاب ثنا حماد لنا هشام عن ابيه قال كان الناس
بیان کیا ہمیں عبداللہ بن عبدالوہاب نے کہا بیان کیا ہمیں حماد نے کہا بیان کیا ہمیں ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ
يتحرون بهداياهم يوم عائشة قالت عائشة فاجتمع صواحبي الى ام سلمة
اپنے ہدایا پیش کرنے کے لئے عائشہؓ کی باری کا ارادہ کرتے تھے عائشہؓ نے فرمایا کہ میری سوکنیں حضرت ام سلمہؓ کے ہاں جمع ہوئیں
فقلن يا ام سلمة والله ان الناس يتحرون بهدايا هم يوم عائشة وانّا نريد الخير
تو انہوں نے کہا کہ اے ام سلمہ اللہ کی قسم بے شک لوگ اپنے ہدایا کے لئے یوم عائشہؓ کا انتخاب کرتے ہیں اور بے شک ہم بھی خیر چاہتی ہیں
كما تريده عائشة فمُري رسول الله ﷺ ان يامر الناس
جیسا کہ اس کو حضرت عائشہؓ چاہتی ہیں تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دیں کہ وہ صحابہ کرامؓ کو حکم فرما دیں کہ
ان يهدوا اليه حيثما كان اوحيث مادار قالت فذكرت ذلک ام سلمة للنبي ﷺ
وہ ان کو ہدیہ پیش کریں جہاں بھی وہ ہوں یا حیث ما دار کا جملہ فرمایا تو حضرت ام سلمہؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے عرض کی
قالت فاعرَضَ عني فلما عاد اِلَيّ ذكرت له ذاک
انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے اعراض فرمایا (توجہ نہ کی) تو جب دوبارہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (پھر) ذکر کیا
فاعرَضَ عني فلما كان في الثالثة ذكرت له فقال
تو انہوں نے مجھ سے اعراض فرمایا تو جب تیسری مرتبہ میرے ہاں تشریف لائے میں نے (پھر) ذکر کیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ
ياام سلمة لاتؤذيني في عائشة فانه والله مانزل علي الوحي وانا في لحاف امرأة منكن غيرها
اے ام سلمہ تو مجھے عائشہؓ کے بارے میں تکلیف نہ پہنچا تحقیق شان یہ ہے کہ اللہ مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی تم ازواج میں سے کسی زوجہ کے بستر میں سوائے اس کے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وانا في لحاف امرأة منكن غيرها:...... حضرت عائشہؓ کا وحی کے لئے اختصاص کا سبب کپڑوں کی صفائی میں انتہائی مبالغہ ہے یا باپ کے مرتبے کی وجہ سے ہے۔

فائدہ...... حضرت خدیجہؓ چونکہ پہلے ہی فوت ہو چکیں تھیں اس لئے وہ منکن کے خطاب میں شامل ہی نہیں ہوئیں۔

﴿۶۱﴾

باب مناقب الانصار

یہ باب انصار کے مناقب کے بیان میں ہے

انصار اسلامی نام ہے۔ حضور ﷺ نے اوس اور خزرج اور ان کے حلیفوں کا یہ نام رکھا۔ اور انصار، ناصر کی جمع ہے جیسے صاحب اور اصحاب، دوسرا قول یہ ہے کہ نصیر کی جمع ہے جیسے شریف اور اشراف۔

اوس:...... اوس بن حارثہ کی طرف منسوب ہے۔

خزرج:...... خزرج بن حارثہ کی طرف منسوب ہے اوس اور خزرج دونوں قیلہ بنت ارقم بن عمر بن جفنہ کے بیٹے ہیں۔

والذین تبوءوا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم
اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہیں اس گھر میں اور ایمان میں، ان سے پہلے وہ محبت کرتے ہیں ان سے جو وطن چھوڑ کر آئے ہیں ان کے پاس
ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا . پارہ ۲۸ سورۃ حشر آیت ۹
اور نہیں پاتے اپنے دل میں تنگی اس چیز سے جو مہاجرین کو دی جائے

﴿تحقیق وتشریح﴾

تبوء والدار:...... علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ یہ اہل مدینہ ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کو ٹھکانہ دیا اور ہر طرح سے مدد کی۔

سوال:......تبوءوا الدار تو واضح ہے، والایمان کیسے ہوا؟

جواب:...... اس کے مناسب فعل محذوف ہے۔ تقدیری عبارت تبوءوا الدار واعتقدوا الایمان۔

(۲۶۷) حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل قال حدثنی مھدی بن میمون قال حدثنا غیلان بن جریر قال قلت لانس
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا کہ بیان کیا مجھے مہدی بن میمون نے کہا ہمیں غیلان بن جریرؒ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے عرض کیا
ارأیت اسم الانصار کنتم تُسَمُّوْنَ بہ ام سَمّٰکم اللہ قال
کہ آپ انصار کے نام کے متعلق مجھے خبر دیجئے کہ یہ نام آپ نے خود رکھا تھا یا اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کا نام (انصار) رکھا۔ انہوں نے فرمایا
بل سمانا اللہ کنا ندخل علیٰ انس فَیُحَدِّثُنَا بمناقب الانصار ومشاھدھم
بلکہ ہمارا نام اللہ تبارک وتعالیٰ نے رکھا ہم انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہ ہمارے سامنے مناقب انصار اور ان کے کارنامے بیان فرماتے تھے
ویقبل عَلَیَّ او علی رجل من الازد فیقول فعل قومک یوم کذا وکذا , کذا وکذا
اور وہ (حضرت انسؓ) میری طرف یا فرمایا قبیلہ ازد کے آدمی کی طرف توجہ فرماتے تو کہتے کہ آپ کی قوم نے فلاں دن ایسے کیا اور ایسے کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ مغازی میں باب آخر ایام الجاھلیۃ میں لائے ہیں، اور امام نسائیؒ نے کتاب التفسیر میں اسحق بن ابراہیم سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

بل سمّانا:...... اللہ پاک نے ہمارا نام انصار رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے والسّٰبقون الاوّلون من المھٰجرین والانصار[1]

کنا ندخل علی انسؓ:...... ہم حضرت انسؓ کے پاس بصرہ شہر میں داخل ہوتے یعنی جاتے تھے۔

اورجل من الازد:...... شک راوی ہے کہ حضرت انسؓ میری طرف متوجہ ہوتے یا ازد قبیلہ کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوتے۔ظاہر یہ ہے کہ رجل سے مراد خود غیلان ہی ہیں کیونکہ وہ ازد قبیلہ کے تھے۔

فعل قومک یوم کذا: سوال:...... قوم نے کون سا عمل کیا جس کے متعلق حضرت انسؓ فرمارہے ہیں و فعل قومک یوم کذ او کذا کذا و کذا۔

جواب:...... علامہ عینیؒ لکھتے ہیں فعل قومک کذا ای یحکي ما کان من مآثرھم في المغازی ونصر الاسلام[2] مطلب یہ ہے کہ انصار کے جہاد میں کارنامے اور اسلام کی مدد کیلئے جو انہوں نے کوشش کی اس کو بیان کرتے تھے۔

(۴۶۸) حدثني عبید بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو اسامۃ عن ھشام عن ابیہ عن عائشۃ قالت
بیان کیا مجھے عبید بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہمیں ابو اسامہ نے ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ
کان یوم بعاث یوما قدّمہ اللہ لرسولہ ﷺ فقدم رسول اللہ ﷺ
یوم بعاث ایسا دن تھا کہ پہلے لائے اللہ تعالیٰ اسکو اپنے حضرت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے تو (جب) رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی
وقد افترق ملأھم وقتلت سرواتھم وجرجوا
اس حال میں کہ ان کی جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی اور ان کے سردار قتل کیے گئے اور پریشانی اور اضطراب میں ڈالے گئے
فقدّمہ اللہ لرسولہ في دخولھم في الاسلام
تو اللہ تعالیٰ نے اس (واقعہ) کو اپنے رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مقدم فرمادیا ان کے دین اسلام میں داخل ہونے کے لئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یوم بعاث:...... یہ اوس اور خزرج کی لڑائی کا دن ہے۔بعاث،اوس کے قلعہ کا نام ہے اس کے پاس لڑائی ہوئی اس وجہ سے اسے جنگ بعاث کہا گیا۔یہ لڑائی ایک سو بیس سال تک جاری رہی یہاں تک کہ اسلام کی وجہ سے ان دونوں قبیلوں کی آپس میں محبت ہوگئی۔یعنی اللہ پاک نے ان کے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا۔

---

[1] پارہ ۱۱ سورۃ توبہ آیت ۱۰۰ [2] عمدۃ القاری ص۲۵۲ ج۱۶

قتلت سرواتهم:...... مراد اشراف ہیں۔ ان کے سردار قتل کردیے گئے۔

جرجوا:...... بمعنی اضطراب وقلق۔ بعض کے نزدیک یہ حوج سے ہے بمعنی سینہ کی تنگی۔ بعض کے نزدیک خروج سے ہے خرجوا بمعنی اپنے گھروں سے نکل گئے۔ اوس اور خزرج کی لڑائی کی تفصیل کے لئے عمدۃ القاری ملاحظہ فرمائیں۔ [1]

(۲۶۹) حدثنا ابوالولید قال حدثنا شعبة عن ابی التیاح قال سمعت انسا یقول
بیان کیا ہمیں ابوولید نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے ابوالتیاح سے ابوالتیاح نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے سنا
قالت الانصار یوم فتح مکة واعطی قریشا واللہ ان ھذا لھو العجب ان سیوفنا تقطر من دماء قریش
کہ فتح مکہ والے دن انصار نے کہا اور قریش کو عطا کیا آپ نے اللہ کی قسم تحقیق یہ (واقعہ) عجیب ہے حالانکہ تحقیق ہماری تلواریں خون قریش سے قطرے گرا رہی ہیں
وغنائمنا ترد علیھم فبلغ النبی ﷺ فدعا الانصار فقال
اور ہماری غنیمتیں انہیں لوٹائی جارہی ہیں تو یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو انہوں نے انصار کو بلایا تو آپ نے فرمایا کہ
ما الذی بلغنی عنکم وکانوا لایکذبون فقالوا ھوالذی بلغک
مجھے آپ لوگوں کی طرف سے کیا بات پہنچی ہے؟ اور وہ (انصار) جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ تو انہوں نے عرض کیا وہی بات جو آپ ﷺ کو پہنچی تھی
قال اولا ترضون ان یرجع الناس بالغنائم الی بیوتھم
آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ لوگ غنائم کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹیں
وترجعون برسول اللہ ﷺ الی بیوتکم لو سلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار او شعبھم
اور تم رسول اللہ کے ساتھ اپنے گھروں کو لوٹو اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے البتہ میں بھی انصار کی وادی یا ان کی گھاٹی میں چلوں گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو مغازی میں بھی لائے ہیں، اور امام مسلمؒ نے الزکوٰۃ میں محمد بن ولیدؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یوم فتح مکة:...... فتح مکہ والے سال اور آنحضرت ﷺ نے ۸ھ کو مکہ فتح کیا۔

وغنائمنا ترد علیھم:...... اور ہمارے غنائم مکہ والوں میں تقسیم کئے جارہے ہیں، اور مراد اس سے حنین کے غنائم ہیں اور یہ فتح مکہ سے دو ماہ بعد کا واقعہ ہے۔ [2]

ان سیوفنا تقطر من دماء قریش:...... بے شک ہماری تلواریں قریش کے خون سے آلودہ ہیں اور خون کے قطرے گرا رہی ہیں، مراد اس سے یہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ لڑائیاں کرتے رہے۔

شعبا:...... (بکسر الشین وسکون العین) پہاڑی راستہ۔ اس کی جمع شعاب آتی ہے۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۵ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۵۵ ج ۱۶

ما الذي بلغني عنكم:...... حضور ﷺ کو جو بات پہنچی انہوں نے اس کے بارے میں کہا کہ صحیح ہے لیکن ہمارے فقہاء اور رؤساء نے نہیں کہی بلکہ نوعمر جوانوں نے کہی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند نہیں کہ لوگ غنیمتیں لے جائیں اور تم مجھے لے جاؤ، اگر انصار ایک وادی میں چلیں تو میں بھی انصار کی وادی میں چلوں گا۔

﴿۶۲﴾
باب قول النبي ﷺ لو لا الهجرة لكنت من الانصار
حضرت نبی اکرم ﷺ کا فرمان کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں بھی انصار میں سے ہوتا

قاله	عبدالله	بن	زيدٌ	عن	النبي ﷺ
اس کو عبد الله بن زیدؓ نے				حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا	

اس حدیث سے مقصود نصرت پر ابھارنا ہے۔

قاله عبدالله بن زيد الخ:...... عبداللہ بن زید بن عاصم بن کعب ابو محمد انصاری مازنیؓ مراد ہیں۔ یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے مغازی، باب غزوة الطائف میں موسیٰ بن اسماعیلؒ سے موصولاً ذکر کیا ہے۔

(۲۷۰) حدثني محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن محمد بن زياد
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے محمد بن زیاد سے
عن ابي هريرة عن النبي ﷺ او قال ابو القاسم ﷺ لو ان الانصار سلكوا واديا او شعبا
وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے یا (فرمایا) ابو قاسم ﷺ نے فرمایا اگر تحقیق انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلیں گے
لسلكت في وادي الانصار ولو لا الهجرة لكنت امرأ من الانصار فقال ابوهريرة
تو ضرور میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا سو ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ
ما ظلم بأبي وامي آوَوْهُ ونصروه اوكلمة اخرى
آنحضرت نے مبالغہ نہیں فرمایا میرے والدین آپ ﷺ پر قربان ہوں انہوں نے ان کو ٹھکانا دیا اور مدد کی یا دوسرا کلمہ فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے

﴿تحقيق وتشريح﴾

امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن بشارؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

لو لا الهجرة:...... یہ ایک حدیث کا حصہ ہے جو کہ غزوۂ حنین کے بیان میں مذکور ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ہجرت کی فضیلت اور شرافت نہ ہوتی تو میں اپنے آپ کی نسبت انصار کی طرف کر لیتا۔

ماظلم بابی وامی:...... حضور علیہ السلام نے یہ بات مبالغہ کر کے نہیں کہی بلکہ انصار اسی کے قابل تھے۔

کلمۃ اخری:...... اروہ و نصروہ کے ساتھ وواسوہ بالمال کا جملہ ملا دیا، اس سے صحابہؓ کے ساتھ جو مواسات اختیار کی وہی مراد ہے۔

﴿۶۳﴾
باب اخاء النبی ﷺ بین المہاجرین والانصار
یہ باب حضرت نبی اکرم ﷺ کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ کروانے کے بیان میں ہے

(۲۷۱) حدثنا اسمٰعیل بن عبداللہ قال حدثنی ابراھیم بن سعد عن ابیہ عن جدہ قال

بیان کیا ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے کہا بیان کیا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا سے کہ انہوں نے فرمایا کہ

لما قدموا المدینۃ اخی رسول اللہ ﷺ بین عبدالرحمٰن وسعد بن الربیع

جب وہ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن اور سعد بن ربیع کے درمیان اخوت قائم فرمائی

فقال لعبدالرحمٰن انی اکثر الانصار مالا فاقسم مالی نصفین

تو انہوں نے عبدالرحمٰن کو کہا بے شک میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں تو میں اپنے مال کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں

ولی امرأتان فانظر اعجبھما الیک فسمھا لی اطلقھا

اور میری دو بیویاں ہیں تو آپ ان دونوں میں سے زیادہ پسندیدہ کو دیکھ لیں تو اس کی مجھے تعیین کر دیں میں اس کو طلاق دے دوں گا

فاذا انقضت عدتھا فتزوجھا قال بارک اللہ لک فی اھلک ومالک

تو جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں انہوں نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو اپنے مال اور اہل میں برکت عنایت فرمائیں

این سوقکم فدلوہ علی سوق بنی قینقاع فما انقلب الا ومعہ فضل من اقط وسمن

تمہارا بازار کدھر ہے تو انہوں نے بنو قینقاع بازار کا راستہ بتلا دیا۔ تو وہ واپس نہ آئے مگر ان کے ساتھ گھی اور پنیر کی زیادتی یعنی نفع تھا

ثم تابع الغدو ثم جاء یوما وبہ اثر صفرۃ

پھر ہر روز صبح کے وقت بازار کی طرف چلے جاتے۔ پھر ایک دن آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان پر زرد رنگ کا نشان تھا

فقال النبی ﷺ مھیم قال تزوجت قال کم سقت الیھا

تو حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کیا کہ میں نے نکاح کر لیا ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کا کتنا مہر ادا کیا

قال نواۃ من ذھب اووزن نواۃ شک ابراھیم

عرض کیا کہ ایک گٹھلی سونے کی یا ایک گٹھلی کے وزن کے برابر سونا شک کیا ابراہیم (راوی حدیث) نے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب البیوع، باب ماجاء فی قول اللہ تبارک وتعالیٰ فاذا قضیت الصلوٰۃ الآیۃ کے شروع میں گزر چکی ہے[1]

بنی قینقاع:...... یہ یہود کا ایک قبیلہ ہے اور یہ بازار انہیں کی طرف منسوب ہے۔

مھیم:...... ای ماھذا۔ یعنی خوشبو کا رنگ جو لگا ہوا تھا اس کے بارے میں سوال کیا۔ جواب میں کہا کہ میں نے نکاح کیا ہے۔ اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے تکلف ہونا ثابت ہوا۔

نواۃ من ذھب:...... نواۃ یہ پانچ درہم کی مقدار وزن ہے۔

او وزن نواۃ:...... ابراہیم بن سعدؒ کو شک ہوا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کونسا جملہ استعمال کیا ہے؟ وزن نواۃ کہا یا نواۃ من ذھب کہا ہے۔

(۲۷۲) حدثنا قتيبة قال حدثنا اسمٰعيل بن جعفر عن حميد عن انس
بیان کیا ہمیں قتیبہ نے کہا کہ بیان کیا ہمیں اسماعیل بن جعفر نے حمید سے وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں
انه قال قدم علينا عبدالرحمٰن بن عوف واخا رسول الله ﷺ بينه وبين سعد بن الربيع
انہوں نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ہمارے ہاں تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور حضرت سعدؓ کے درمیان اخوت قائم فرمادی
وكان كثير المال فقال سعد قد علمت الانصار انى من اكثرها مالا
اور وہ بہت مالدار تھے تو حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ تحقیق انصار کو یہ بات معلوم ہے کہ میں ان میں سے سب سے زیادہ مالدار ہوں
ساقسم مالى بينى وبينك شطرين ولى امرأتان فانظر اعجبهما اليک
عنقریب اپنا مال آپ اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کروں گا اور میری دو بیویاں ہیں تو ان میں جو آپ کو پسند آئے وہ دیکھ لیں
فاطلقها حتى اذا حلت تزوجتها فقال عبدالرحمٰن بارک الله لک فى اهلک
تو میں اس کو طلاق دے دوں گا حتی کہ وہ عدت سے فارغ ہو جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیتا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے فرمایا بارک اللہ فی اھلک
فلم يرجع يومئذ حتى افضل شيئا من سمن واقط
تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بازار تشریف لے گئے تو اس وقت تک واپس نہ آئے جب تک کہ انہوں نے کچھ گھی اور پنیر نہ بچالیا یعنی نفع نہ کمالیا
فلم يلبث الا يسيرا حتى جاء رسول الله ﷺ وعليه وضر من صفرة
تو وہ نہ ٹھہرے مگر کچھ عرصہ حتی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اس حال میں کہ ان پر زرد رنگ کا اثر تھا

[1] بخاری شریف ص ۲۷۵ ج ۱

فقال له رسول الله ﷺ مهیم قال تزوجت امرأة من الانصار
تو ان کو حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا ہے
فقال ما سقت فیها قال وزن نواة من ذهب
تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کتنا مہر مقرر کیا آپؓ نے کہا گٹھلی کے وزن کے برابر سونا
او نواة من ذهب فقال اولم ولو بشاة
یا کہا گٹھلی سونے کی۔ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپ ولیمہ کریں اگر چہ ایک بکری ہو

﴿تحقیق وتشریح﴾

اولم ولو بشاة:...... ولیمہ کر اگر چہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ سنت ہے لیکن شاۃ (بکری) کی تعیین اس کے لئے ہے جو طاقت رکھے۔ لازمی طور پر بکری مراد نہیں ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے بعض ازواج پر دو مد جو اور بعض روایتوں میں ہے کہ کھجور اور ستو کا بھی ولیمہ کیا۔

لو:...... کلمہ "لو" کبھی تقلیل کے لئے آتا ہے اور کبھی تکثیر کے لئے آتا ہے ولو بشاة مالدار کے لئے تقلیل کے لئے ہے اور غریب کے لئے تکثیر کے لئے ہے۔ اس زمانے کے لحاظ سے بکری کا ولیمہ تکثیر پر محمول ہے۔ دوسری حدیث میں آتا ہے اتق النار ولو بشق تمرة یہاں پر کلمہ "لو" تقلیل کے لئے ہے۔

(۲۷۳) حدثنا الصلت بن محمد ابو همام قال سمعت المغيرة بن عبدالرحمن حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هريرةؓ
بیان کیا ہم کو صلت بن محمد ابو ہمام نے کہا کہ میں نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن کو سنا کہا ہمیں ابوالزناد نے اعرج سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے
قال قالت الانصار اقسم بيننا وبينهم النخل قال لا
انہوں نے فرمایا انصار صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ ﷺ ہمارے اور مہاجرین کے درمیان کھجور کے باغات تقسیم فرمادیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ایسا نہیں ہوگا
قال تكفونا المؤنة و تشركونا في الامر قالوا سمعنا واطعنا
انصار نے کہا کہ تم ہمیں مشقت سے کفایت کرو اور پھل میں تم ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ مہاجرین نے کہا ہمیں قبول ہے اور ہم اطاعت کریں گے

یہ حدیث مزارعت، باب اذا قال اکفنی مؤنة النخل میں گزر چکی ہے۔

﴿۶۴﴾

باب حب الانصار

انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت کا تذکرہ

انصار ان کا علم ہے اور ان کی اولادوں پر ان کے خلفاء پر ان کے موالی پر بھی اس کا اطلاق کیا گیا ہے اور

انصار کی مدد اور ایواء کفار عرب وعجم کی ان سے دشمنی کا سبب بنا اسی وجہ سے ان سے بغض اور دشمنی کرنے سے نبی علیہ السلام نے منع کیا اور محبت کرنے کی ترغیب دی۔

(۲۷۴) حدثنا حجاج بن منهال حدثنا شعبة قال اخبرني عدي بن ثابت قال سمعت البراء قال
بیان کیا ہمیں حجاج بن منہال نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا خبر دی مجھے عدی بن ثابت نے انہوں نے کہا میں نے براء سے سنا انہوں نے کہا
سمعت النبي عليه السلام او قال قال النبي عليه السلام الانصار لا يحبهم الا مؤمن
میں نے حضرت نبی اکرم علیہ السلام سے سنا، یا کہا کہ حضرت نبی اکرم علیہ السلام نے فرمایا کہ انصار صحابہ کرامؓ ان سے صرف مومن ہی محبت رکھتے ہیں
ولا يبغضهم الا منافق فمن احبهم احبه الله ومن ابغضهم ابغضه الله
اور ان سے صرف منافق ہی دشمنی رکھتے ہیں تو جو شخص انکو محبوب رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھیں گے اور جو ان سے بغض رکھے گا اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوں گے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ نے الایمان میں زہیر بن حربؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں محمد بن بشار سے اور امام نسائی نے المناقب میں محمد بن مثنیٰ سے اور امام ابن ماجہ نے السنۃ میں علی بن محمدؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اٰیۃ الایمان:...... آیت بمعنی علامت ہے یہ اس وجہ سے ہوئی کہ انہوں نے مدینہ منورہ کو حضور علیہ السلام اور صحابہؓ کے لئے مستقر بنایا اس وجہ سے ان سے محبت رکھنا کمالِ ایمان کی نشانی ہوگی۔ اسی لئے ان کا بغض علامت نفاق قرار دیا۔ علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ حب سے مراد تمام کی محبت ہے اور بغض سے مراد تمام کا بغض ہے۔ اس لئے کہ محبت اور بغض دین کی وجہ سے ہے اور اگر کسی نے بعض کے ساتھ بغض رکھا وہ اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ یہ بغض کسی ذاتی عناد کی وجہ سے ہوگا دین کی بناء پر نہیں ہوگا۔ اس لئے کمال نفاق نہیں پایا جائے گا۔[1]

(۲۷۵) حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا شعبة عن عبدالرحمن بن عبدالله بن جبر
بیان کیا ہم کو مسلم بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبر سے (وہ)
عن انس بن مالك عن النبي عليه السلام قال اية الايمان حب الانصار واية النفاق بغض الانصار
انس بن مالکؓ سے وہ نبی اکرم علیہ السلام سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان کی نشانی انصار صحابہ کرامؓ کی محبت ہے اور نفاق کی نشانی انصارؓ سے بغض ہے

یہ حدیث کتاب الایمان، باب علامۃ الایمان حب الانصار میں گزر چکی ہے۔[2]

لا یحبھم الا مؤمن:...... مؤمنین میں ان کی محبت کا حصر علامت ہوگی ایمان کی۔ ایسے ہی ان کا بغض علامت ہوگی منافقین کی۔

---

[1] فتح الباری ص ۱۴۲ ج ۷ [2] الخیر الساری ص ۲۲۱ ج ۱

﴿٦٥﴾

باب قول النبی ﷺ للانصار انتم احب الناس الی

حضرت نبی اکرم ﷺ کا فرمان انصار صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہ تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو

(۲۷۶) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث قال حدثنا عبدالعزیز عن انس

بیان کیا ہمیں ابومعمر نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالعزیز نے وہ انسؓ سے کہ

قال رای النبی ﷺ النساء والصبیان مقبلین

انسؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی طرف منہ کر کے حاضر خدمت ہو رہے ہیں

قال حسبت انه قال من عرس فقام النبی ﷺ مُمْثِلاً فقال

(راوی نے) کہا کہ میرا خیال ہے کہ وہ شادی کی محفل سے آئے تھے تو حضرت رسول اللہ ﷺ سیدھے کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ

اللهم انتم من احب الناس الیّ قالها ثلاث مرار

اے اللہ (میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کیونکہ) تم میرے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہو یہ تین مرتبہ فرمایا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مُمْثِلاً:...... منتصباً (کھڑے ہو گئے) یعنی تصویر بن کر کھڑے ہو گئے کہ بالکل حرکت نہیں کی۔

عرس:...... طعام الولیمة، مذکر و مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے۔

اللهم انتم من احب الناس الیّ : سوال:...... اس کا تعارض ہے اس حدیث سے جس میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا انت احب الناس الی؟

جواب:...... انصار کا احب الناس ہونا مجموعہ کے لحاظ سے ہے علی الانفراد نہیں لہذا اشکال وارد نہیں ہوگا۔

(۲۷۷) حدثنا یعقوب بن ابراهیم بن کثیر قال حدثنا بهز بن اسد قال حدثنا شعبة قال اخبرنی هشام بن زید

بیان کیا ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن کثیر نے کہا بیان کیا ہمیں بہز بن اسد نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا خبر دی مجھے ہشام بن زید نے

قال سمعت انس بن مالک قال جاءت امرأة من الانصار الی رسول الله ﷺ ومعها صبی لها

کہا میں نے انسؓ سے سنا کہ فرمایا انہوں نے ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا

فکلمها رسول الله ﷺ فقال والذی نفسی بیده انکم احب الناس الیّ مرتین

تو اس عورت سے رسول اللہ ﷺ نے کلام فرمایا تو فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تحقیق تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو یہ جملہ دو مرتبہ فرمایا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ کتاب النکاح میں بندارؒ سے اور الندور میں اسحٰق سے لائے ہیں، امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابی موسیٰ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں ابی کریب سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

﴿۶۶﴾

باب اتباع الانصار

یہ باب ہے اتباع انصار کے بیان میں

(۲۷۸) حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن عمرو سمعت ابا حمزة عن زید بن ارقم
بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے انہوں نے عمرو سے کہا سنا میں نے ابوحمزہ کو وہ زید بن ارقمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ
قالت الانصار یا رسول اللہ لکل نبی اتباع وانا قد اتبعناک فادع اللہ
انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور بے شک ہم نے آپ ﷺ کی اتباع کی ہے تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں
ان یجعل اتباعنا منک فدعا به
وہ ہمارے اتباع کو آپ ﷺ (کے طریقے والوں) میں سے فرما دیں تو آنحضرت ﷺ نے اس کی دعا فرما دی
فنمیت ذلک الی ابن ابی لیلی قال قد زعم ذاک زید
تو میں نے یہ (بات) ابن ابی لیلی سے کی تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق اس کا قول کیا زید نے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ان یجعل اتباعنا منک:...... دعا فرمادیں کہ ہمارے اتباع بھی آپ ﷺ کے طریقہ پر ہوں پس میں نے اس کو ابن ابی لیلیٰ کی طرف منسوب کیا۔ اس قول کا قائل عمرو بن مرہ ہے۔

اتباع:...... تبع کی جمع ہے اس سے مراد حلفاء اور موالی ہیں کیونکہ وہ انصار کے اتباع ہیں انصار نہیں ہیں۔[1]

فدعا به:...... آنحضرت ﷺ نے سائل کے سوال کے مطابق دعا کی۔

فنمیت:...... ای رفعته ونقلته۔

ابن ابی لیلی:...... عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ مراد ہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۸ ج ۱۶

(۲۷۹) حدثنا ادم قال حدثنا شعبة حدثنا عمرو بن مرة قال سمعت ابا حمزة رجلا من الانصار قال

بیان کیا ہمیں ادم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے ابا حمزہ کو سنا جو کہ انصار کے ایک مرد ہیں کہا انہوں نے کہ

قالت الانصار ان لکل قوم اتباعا وانا قد اتبعناک فادع الله ان یجعل اتباعنا منا

کہا انصار نے کہ ہر قوم کے لئے تابعین ہوتے ہیں اور بے شک ہم نے آپ کی اتباع کی پس دعا کیجئے اللہ پاک ہم میں سے ہمارے اتباع بنادے

قال النبی ﷺ اللھم اجعل اتباعھم منھم قال عمرو فذکرته لابن ابی لیلی

نبی پاک ﷺ نے فرمایا اے اللہ! ان کے تابعین ان سے بنادے، عمرو بن مرہ نے کہا میں نے یہ بات ابن ابی لیلیٰ کو ذکر کی

قال قد زعم ذاک زید قال شعبة اظنه زید بن ارقم

اس نے کہا تحقیق اس کا گمان کیا زید نے، شعبہ نے کہا میرا خیال ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقمؓ ہیں

رجلا من الانصار:...... اباحمزہ کا بیان یا بدل ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

قال قد ذعم ذلک زید:...... ابن ابی لیلیٰ نے کہا کہ زید نے یہی کہا ہے اور شعبہ کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ زید سے مراد زید بن ارقمؓ ہیں اور اس سے مقصود سند کا اتصال بیان کرنا ہے۔

﴿٦٧﴾

﴿باب فضل دور الانصار﴾

انصاری قبیلوں کی فضیلت کا بیان

دور جمع دار کی ہے بمعنی رہائشی گھر۔ یہاں اس سے قبائل مراد ہیں جہاں کوئی قبیلہ رہتا ہے اس کو دار کہتے ہیں اس کے ٹھہرنے والوں کو بھی مجازاً دار سے تعبیر کردیتے ہیں۔ دار کا حقیقی معنی گھر ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ھل ترک لنا عقیل من دار۔ دار سے مراد منزل اور گھر ہے قبیلہ نہیں۔

(۲۸۰) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالک

بیان کیا مجھے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا کہ میں نے قتادہ سے سنا وہ انس بن مالکؓ سے

عن ابی اسید قال قال النبی ﷺ خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشھل ثم بنو الحارث بن الخزرج

اور وہ ابو اسید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انصار کے قبیلوں میں سے سب سے افضل قبیلہ بنو نجار پھر بنو عبد الاشہل ہے پھر بنو حارث بن خزرج

ثم بنو ساعدة وفی کل دورالانصار خیر فقال سعد ما اری النبی ﷺ

پھر بنو ساعدہ ہے اور انصاری قبائل میں خیر ہے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں حضرت نبی اکرم ﷺ کو

الا	قد	فضل	علینا	فقیل	قد	فضلکم	علی	کثیر

مگر تحقیق انہوں نے ہم پر فضیلت دی ہے تو کہا گیا کہ بیشک آنحضرت ﷺ نے تمہیں بہت سے قبائل پر فضیلت دی ہے

وقال عبدالصمد حدثنا شعبة حدثنا قتادة سمعت انسا قال ابو اسید عن النبی ﷺ بهذا وقال سعد بن عبادة

اور کہا عبدالصمد نے بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں قتادہ نے کہ میں نے انس کو سنا کہ روایت کیا ابو اسیدؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہ اور کہا سعد بن عبادہ

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ابو اسید:...... نام مالک بن ربیعہ ساعدی ہے۔

امام بخاریؒ **مناقب** میں بھی اس حدیث کو لائے ہیں، امام مسلمؒ نے **فضائل** میں، امام ترمذی نے **مناقب** میں اور امام نسائیؒ نے بھی **مناقب** میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

خیر دُور الانصار بنو النجار:...... بنونجار سے مراد خزرج ہیں اور انصار کے قبائل میں سے خیر قبیلہ نجاریہ ہے۔ بنو نجار ای دار بنی نجار ۔سبقت کا سبب یا تو سبقت الی الاسلام ہے یا سبقت اعلاء کلمۃ اللہ کی مساعی کی وجہ سے ہے یہاں قبائل میں خیریت مجموعہ کے لحاظ سے ہے ورنہ بنو ساعدہ کے بعض افراد بنونجار سے ترجیح پاتے ہیں۔

سوال:...... بعض روایات میں بنونجار کی تقدیم ہے اور بعض میں بنوعبدالاشہل کی؟

جواب:...... حضرت انسؓ کی روایت بنونجار کی تقدیم میں کوئی اختلاف نہیں رکھتی۔ بنونجار حضور ﷺ کے ماموں ہیں عبدالمطلب کی والدہ انہیں میں سے ہیں جب مدینہ منورہ آئے ہیں تو انہی کے پاس اُترے ان کو دوسروں پر زیادتی حاصل ہے۔ حضرت انسؓ بھی انہی میں سے ہیں اس لئے انہوں نے ان کے فضائل یاد کرنے میں توجہ دی۔

فی کل دُور الانصار خیر:...... خیر اسم تفضیل کے معنی سے خالی کیا گیا ہے، مطلب یہ ہے کہ سب کو فضیلت حاصل ہے۔

فقال سعدؓ:...... حضرت سعد بن عبادہؓ کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضور ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی تو انہیں کہا گیا کہ تمہیں بھی تو بہت ساروں پر فضیلت دی ہے۔ جن کا یہاں ذکر نہیں ہے تفصیلی روایات میں ان کا ذکر بھی موجود ہے۔

سوال:...... پہلی اور آخری حدیث بتلاتی ہے کہ قبائل انصار میں تعارض ہے اور درمیان والی حدیث بتلاتی ہے کہ ان میں تساوی ہے؟

جواب:...... کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ تساوی نفسِ وجو فضیلت میں ہے اور تفاوت درجات میں ہے۔

ماأری:...... بفتح الهمزہ وبضمها اگر ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ ہوتو پھر یہ الرؤیۃ سے ہوگا اور اگر ہمزہ کے ضمہ کے ساتھ ہوتو پھر بمعنی الظن (گمان) ہوگا۔

وقال عبدالصمد:...... عبدالصمد بن سعید الثوری المصری مراد ہیں اور یہ تعلیق ہے۔ سعد بن عبادہؓ کے مناقب میں اسحٰق عن عبدالصمد کی سند سے اس کو موصولاً لائے ہیں۔

بھذا:...... مشارالیہ کا مصداق الحدیث ہے، ای بھذا الحدیث۔

وقال سعد بن عبادۃ:...... یہاں سے یہ بتلا رہے ہیں کہ سعد سے مراد کوئی اور سعد نہیں بلکہ سعد بن عبادہ ہی ہیں۔

(۲۸۱) حدثنا سعد بن حفص قال حدثنا شيبان عن يحيى قال ابو سلمة اخبرني ابو اسيد
بیان کیا ہمیں سعد بن حفص نے کہا بیان کیا ہمیں شیبان نے وہ یحییٰ سے کہا ابوسلمہ نے کہ مجھے حضرت ابواُسیدؓ نے خبر دی
انه سمع النبي ﷺ يقول خير الانصار او قال خير دور الانصار بنو النجار وبنو عبدالاشهل وبنوا لحارث وبنو ساعدة
انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خیر الانصار یا خیر دُور الانصار فرمایا قبیلہ بنونجار اور بنوعبدالاشہل اور بنو حارث اور بنوساعدہ ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

سعد بن حفص:...... مراد سعد بن حفص طلحی کوفی ہیں۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں ابی قبیصہؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں عمرو بن علیؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

(۲۸۲) حدثنا خالد بن مخلد قال حدثنا سليمن قال حدثني عمرو بن يحيى عن عباس بن سهل
بیان کیا ہم کو خالد بن مخلد نے کہا بیان کیا ہمیں سلیمان نے کہا بیان کیا مجھے عمرو بن یحییٰ نے عباس بن سہل سے
عن ابي حميد عن النبي ﷺ قال ان خير دور الانصار دار بني النجار ثم عبدالاشهل
وہ ابوحُمیدؓ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ بے شک قبائل انصار میں سے بہتر قبیلہ بنونجار پھر عبدالاشہل
ثم دار بني الحارث ثم بني ساعدة وفي كل دور الانصار خير فلحقنا سعد بن عبادة فقال ابو اسيد
پھر قبیلہ بنوحارث پھر بنوساعدہ ہیں اور انصار کے سب قبائل میں خیر ہے پھر ہمیں سعد بن عبادہؓ ملے تو ابواُسیدؓ نے کہا کہ
الم تر ان نبي الله خيّر الانصار فجعلنا اخيرًا
کیا آپ نہیں دیکھتے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے نبی اکرم ﷺ نے انصار کی فضیلت بیان فرمائی تو ہمیں انہوں نے سب سے آخر میں رکھا
فادرک سعد النبي ﷺ فقال يا رسول الله خُيّرَ دور الانصار
تو حضرت سعد بن عبادہؓ نبی اکرم ﷺ کے ہاں حاضر ہوئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) قبائل انصار کی فضیلت بیان کی گئی

[1] عمدۃ القاری ص ۲۵۸ ج ۱۶

فجعلنا	اخرا	فقال	اولیس	بحسبکم	ان	تکونوا	من	الخیار
اور ہمیں آخر میں رکھا گیا تو		آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ تم پسندیدہ قبائل میں سے ہو						

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

ابوحمید:...... ساعدی مدنی انصاری مراد ہیں۔

اور یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ باب خرص التمر میں گزر چکی ہے۔[1]

فلحقنا:...... جمع متکلم ماضی معروف ہے، قائل ابوحمید ساعدی ہیں۔ سعد بن عبادہ فلحقنا کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور اگر فلحقنا ماضی واحد مذکر کا صیغہ مانا جائے تو نا ضمیر مفعول ہوگی اور سعد بن عبادہ مرفوع ہوگا جو کہ لحق کا فاعل ہوگا۔[2]

﴿۶۸﴾

باب قول النبی ﷺ للانصار اصبروا حتی تلقونی علی الحوض

یہ باب ہے نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے بیان میں جو انہوں نے انصار کو فرمایا کہ تم صبر کرو حتی کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو

قاله	عبدالله	بن	زید	عن	النبی ﷺ
یہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے				حضرت نبی اکرم ﷺ سے	روایت کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

حتی تلقونی علی الحوض:...... اس میں بشارت ہے جنتی ہونے کی۔ صاحب رحمت ہونے کی اور حوض کوثر پر پہنچنے کی۔

قاله عبدالله بن زید:......سوال:...... ضمیر کا مرجع کیا ہے؟

جواب:...... ترجمۃ الباب والی عبارت (حدیث) ہے اور یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے غزوہ حنین میں اس حدیث کو مکمل طور پر بیان کیا ہے جو مغازی میں آرہی ہے۔

(۲۸۳) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة قال سمعت قتادة عن انس بن مالک
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ حضرت انسؓ بن مالک سے

---

[1] بخاری شریف ص۲۰۰ ج۱ [2] عمدۃ القاری ص۲۶۲ ج۱۶

عن اسيد بن حضير ان رجلا من الانصار قال يا رسول الله الا تستعملني
وہ اُسید بن حضیرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک انصار میں سے کسی آدمی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں فرماتے
كما استعملت فلانا قال ستلقون بعدي اثرة فاصبروا حتى تلقوني على الحوض
جیسا کہ آپ نے فلاں کو عامل مقرر فرمایا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے اوپر ترجیح کو دیکھو گے تو تم صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے حوضِ کوثر پر ملاقات کرو

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ نے کتاب الفتن میں محمد بن عرعرہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے، امام مسلمؒ نے المغازی میں ابوموسیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے الفتن میں محمود بن غیلانؒ سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن عبدالاعلیٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

الا تستعملني كما استعملت فلانا:...... کیا آپ مجھے عامل مقرر نہیں کرتے جیسا کہ آپ نے فلاں کو عامل مقرر کیا ہے۔ یعنی حضور ﷺ سے ترجیح کا سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں کسی کو ترجیح نہیں دیتا بلکہ میرے بعد تم پر ترجیح دی جائے گی پس تم صبر کرنا یہاں تک کہ مجھے حوض پر مل لو۔ یعنی حضور ﷺ نے صبر کی تلقین کی۔

ستلقون بعدي اثرة:...... یعنی عہدے اور دنیاداری میں ترجیح دیں گے تو تم ایسے موقع پر صبر کرنا۔

(۲۸۴)حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال لنا شعبة عن هشام
مجھے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہمیں غندر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں شعبہ نے ہشام سے حدیث بیان کی
سمعت انس بن مالک يقول قال النبي ﷺ للانصار انكم ستلقون بعدي اثرة
کہا میں نے انس بن مالک کو فرماتے سنا کہ حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ عنقریب تم اپنے اوپر ترجیح کو دیکھو گے میرے بعد
فاصبروا حتى تلقوني وموعدكم الحوض
تو تم صبر کرنا حتی کہ تم مجھ سے ملاقات کر لو اور تمہارے وعدے کی جگہ حوضِ کوثر ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وموعدكم:...... تمہارے وعدہ کا وقت اور جگہ حوضِ کوثر ہے۔ ایک طریق میں یہ الفاظ نہیں ہیں اس طریق میں ہیں۔ علامہ عینیؒ نے دونوں طریق ذکر کئے ہیں پہلے طریق میں ہے حضرت انسؓ حضرت اسیدؓ سے روایت کرتے ہیں اور دوسرے طریق میں ہے کہ انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے انصار سے فرمایا الخ اس طریق میں اسیدؓ کا ذکر نہیں ہے۔

(۲۸۵) حدثني عبدالله بن محمد قال حدثنا سفين عن يحيى بن سعيد سمع انس بن مالک حين
بیان کیا ہمیں عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہمیں سفیان نے وہ یحییٰ بن سعید سے انہوں نے کہا کہ انس بن مالکؓ سے اس وقت سنا جبکہ وہ

خرج معه الی الولید قال دعا النبی ﷺ الانصار

حضرت انسؓ کے ساتھ ولید بن عبدالملک بن مروان کی ملاقات کے لئے گیا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے انصار کو بلایا

الی ان یقطع لهم البحرین فقالوا لا الا ان تقطع لاخواننا من المهاجرین مثلها

تا کہ ان کو بحرین کی زمین کا ٹکڑا عنایت فرمادیں تو انہوں نے عرض کیا نہیں مگر زمین کا ٹکڑا اس کی مثل ہمارے بھائیوں یعنی مہاجرین کو عنایت فرمادیں

قال اما لا فاصبروا حتی تلقونی فانه ستصیبکم اثرة بعدی

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لینے کا ارادہ نہیں رکھتے تو پھر صبر کرو حتی کہ مجھے حوض کوثر پر ملو کیونکہ عنقریب تمہیں ترجیح پہنچے گی میرے بعد

﴿تحقیق وتشریح﴾

حین خرج الی الولید:...... یحیٰ بن سعیدؒ موقع کو بیان کر رہے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کس وقت سنی۔ حضرت انسؓ بصرہ کی طرف گئے جب حجاج نے ان کو تکالیف دیں اور حضرت انسؓ نے ولید بن عبدالملک کے پاس حجاج کی شکایت کی تو ولید نے یہ حدیث سنائی کہ حضور ﷺ نے بحرین کا علاقہ قطعہ کے طور پر دینے کے لئے انصار کو بلایا، انصار نے عرض کیا کہ ہم اس وقت لیں گے جب کہ آپ ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی دیں۔

سوال:...... بحرین بحر کا تثنیہ ہے بمعنی دو دریا یہاں یہی معنی مراد ہے یا کوئی اور؟

جواب:...... ایک شہر کا نام ہے ساحل ہند پر واقع ہے۔

قال امالا فاصبروا :...... اما، میں ان شرطیہ ہے اور ما زائدہ ہے اور لا نافیہ ہے اور فعل محذوف ہے تقدیری عبارت ہے انکم لا تفعلون۔

﴿۶۹﴾
باب دعا النبی ﷺ اصلح الانصار والمهاجرة

یہ باب ہے حضرت نبی اکرم ﷺ کی دعا اصلح الانصار والمهاجرة کے بیان میں

(۲۸۶) حدثنا ادم قال حدثنا شعبة قال حدثنا ابو ایاس عن انس بن مالک

بیان کیا ہمیں ادم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں ابو ایاس نے وہ حضرت انسؓ بن مالک سے کہ

قال قال رسول الله ﷺ لا عیش الا عیش الاخرة فاصلح الانصار والمهاجرة وعن قتادة عن انس

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی پس عزت دے تو انصار اور مہاجرین کو اور قتادہ سے انسؓ کے واسطہ سے

---

۱ عمدة القاری ص ۲۶۲ ج ۱۶

عن	النبی ﷺ	مثله	وقال	فاغفر	الانصار
نبی اکرم ﷺ سے اس کی مثل روایت فرماتے ہیں لیکن اصلح کی بجائے فاغفر الانصار کے الفاظ نقل فرماتے ہیں					

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الرقاق میں بندارؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے المغازی میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے الرقاق میں اسحاق بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

وعن قتادة:...... اسنادِ اول پر اس کا عطف ہے۔

(۲۸۷) حدثنا ادم حدثنا شعبه عن حميد الطويل سمعت انس بن مالک
بیان کیا ہمیں ادم نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے حمید طویل سے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ سے
قال كانت الانصار يوم الخندق تقول نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا ابدا
کہا انہوں نے کہ انصار غزوہ احزاب کے دن کہہ رہے تھے کہ ہم نے محمد کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی ہے جب تک ہم زندہ رہیں گے
فاجابهم اللهم لاعيش الا عيش الأخرة ☆ فاكرم الانصار والمهاجرة
آنحضرت ﷺ نے ان کو جواب دیا: اے اللہ! نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی، پس عزت دے تو انصار اور مہاجرین کو

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے[۱]

امام نسائیؒ نے المناقب میں احمد بن سلیمانؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

یہ حدیث شعبہؒ نے تین شیوخ سے نقل کی ہے ایک میں ہے **فاصلح** ۔ دوسری میں ہے **فاغفر** اور تیسری میں ہے **فاکرم**۔ ان میں معناً کوئی تعارض نہیں ہے مگر چونکہ حضور ﷺ میں شانِ بلاغت کمال درجے کی ہے اس لئے تین مختلف موقعوں پر مختلف الفاظ استعمال کیے: (۱) موقع عمل اسکے لئے **اصلح** کا لفظ استعمال کیا (۲) **ثمرہ فی الدنیا** تو اس کے لیے **اکرم** کا لفظ استعمال کیا (۳) **ثمرہ فی الآخرۃ** تو اسکے لئے **فاغفر** کا لفظ استعمال کیا۔

حاصل یہ ہے کہ تین موقعوں کے لئے تین مختلف الفاظ کا استعمال کیا۔

(۲۸۸) حدثنا محمد بن عبدالله قال حدثنا محمد بن ابی حازم عن ابيه عن سهل
بیان کیا ہمیں محمد بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہمیں محمد بن ابی حازم نے اپنے باپ سے وہ حضرت سہلؓ سے

[۱] الخیر الساری ص ۱۱۴ کتاب الجہاد، بخاری شریف ص ۳۹۷ ج ۱

قال جاءنا رسول الله ﷺ ونحن نحفر الخندق وننقل التراب علی اکتادنا
کہا کہ ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی منتقل کر رہے تھے
فقال رسول الله اللهم لا عيش الا عيش الأخرة ☆ فاغفر للمهاجرين والانصار
پس اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے اللہ نہیں ہے زندگی مگر آخرت کی زندگی پس بخش دے تو انصار اور مہاجرین کو۔

﴿تحقیق وتشریح﴾

ابی حازم:...... نام سلمہ بن دینار سہل بن سعد بن مالک انصاری ساعدی۔

امام بخاریؒ مغازی میں اس حدیث کو قتیبہؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے مغازی میں قعنبیؒ سے اور امام نسائیؒ نے مناقب و رقاق میں قتیبہؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

علی اکتادنا:...... اکتاد جمع کتد کی ہے اور کتد کہتے ہیں کندھے کو۔ کشمیہنی کی روایت میں اکبادنا ہے اور یہ کبد کی جمع ہے اور اس کی توجیہ یہ ہوگی کہ ہم اپنے پہلوؤں پر مٹی اٹھا رہے تھے جو جگر کے قریب ہیں[1]

﴿٧٠﴾
باب ويؤثرون علی انفسهم ولو كان بهم خصاصة

یہ باب ہے ویؤثرون علی انفسهم ولو كان بهم خصاصة کے بیان میں

یہ آیت مبارکہ ایک انصاری صحابیؓ کے قصہ میں نازل ہوئی اس لحاظ سے باب کا تعلق انصار کے ساتھ ہوگیا، حدیث الباب میں آیت کے شان نزول کا بیان ہے۔

خصاصة:...... بمعنی فقر و حاجت اور یؤثرون، ایثار سے ہے اور ایثار کہتے ہیں کہ اپنی ضرورت پر دوسرے کی ضرورت کو ترجیح دینا۔ صحابہؓ کی شان بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی ضرورت پر محتاجوں کی ضرورت کو ترجیح دیتے تھے اور باوجود بھوکے ہونے کے بھوکوں کو کھلاتے تھے۔

(٢٨٩) حدثنا مسدد قال حدثنا عبدالله بن داؤد عن فضيل بن غزوان عن ابی حازم عن ابی هريرة
بیان کیا ہمیں مسدد نے کہا بیان کیا ہمیں عبداللہ بن داؤد نے فضیل بن غزوان سے وہ ابی حازم سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے کہ
ان رجلا اتی النبی ﷺ فبعث الی نسائه
تحقیق ایک آدمی حضرت نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہراتؓ کی طرف بھیجا

[1] عمدۃ القاری ص ٢٦٣ ج ١٦

فقلن ما معنا الا الماء فقال رسول الله ﷺ من یضم

توانہوں نے کہا کہ ہمارے پاس سوائے پانی کے کچھ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون اس آدمی کو اپنے ساتھ لیجائے گا

اویضیف هذا فقال رجل من الانصار انا فانطلق به الی امرأته فقال

یا فرمایا اس کی مہمانی کرے گا تو انصار میں سے ایک آدمی نے کہا کہ میں تو وہ انصاریؓ ان کو لیکر اپنی بیوی کے پاس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی سے کہا کہ

اکرمي ضیف رسول الله ﷺ فقالت ما عندنا الا قوت صبیان فقال هیئي طعامک

رسول اللہ ﷺ کے مہمان کا اکرام کرو۔ تو بیوی نے کہا کہ ہمارے پاس صرف بچوں کا کھانا ہے تو اس نے کہا کہ اپنا کھانا تیار کر

واصبحي سراجک ونومي صبیانک اذا ارادوا عشاء فهیأت طعامها واصبحت سراجها

اور درست کر تو اپنے چراغ کو اور اپنے بچوں کو سلا دے جب وہ رات کے کھانے کا تقاضا کریں تو اس نے کھانا تیار کر لیا اور چراغ روشن کر دیا

ونوّمت صبیانها ثم قامت کانها تصلح سراجها فاطفأته فجعلا یریانه انهما یاکلان

اور اپنے بچوں کو سلایا پھر وہ کھڑی ہوئی گویا کہ چراغ کو درست کر رہی ہو تو اس نے اس کو بجھا دیا۔ تو وہ دونوں اس مہمان کو دکھا رہے تھے گویا کہ وہ کھا رہے ہیں

فباتا طاویین فلما اصبح غدا الی رسول الله ﷺ فقال

سوانہوں نے بھوکے رات گزاری تو جب وہ صبح کے وقت حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا

ضحک الله اللیلة اوعجب من فعالکما فانزل الله

رات کو اللہ تعالیٰ خوش ہوئے یا فرمایا کہ خوش ہوئے تمہارے کام سے پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی

ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون

ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئک هم المفلحون

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسیر میں یعقوب بن ابراہیمؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے اطعمہ میں اور امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے کتاب التفسیر میں اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ان رجلا:...... یہ رجل انصاری تھا بعض نے کہا کہ اس سے ابوطلحہ زید بن سہل مرادؓ ہیں اور بعض نے ثابت بن قیسؓ کا نام لیا ہے۔

ما معنا الا الماء:..... یعنی ہمارے پاس صرف پانی ہے۔ عرب میں رواج تھا کہ مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے چونکہ کھانا تھوڑا تھا۔ اگر وہ ساتھ کھاتے تو مہمان بھوکا رہ جاتا، اگر نہ کھاتے تو مہمان انکار کر دیتا اس لئے انہوں

نے حیلہ کیا کہ چراغ بجھادیا اور یہ ظاہر کیا کہ وہ بھی ساتھ کھار ہے ہیں لیکن انہوں نے کھایا نہیں بلکہ وہ بھوکے رہے۔

فجعلا یریانه : سوال:...... جب اندھیرا تھا تو پھر وہ کیسے دکھار ہے تھے کہ ہم کھانا کھار ہے ہیں؟

جواب:...... منہ میں لقمہ چبانے اور گھمانے کی آواز پیدا کر رہے تھے جس سے معلوم ہوتا کہ وہ کھانا کھار ہے ہیں۔

ضحک ،عجب:...... یہ رضاء سے کنایہ ہے کہ اللہ پاک تمہارے فعل سے راضی ہو گیا۔

فعال:...... فعلِ حسن کو کہتے ہیں۔

شان نزول:...... اس آیت کا ایک شان نزول تو وہی ہے جو حدیث الباب میں ہے اور دوسرا شان نزول سری والا واقعہ بتایا جاتا ہے کہ ایک سری سات گھروں میں گھومتی رہی یہاں تک اسی گھر واپس آئی جہاں سے بھیجی گئی تھی۔[1]

﴿۷۱﴾

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسیئهم

یہ باب ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ان (انصار رضی اللہ عنہ) کے نیک کاروں کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کاروں کی بدی خطا سے درگزر کرو کے بیان میں

(۲۹۰) حدثنی محمد بن یحیی ابو علی قال حدثنا شاذان اخو عبدان قال حدثنا ابی قال اخبرنا شعبة بن الحجاج
بیان کیا مجھ کو محمد بن یحیٰ ابو علیؒ نے کہا بیان کیا ہم کو شاذان عبدان کے بھائی نے کہا بیان کیا ہمیں میرے باپ نے کہا خبر دی ہمیں شعبہ بن حجاج نے
عن هشام بن زید قال سمعت انس بن مالک یقول مر ابو بکر والعباس بمجلس من مجالس الانصار
وہ ہشام بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابوبکر و عباسؓ کا گزر انصار کی مجالس میں سے ایک مجلس میں ہوا
وهم یبکون فقال ما یبکیکم قالوا ذکرنا مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا
اس حال میں کہ وہ رو رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ کون سی ایسی چیز ہے جو تمہیں رلا رہی ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو یاد کیا اپنے درمیان
فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبره بذلک
پھر حضرت ابو بکرؓ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان کو اس واقعہ کی خبر دی
قال فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد عَصَبَ علی راسه حاشیة بُرْد
حضرت انسؓ نے کہا کہ پھر حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور تحقیق اپنے سر مبارک چادر کے کنارے کی پٹی سے باندھ رکھا تھا

[1] عمدة القاری ص۲۶۳ ج۱۶

قال فصعد المنبر ولم يصعده بعد ذلک اليوم فحمد الله واثنى عليه
انہوں نے کہا پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس دن کے بعد پھر منبر شریف پر تشریف فرما نہ ہوئے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء فرمائی
ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم
پھر فرمایا کہ میں تم لوگوں کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ میرے دل اور سینے ہیں اور تحقیق انہوں نے ادا کر دیا اس کو جو ان پر واجب تھا
وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا عن مسيئهم
سو باقی رہ گیا وہ جو ان کیلئے (بدلہ) ہے سو تم ان کے نیکوکاروں کی نیکی کو قبول کرو اور ان کے خطا کاروں کی خطا سے درگزر کرو

﴿تحقیق وتشریح﴾

وهم يبكون:......وہ اس وجہ سے رو رہے تھے کہ اگر حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو ہم حضور ﷺ کی مجلس سے محروم رہیں گے۔

كرشي:...... کرش انسان کے معدہ کو کہتے ہیں، مراد اس سے چھوٹے بچے اور عیال ہوتے ہیں۔

عَيْبَتِي:...... عیبة چمڑے کی وہ زنبیل جس میں کپڑے وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ کرش اور عیبة سے حضور ﷺ نے استعارہ کے طور پر مراد لیا کہ یہ میرے بطانہ یعنی صاحب سر اور صاحب امانت ہیں جو ان کا حق تھا۔ انہوں نے پورا کر دیا اس میں اشارہ ہے لیلة العقبة کی بیعت کی طرف کہ رسول خدا ﷺ کو ٹھکانہ دیں گے جنت کے بدلے میں انہوں نے اس بیعت کو پورا کر دیا اور جو باقی رہ گیا جو ان کے لئے ہے، اس لئے ان کے محسن کی قدر کرو اور ان کے مسئ سے تجاوز کرو۔

(۲۹۱) حدثنا احمد بن يعقوب قال حدثنا ابن الغسيل قال سمعت عكرمة يقول سمعت ابن عباس
بیان کیا ہمیں احمد بن یعقوب نے کہا بیان کیا ہمیں غسیل کے بیٹے نے کہا سنا میں نے عکرمہ سے وہ کہتے کہ میں نے سنا ابن عباس ؓ سے
يقول خرج رسول الله ﷺ وعليه ملحفة متعطفا بها على منكبيه وعليه عصابة دسماء
وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ان پر چادر تھی اس حال میں کہ دونوں کندھوں پر لپیٹے ہوئے تھے اور ان پر سیاہ رنگ کی پٹی تھی
حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد ايها الناس فان الناس يكثرون
حتیٰ کہ منبر پر تشریف فرما ہوئے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر فرمایا حمد وثناء کے بعد اے لوگو سو تحقیق لوگ بہت ہو جائیں گے
ويقل الانصار حتى يكونوا كالملح في الطعام فمن ولي منكم امرا
اور انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ مثل نمک کے ہو جائیں گے کھانے میں۔ تو تم میں سے جو شخص حاکم بنے ایسے معاملہ کا کہ
يضر فيه احدا او ينفعه فليقبل من محسنهم ويتجاوز عن مسيئهم
جس میں وہ کسی کو ضرر پہنچا سکتا ہے یا کسی کو نفع پہنچا سکتا ہے تو چاہیے کہ وہ ان کے نیکوں کی نیکی کو قبول کرے اور ان کے خطا کاروں کی خطا سے درگزر کرے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ابن غسیل:...... عبدالرحمن بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ مراد ہیں۔

یہ حدیث کتاب صلوۃ الجمعۃ باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد میں گزر چکی ہے۔[1]

خرج رسول اللہ ﷺ:...... اللہ کے رسول ﷺ گھر سے مسجد کی طرف تشریف لائے۔

وعلیہ:...... واؤ حالیہ ہے۔ **منعطفاً:**...... حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

ملحفۃ:...... اوڑھنی جس کو آپ ﷺ نے کندھوں پر ڈالا ہوا تھا۔

علیہ عصابۃ دسماء:...... عصابۃ سے مراد ہے عمامہ یا عصابۃ سے مراد وہ پٹی ہے جس سے سر باندھا جاتا ہے۔ دسماء کا معنی ہے تیل کے رنگ والا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ پٹی خالص سیاہ تھی۔ اور بعض نے کہا کہ پسینے سے یا خوشبو سے وہ پٹی سیاہ ہوگئی تھی۔ علامہ داؤدیؒ نے فرمایا کہ الدسما کا معنی ہے الوسخۃ من العرق والغبار[2]

ان الناس یکثرون ویقل الانصار:...... دوسرے لوگ زیادہ ہوں گے اور انصار کم ہوں گے۔ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ عرب وعجم کے قبیلے اسلام میں داخل ہوں گے تو انصار ان کے مقابلے میں تھوڑے ہوں گے۔

(۲۹۲) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ قال سمعت قتادۃ
بیان کیا ہمیں محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا
عن انس بن مالک عن النبی ﷺ قال الانصار کرشی وعیبتی والناس سیکثرون
وہ انس بن مالکؓ سے وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا انصار میرے دل اور سینے ہیں اور لوگ بہت ہو جائیں گے
ویقلون واقبلوا من محسنھم وتجاوزوا عن مسیئھم
اور وہ (انصار رضی اللہ عنہم) کم ہو جائیں گے ان کے نیک لوگوں کی نیکی کو قبول کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو

امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابو موسیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں بندارؒ سے اور امام نسائیؒ نے حرمیؒ بن عمارہ سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

﴿۷۲﴾

باب مناقب سعد بن معاذ

یہ باب ہے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

---

[1] بخاری شریف ص ۱۲۴ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۲۶۱ ج ۱۶

حضرت سعد بن معاذؓ کے مختصر حالات

سعد بن معاذؓ ان کی والدہ کا نام ہے کبشہ بنت رافع اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ انصاری، اوسی ہیں۔ بیت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے درمیان حضرت مصعب بن عمیرؓ کی دعوت پر اسلام لائے اور دعوت وتبلیغ کا کام شروع کر دیا اور بنو عبد الاشہل سے فرمایا میرے لئے تمہارے ساتھ کلام کرنا حرام ہے۔ حتیٰ کہ تم اسلام لے آؤ! پس عبد الاشہل کا سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا یہ لوگوں میں از روئے برکت کے اسلام میں بہت بڑی عظمت والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں سید الانصار کا لقب عطا فرمایا۔ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں، بدر میں شریک ہوئے، احد میں حضور ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حبان بن عراقہ نے آپ کو تیر مارا جو غزوہ خندق میں انہیں رگِ اکحل پر لگا! ایک ماہ تک خون بند نہ ہوا۔ اور اسی کے سبب سے بنو قریظہ کے فیصلے کے چند دن بعد ۵ ھ میں وفات ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے ان کی موت کے وقت فرمایا اهتز العرش لموت سعد بن معاذؓ۔ آپؓ جنت البقیع میں دفن کیے گئے، آپؓ کی کل عمر ۳۷ سال ہوئی، آپؓ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں نے شرکت کی اور آپ کی قبر مبارک سے خوشبو مہکتی رہی [۲]

بنو قریظہ کے متعلق حضرت سعدؓ کا فیصلہ:...... آپؓ نے فرمایا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کے لڑاکے لوگوں کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بیوی بچوں کو قید کر لیا جائے چنانچہ اسی پر عمل ہوا۔

(۲۹۳) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ابی اسحٰق قال
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ ابو اسحٰق سے انہوں نے کہا
سمعت البراء يقول اهديت للنبي ﷺ حلة حرير فجعل اصحابه يمسونها
میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے ریشمی حلہ ہدیہ پیش کیا گیا تو صحابہ کرامؓ اس کو چھونے لگے
ويعجبون من لينها قال اتعجبون من لين هذه لمناديل سعد بن معاذ خير منها
اور تعجب کر رہے تھے اس کی نرمی پر تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم اس کی نرمی سے حیران ہو رہے ہو سعد بن معاذؓ کے رومال اس سے بہتر ہیں
او الين ۞ رواه قتادة ۞ والزهري سمعا انسا عن النبي ﷺ
یا فرمایا اس سے زیادہ نرم ہیں اس کو روایت کیا قتادہ اور زہری نے سنا انہوں نے انسؓ سے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابو موسیٰ وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اهديت للنبي ﷺ حلة حرير:......سوال:...... یہ جوڑا کس نے ہدیہ کیا تھا؟

---

[۱] اسد الغابہ ص ۲۰۱ ج ۲ (ملخصاً) [۲] عمدۃ القاری ص ۲۶۸ ج ۱۶

جواب:...... اکیدر دومہ نے ہدیہ کیا تھا۔

فائدہ :...... کتاب الھدیۃ ،باب قبول الھدیۃمن المشرکین میں حدیث انسؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشرک تھا اور مشرک سے ہدیہ لینا جائز ہے۔

یعجبون من لینھا:...... کسی نے ریشمی جوڑے کا ہدیہ دیا تو صحابہؓ اس کو چھو کر دیکھتے تھے اور اس کی نرمی سے تعجب کرتے تھے بعض روایات میں ہے کہ صحابہؓ یہ بھی کہتے تھے کہ یہ آسمانوں سے اتارا گیا ہے کیونکہ انہوں نے اس جیسا نرم وملائم کپڑا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ حضورﷺ نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ کے رومال اس سے بھی زیادہ نرم ہیں۔ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ حضرت سعدؓ کی تخصیص اس لئے کی کہ وہ اس جیسے کپڑوں کو پسند کرتے تھے یا اس وجہ سے کہ اس کپڑے کو چھو کر دیکھنے والے صحابہؓ انصار تھے۔

رواہ قتادۃ والزھری :...... یہ دو تعلیقیں ہیں، حضرت قتادہؓ کی روایت کو امام بخاریؒ الھبہ میں اور امام زہریؒ کی روایت کو لباس میں موصولاً لائے ہیں [1]

(۲۹۴)حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الفضل بن مساور ختن ابی عوانۃ قال حدثنا ابو عوانۃ
بیان کیا ہم کو محمد بن مثنی نے کہا بیان کیا ہمیں فضل بن مساور ابو عوانہ کے داماد نے کہا بیان کیا ہمیں ابو عوانہ نے
عن الاعمش عن ابی سفین عن جابر سمعت النبی ﷺ یقول اھتز العرش لموت سعد بن معاذ
وہ اعمش سے اور وہ ابو سفیان سے وہ جابر سے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خوش ہوا عرش سعد بن معاذؓ کی موت کی وجہ سے
وعن الاعمش حدثنا ابو صالح عن جابر عن النبی ﷺ مثلہ
اور اعمش سے روایت ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو صالح نے جابرؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے تھے
فقال رجل لجابر فان البراء یقول اھتز السریر فقال انہ کان بین ھذین الحیین
پس ایک شخص نے جابرؓ سے کہا کہ تحقیق براءؓ فرماتے تھے اھتز السریر تو انہوں نے فرمایا کہ تحقیق ان دونوں قبیلوں کے درمیان
ضغائن سمعت النبی ﷺ یقول اھتز عرش الرحمٰن لموت سعد بن معاذ
عداوت تھی میں نے حضرت نبی کریم اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اھتز عرش الرحمٰن لموت سعد بن معاذؓ

﴿تحقیق و تشریح﴾

اھتز العرش لموت سعد بن معاذ:...... حضورﷺ نے فرمایا کہ حضرت سعد بن معاذؓ کی موت کے وقت عرش ہل گیا یہ کنایہ ہے خوشی سے جو ان کی روح کے آسمانوں پر آنے کی وجہ سے ہوئی۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۶۷ ج ۱۶

حقیقت ہے یا مجاز ہے۔ راجح یہی ہے کہ یہ حقیقت پر محمول ہے بعض نے کہا کہ مجاز پر محمول ہے اور عرش سے مراد اہلِ عرش ہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ عرش سے مراد عرش الرحمٰن اور سریر (چارپائی) دونوں ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چارپائی کو جس پر حضرت سعدؓ اٹھائے گئے ان کے مرتبے کا الہام کیا ہو اور حضرت سعدؓ کا مقام ومرتبہ بتلایا ہو اور چارپائی اہلِ معرفت ہوگئی، پس اس نے خوشی میں حرکت کی جیسا کہ وہ لکڑی کا منبر جس پر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے وہ اہلِ معرفت ہوا اور فراق میں رویا۔ ممکن ہے کہ عرش دو ہوں، دونوں ہلے ہوں، ایک جس پر عرش رحمٰن ہے اور دوسرا جس پر حضرت سعدؓ کو رکھا گیا پس دونوں ہلے ہوں۔

بعض نے کہا کہ اهتزاز سرور اور خوشی کا نام ہے ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے دونوں کو الہام کیا ہو حضرت سعدؓ کے مرتبے کا تو انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ہو۔ بعض نے کہا کہ عرش سے مراد ملائکہ حاملینِ عرش ہیں اور عرش کی طرف نسبت مجازاً ہے۔

ختن:...... وهو كل من كان من قبل المرأة مثل الاخ والاب واما العامة فختن الرجل عندهم زوج ابنته[1]

ابو عوانه:...... وضاح یشکری مراد ہیں۔

وعن الاعمش:...... اس کا عطف مذکورہ بالا اسناد پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس روایت کو ابو عوانہؒ نے سلیمان عن الاعمش سے روایت کیا ہے۔ امام بخاریؒ یہاں وعن الاعمش کہہ کر سند ثانی کو بیان کرتے ہیں۔

مثله:...... ای مثل حديث ابی سفيان عن جابر.

فقال رجل لجابرؓ فان البراءؓ...... ایک شخص نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ حضرت براءؓ تو فرماتے ہیں کہ چارپائی ہل گئی نہ کہ عرش الرحمٰن۔ تو حضرت جابرؓ نے جواب دیا کہ ان دونوں قبیلوں کا آپس میں حسد تھا اور حضرت سعدؓ اوس سے تھے اور حضرت براءؓ خزرج سے تھے۔

فائدہ:...... علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ حضرت براء خزرجی ہیں یہ خطا فحش ہے بلکہ حضرت براءؓ بھی اوسی ہیں۔ موجودہ خزرج یہ اوس کے مقابل نہیں تھے بلکہ ان میں اتحاد تھا یعنی ان میں حسد اسلام سے پہلے تھا اب نہیں ہے[2]

حضرت براءؓ کی طرف سے عذر:...... حضرت براءؓ نے حضرت سعدؓ کے فضل کو چھپانے اور گھٹانے کا قصد نہیں کیا بلکہ انہوں نے ایسے ہی سمجھا تھا جیسا کہ بیان کیا یعنی تعصب کی وجہ سے نہیں کہا۔ بہر حال بين هذين الحيين ضغائن کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ حضرت براءؓ بھی حضرت سعدؓ کی طرح اوسی ہیں۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۶۸ ج ۱۶ [2] فتح الباری ص ۱۵۶ ج ۷

(۲۹۵) حدثنا محمد بن عرعرة قال حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم عن ابی امامة بن سهل بن حنیف

بیان کیا ہم کو محمد بن عرعرہ نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے وہ ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے

عن ابی سعید الخدری ان اناسا نزلوا علی حکم سعد بن معاذ فارسل الیہ

وہ ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ تحقیق لوگ حضرت سعد بن معاذؓ کے حکم پر اترے تو آنحضرت ﷺ نے ان کی طرف پیغام بھیجا

فجاء علی حمار فلما بلغ قریبا من المسجد قال النبی ﷺ خیرکم او سیدکم فقال

تو وہ دراز گوش پر سوار ہو کر آئے تو جب وہ مسجد کے قریب پہنچے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا خیر کم یا سید کم تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا

یا سعد ان ھولاء نزلوا علی حکمک قال فانی احکم فیھم ان تقتل مقاتلتھم

کہ اے سعد یہ لوگ آپ کے حکم پر اترنے پر راضی ہوئے ہیں حضرت سعدؓ نے کہا سو میں حکم کرتا ہوں کہ ان کے قتال کرنے والوں کو قتل کر دیا جائے

وتسبی ذراریھم قال حکمت بحکم اللہ او بحکم الملک

اور ان کے بیوی بچوں کو قید کر لیا جائے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آپؓ نے اللہ کے حکم کے ساتھ یا فرمایا بحکم الملک فیصلہ کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث کتاب الجہاد، باب اذا نزل العدو علی حکم رجل میں گزر چکی ہے۔[1]

ان اناسا نزلوا:...... مراد بنو قریظہ ہیں کہ انہوں نے حضرت سعدؓ کے فیصلے اور ان کی رائے پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے رضا کا اعلان کیا۔

قریبامن المسجد:...... حضور ﷺ نے ان کو مسجد میں بلایا، اس مسجد سے مراد وہ مسجد ہے جو کہ بنو قریظہ کے محاصرے کے وقت نماز کے لئے بنائی گئی تھی مسجد نبویؐ مراد نہیں ہے۔[2]

خیر کم او سید کم:...... اگر خطاب انصار کو ہے تو ظاہر ہے کہ آپؓ سید الانصار ہیں اور اگر مجلس میں ان سے بہتر کوئی موجود ہے تو پھر سرداری سے مراد سیادت خاصہ ہے اور وہ ان کا بنو قریظہ کے فیصلہ میں حکم (فتح الجاء) ہونا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ قوموا الی سید کم۔

عالم، بزرگ اور سردار کی آمد پر کھڑے ہونے کا حکم:...... جمہورؒ نے اس سے استدلال کیا ہے کہ اہل فضل کی آمد پر قیام جائز ہے۔ علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ آنے والے کے لئے قیام مستحب ہے یہ منہی عنہ نہیں وہ قیام جو منہی عنہ ہے وہ یہ ہے کہ سردار بیٹھا ہو اور دوسرے اس کے بیٹھے رہنے تک کھڑے رہیں۔ علماء کو چاہئے کہ کسی عالم، قاری، بزرگ، اہل فضل کے لئے کھڑے ہوں کسی عام آدمی کے لئے نہیں۔

---

[1] الخیر الساری ص ۳۵۹ کتاب الجہاد، بخاری شریف ص ۴۲۷ ج ۱ [2] عمدۃ القاری ص ۲۶۹ ج ۱۶

نزلوا علیٰ حکمک:...... بنو قریظہ پچیس دن کے محاصرے کے بعد ان کے فیصلے پر راضی ہوئے ان کے دلوں میں رعب متمکن ہوا۔ یہ شوال ۵ھ کا واقعہ ہے۔

بحکم الملک:...... اگر ملک (بکسر اللام) ہے تو مراد اللہ تعالیٰ ہی ہیں اور اگر ملک (بفتح اللام ہے) تو مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں جو کہ وحی لائے۔

﴿۷۳﴾

باب منقبة اسيد بن حضير و عباد بن بشر

یہ باب ہے اُسید بن حضیرؓ اور عبادہ بن بشرؓ کی منقبت کے بیان میں

حالات حضرت اسید بن حضیرؓ

اُسید بن حضیر انصاری اوسی ہیں، کنیت ابو یحییٰ ہے، بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک ہوئے اور لیلۃ العقبہ کے نقیبوں میں سے ہیں بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، احد میں جب کہ لوگ منتشر ہو گئے آپؓ ثابت قدم رہے۔ ۲۰ھ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے خود آپ کے جنازے کو اٹھایا اور آپ کو قبر میں اتارا۔ آپ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

حالات حضرت عباد بن بشرؓ

عباد بن بشر انصاری اوسی ہیں۔ حضرت سعد بن معاذؓ کے اسلام لانے سے پہلے مدینہ منورہ میں اسلام لائے۔ بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ جو جماعت کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے گئی تھی اس میں شامل تھے، فضلاء صحابہؓ میں سے تھے یوم یمامہ کو شہید کئے گئے ان کی عمر ۴۵ سال تھی۔

(۲۹۶) حدثنا علی بن مسلم قال حدثنا حبان قال حدثنا همام قال اخبرنا قتادة
بیان کیا ہم کو علی بن مسلم نے کہا کہ بیان کیا ہمیں حبان نے کہا بیان کیا ہمیں ہمام نے کہا خبر دی ہمیں قتادہ نے
عن انس ان رجلين خرجا من عند النبي صلى الله عليه وسلم في ليلة مظلمة
کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ تحقیق دو حضرات حضرت نبی کریم ﷺ کی مجلس سے سخت اندھیری رات میں گئے
واذا نور بين ايديهما حتى تفرقا فتفرق النور معهما
تو اچانک ایک نور ان دونوں کے آگے آگے رہا حتی کہ وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے تو نور بھی دو ٹکڑے ہو گیا ان کے ساتھ

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

رجلين خرجا:...... دو آدمی (صحابی) آنحضرت ﷺ کے پاس سے اٹھ کر گھر کی طرف روانہ ہوئے تو اچانک ان کے آگے روشنی رہی جب وہ اپنے گھروں کی طرف الگ الگ ہو کر جانے لگے تو وہ نور بھی ٹکڑے ہو کر ان دونوں کے آگے آگے رہا یہاں تک کہ وہ دونوں اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو گئے۔

سوال:...... دونوں مردوں کے نام کیا ہیں؟

جواب:...... (۱) حضرت اسید بن حضیرؓ (۲) حضرت عباد بن بشرؓ

معمر کی روایت سے حضرت اسید بن حضیرؓ کا نام معلوم ہوتا ہے اور حمادؒ کی روایت بتا رہی ہے کہ اسیدؓ کے ساتھ دوسرے صحابی حضرت عباد بن بشرؓ تھے۔[1]

سوال:...... اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی روشنی آگے آگے تھی جو بعد میں تقسیم ہوئی اور مستدرک حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی لاٹھیاں روشن ہوئیں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... یہ تعدد واقعہ پر محمول ہے۔

وقال معمر عن ثابت عن انس ان اسيد بن حضير ورجلا من الانصار
اور معمر نے ثابت کے واسطہ سے حضرت انسؓ سے روایت کی بے شک اسید بن حضیر اور انصار کا ایک مرد
وقال حماد اخبرنا ثابت عن انس قال كان اسيد وعباد بن بشر عند النبی ﷺ
اور حماد نے کہا خبر دی ہمیں ثابت نے حضرت انسؓ سے کہا انسؓ نے کہ اسید اور عباد بن بشرؓ نبی ﷺ کے پاس تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال معمر ...... یہ تعلیق ہے عبدالرزاقؒ اپنے مصنف میں اس کو موصولاً لائے ہیں۔

وقال حماد ...... یہ بھی تعلیق ہے احمدؒ اور حاکمؒ نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔[2]

﴿۷۴﴾

باب مناقب معاذ بن جبلؓ

حضرت معاذ بن جبلؓ کے مناقب کے بیان میں

حالات:...... نام معاذ بن جبل، کنیت ابو عبدالرحمن ہے انصاری خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں جو ستر حضرات

[1] عمدۃ القاری ص ۲۶۹ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۷۰ ج ۱۶

شریک ہوئے ان میں شامل تھے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اسلام لائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے اور عبدالرحمن بن مسعودؓ کے درمیان مواخات قائم کی۔ بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے، رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قرآن پاک یاد کرلیا تھا رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن میں قاضی اور معلم بنا کر بھیجا تھا۔

آپ ﷺ کی وفات کے بعد مدینہ منورہ لوٹ آئے پھر شام کی طرف جہاد کے لئے تشریف لے گئے، اور بعض نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن الجراح کے بعد آپ کو شام کا والی بنا کر بھیجا تھا آپ نے طاعون عمواس میں اردن کے نواح میں وفات پائی اور آپ کی قبر ''غور'' مقام پر ہے جو کہ شرقی جانب کا ایک جنگل ہے۔

(۲۹۷)حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن عمرو عن ابراهيم عن مسروق
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے عمرو سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے
عن عبدالله بن عمرو قال سمعت النبي ﷺ يقول استقرؤا القرآن من اربعة
وہ عبداللہ بن عمروؓ سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن چار حضرات سے حاصل کرو
من ابن مسعودؓ وسالمؓ مولى ابي حذيفةؓ وابيؓ ومعاذ بن جبلؓ
ابن مسعودؓ سے اور سالم سے (جو) ابو حذیفہ کے غلام ہیں اور ابی سے اور معاذ بن جبلؓ سے

﴿تحقیق وتشریح﴾

عمواس:...... ایک بستی کا نام ہے رملہ اور بیت المقدس کے درمیان۔ طاعون کی نسبت اس بستی کی طرف کی گئی کہ اس کی ابتداء اس بستی سے ہوئی تھی اور یہ طاعون ۱۸ ہجری میں واقع ہوا۔

﴿۷۵﴾

باب منقبة سعد بن عبادة

یہ باب ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی منقبت کے بیان میں

حالات:...... نام سعد بن عبادہ، کنیت ابوثابت، انصاری، خزرجی ہیں۔ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں، یہ بنوساعدہ کے نقیب تھے، انصار کے سردار ذی وجاہت، ذی ریاست تھے، ان کی قوم ان کی عظمت کی معترف تھی۔ تمام مشاہد میں انصار کا جھنڈا اٹھانے والے تھے، حضور ﷺ کے وصال کے بعد بنوسقیفہ میں جب لوگ جمع ہوئے تو یہ بھی امیدوار خلافت ہوکر آئے تھے مگر کسی نے ان کی طرف توجہ نہ دی، بیعت سے تخلف کی وجہ سے شام تشریف لے گئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت ۱۵ھ میں ''حوران'' مقام میں وفات پائی ان کی موت کے بارے کسی کو علم نہ ہوا حتی کہ کسی

نے یہ شعر پڑھے۔نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادة ☆ ورمینا بسهمین ولم نخط فؤاده

اور بعض لوگوں نے کہا کہ انہیں جنوں نے قتل کیا ہے۔

☆ وقالت عائشة وكان قبل ذلك رجلا صالحا
اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور وہ (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اس (واقعہ) سے پہلے صالح مرد تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

وکان قبل ذلک رجلا صالحا:...... یعنی واقعہ افک سے پہلے۔

سوال:...... حضرت عائشہؓ نے یہ کس وقت کہا؟

جواب:...... جب سعد بن عبادہؓ اور اسید بن حضیرؓ کے درمیان مقالہ ہوا تو حضرت عائشہؓ نے یہ فرمایا۔حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس مقالہ سے پہلے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب وہ صالح نہیں۔

(۲۹۸) حدثنا اسحٰق حدثنا عبدالصمد حدثنا شعبة حدثنا قتادة قال سمعت انس بن مالک
بیان کیا ہم کو اسحٰق نے کہا بیان کیا ہم کو عبدالصمد نے کہا بیان کیا ہم کو شعبہ نے کہا بیان کیا ہمیں قتادہ نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا
قال ابو اسید قال رسول اللہ ﷺ خیر دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبدالاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج
اُسیدؓ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے قبائل میں سے سب سے بہتر بنو نجار پھر بنو عبدالاشہل پھر بنو حارث بن خزرج
ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير فقال سعد بن عبادة وكان ذا قدم في الاسلام
پھر بنو ساعدہ اور انصار کے تمام قبائل میں خیر ہے تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے فرمایا اور وہ قدیم الاسلام تھے کہ
اریٰ رسول اللہ ﷺ قد فضل علينا فقيل له قد فضلكم على ناس كثير
میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر فضیلت دی ہے تو ان کو کہا گیا آنحضرت ﷺ نے دوسرے بہت سے لوگوں پر تمہیں فضیلت دی ہے

﴿۷۶﴾
باب مناقب ابی بن کعب
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

حالات:...... ابی بن کعب انصاری خزرجی نجاری ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے انہیں ابو منذر کی کنیت سے پکارا۔ اور حضرت عمرؓ نے ابو طفیل کی کنیت سے پکارا،رسول اللہ ﷺ نے انہیں سید الانصار کہا، اور حضرت عمرؓ نے انہیں سید المسلمین کہا۔ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے۔ کاتبین وحی میں سے ہیں، ان چھ حضرات میں سے ایک ہیں

جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں قرآن مجید حفظ کرلیا تھا۔ ان فقہاء میں سے ہیں جو کہ حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی لوگوں کو مسائل بتلایا کرتے تھے۔ صحابہ میں سے کلام اللہ کے بڑے قاری تھے، حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اقرأهم بكتاب الله بدر، احد اور بعد کی تمام لڑائیوں میں شریک ہوئے۔ ۳۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ابی بن کعب ان صحابہ میں سے ہیں جن کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں تراویح کے لئے امام مقرر کیا۔ آپ وہ خوش قسمت صحابی ہیں جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا کہ چار صحابہ سے قرآن پڑھواور سیکھو۔ حضرت ابی بن کعب کا نام بھی لیا جیسا کہ حدیث الباب میں ہے۔

(۲۹۹) حدثنا ابوالوليد قال حدثنا شعبة عن عمرو بن مرة عن ابراهيم
بیان کیا ہم کو ابوالولید نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے عمرو بن مرہ سے وہ ابراہیم سے وہ مسروق سے
عن مسروق قال ذكر عبدالله بن مسعود عند عبدالله بن عمرو فقال
کہا انہوں نے کہ عبداللہ بن عمروؓ کی مجلس مبارک میں عبداللہ بن مسعودؓ کا ذکر خیر کیا گیا تو عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا
ذاک رجل لا ازال احبه سمعت النبي ﷺ يقول خذوا القرآن من اربعة
عبداللہ وہ آدمی ہیں کہ میں ان سے ہمیشہ محبت کررہا ہوں میں نے جب سے سنا نبی ﷺ سے کہ وہ فرمارہے تھے کہ قرآن پڑھو ان چار سے
من عبدالله بن مسعود فبدأ به وسالم مولى ابى حذيفة ومعاذ بن جبل وابى بن كعب
عبداللہ بن مسعودؓ سے پس ابتداء عبداللہ سے کی اور سالم جو ابوحذیفہ کے غلام ہیں اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے

❀❀❀❀❀

(۳۰۰) حدثني محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال سمعت شعبة سمعت قتادة عن انس بن مالك
بیان کیا مجھ سے محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں غندر نے کہا کہ میں نے شعبہ سے سنا وہ قتادہ سے انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے
قال قال النبي ﷺ لابى ان الله امرني ان اقرأ عليك لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فرمایا کہ کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعبؓ کو فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے آپ کو لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سنانے کا حکم فرمایا
قال وسماني قال نعم فبكى
ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام ذکر فرمایا تھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں تو وہ ابی بن کعبؓ رونے لگ گئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ کتاب التفسیر میں غندرؒ سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الصلوٰۃ میں اور الفضائل میں ابوموسیٰ اور غندرؒ سے اور امام ترمذیؒ نے المناقب میں بندار سے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں محمد بن عبدالاعلیٰ سے

اور تفسیر میں ابراہیم بن حسنؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

سوال:...... سورۃ بینہ سنانے میں کیا راز و حکمت ہے؟

جواب:...... والحکمۃ فی امرہ بالقراءۃ علیہ ھی انہ یتعلم ابی الفاظہ و کیفیۃ اداتہ و مواضع الوقوف فکانت القراءۃ علیہ لتعلیمہ لا یتعلم منہ۔

قال وسمانی اللہ:...... حضرت ابیؓ نے فرمایا کہ کیا اللہ پاک نے صراحت کے ساتھ میرا نام لیا ہے؟ جیسا کہ علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ ایک روایت میں االلہ سمانی لک (ہمزہ استفہام کے ساتھ) آیا ہے۔

لم یکن الذین کفروا:...... علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ خاص کی گئی اس لئے کہ یہ سورۃ حاوی ہے متعدد مضامین پر، توحید، رسالت، اخلاص، صحف، کتب منزلہ، ذکر صلوٰۃ، زکوٰۃ، معاد، بیان اہل جنت والنار وغیرہ۔ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ حضورﷺ پر قرأت کی حکمت یہ ہے کہ وہ آداب اور الفاظ کی کیفیت اور مواضع وقوف سیکھ لیں۔

قال سمانی قال نعم فبکی:...... خوشی کا رونا تھا یا عاجزی کا، دونوں احتمال ہیں۔

﴿۷۷﴾

باب مناقب زید بن ثابت

یہ باب ہے حضرت زید بن ثابتؓ کے مناقب کے بیان میں

(۳۰۱) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا یحیی قال حدثنا شعبۃ عن قتادۃ
بیان کیا مجھ کو محمد بن بشار نے کہا بیان کیا ہمیں یحییٰ نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ قتادہ سے
عن انس جمع القران علی عھد النبیﷺ اربعۃ کلھم من الانصار
کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی کریمﷺ کے عہد مبارک میں چار حضرات نے قرآن جمع فرمایا وہ چاروں انصاریؓ تھے
ابی ومعاذ بن جبل وابو زید وزید بن ثابت قلت لانس من ابو زید قال احد عمومتی
ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابوزید، زید بن ثابتؓ میں (قتادہؒ) نے انسؓ سے عرض کی کہ ابوزید کون ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میرے چچوں میں سے ایک ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام مسلمؒ الفضائل میں ابوموسیٰؒ وغیرہ سے اور امام نسائیؒ المناقب میں محمد بن یحییٰؒ سے اور فضائل قرآن میں اسحاق بن ابراہیمؒ وغیرہ سے لائے ہیں۔

اربعۃ کلھم من الانصار:...... انصار کی مناسبت سے چار کو ذکر کیا یہ مطلب نہیں کہ ان کے علاوہ کسی نے

جمع نہیں کیا بہت سارے صحابہ سے حفظ ثابت ہے مثلاً یمامہ کے ستر شہداء، خلفاء راشدین، وغیرہ ذالک۔

ابو زید:...... نام اوس ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے ان کا نام ثابت بن زید بن مالک اشھلی بتایا ہے۔ علامہ طبرانیؒ نے سعد بن عبید بتایا ہے۔

حالات حضرت زید بن ثابتؓ

انصاری خزرجی ہیں، کنیت ابو خارجہ ہے۔ ابو سعید قرآن مجید کو لکھنے والوں میں سے ایک ہیں، مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو اس وقت ان کی عمر گیارہ سال کی تھی، آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ صدیق اکبر کے دور خلافت میں جمع قرآن کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔ کل مرویات ۹۲ ہیں اور ۴۵ ہجری میں وفات پائی۔

اوس اور خزرج کا باھمی تفاخر:...... استیعاب کتاب میں ہے کہ اوس کے لوگوں نے کہا ہماری شان تم سے زیادہ ہے ا۔ حضرت حنظلہ (غسیل ملائکہ) ہمارے ہیں۔ حضرت عاصمؓ ہمارے ہیں۔ (شہد کی مکھیوں نے جن کی حفاظت کی)۔ حضرت سعد ہمارے ہیں (جس کی موت پر عرش الٰہی حرکت میں آیا) اور حضرت خزیمہ ہمارے ہیں (آنحضرت ﷺ نے ان کی شہادت کو دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دیا) خزرج نے جواب دیا ہماری شان زیادہ ہے قرآن مجید کو جمع کرنے کی سعادت وشرف حاصل کرنے والے چاروں اشخاص ہمارے ہیں جنھوں نے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ میں قرآن اکٹھا کیا ہے۔

﴿۷۸﴾

مناقب ابی طلحة

یہ باب ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کے بیان میں

(۳۰۲) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبدالوارث قال حدثنا عبدالعزیز عن انس قال
بیان کیا ہمیں ابو معمر نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالوارث نے کہا بیان کیا ہمیں عبدالعزیز نے کہ انسؓ سے مروی ہے کہا انہوں نے
لما کان یوم احد انھزم الناس عن النبی ﷺ و ابو طلحة بین یدی النبی ﷺ مجوب علیه بحجفة له
جب غزوہ احد والے دن صحابہ کرامؓ نبی کریم ﷺ کے قریب سے ادھر ادھر بکھر گئے اور ابوطلحہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ڈھال بنے ہوئے تھے اپنی ڈھال کے ساتھ
و کان ابو طلحة رجلا رامیا شدید القد یکسر یومئذ قوسین او ثلثة و کان الرجل یمر معه الجعبة من النبل
اور ابوطلحہؓ ماہر تیر انداز سخت کمان کھینچنے والے تھے تحقیق انہوں نے اس دن دو یا تین کمانیں توڑی تھیں اور ایک آدمی تیروں کا ترکش لیکر گزر رہا تھا

فیقول انشرھا لابی طلحة فاشرف النبی ﷺ ینظر الی القوم

تو آنحضرت ﷺ اس کو فرمار ہے تھے کہ تو یہ ابو طلحہ کو دے دے۔ تو نبی اکرم ﷺ اونچا ہو کر قوم (کفار) کو دیکھنے لگے

فیقول ابو طلحة یانبی اللہ بابی انت وامی لا تشرف یصیبک سھم من سھام القوم

تو ابو طلحہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ نہ جھانکیں دشمن کے تیروں میں سے کوئی تیر آپ ﷺ کو نہ لگ جائے

نحری دون نحرک ولقد رأیت عائشة بنت ابی بکر وام سلیم وانھما لمشمرتان

میرا سینہ آپ ﷺ کے سینے کے آگے ہو اور تحقیق میں نے عائشہؓ بنت ابو بکر صدیق اور ام سلیمؓ کو دیکھا اس حال میں کہ وہ دونوں اپنے کپڑوں کو سمیٹے ہوئے تھیں

اری خدم سوقھما تنقزان القرب علی متونھما تفرغانه فی افواہ القوم

کہ میں ان کی پنڈلیوں کے زیور کو دیکھ رہا تھا وہ مشکیزوں کو بھر کر اپنی پشتوں پر اٹھا کر لا رہی تھیں لوگوں کے منہ میں ڈال رہی تھیں

ثم ترجعان فتملانھا ثم تجیئان فتفرغانھا فی افواہ القوم ولقد وقع السیف من ید ابی طلحة اما مرتین واما ثلثا

پھر واپس پلٹ جاتیں پھر بھر کر لاتیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور تحقیق حضرت ابو طلحہؓ کے دست مبارک سے دو یا تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مجوّب علیه بحجفة:...... اپنی ڈھال کے ساتھ حضور ﷺ پر ڈھال بنے ہوئے تھے۔

رامیا شدیدا لقد:...... یعنی کمان کو سخت کھینچنے والے تیر انداز۔

جعبة من النبل:...... تیروں کا تھیلا۔

نحری دون نحرک:...... یعنی میرا سینہ آپ کے سینہ کے لئے ڈھال ہے۔

مشمرتان:...... یعنی پائنچے اوپر اٹھانے والی تھیں۔

تنقزان القرب علی متونھما:...... ہلاتی تھیں مشکیزوں کو اپنی پشتوں پر یعنی چلتی تھیں یعنی جنگ احد میں صحابہ کرامؓ کو پانی پلانے کے لئے مشکیزے پشتوں پر لے کر بھرتی تھیں۔

﴿۷۹﴾

باب مناقب عبداللہ بن سلامؓ

یہ باب ہے حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مناقب کے بیان میں

(٣٠٣) حدثنا عبداللہ بن یوسف قال سمعت مالکا یحدث عن ابی النضر مولی عمر بن عبید اللہ

بیان کیا ہم کو عبداللہ بن یوسف نے کہا کہ میں نے مالک سے سنا وہ ابو النضر سے بیان کرتے ہیں جو کہ عمر بن عبید اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں کہ

عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال ماسمعت النبی ﷺ یقول لاحد یمشی علی الارض
وہ عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے وہ اپنے والد گرامی سے کہا انہوں نے کہ میں نے کبھی کسی شخص کے لئے جو زمین پر چل رہا ہو نبی اکرم ﷺ کی لسان مبارک سے نہیں سنا
انه من اهل الجنة الا لعبد الله بن سلام قال وفیه نزلت هذه الاٰیة وشهد شاهد من بنی اسرائیل الاٰیة
کہ وہ اہل جنت میں سے ہے مگر عبداللہ بن سلام کے لئے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہی کے لئے یہ آیت وشهد شاهد من بنی اسرائیل نازل ہوئی
قال لا ادری قال مالک الاٰیة اوفی الحدیث
انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ مالک نے الآیۃ کہا یعنی اپنی طرف سے زیادتی کی ہے یا کہ حدیث میں تھا کہ اس کو روایت کر دیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

حضرت عبداللہ بن سلامؓ کے مختصر حالات

آپؓ کا اسلامی نام عبداللہ ہے اور جاہلیت میں آپ کا نام حصین تھا، آپؓ حضرت یوسف بن یعقوبؑ کی اولاد سے ہیں، آنحضرت ﷺ کے رُخِ انور پر جب نظر پڑی تو کہا یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا، آپ سچے ہیں اس کے بعد کلمہ پڑھا، حضرت معاویہؓ کے دورِ خلافت میں ۴۳ھ کو مدینہ میں انتقال ہوا[1]

قال لا ادری:..... عبداللہ بن یوسف جو مالک سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ مالکؒ نے الآیۃ کہا تھا یہ لفظ حدیث میں پہلے سے مذکور تھا[2]

(۳۰۴) حدثنی عبدالله بن محمد قال حدثنا ازهر السمان عن ابن عون عن محمد عن قیس بن عبادة
بیان کیا مجھے عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہمیں ازہر السمان نے وہ ابن عون سے وہ محمد سے وہ حضرت قیس بن عبادہؓ سے
قال کنت جالسا فی مسجد المدینة فدخل رجل علی وجهه اثر الخشوع فقالوا
کہا انہوں نے کہ میں بیٹھا ہوا تھا مدینہ کی مسجد میں پس داخل ہوا ایک شخص اس کے چہرے پر خشوع کا اثر تھا پس لوگوں نے کہا
هذا رجل من اهل الجنة فصلی رکعتین تجوز فیهما ثم خرج وتبعته
یہ شخص اہل جنت سے ہے پھر انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی ان میں تخفیف کی پھر وہ باہر تشریف لے گئے اور میں ان کے پیچھے گیا
فقلت انک حین دخلت المسجد قالوا هذا رجل من اهل الجنة قال والله
تو میں نے عرض کیا کہ تحقیق جب آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی قسم
ما ینبغی لاحد ان یقول ما لا یعلم وساحدثک لم ذاک
کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ایسی بات کہے جس کا علم نہ ہو اور میں ابھی آپ سے بیان کروں گا کہ وہ کیوں ہے؟
رأیت رؤیا علی عهد النبی ﷺ فقصصتها علیه
کہ میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں خواب دیکھا تو میں نے اس کو آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا

[1] ترجمہ اسد الغابہ ص ۳۳۲ ج ۵، عمدۃ القاری ص ۲۷۴ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۷۵ ج ۱۶

ورأیت کانی فی روضة ذکر من سعتها وخضرتها ووسطها عمود من حدید

اور میں نے دیکھا گویا کہ میں ایک باغ میں ہوں انہوں نے اس کی وسعت اور ہریالی کا ذکر فرمایا اور کہا اس کے درمیان لوہے کا ایک ستون تھا کہ

اسفله فی الارض واعلاه فی السماء فی اعلاه عروة فقیل لی ارقه

اس کا نچلا حصہ زمین اور اس کا اوپر والا حصہ آسمان میں تھا۔ اس کے اوپر والے کنارہ میں ایک کڑا تھا تو مجھے کہا گیا کہ اوپر چڑھو

قلت لا استطیع فاتانی منصف فرفع ثیابی من خلفی فرقیت

میں نے کہا کہ میں اس کی طاقت نہیں رکھتا تو میرے پاس ایک خادم آیا۔ تو اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھالئے تاکہ میں اوپر چڑھ جاؤں

حتی کنت فی اعلاها فاخذت بالعروة فقیل لی استمسک فاستیقظت وانها لفی یدی

حتی کہ میں اس کے اوپر والے کنارے میں تھا تو میں نے کڑے کو پکڑ لیا پھر مجھے کہا گیا کہ مضبوطی سے پکڑلو میں بیدار ہو گیا اس حال میں کہ وہ میرے ہاتھ میں تھا

فقصصتها علی النبی ﷺ قال تلک الروضة الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام

تو میں نے اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ذکر کیا آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روضہ سے مراد اسلام ہے اور وہ عمود، عمود اسلام ہے

وتلک العروة عروة الوثقی فانت علی الاسلام حتی تموت وذلک الرجل عبدالله بن سلام

اور وہ عروة عروة الوثقی ہے تو آپ مرتے دم تک اسلام پر رہیں گے۔ اور وہ شخصیت حضرت عبداللہ بن سلام ہیں

وقال لی خلیفة حدثنا معاذ حدثنا ابن عون عن محمد حدثنا قیس بن عباد عن ابن سلام وقال وصیف مکان منصف

کہا مجھے خلیفہ نے بیان کیا ہمیں معاذ نے کہا بیان کیا ہمیں ابن عون نے وہ محمد سے کہا بیان کیا ہمیں قیس بن عباد نے وہ ابن سلام سے اور کہا منصف کی جگہ وصیف

﴿تحقیق وتشریح﴾

اس حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں، پانچویں قیس بن عبادؒ ہیں، امام بخاریؒ کتاب التفسیر میں عبداللہ بن محمد سے لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے فضائل میں عبداللہ بن سلام سے اس کی تخریج کی ہے۔

فاتانی منصف:...... منصف بکسر المیم وسکون النون بمعنی خادم۔

وقال لی خلیفه:...... امام بخاریؒ کے اساتذہ میں سے ایک ہیں۔

قال وصیف:...... عبداللہ بن سلام نے منصف (خادم) کی جگہ لفظ وصیف کہا۔ منصف اور وصیف دونوں کا معنی ایک ہی ہے یعنی خادم[1]

ما ینبغی لاحد یقول مالا یعلم:...... حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی طرف سے یہ انکار تواضعاً ہے۔

(۳۰۵) حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا شعبة عن سعید بن ابی بردة عن ابیه

بیان کیا ہمیں سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہمیں شعبہ نے وہ سعید بن ابو بردہ سے وہ اپنے والد گرامی کے واسطے سے روایت فرماتے ہیں کہ

[1] عمدة القاری ص ۲۷۷ ج ۱۶

اتیت المدینة فلقیت عبدالله بن سلام فقال الا تجیء فاطعمک سویقا وتمرا
میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام کی زیارت کی تو انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نہیں آتے کہ میں آپ کو کھجور اور ستو کھلاؤں
وتدخل فی بیت ثم قال انک بارض الربا بها فاش
اور داخل ہوں آپ گھر میں پھر انہوں نے از راہ نصیحت فرمایا کہ تحقیق آپ ایسی زمین میں ہیں کہ جس میں سود بہت زیادہ ہے
اذا کان لک علی رجل حق فاهدی الیک حمل تبن او حمل شعیر او حمل قت
تو جب آپ کا کسی پر کوئی حق ہو تو وہ آپ کو بطور ہدیہ کے ایک تنکے کے برابر یا ایک جو کے برابر یا گھاس کے (ایک تنکے کے) برابر بھی پیش کرے
فلا تاخذه فانه ربا ولم یذکر النضر وابوداؤد و وهب عن شعبة البیت
تو آپ ہرگز نہ لیا کریں کیونکہ وہ ربا ہے۔ اور نضر اور ابوداؤد اور وھب نے شعبہ کے واسطے سے اپنی روایتوں میں البیت کا ذکر نہیں کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... ترجمۃ الباب سے مطابقت دو وجہ سے ہے۔

۱: آنحضرت ﷺ کے آپؓ کے گھر میں آنے اور داخل ہونے کی وجہ سے آپؓ کے لئے منقبت عظیم اور بہت بڑی فضیلت ہے۔

۲: قرض طلب کرنے والے سے ہدیہ قبول نہ کرنا انتہائی تقویٰ کی دلیل ہے اس میں بھی عبداللہ بن سلامؓ کے لئے بہت بڑی فضیلت ہے۔

حِمل تبن:...... (بکسر الحاء) توڑی کا بھار۔ **حمل شعیر:**...... جَو کا بھار۔

حِمل قت:...... چارے کا بھار۔ حِمل اس بوجھ کو کہتے ہیں جو کہ اونٹ پر لدا ہوا ہو۔

سوال:...... اس حدیث کا عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت میں کیا دخل ہے؟

جواب:...... عبداللہ بن سلامؓ کو یہ عزت حاصل ہوگئی کہ ان کے گھر میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے۔

فانه ربا:...... قرض خواہ سے ہدیہ لینا یہ عرف کی وجہ سے سود بن جائے گا اور اگر ہدیہ دینے کی شرط لگادی ہے تو اس کی حرمت ظاہر ہے۔

تدخل فی بیت:...... آپ عظیم الشان گھر میں داخل ہوں بیت کی تنوین تعظیم کے لئے ہے، بیت میں عظمت آئی ہے وہ آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کی وجہ سے آئی ہے کہ عبداللہ بن سلام کے گھر آپ ﷺ تشریف لائے تھے۔

ابوبردہ:...... نام عامر بن ابی موسیٰ اشعری قاضی الکوفہ ہیں۔ آپ کا انتقال ایک سو تین (۱۰۳)ھ میں ہوا۔

❁❁❁❁❁❁❁

﴿۸۰﴾

باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلها

یہ باب ہے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے حضرت نبی اکرم ﷺ کا نکاح اور ان کی فضیلت کے بیان میں

حضرت خدیجة الکبریٰؓ کے مختصر حالات

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کی سب سے بہترین عورت حضرت خدیجہؓ ہیں۔ آپؓ کا نام خدیجہ بنت خویلد۔ زمانہ جاہلیت میں ان کو الطاہرہ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ آپؓ کی عمر جب چالیس سال ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا، نکاح کے وقت جناب نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک پچیس (۲۵) سال تھی اور آپؓ کی عمر چالیس (۴۰) سال تھی۔ آنحضرت ﷺ سے نکاح کے بعد آپ کے بطن مبارک سے چار بیٹیاں ((۱) زینبؓ (۲) رقیہؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمہؓ) اور تین بیٹے ((۱) قاسم (۲) طاہر (۳) طیب) پیدا ہوئے۔ آپؓ کا ہجرت سے چار یا پانچ سال قبل انتقال ہوا اور آپؓ کو حجون (مکۃ المکرمہ جنت المعلیٰ) میں آپ کو دفن کیا گیا۔

(۳۰۶) حدثنا محمد قال اخبرنا عبدة عن هشام بن عروة عن ابيه قال سمعت عبدالله بن جعفر
بیان کیا ہمیں محمد نے (کہا) خبر دی ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن جعفر سے سنا
قال سمعت عليا يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول
وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے سنا کہ انہوں نے حضرت رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا
(ح) حدثني صدقة قال اخبرنا عبدة عن هشام عن ابيه قال سمعت
(تحویل) کہا بیان کیا مجھے صدقہ نے کہا خبر دی ہمیں عبدہ نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ عروہ سے کہا کہ میں نے سنا
عبدالله بن جعفر عن علي عن النبي ﷺ قال
حضرت عبد اللہ بن جعفر کو وہ حضرت علیؓ کے واسطہ سے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے
قال خير نسائها مريم وخير نسائها خديجة
کہ (اپنے وقت کی) عورتوں میں سب سے زیادہ افضل مریم بنت عمران ہیں اور (اس امت کی) عورتوں میں سے افضل خدیجہ ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں (۱) محمد بن سلام البخاری (۲) صدقہ بن الفضل المروزی۔ اول میں سماع کی تصریح ہے اور ثانی میں عن کے ساتھ مذکور ہے۔

(۳۰۷) حدثنا سعيد بن عفير قال حدثنا الليث قال كتب الىّ هشام عن ابيه
بیان کیا ہمیں سعید بن عفیر نے کہا بیان کیا ہمیں لیث نے کہا لکھا میری طرف ہشام نے اپنے باپ کے واسطہ سے
عن عائشةؓ قالت ماغرت على امرأة للنبى ﷺ ماغرت على خديجة
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے فرمایا میں نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی کسی بیوی پر (اتنی) غیرت نہیں کھائی جتنی کہ حضرت خدیجہؓ پر
هلكت قبل ان يتزوجنى لما كنت اسمعه يذكرها
وہ مجھ سے نکاح کرنے سے پہلے اللہ کو پیاری ہوگئیں بوجہ اس کے کہ میں آنحضرت ﷺ سے انکا ذکر خیر (ہمشہ) سنتی رہتی تھی
وامره الله ان يبشرها ببيت من قصب وان كان ليذبح الشاة
اور اللہ تبارک وتعالی نے آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا کہ ان کو موتیوں والے محل کی خوشخبری سنادیں اور تحقیق وہ بھی بکری ذبح فرماتے
فيهدى فى خلائلها منها ما يسعهن
تو ان کی سہیلیوں کو ہدیہ بھیجتے اس قدر کہ وہ ان کو کافی ہوتا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة ۔

سوال:...... حضرت عائشہؓ نے حضرت خدیجہؓ پر اس قدر غیرت کا اظہار کیوں فرمایا؟

جواب:...... عورت شوہر کا ہر ناز برداشت کرسکتی ہے لیکن شوہر کے دل میں کسی دوسری عورت کی محبت برداشت نہیں کرسکتی غیرت کھاتی اور دکھاتی ہے۔ یہ عورت کی فطرت اور طبعیت ہے اس لئے فرمایا لہٰذا قابل اشکال نہیں۔

سوال:...... حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کا تو ہجرت سے پہلے انتقال ہوگیا اور حضرت عائشہؓ ہجرت کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں، دونوں کو تو آپ ﷺ نے بیک وقت اپنے حرم میں اکٹھا ہی نہیں فرمایا تو پھر حضرت عائشہؓ کس چیز پر غیرت کھا اور دکھا رہی ہیں؟

جواب:...... آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت خدیجہؓ کا ذکر خیر فرماتے تھے اور کثرت ذکر، کثرت محبت کی دلیل ہوا کرتی ہے اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی بیویوں میں سے کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی ہے۔

سوال:...... حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد حضرت عائشہؓ کا اظہار غیرت تعجب خیز ہے ایسا کیوں فرمایا؟

جواب:...... حضرت عائشہؓ نے اپنے اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ اگر وہ میرے زمانہ میں زندہ ہوتیں تو میری غیرت اس سے بھی زیادہ ہوتی۔

سوال:...... اللہ پاک نے حضرت عائشہؓ کو بڑا مقام عطا فرمایا تھا تو پھر انہوں نے یہ جملہ کیوں فرمایا؟ آپ تو بڑے حوصلہ کی مالک، صابرہ اور شاکرہ، زاہدہ و متقیہ اور صدیقہ کائنات تھیں۔

جواب:...... یہ ایک امر طبعی ہے اور امور طبعیہ روحانی بلندی کے باوجود ساتھ رہا کرتے ہیں اس سے ان کے مقام رفیع کے بارے میں کوئی اشکال نہیں ہوتا۔

قصب:...... قال النووی المراد به قصب اللؤلؤ المجوف[1]

سوال:...... یہ تو کوئی اتنی بڑی خوشخبری نہیں ہر جنتی کو اس سے بڑی جگہ اور مکانات اور کمرے ملیں گے تو پھر اس جملہ کا کیا مطلب ہے؟

جواب:...... اس بیت سے مراد وہ بیت ہے جو عام قاعدہ کے مطابق ملنے والی جنت سے بطور مزید انعام واکرام کے ہوگا۔

(۳۰۸) حدثنا قتیبة بن سعید قال حدثنا حمید بن عبدالرحمٰن عن هشام بن عروة عن ابیه
بیان کیا ہمیں قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہمیں حمید بن عبدالرحمٰن نے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے
عن عائشة قالت ماغرت علی امرأة ماغرت علی خدیجة
وہ حضرت عائشہؓ سے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی مثل اس کے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی
من کثرة ذکر رسول الله ﷺ ایاها قالت وتزوجنی بعدها بثلث سنین
رسول اللہ ﷺ کے ان کا کثرت سے ذکر کرنے کی وجہ سے انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے ان کے تین سال بعد نکاح کیا
وامره ربه اوجبرئیل ان یبشرها ببیت فی الجنة من قصب
اور رسول اللہ ﷺ کو ان کے رب تعالیٰ نے یا فرمایا جبرائیل نے (شک راوی) ان کو موتیوں والے محل کی خوشخبری دینے کا (بھی) حکم فرمایا

﴿تحقیق وتشریح﴾

حدیث حضرت عائشہؓ کا ایک طریق اوپر گذرا یہ دوسرا طریق ہے۔

تزوجنی بعدها:...... حضرت عائشہؓ سے نکاح تو حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے ڈیڑھ سال بعد ہوا لیکن رخصتی اور زفاف تین سال بعد ہوا[2] یہاں تزوج سے مراد رخصتی اور دخول ہے۔

اوجبرئیل:...... یہ شک راوی ہے۔

(۳۰۹) حدثنی عمر بن محمد بن حسن قال حدثنا ابی قال حدثنا حفص عن هشام عن ابیه
بیان کیا مجھ سے عمر بن محمد بن حسن نے کہا بیان کیا ہمیں میرے باپ نے کہا بیان کیا ہمیں حفص نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے

---

[1] عمدة القاری ص۲۷۹ ج۱۶ [2] عمدة القاری ص۲۸۰ ج۱۶

2

عن عائشة قالت ما غرت على احد من نساء النبی ﷺ ماغرت على خديجة
وہ حضرت عائشہؓ سے روایت فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی عورتوں میں کسی عورت پر غیرت نہیں کھائی مثل اس کے کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر غیرت کھائی
وما رايتها ولكن كان النبی ﷺ يكثر ذكرها وربما ذبح الشاة
اور میں نے ان کو دیکھا (بھی) نہیں اور لیکن حضرت نبی کریم ﷺ ان کا اکثر ذکر فرماتے رہتے تھے اور بہت دفعہ وہ بکری ذبح کرتے
ثم يقطعها اعضاء ثم يبعثها فی صدائق خديجة فربما قلت له كانه لم يكن فی الدنيا امرأة
پھر اس کو اعضاء کے لحاظ سے ٹکڑے ٹکڑے فرماتے پھر خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے تو میں بہت دفعہ عرض کرتی گویا کہ دنیا میں کوئی عورت نہیں ہے
الا خديجة فيقول انها كانت وكانت وكان لی منها ولد
خدیجہؓ کے سوا تو آنحضرت ﷺ فرماتے کہ وہ ایسی تھی اور ایسی تھی (انکی صفات وفضائل کا ذکر فرماتے) اور اس سے میری اولاد (بھی) ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

حدیث عائشہؓ کا دوسرا طریق ہے۔ امام مسلمؒ فضل خديجة میں سہل بن عثمان سے اور امام ترمذیؒ البر میں ابی ہاشم رفاعیؒ سے لائے ہیں۔

ومارأيتها:..... یعنی نبی پاک ﷺ کے حرم اور نکاح میں نہیں دیکھا مطلق رویت کی نفی نہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر چھ سال تھی اور دونوں ازواج کا مولد ومسکن مکہ تھا نیز آنحضرت ﷺ اور ابوبکرؓ کی آمد ورفت ایک دوسرے کے پاس کثرت سے تھی اس لئے ممکن ہے آنحضرت ﷺ کے حرم میں آنے سے پہلے حضرت عائشہؓ نے حضرت خدیجہؓ کو دیکھا ہو اس لئے مطلق رویت کی نفی مراد نہیں۔[1]

كانت وكانت:..... مراد یہ ہے کہ وہ صاحب فضائل وخصائل تھیں۔ روزہ رکھنے والی تھیں۔ قیام کرنے والی تھیں۔ احسان کرنے والی تھیں اور میری اس سے اولاد بھی تھی، اس سے معلوم ہوا کہ رفیقۂ حیات کو اس کی وفات کے بعد اچھے طریقہ سے یاد رکھنا چاہئے۔

(۳۱۰) حدثنا مسدد قال حدثنا يحيى عن اسمعيل قال قلت لعبدالله بن ابی اوفی
بیان کیا ہمیں مسدد نے کہا بیان کیا ہمیں یحییٰ نے وہ اسمٰعیل سے کہا انہوں نے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے عرض کیا
بشر النبی ﷺ خديجة قال نعم ببيت من قصب لا صخب فيه ولا نصب
کیا نبی اکرم ﷺ نے خدیجہؓ کو بشارت دی انہوں نے کہا ہاں موتیوں کے محل کی کہ نہ اس میں شور ہوگا اور نہ کوئی پریشانی

﴿تحقیق وتشریح﴾

صخب:..... صاد اور خاء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی الصوت المختلط المرتفع یعنی شور۔

[1] عمدة القاری ص ۲۸۰ ج ۱۶

نصب:...... نون اور صاد کے فتحہ کے ساتھ بمعنی مشقت اور تھکان۔

بیت من قصب:...... وہ موتی جو اندر سے خلا والا ہو اور وسعت والا او نچے محل کی طرح ہو۔

(۳۱۱)حدثنا قتیبة بن سعید قال حدثنا محمد بن فضیل عن عمارة عن ابی زرعة عن ابی ھریرة
بیان کیا ہمیں قتیبہ بن سعید نے کہا بیان کیا ہمیں محمد بن فضیل نے عمارہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ
قال اتی جبرئیل النبی ﷺ فقال یا رسول الله هذه خدیجة قد اتت معها اناء
انہوں نے فرمایا جبرائیل، نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہؓ تحقیق آ رہی ہیں ان کے پاس برتن ہے کہ
فیه ادام او طعام او شراب فاذا هی اتتک فاقرأ علیها السلام من ربها ومنی
جس میں سالن ہے یا فرمایا کھانا یا فرمایا پینے کی کوئی چیز ہے تو جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کو ان کے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہنا
وبشرها ببیت فی الجنة من قصب لاصخب فیه ولا نصب
اور ان کو جنت میں ایسے محل کی بشارت دینا کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ پریشانی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو التوحید میں بھی لائے ہیں، امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابی بکر وغیرہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے اور امام نسائیؒ نے المناقب میں عمرو بن علی سے تخریج کی ہے۔

یہ حدیث مراسیل صحابہ میں سے ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ راوی حدیث نے حضرت خدیجہؓ کو نہیں پایا،

اتی جبرئیل النبی ﷺ:...... حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔

سوال:...... حضرت محمد ﷺ کہاں تشریف فرما تھے جب جبرئیل تشریف لائے؟

جواب:...... علامہ طبرانیؒ کے نزدیک جبرئیل کی تشریف آوری کے وقت آنحضرت ﷺ غار حراء میں تھے[1]

فاقرأ علیها السلام من ربها:...... حضرت خدیجہؓ کو اللہ پاک کا اور میرا (جبرئیل کا) سلام کہہ دیجئے، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے دونوں کے سلام پہنچائے۔

سوال:...... حضرت خدیجہؓ نے سلام کا جواب کس طرح دیا؟

جواب:...... حضرت خدیجہؓ نے جواب میں فرمایا ان الله هو السلام وعلی جبرئیل السلام وعلیک یا رسول الله السلام ورحمة الله وبرکاته[2]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۱ ج ۱۶ [2] عمدۃ القاری ص ۲۸۱ ج ۱۶

☆وقال اسماعیل بن خلیل اخبرنا علی بن مسهر عن ہشام عن ابیه عن عائشة

اور کہا اسماعیل بن خلیل نے خبر دی ہمیں علی بن مسہر نے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ

قالت استأذنت ہالة بنت خویلد اخت خدیجة علی رسول اللہ ﷺ

انہوں نے کہا کہ ہالہ بنت خویلد خدیجہؓ کی بہن نے رسول اللہ ﷺ سے (اندر آنے) کی اجازت طلب کی

فعرف استئذان خدیجة فارتاع لذلک فقال اللهم ہالة

آنحضرت ﷺ نے خدیجہ کے اجازت طلب کرنے کو یاد کیا اور اس کی وجہ سے طبیعت میں تغیر آیا تو فرمایا کیا یہ ہالہ ہے

قالت فغرت فقلت ما تذکر من عجوز من عجائز قریش

انہوں نے کہا کہ میں نے غیرت کی پس کہا کہ آپ کیا تذکرہ کرتے ہیں قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی کا

حمرآء الشدقین ہلکت فی الدہر قد ابدلک اللہ خیرا منہا

جو کہ سرخ جبڑوں والی ہے زمانہ پہلے فوت ہوگئی بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے بدلے میں دی اس سے بہتر

﴿تحقیق وتشریح﴾

سوال:...... کیا یہ مستقل حدیث ہے یا حدیث ما تقیہ الخ کا حصہ اور ٹکڑا ہے؟

جواب:...... حافظ مزیؒ نے اس کو مستقل حدیث قرار دیا ہے، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں صورته صورة التعلیق فی النسخ کلها، صورۃ تعلیق ہے۔[1]

سوال:...... ترجمۃ الباب سے مناسبت نظر نہیں آتی جب کہ مطابقت ضروری ہے؟

جواب:...... حضرت خدیجہؓ کی یاد سے طبیعت میں تغیر کا آنا حضرت خدیجہؓ کی منقبت وعظمت پر دال ہے لہٰذا مناسبت پائی گئی۔

فعرف استیذان خدیجة:...... کیونکہ حضرت ہالہؓ کی آواز حضرت خدیجہؓ کی آواز کے مشابہ تھی اسی وجہ سے حضرت خدیجہؓ کی یاد سے حضور ﷺ کی طبیعت میں تغیر آیا اور بعض روایات میں فارتاح ہے بمعنی سرور، تو اب معنی ہوگا کہ حضرت خدیجہؓ کی یاد سے حضور ﷺ کی طبیعت میں خوشی آئی اور فرمانے لگے کہ کیا ہالہؓ ہے؟

حمراء الشدقین:...... سرخ جبڑوں والی یہ کنایہ ہے دانتوں کے گر جانے سے۔

قد ابدلک اللہ خیرا منہا:...... یعنی بوڑھی کے بدلے میں آپ ﷺ کو نو عمر بیوی اللہ نے عطا کی ہے۔ حضور ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی جب کہ احمد اور طبرانی میں ہے کہ آپ ﷺ ناراض ہوئے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ آج کے بعد حضرت خدیجہؓ کو اچھے کلمات سے یاد کیا کروں گی۔

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۸۳ ج ۱۶

﴿۸۱﴾

باب ذكر جرير بن عبدالله البجلي

یہ باب ہے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے تذکرہ کے بیان میں

حضرت جریرؓ کے حالات:

نام، جریر بن عبداللہ بن جابر، کنیت ابوعمرو بجیلہ بنت صعب بن سعد کی طرف نسبت کے لحاظ سے آپ کو بجلی کہا جاتا ہے۔ پہلے آپ کوفہ میں رہے پھر قرقیس میں اور آپؓ انتہائی خوبصورت تھے اور آپؓ کے حسن کے بارے میں حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ حسن و جمال کی وجہ سے اس امت کے یوسف ہیں۔

آپ کے اسلام لانے کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ زیادہ صحیح یہ ہے کہ نو (۹) یا دس (۱۰) ھ میں کہ جس سال مختلف علاقوں سے کثرت سے وفود آئے اسی سال تشریف لائے، جب آپ آنحضرت ﷺ کے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ان کے لئے چادر بچھائی اور اکرام کیا پھر فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا احترام و اکرام کیا کرو۔ آپؓ نے ۵۱ھ میں وفات پائی اور آپ کا مدفن قرقیس میں ہے۔

(۳۱۲) حدثنا اسحاق الواسطي قال حدثنا خالد عن بيان عن قيس قال سمعته يقول قال جرير بن عبدالله قال			
بیان کیا ہمیں اسحاق واسطی نے کہا بیان کیا ہمیں خالدؒ نے وہ بیانؒ سے انہوں نے قیس سے کہا کہ میں نے قیس کو فرماتے سنا انہوں نے کہا کہ جریر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ			
ما حجبني رسول الله ﷺ منذ اسلمت ولا رآني الا ضحك			
مجھے اسلام لانے کے بعد کبھی رسول اللہ ﷺ نے (اپنے گھر) میں (داخل ہونے سے) نہیں روکا اور ہمیشہ مجھے دیکھ کر مسکرا دیتے			
وعن قيس عن جرير بن عبدالله قال كان في الجاهلية بيت يقال له ذوالخلصة			
اور قیس جریر بن عبداللہؓ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ (زمانہ) جاہلیت میں ایک گھر تھا جس کو ذوالخلصہ کہا جاتا تھا			
وكان يقال له الكعبة اليمانية والكعبة الشامية فقال لي رسول الله ﷺ هل انت مريحي من ذي الخلصة			
اور اسے کعبہ یمانیہ (بھی) کہا جاتا تھا اور کعبہ شامیہ تو مجھے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا آپ مجھے ذوالخلصہ سے راحت پہنچا سکتے ہیں			
قال فنفرت اليه في خمسين ومائة فارس من احمس قال فكسرنا وقتلنا من وجدنا عنده			
انہوں نے کہا کہ میں احمس کے ڈیڑھ سو گھوڑ سواروں کو لیکر اس کی طرف گیا (انہوں نے کہا) سو ہم نے توڑ دیا اور وہاں جن کو پایا قتل کر دیا			
فاتيناه	فاخبرناه	فدعالنا	ولاحمس
تو ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان کو واقعہ بتلایا تو انہوں نے ہمارے اور احمس قبیلہ کے لئے دعائیں فرمائیں			

﴿تحقیق وتشریح﴾

ولاحمس:...... قبیلہ کا نام ہے اور یہ احمس بن غوث کی طرف منسوب ہے۔ یہ حدیث کتاب الجہاد، باب البشارۃ فی الفتوح میں گذر چکی ہے۔[1]

ذوالخلصہ:...... یمن میں ایک گھر تھا جس میں بہت سے بت تھے اور اس کو کعبہ یمانیہ کہا جاتا تھا۔ حالانکہ کعبہ تو کعبہ شامیہ ہے جو کہ مکہ مکرمہ میں ہے یہ مطلب نہیں کہ کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ دونوں اسی کے نام ہیں، کبھی بغیر واؤ کے بھی آتا ہے تو معنی ومطلب یہ ہوگا یہ دو لفظ ہیں ان میں سے ایک، ایک جگہ کے لئے اور دوسرا دوسری جگہ کے لئے ہے، قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ یہاں شامیہ کا لفظ راویوں کا تسامح ہے اس کو حذف کرنا ہی بہتر ہے، لیکن علامہ کرمانیؒ نے قاضی عیاضؒ کی بات سے اتفاق نہیں کیا۔[2]

﴿۸۲﴾

باب ذکر حذیفة بن الیمان العبسی

یہ باب ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بیان میں

حالات حضرت حذیفہ بن یمانؓ:......

یمان لقب ہے، ان کے والد کا نام حِسل یا حُسل ہے، آپؓ راز دار نبوت (ﷺ) تھے، منافقوں کے نام آنحضرت ﷺ نے صرف حضرت حذیفہؓ کو ہی بتائے تھے، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا امیر مقرر کیا۔ کوفہ میں رہے، حضرت عثمانؓ کی شہادت کے چالیس دن بعد ۳۶ھ میں ان کا انتقال ہوا، علامہ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ دمشق میں آپ کا انتقال ہوا۔[3] حضرت حذیفہؓ نے جنگ نہاوند میں شرکت کی اور امیر لشکر کی شہادت کے بعد جھنڈا آپؓ نے لیا اور ہمدان، ری اور دینور کی فتح آپؓ کے ہاتھوں ہوئی۔[4]

(۳۱۳) حدثنی اسمٰعیل بن خلیل قال اخبرنا سلمة بن رجاء عن ھشام بن عروة عن ابیه عن عائشة

بیان کیا مجھ سے اسماعیل بن خلیل نے کہا خبر دی ہمیں سلمہ بن رجاء نے ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہ

قالت لما کان یوم احد ھزم المشرکون ھزیمة بینة فصاح ابلیس ای عباداللہ اخراکم

انہوں نے فرمایا کہ جب یوم احد تھا تو مشرکین نمایاں شکست کھا گئے تو ابلیس نے اونچی آواز سے پکارا کہ اے اللہ کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو

فرجعت اولاھم علی اخراھم فاجتلدت اخراھم فنظر حذیفة

تو ان کے آگے والے اپنے پیچھے والوں پر ٹوٹ پڑے تو آگے والوں نے اپنے پیچھے والوں کے ساتھ قتال شروع کر دیا تو حذیفہؓ نے دیکھا کہ

[1] الخیر الساری ص۲۰۴ کتاب الجہاد [2] عمدۃ القاری ص۲۸۳ ج۱۶ [3] عمدۃ القاری ص۲۸۳ ج۱۶ [4] ترجمہ اسد الغابہ ص۶۲۹ ج۲

فاذا	هو	بابيه	فنادی	ای	عباد اللّٰه	ابي	ابي	فقالت	فو اللّٰه	ما	احتجزوا
دو اچانک اپنے والد کے پاس کھڑے ہیں تو انہوں نے پکارا اے اللہ کے بندو یہ میرے والد ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا سو اللہ کی قسم کہ وہ نہ رکے											
حتی	قتلوه	فقال	حذيفة	غفر اللّٰه	لكم	قال	ابي				
حتی کہ انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو حذیفہؓ نے فرمایا کہ اللہ تمہاری مغفرت فرمائے اور انہوں (ہشام) نے کہا کہ میرے باپ (عروہ) نے کہا کہ											
فو اللّٰه	مازالت	في	حذيفة	منها	بقية	خير	حتى	لقي	اللّٰه		
سو اللہ کی قسم حذیفہؓ کے دل میں ہمیشہ اس (قضیہ) سے نیکی باقی رہی حتی کہ اللہ کو پیارے ہو گئے											

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

عباد اللّٰه اخراكم:...... یعنی وہ گروہ جو تم سے پیچھے ہے اس کو قتل کرو۔ ابلیس نے یہ مسلمانوں کو خطاب کیا مغالطہ دینے کے لئے تاکہ مسلمان ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جائیں تو آگے جانے والا جو گروہ تھا انہوں نے پیچھے والوں کو قتل کرنا شروع کر دیا اس گمان سے کہ وہ مشرک ہیں چنانچہ مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں ہی ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ گئے اور یہ بھی احتمال ہے کہ خطاب کفار کو ہو اور حضرت یمانؓ جو کہ حضرت حذیفہؓ کے والد تھے ان کے بارے میں مسلمانوں نے گمان کیا کہ وہ لشکر کفار سے ہیں تو مسلمانوں نے انہیں قتل کرنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت حذیفہؓ بلند آواز سے کہتے رہے کہ یہ میرے والد ہیں مسلمان ہیں ان کو قتل نہ کرو مگر دوسرے حضرات نہ رکے یہاں تک کہ انہیں شہید کر دیا۔

ابی ابی:......ای هذا ابی هذا ابی، یہ میرے والد ہیں یہ میرے والد ہیں، مسلمانوں کو ان کے قتل سے روک رہے تھے انہوں نے ان کی نہیں سنی اُس کو قتل کر دیا انہوں نے یہ خیال کیا کہ یہ بھی مشرکین میں سے ہیں۔

بقية خير:...... (۱) اس بات کا غم باقی رہا کہ میرے باپ کو مسلمانوں نے قتل کیا۔

(۲) قاتل کے لئے دعا خیر کرتے رہے۔

قال ابی:...... ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت عروہؓ نے فرمایا اللہ کی قسم حضرت حذیفہؓ کے دل میں ہمیشہ اس واقعہ کا غم باقی رہا کہ میرے باپ کو مسلمانوں نے قتل کر دیا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ انتقال ہونے تک قاتل کے لئے دعا خیر کرتے رہے۔

❁❁❁❁❁❁

﴿۸۳﴾

باب ذکر هند بنت عتبة بن ربيعة

یہ باب ھند بنت عتبہ بن ربیعہ کے ذکر کے بارے میں ہے

ھند:...... منصرف اور غیر منصرف دونوں احتمال ہیں۔ آپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں حضرت ابوسفیانؓ کی بیوی ہیں۔

اسلام:...... فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئیں۔

انتقال:...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں انتقال ہوا۔

☆ وقال عبدان اخبرنا عبدالله اخبرنا يونس عن الزهرى حدثنى عروة ان عائشةؓ
اور عبدان نے کہا کہ ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا کہ ہمیں یونس نے زہری سے خبر دی کہا بیان کیا مجھے عروہ نے بیشک حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ
قالت جاءت هند بنت عتبة قالت يارسول الله ماكان على ظهر الارض من اهل خباء احب
ہند بنت عتبہؓ آئیں تو انہوں نے کہا یارسول اللہ زمین کی پشت پر کوئی ایسا گھر نہیں تھا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک
الى ان يذلوا من اهل خبائك ثم ما اصبح اليوم على ظهر الارض اهل خباء احب الى ان يعزوا
ان کا ذلیل ہونا آپ ﷺ کے گھرانے سے پھر آج نہیں ہے روئے زمین پر کوئی گھرانہ ایسا کہ زیادہ محبوب ہو میرے نزدیک ان کا عزت والا ہونا
من اهل خبائك قال وايضا والذى نفسى بيده
آپ ﷺ کے گھرانے سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی یہی پسند کرتا ہوں
قالت يا رسول الله ان ابا سفين رجل مسيك فهل على حرج
انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (ﷺ) ابوسفیانؓ بہت زیادہ روک کر خرچ کرنے والے ہیں کیا مجھ پر کوئی حرج ہے
ان اطعم من الذى له عيالنا قال لا اراه الا بالمعروف
کہ میں کھلاؤں اس کے مال سے اپنے عیال کو؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نہیں میں خیال کرتا ہوں مگر قصد کے مطابق اگر بقدرِ حاجت خرچ کیا جائے

﴿ تحقیق وتشریح ﴾

عبدان:...... عبداللہ بن عثمان مروزی کا لقب ہے۔

امام بخاریؒ نفقات میں محمد بن مقاتلؒ سے اور ایمان اور نذور میں یحییٰ بن بکیرؒ سے لائے ہیں۔

سوال:...... یہ تعلیق ہے یا موصولاً ہے؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ اس کو تعلیقاً لائے ہیں۔ علامہ بیہقی نے عبدانؒ سے اس کو موصولاً بیان کیا ہے۔ مستخرج کتاب میں ابونعیمؒ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ اس کو یہاں موصولاً لائے ہیں۔

خباء:...... وہ گھر جو اون یا سوت کا ہو پھر یہ مطلق خیمہ پر بولا جانے لگا۔

رجل مسیک:...... میم کے کسرہ اور سین کی شد کے ساتھ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت زیادہ روک کر خرچ کرنے والے۔

فهل علی حرج:...... حضرت ہندؓ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ میں اپنے شوہر کا مال ان کی اجازت کے بغیر اپنے بچوں پر خرچ کر سکتی ہوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قاعدہ اور ضابطہ اور ضرورت کے مطابق بچوں پر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچے تو دونوں کے مشترکہ ہیں لہٰذا آپ ابوسفیان کا مال ان کی اولاد پر ان کی اجازت کے بغیر خرچ کرلیا کریں۔

﴿۸٤﴾

باب حديث زيد بن عمرو بن نفيل

یہ باب ہے حضرت زید بن عمرو بن نفیلؓ کی حدیث کے بیان میں

حضرت زید بن عمرو بن نفیل کے مختصر حالات

عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کے والد حضرت زید بن عمرو بن نفیل، عمر بن الخطابؓ کے چچا کے بیٹے ہیں۔ بڑے موحد تھے، بتوں اور شرک سے بڑی نفرت تھی۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں زید کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا یہ کیسے شخص ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں قبلہ کیطرف منہ کر کے عبادت کرتے اور کہتے تھے میرا رب وہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے اور میرا دین بھی دین ابراہیمی ہے اور سجدہ کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک امت ہے جس کے ایک فرد یہ بھی تھے۔ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا میں نے ان کو جنت میں دامن گھسیٹتے دیکھا ہے۔

سوال:...... اس باب کو امام بخاریؒ نے اس کتاب میں کس لئے ذکر فرمایا؟

جواب:...... بعثت سے قبل آنحضرت ﷺ سے ملاقات ہوئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے ان کی شان بیان کی ہے اور اُن کو موحد بتایا ہے اس لئے امام بخاریؒ نے اس کو یہاں ذکر فرمایا۔

سوال:...... ان کو صحابی کہا جا سکتا ہے؟

جواب:...... علامہ ذہبیؒ وغیرہ نے ان کو صحابی بتایا ہے اور صاحب توضیحؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کا میلان بھی اسی طرف ہے۔

(۳۱۴۳)حدثنی محمد بن ابی بکر قال حدثنا فضیل بن سلیمٰن قال حدثنا موسیٰ
بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی بکر نے کہا بیان کیا ہمیں فضیل بن سلیمان نے کہا بیان کیا ہمیں موسیٰ نے
قال حدثنا سالم بن عبدالله عن عبدالله بن عمر
کہا بیان کیا ہمیں سالم بن عبداللہ نے (انہوں نے)حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے
ان النبی ﷺ لقی زید بن عمرو بن نفیل باسفل بلدح قبل ان ینزل علی النبی ﷺ الوحی
تحقیق نبی کریم ﷺ نے زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح شہر کے نشیبی علاقہ میں ملاقات کی نبی کریم ﷺ پروحی مبارک کے نزول سے پہلے
فقدمت الی النبی ﷺ سفرة فابی ان یاکل منها ثم قال زید انی لست اکل
تو نبی کریم ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو زید بن عمروؓ نے کھانے سے انکار کیا پھر زید بن عمروؓ نے کہا تحقیق میں وہ نہیں کھاتا ہوں
مماتذبحون علی انصابکم ولا اکل الا ما ذکر اسم الله علیه وان زید بن عمرو کان یعیب علی قریش
جو تم اپنے بتوں پر ذبح کرتے ہو اور میں نہیں کھاتا ہوں مگر وہ کہ جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو اور تحقیق زید بن عمرؓ قریش پر عیب لگاتے تھے
ذبائحهم ویقول الشاة خلقها الله وانزل لها من السمآء الماء وانبت
ان ذبیحوں کی وجہ سے اور فرماتے کہ بکری کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اسی ذات نے اس کے لئے آسمان سے پانی اتارا اور اسی ذات نے اگایا
لها من الارض ثم تذبحونها علی غیر اسم الله انکارا لذلک و اعظاما له
اس کے لئے زمین سے تم اس کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے ہو (یہ بات فرماتے) ان کے اس فعل کا انکار کے لئے اور اس فعل کے عظیم ہونے کیلئے کہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الذبائح میں معلی بن اسد سے لائے ہیں اور امام نسائی نے المناقب میں احمد بن سلیمان سے تخریج فرمائی ہے۔

محمد بن ابی بکر:...... محمد بن ابوبکر بن علی بن عطاء بن مقدم ہیں جو مقدومی بصری مشہور ہیں۔

سفرة:...... کھانا' ہر کھانا مراد نہیں بلکہ وہ کھانا جو مسافر کے لئے تیار کیا جائے اور اس کے سامنے رکھا جائے۔

فابیٰ:...... زید نے اس کھانا کھانے سے اعراض کیا جس کو آنحضرت ﷺ نے بھی کھانے سے احتراز فرمایا تھا نہ کھانے کیوجہ یہ تھی در حقیقت وہ کھانا قریش کے لئے دسترخوان پر سجایا گیا تھا اور گوشت وغیرہ جو اس کھانے میں شامل تھا اُسے بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا تھا۔

☆ قال موسیٰ حدثنی سالم بن عبدالله ولا اعلمه الا یحدث به عن ابن عمر
کہا موسیٰ نے کہ بیان کیا مجھ سے سالم بن عبداللہؓ نے اور نہیں جانتا ہوں میں مگر یہ کہ وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہ

ان زيد بن عمرو بن نفيل خرج الى الشام يسال عن الدين ويتبعه

تحقیق زید بن عمرو بن نفیل شام کے لیے تشریف لے گئے اس حال میں کہ وہ دین (حق) کو تلاش کر رہے تھے اس کی پیروی کرنا چاہتے تھے

فلقي عالما من اليهود فساله عن دينهم فقال اني لعلّي ان ادين دينكم

تو وہ یہود کے ایک عالم کو ملے تو ان سے ان کے دین کے بارے میں معلوم کیا تو کہا تحقیق ہو سکتا ہے کہ میں تمہارا دین اختیار کر لوں

فاخبرني فقال لا تكون على ديننا حتى تاخذ بنصيبك من غضب الله

تو آپ مجھے اس کی خبر دیں۔ تو اس نے کہا کہ تو ہمارے دین پر نہیں ہو سکتا حتی کہ تو اللہ تعالیٰ کے غضب سے اپنا حصہ وصول نہ کر لے

قال زيد ما افر الا من غضب الله ولا احمل من غضب الله شيئا ابدا

زیدؓ نے کہا میں نہیں ڈرتا ہوں مگر اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور میں بھی اللہ تعالیٰ کے غضب کو ذرہ برابر بھی برداشت نہیں کر سکتا

وانا استطيعه فهل تدلني على غيره قال ما اعلمه

اور کیا میں اس کو برداشت کرنے کی استطاعت رکھتا ہوں پھر کہا آپ اس کے علاوہ کسی اور کی طرف رہنمائی کریں گے اس نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں

الا ان تكون حنيفا قال زيد وما الحنيف قال دين ابراهيم لم يكن يهوديا ولانصرانيا

مگر یہ کہ آپ دین حنیف اختیار کر لیں زیدؓ نے کہا کہ حنیف کیا ہے؟ اس نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین سو وہ نہ یہودی تھے اور نہ نصرانی

ولا يعبد الا الله فخرج زيد فلقي عالما من النصارى فذكر مثله

اور نہ ہی وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرتے تھے۔ تو زید چل دیے تو وہ نصاریٰ کے ایک عالم کے پاس گئے تو اس نے بھی ویسے ہی کہا

فقال لن تكون على ديننا حتى تاخذ بنصيبك من لعنة الله قال ما افر

اس نے کہا کہ آپ ہمارے دین پر نہیں آ سکتے حتی کہ آپ اللہ تعالیٰ کی لعنت سے اپنا حصہ وصول کر لیں انہوں نے کہا کہ نہیں بھاگتا ہوں میں

الا من لعنة الله ولا احمل من لعنة الله ولا من غضبه شيئا ابدا وانا استطيع

مگر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہی سے اور میں اللہ تعالیٰ کی لعنت اور نہ اس کے غضب سے ذرہ برابر برداشت کر سکتا ہوں اور کیا میں اس کی استطاعت بھی رکھتا ہوں

فهل تدلني على غيره قال ما اعلمه الا ان تكون حنيفا قال وما الحنيف

کیا آپ اس کے علاوہ کسی اور دین کی رہنمائی کریں گے اس نے کہا میں نہیں جانتا ہوں مگر یہ کہ آپ حنیف والے ہو جائیں انہوں نے کہا حنیف کیا ہے

قال دين ابراهيم لم يكن يهوديا ولانصرانيا ولا يعبد الا الله فلما راى زيد قولهم في ابراهيم

اس نے کہا دین ابراہیمی کہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے تھے جب زیدؓ نے ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کی گفتگو دیکھی

خرج فلما برز رفع يديه قال اللهم انى اشهد انى على دين ابراهيم

تو وہ چل دیے جب وہ نکل آئے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور کہا کہ اے اللہ بے شک میں گواہی دیتا ہوں کہ میں ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں

☆ وقال الليث كتب الى هشام عن ابيه عن اسماء بنت ابي بكر قالت

اور لیث نے کہا کہ ہشام نے اپنے والد گرامی کے واسطہ سے میری طرف لکھا وہ اسماء بنت ابوبکر صدیقؓ سے کہ انہوں نے کہا کہ

رأيت زيد بن عمرو بن نفيل قائما مسندا ظهره الى الكعبة يقول يا معاشر قريش والله

میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا اس حال میں کہ وہ اپنی پیٹھ کے ساتھ کعبہ کو ٹیک لگا کر کھڑے کہہ رہے تھے اے گروہ قریش اللہ تعالیٰ کی قسم

ما منكم على دين ابراهيم غيري وكان يحيي الموؤدة يقول

تم میں سے کوئی (بھی) میرے علاوہ ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں ہے اور وہ زندہ گور کی جانے والی بچیوں کو بچا لیتے تھے اور کہتے تھے

للرجل اذا اراد ان يقتل ابنته لا تقتلها انا اكفيكها مؤنتها فياخذها

اس آدمی کو جو اپنی بیٹی کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ تو اس کو قتل نہ کر اس کی مؤنت کا میں ذمہ دار ہوں اور وہ زید اس (بچی) کو لے لیتے تھے

فاذا ترعرعت قال لابيها ان شئت دفعتها اليك وان شئت كفيتك مؤنتها

پس جب وہ جوان ہو جاتی تو اس کے والد گرامی کو کہتے اگر تو چاہے تو اس کو تیرے حوالے کرتا ہوں اور اگر تو چاہے تو اس کے اخراجات کی میں کفالت کروں گا

﴿۸۵﴾

باب بنيان الكعبة

یہ باب ہے کعبہ کی تعمیر کے بیان میں

(۳۵۱۵) حدثنا محمود قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرني ابن جريج قال اخبرني عمرو بن دينار

ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے ابن جریج نے خبر دی کہا کہ مجھے عمرو بن دینار نے خبر دی

سمع جابر بن عبدالله قال لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس ينقلان الحجارة

انہوں نے جابر بن عبداللہؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب کعبہ کی تعمیر ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ اور عباسؓ اس کے لئے پتھر لا رہے تھے

فقال عباس للنبي ﷺ اجعل ازارك على رقبتك يقيك من الحجارة فخر الى الارض

عباسؓ نے آنحضور ﷺ سے کہا اپنا تہبند گردن پر رکھ لو بچائے گا آپ کو پتھر کی خراش لگنے سے پس آپ زمین پر گر پڑے

وطمحت عيناه الى السماء ثم افاق فقال ازاري ازاري فشد عليه ازاره

اور آپ کی نظر آسمان پر گڑ گئی جب افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا میرا تہبند لاؤ میرا تہبند لاؤ پھر آپ کا تہبند آپ پر باندھا گیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث مراسیل صحابہؓ میں سے ہے کتاب الجهاد ، باب فضل مكة وبنيانها میں گزر چکی ہے۔

یہاں پر کعبۃ اللہ کی وہ تعمیر مراد ہے جو کہ قریش نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بعثت سے پہلے کی۔ امام زہریؒ

فرماتے ہیں کہ جب یہ تعمیر ہوئی تو حضور ﷺ بالغ نہیں ہوئے تھے۔ علامہ ابن بطالؒ اور علامہ ابن تینؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عمر پندرہ سال تھی۔ مشہور یہ ہے کہ قریش نے کعبہ کو بنایا حضور ﷺ کے حضرت خدیجہؓ سے نکاح کے دس سال بعد یعنی اس وقت آپ ﷺ کی عمر پینتیس (۳۵) سال تھی۔ محمد بن اسحٰق کا قول یہ ہے کہ جب قریشیوں نے بیت اللہ بنایا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک پچیس سال تھی۔ موسیٰ بن عقبہؒ کہتے ہیں کہ بناء کعبہ حضور ﷺ کی بعثت سے پندرہ (۱۵) سال پہلے ہوئی ہے۔

کعبۃ اللہ کی تعمیر:...... اولاً فرشتوں نے بنایا آدم علیہ السلام سے پہلے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنایا پھر قریش نے بنایا بعثت سے پہلے اور حضور ﷺ اس میں شریک ہوئے، اس کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کروائی اس کے بعد حجاج بن یوسف نے پانچویں مرتبہ تعمیر کروائی جو کہ آج تک موجود ہے۔

لیکن علماء اور مؤرخین کے نزدیک جو روایت زیادہ قابلِ اعتماد ہے اس میں دس مرتبہ کا ذکر ہے: (۱) ملائکہ (۲) حضرت آدمؑ (۳) حضرت شیثؑ (۴) حضرت ابراہیمؑ (۵) جرہم (۶) عمالقہ (۷) قصی بن کلاب (۸) قریش (۹) عبداللہ بن زبیرؓ (۱۰) حجاج بن یوسف [1] نیز گیارہویں مرتبہ اس کو سلطان مراد خان نے تعمیر کیا ہے اور شاہ فہد کے دور میں اس کی تعمیر اور تزئین پر خاص توجہ دی گئی۔

طمحت عیناہ:...... آپ ﷺ کی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند ہوئی۔ روایات میں آتا ہے کہ جب حضور ﷺ کا پردہ کھلا تو غیب سے آواز آئی **یا محمد غط عورتک**۔ یہ پہلی ندا ہے جو حضور ﷺ کو غیب سے آئی۔ معاشرے میں جتنے بھی عیب تھے نبی کریم ﷺ کو نبوت سے پہلے ہی ان سے محفوظ رکھا گیا۔

(۳۱۶)حدثنا ابو النعمان قال حدثنا حماد بن زید عن عمرو بن دینار وعبیداللہ بن ابی یزید
ہم سے ابوالنعمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں حماد بن یزید نے حدیث بیان کی وہ عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید سے
قالا لم یکن علی عہد النبی ﷺ حول البیت حائط کانوا یصلون حول البیت
کہا انہوں نے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں بیت اللہ کے چاروں طرف دیوار نہیں تھی لوگ بیت اللہ ہی کے چاروں طرف نماز پڑھتے تھے
حتی کان عمر فبنی حولہ حائطا قال عبیداللہ جدرہ قصیر فبناہ ابن الزبیر
پھر جب عمرؓ کا دور آیا تو آپ نے وہاں دیوار بنوائی۔ عبیداللہ نے یہ بیان کیا یہ دیوار بھی چھوٹی تھی اور ابن زبیرؓ نے اس سے اضافہ کروایا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاهرۃ۔

عمرو بن دینار اور عبیداللہ بن ابی یزید دونوں تابعی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا زمانہ نہیں پایا۔ یہ حدیث ارسال کے قبیل سے ہے۔ اور ان دونوں حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ بھی نہیں پایا اس لحاظ سے منقطع ہے۔

[1] اخبار مکہ، تفسیر کبیر ج ۱ ص ۲۷۰، تاریخ کعبہ ص ۳۹

﴿۸۶﴾

باب ایام الجاهلیة

یہ باب ہے دور جاہلیت کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ایام الجاهلیة:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور ﷺ تک کا زمانہ مراد ہے جسے کثرت جہالت کی وجہ سے ایام الجاهلیة کہا جاتا ہے اور یا مراد حضور ﷺ کی پیدائش سے لے کر بعثت تک کا زمانہ ہے۔ اس پر علامہ عینیؒ نے اعتراض کیا ہے اور پہلے قول کو زیادہ درست اور صحیح قرار دیا ہے۔

(۳۱۷)حدثنا مسدد قال حدثنا یحیٰ قال هشام حدثني ابي
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی، ہشام نے بیان کیا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
عن عائشةؓ قالت كان عاشوراء يوم تصومه قريش في الجاهلية وكان النبي ﷺ يصومه
وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عاشوراء کا روزہ قریش زمانۂ جاہلیت میں رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ نے بھی اُسے باقی رکھا تھا
فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما نزل رمضان
آنحضور ﷺ جب مدینہ منورہ آئے تو آپ نے خود بھی اس دن روزہ رکھا اور صحابہؓ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا پس جب رمضان فرض ہوا
كان من شاء صامه ومن شاء لا يصومه
(تو اس کے بعد حکم اس طرح باقی رہا کہ) جس کا جی چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور اگر کوئی چاہے نہ رکھے تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... تصومه قريش في الجاهلية کے جملہ سے ہے۔ اور یہ حدیث کتاب الصوم ،باب الصيام عاشوراء میں گزر چکی ہے۔

عاشوراء:...... محرم الحرام کا دسواں دن مراد ہے۔ مؤطا میں امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ صوم یوم عاشوراء رمضان کی فرضیت سے پہلے واجب تھا، صیامِ رمضان کی فرضیت نے اس کو منسوخ کر دیا اب صوم یوم عاشوراء کے بارے میں اختیار ہے چاہے کوئی رکھے یا نہ رکھے۔

(۳۱۸)حدثنا مسلم قال حدثنا وهيب حدثنا ابن طاؤس عن ابيه
ہم سے مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن طاؤس نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے

عن ابن عباس قال کانوا یرون ان العمرة فی اشهر الحج من الفجور فی الارض

وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بہت بڑا گناہ خیال کرتے تھے

وکانوا یسمون المحرم صفر ویقولون اذا برأ الدبر وعفا الاثر حلت العمرة لمن اعتمر

وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے کہ اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہونے لگے اور نشانات قدم مٹ چکیں پھر عمرہ کرنے والوں کا عمرہ جائز ہوتا ہے

قال فقدم رسول اللہ ﷺ واصحابه رابعة مهلين بالحج وامرهم

انہوں نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے اور صحابہ کو حکم دیا

النبی ﷺ ان یجعلوها عمرة قالوا یا رسول اللہ ای الحل قال الحل کله

آنحضور ﷺ نے کہ اپنے حج کے احرام کو عمرے کا بنالیں صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا چیزیں حلال ہوں گی؟ آنحضور نے فرمایا کہ تمام چیزیں حلال ہوں گی

﴿تحقیق وتشریح﴾

لوگ جاہلیت میں اشہر حج میں عمرہ کو افجر الفجور جانتے تھے اور محرم کو صفر قرار دیتے تھے حرمت میں اور ذوالحجہ کو محرم تک مؤخر کردیتے تھے اور کہتے تھے۔ اذا برأ الدبر وعفا الاثر حلت العمرة لمن اعتمر۔

اذا برأ الدبر: اس کے دو معنی ہیں (۱) حاجیوں کے نشانات قدم مٹ جائیں (۲) اونٹوں کی پشتوں پر جو زخم ہوں وہ تندرست ہوجائیں۔

وعفا الاثر:...... زخموں کے نشان مٹ جائیں۔

حلت العمرة لمن اعتمر:...... تو عمرہ حلال ہوجائے گا اس شخص کے لئے جو کہ عمرہ کرے۔ حاصل یہ کہ حج کے نشانات جب ختم ہوجائیں تو عمرہ کیا جاسکتا ہے۔

رابعة مهلين:...... رابعہ سے مراد ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ ہے یا چوتھے دن کی رات مراد ہے۔ مہلین یعنی تلبیہ کہنے والے تھے۔

قال ای الحل:...... کون سی چیزیں حلال ہوں گی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام وہ چیزیں جو احرام سے حرام ہوگئی تھیں حلال ہوجائیں گی حتی کہ جماع بھی حلال ہوجائے گا۔

(۳۱۹) حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفین قال کان عمرو یقول حدثنا

ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ عمرو بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حدیث بیان کی

سعید بن المسیب عن ابیه عن جده قال جآء سیل فی الجاهلیة

سعید بن مسیب نے وہ اپنے والد سے ان کے دادا کے واسطے سے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں ایک مرتبہ ایسا سیلاب آیا تھا کہ

فكسا ما بين الجبلين قال سفين ويقول ان هذا الحد يث له شا ن
دونوں پہاڑیوں کے درمیان سب کچھ اس کے اندر چھپ گیا تھا سفیان نے بیان کیا کہ (عمرو بن دینار) بیان کرتے تھے کہ اس حدیث کے لئے شان ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله في الجاهلية۔

عن ابيه عن جده:......ابیہ سے مراد مسیب ہیں اور جدہ کا مصداق حضرت حزن ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا انت سهل تو انہوں نے کہا حزن نام میں نے نہیں رکھا بلکہ میرے باپ نے رکھا ہے لہذا نام تبدیل نہیں کیا۔ حضرت سعید بن مسیبؒ نے فرمایا حزونة ہمارے (گھر) میں آج تک موجود ہے۔

في الجاهلية:......اسلام سے پہلے یہ واقعہ (سیلاب) پیش آیا۔

فكسا مابين الجبلين:...... ڈھانپ لیا اس سیلاب نے مکہ مکرمہ کے دو پہاڑوں کو یعنی سیلاب بہت بڑا تھا۔

ان هذا الحديث له شان:...... یعنی عمرو کہتے تھے کہ اس حدیث کے لئے طویل قصہ ہے۔

سوال:...... اس میں کیا حکمت ہے کہ طوفان نوح کے موقع پر بیت اللہ کو آسمانوں کی طرف اٹھالیا گیا اور غرق ہونے سے بچایا گیا اور اس سیلاب میں غرق ہو گیا؟

جواب:...... طوفان نوح کا جو سیلاب تھا وہ عذاب تھا اس لئے بیت اللہ کو بچالیا گیا اور یہ سیلاب عذاب نہیں تھا۔

(۳۲۰)حدثنا ابو النعمان قال حدثنا ابو عوانة عن بيان ابي بشر عن قيس بن ابي حازم قال
ہم سے ابونعمان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابوعوانہ نے حدیث بیان کی وہ ابو بشر سے وہ قیس بن ابی حازم سے انہوں نے بیان کیا کہ
دخل ابو بكرؓ علىٰ امراة من احمس يقال لها زينب فرآها لا تكلم فقال ما لها لا تكلم
ابوبکر احمس قبیلہ کی ایک خاتون کے پاس گئے اس کا نام زینب تھا آپ نے دیکھا کہ وہ بات ہی نہیں کرتیں دریافت فرمایا کیا بات ہے یہ بات کیوں نہیں کرتی؟
قالوا حجت مصمتة فقال لها تكلمي فان هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية
لوگوں نے بتایا کہ مکمل خاموشی کے ساتھ حج کر رہی ہیں ابوبکرؓ نے ان سے فرمایا بات کرو اس طرح حج کرنا درست نہیں ہے کیونکہ یہ تو جاہلیت کا طریقہ ہے
فتكلمت فقالت من انت قال امرء من المهاجرين قالت اى المهاجرين
چنانچہ انہوں نے بات کی اور پوچھا آپ کون ہیں؟ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں مہاجرین کا ایک فرد ہوں اس نے پوچھا کہ مہاجرین کے کس قبیلہ سے
قال من قريش قال من اى قريش انت قال انك لسئول
آپ نے فرمایا قریش سے انہوں نے پوچھا قریش کے کس خانوادہ سے؟ ابوبکرؓ نے اس پر فرمایا تم سوال بہت کرنے کی عادی معلوم ہوتی ہو
انا ابو بكر قالت ما بقآؤنا علىٰ هذا الامر الصالح الذى جآء الله به بعد الجاهلية
میں ابوبکر ہوں اس کے بعد اس نے پوچھا جاہلیت کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں یہ دین حق عطا فرمایا ہے اس پر ہم مسلمان کب تک قائم رہ سکیں گے؟

قال بقآؤکم علیه ما استقامت بکم ائمتکم قالت وما الائمة
آپ نے فرمایا' اس پر تمہارا قیام اس وقت تک رہے گا جب تک تمہارے ائمہ اس پر قائم رہیں گے اس نے پوچھا ائمہ کسے کہتے ہیں؟
قال اما کان لقومک رؤس واشراف یامرونهم فیطیعونهم
آپؐ نے فرمایا' کیا تمہاری قوم میں سردار اور اشراف نہیں تھے جو انہیں کوئی حکم دیتے تھے تو وہ اس کی اطاعت کرتے تھے
قالت بلیٰ فهم اولئک علیٰ الناس
اس عورت نے کہا کہ تھے' آپؐ نے فرمایا' ائمہ کا معاملہ بھی تمام مسلمانوں کے ساتھ ایسا ہی ہوگا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله هذا من عمل الجاهلیة۔

من احمس:...... علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ احمس بجیلہ قبیلہ سے ہے اور روایت کرنے والی کا نام زینب بنت مھاجر ہے اور بعض روایات میں بنت جابر ہے اور بعض روایات میں بنت عوف ہے۔ علامہ عینیؒ نے ان میں تطبیق یہ دی ہے کہ مھاجر اس کا باپ ہے اور جابر جد اقرب ہے اور عوف جد ابعد ہے مجازاً ان کی طرف نسبت کردی گئی۔

اور علامہ ابن تینؒ نے فرمایا کہ احمس یہ قریش سے ہے۔ اس قول کو علامہ عینیؒ نے مستبعد قرار دیا ہے۔

حجت مصمتة:...... خاموشی سے حج کر رہی تھی، اس عورت نے نذر مانی تھی کہ میں حج کروں گی اور کلام نہیں کروں گی۔ اس میں جاہلیت والوں کے ساتھ مشابہت ہے۔

سوال:...... خاموشی کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

جواب:...... حضرت زکریا علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام نے چپ سادھ لی تھی یعنی چپ کا روزہ رکھا تھا۔

سوال:...... آج کل خاموش رہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب:...... ابن ابی الدنیا سے مرسلاً مروی ہے **ایسر العبادة الصمت**، زیادہ آسان عبادت خاموشی ہے حدیث پاک **من صمت نجا** سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔

سوال:...... قرآنی آیت اور احادیث مبارکہ سے تو خاموشی کی فضیلت معلوم ہوتی ہے تو ہر وقت خاموشی بہتر ہے؟ یا بولنا بھی چاہیے؟

جواب:...... اس مسئلہ کو آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں حل فرمایا ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے **املاء الخیر خیر من السکوت** [1]

سوال:...... حضرت صدیق اکبرؓ نے اجنبیہ سے بلا ضرورت گفتگو کیوں فرمائی ہے؟

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۱۲ ج ۲

جواب:...... یہاں پر تنبیہ کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ وہ جاہلیت کا عمل کررہی تھی۔

انک لسؤل:...... ای کثیر السوال.

هذا الامر الصالح:...... مراد دین اسلام اور اس کے قوانین ہیں۔

(۱۳۲۱) حدثني فروة بن ابي المغراء قال اخبرنا علي بن مسهر عن هشام عن ابيه عن عائشةؓ قالت
مجھ سے فروہ بن ابی مغراء نے حدیث بیان کی کہا ہمیں علی بن مسہر نے خبر دی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے انہوں نے کہا
اسلمت امرأة سوداء لبعض العرب وكان لها حفش في المسجد قالت
ایک حبشی خاتون جو کسی عرب کی باندی تھیں اسلام لائی اور مسجد میں ان کے رہنے کے لئے تھوڑی سی جگہ دیدی گئی۔ بیان کیا کہ
فكانت تأتينا فتحدث عندنا فاذا فرغت من حديثها قالت ويوم الوشاح من تعاجيب ربنا
ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں ہمارے پاس باتیں کرتی لیکن جب گفتگو سے فارغ ہوجاتیں تو کہتی اور ہار والا دن بھی ہمارے رب کی عجائبات میں سے ہے
الا انه من بلدة الكفر انجاني فلما اكثرت قالت لها عائشةؓ وما يوم الوشاح
کہ اس نے کفر کے شہر سے مجھے نجات دی تھی انہوں نے جب یہ شعر کئی مرتبہ پڑھا تو عائشہؓ نے ان سے دریافت فرمایا کہ ہار والے دن کا کیا قصہ ہے ؟
قالت خرجت جويرية لبعض اهلي وعليها وشاح من ادم فسقط منها فانحطت عليه الحديا
اس نے بیان کیا کہ میرے مالکوں کے گھرانے کی ایک لڑکی چمڑے کا ایک مرصع ہار پہن کر گئی اور کہیں گم کر آئی قدرۃً ایک چیل کی اس پر نظر پڑی
وهي تحسبه لحما فاخذت فاتهموني به فعذبوني حتىٰ بلغ من امري انهم طلبوا في قبلي
اور وہ اسے گوشت سمجھ کر اٹھا لے گئی گھر والوں نے مجھے اس کے لئے متہم کیا اور مجھے سزائیں دینی شروع کیں اور یہاں تک کہ میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی
فبينما هم حولي وانا في كربي اذ اقبلت الحديا حتىٰ وازت برؤسنا
ابھی وہ میرے چاروں طرف ہی تھے اور میں اپنی مصیبت میں مبتلا تھی کہ چیل آئی اور ہمارے سروں کے بالکل اوپر اڑنے لگی
ثم القته فاخذوه فقلت لهم هذا الذي اتهمتموني به وانا منه بريئة
پھر اس نے وہی ہار نیچے گرادیا گھر والوں نے اسے اٹھالیا تو میں نے ان سے کہا اسی کے لئے تم مجھے متہم کررہے تھے حالانکہ میں اس سے بری تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... لونڈی نے حدیث میں زمانہ جاہلیت میں دی جانے والی ایک کربناک مصیبت کا ذکر کیا ہے۔ اور ترجمۃ الباب میں بھی زمانہ جاہلیت کا ذکر ہے۔ یہ حدیث ابواب المساجد، باب نوم المرأة في المسجد میں گزرچکی ہے۔[۱]

حفش في المسجد:...... بکسر الحاء بمعنی تنگ چھوٹا کمرہ، مطلب یہ ہے کہ مسجد کے احاطے میں کوٹھری تھی۔

[۱] بخاری شریف ص ۶۲ ج ۱، الخیر الساری ص ۲۶۳ ج ۳

وشاح:...... بکسر الواو ہے اور اس کو اشاح بھی پڑھا جاتا ہے۔ وھو شئی ینسج عریضاً من ادیم وربما رصع بالجواھر والحرز وتشد المرأۃ بین عاتقھا (ترجمہ) وہ ایک چیز ہے جو چمڑے کی ادھوڑی سے بنائی جاتی ہے بسا اوقات اس کو جواہر اور حرز سے مرصع کیا جاتا ہے، اور عورت اس کو اپنے کندھے پر باندھتی ہے۔

تعاجیب ربنا:...... ایک روایت میں تباریح ربنا ہے۔ تعاجیب بمعنی عجائب۔ اس لفظ سے اس کا واحد کوئی نہیں اور اگر تباریح ہو تو یہ تبریح کی جمع ہوگی بمعنی شدت اور مشقت۔

الحدیا:...... چھوٹی سی چیل یہ حداۃ کی تصغیر ہے۔

وازت:...... واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے بمعنی برابر آ گئی یعنی ہمارے سروں کے اوپر اڑنے لگی۔

فاتھمونی بہ:...... گھر والوں نے مجھے اس کے لئے متہم کیا کیونکہ انہیں اس طرح اس کے گم ہونے کا علم نہیں تھا۔

(۳۲۲) حدثنا قتیبة قال حدثنا اسمٰعیل بن جعفر عن عبدالله بن دینار عن ابن عمر
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمرؓ سے
عن النبی ﷺ قال الا من کان حالفا فلا یحلف الا باللہ
وہ نبی کریم ﷺ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا' خبردار اگر کسی کو قسم کھانی ہو تو اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے
فکانت قریش تحلف باٰبآئھا فقال لاتحلفوا باٰبآئکم
قریش اپنے آباؤ اجداد کی قسم کھایا کرتے تھے تو آنحضور ﷺ نے انہیں فرمایا کہ اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ کھایا کرو

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... باپ، دادا کے نام کی قسمیں کھانا، اٹھانا افعال جاہلیت میں سے ہے۔

امام مسلمؒ الایمان والنذر میں یحییٰ بن یحییٰؒ سے اور امام نسائیؒ بھی الایمان والنذر میں علی بن حجرؒ سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

فکانت قریش تحلف باٰبائھا:...... قریش اپنے باپ دادا کے نام کی قسمیں کھایا کرتے تھے آنحضرت ﷺ نے منع فرمایا۔

سوال:...... اللہ پاک کے نام کی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب:...... بلاضرورتِ شدیدہ اللہ کی قسم اٹھانا اعتبار کھو دیتا ہے لہٰذا قسم کھانے سے ازبس اجتناب کیا جائے۔

سوال:...... نبی، کعبہ، ملائکہ، امانت اور روح وغیرہ کی قسم کھانا کیسا ہے؟

جواب:...... مکروہ ہے ومن اشد کراھة الحلف بالامانة۔

سوال:...... اللہ نے قرآن مجید میں اپنی مخلوق کی قسمیں کھائیں ہیں مثلاً وَالصّٰفّٰتِ ۱ وَالذّٰرِيٰتِ ۲ وَالْعٰدِيٰتِ ۳ وَالْمُرْسَلٰتِ ۴ وغیرھا جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی قسمیں کھاتا ہے تو ہمارے لئے بھی جائز ہونی چاہیے؟

جواب:...... مذکورہ بالا اشیاء کا شرف اور مرتبہ بتانے کے لئے اللہ پاک نے قسمیں کھائیں مخلوق کو خالق پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

سوال:...... قریش کس طرح اور کن الفاظ سے قسمیں کھاتے تھے؟

جواب:...... قسم کھاتے وقت کہتے وابی افعل ھذا یا کہتے وحق ابی وغیرہ وغیرہ۔

سوال:...... شارع علیہ السلام سے باپ کی قسم کھانا ثابت ہے؟ ارشاد نبوی ﷺ ہے آپ ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا افلح وابیه ان صدق۔

جواب:...... یہ کلمات آپ ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہوئے ہیں ان سے قسم کا ارادہ نہیں کیا گیا یعنی یمین لغو پر محمول کیا جائیگا۔

سوال:...... قسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب(۱):...... (۱) یمین غموس، (۲) یمین منعقدہ، (۳) یمین لغو۔

جواب(۲):...... ابن عباسؓ فرماتے ہیں " لان احلف باللہ مائة مرة فاثم خیر من ان احلف بغیرہ فابر " میں غیر اللہ کی قسم کھاؤں، پوری کردوں اس سے بہتر ہے کہ میں سو مرتبہ اللہ کی قسم کھاؤں اور اس کو پورا نہ کروں۔

(۳۲۲۳) حدثنا یحیٰ بن سلیمٰن قال حدثنی ابن وھب قال اخبرنی عمرو ان عبدالرحمٰن بن القاسم حدثه ان القاسم كان
یحیٰ بن سلیمان نے ہمیں حدیث بیان کی کہا بیان کیا مجھے ابن وھب نے کہا خبر دی مجھے عمرو نے بے شک عبدالرحمٰن بن قاسم نے ان کو حدیث بیان کی بے شک قاسم
يمشي بين يدى الجنازة ولا يقوم لها ويخبر عن عائشةؓ قالت كان اهل الجاهلية
جنازے کے آگے آگے چلتے تھے اس کے لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے اور حضرت عائشہؓ کے حوالے سے خبر دیا کرتے کہ آپ فرماتی ہیں کہ جاہلیت والے
يقومون لها يقولون اذا راوها كنت في اهلك ما انت مرتين
جب جنازے کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے تھے جب تو اپنے گھر میں تھی تو اختیار والی تھی اور اب تجھے کس چیز کا اختیار نہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

اھل الجاھلیة کے لفظ کی وجہ سے ترجمة الباب سے مناسبت ہے۔

---

۱ (پارہ ۲۳ سورت والصافات آیت ۱) ۲ (پارہ ۲۶ سورت والذاریات آیت ۱) ۳ (پارہ ۳۰ سورت والعادیات آیت ۱) ۴ (پارہ ۲۹ سورت والمرسلات آیت ۱)

کان یمشی بین یدی الجنازة:......

اختلاف:...... جنازہ کے آگے چلنا شافعیہؒ کے نزدیک مستحب ہے اور احنافؒ کے نزدیک جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے۔

سوال:...... حدیث الباب تو شوافع کی دلیل ہے؟

جواب:...... یہ قاسم کا عمل ہے، مرفوع روایت الجنازة متبوعة، اور حق المیت اتباع الجنائز کے خلاف ہے۔ ایک حدیث پاک میں آیا ہے مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں ان میں ایک حق جنازہ (میت) کے پیچھے پیچھے چلنا ہے۔

کنت فی اھلک ما انت مرتین :...... تقدیری عبارت! انت فی اھلک الذی کنت فیه ای الذی انت فیه الأن کنت۔ یہ خطاب میت کو ہے اس لئے کہ کفار دوبارہ زندہ ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتے تھے بلکہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ روح نکل کر پرندہ بن جاتی ہے یعنی اگر وہ اہل خیر سے ہوتا ہے تو اچھے پرندوں کی شکل بن جاتی ہے ورنہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ حضرت شیخ نے لامع الدراری میں لکھا ہے کہ جب تو اپنے گھر میں تھی تو اختیار والی تھی اور اب تجھے کس چیز کا اختیار نہیں۔

(۳۲۴) حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبدالرحمن قال حدثنا سفین عن ابی اسحق
ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمن نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ ابو اسحاق سے
عن عمرو بن میمون قال قال عمرؓ ان المشرکین کانوا لا یفیضون من جمع حتیٰ تشرق الشمس
وہ عمرو بن میمون سے بیان کیا انہوں نے کہ عمرؓ نے فرمایا مشرکین یعنی قریش (حج میں) مزدلفہ سے نہیں نکلا کرتے تھے یہاں تک کہ دھوپ پڑتی تھی
علیٰ ثبیر فخالفھم النبی ﷺ فافاض قبل ان تطلع الشمس
ثبیر پہاڑی پر نبی کریم ﷺ نے ان کے اس طرز عمل کی مخالفت کی اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ان المشرکین لایفیضون الخ کے جملہ سے ہے

یہ حدیث کتاب الحج، باب متی یدفع من جمع میں گذر چکی ہے۔

لا یفیضون:...... الافاضة سے مشتق ہے بمعنی لوٹنا واپس ہونا،

تشرق:...... اس کو دو طرح سے پڑھ سکتے ہیں (۱) بفتح التاء وضم الراء (۲) بضم التاء وکسر الراء۔

ثبیر:...... ث کے فتح اور ب کے کسرہ کے ساتھ ہے مکہ کے قریب ایک مشہور پہاڑ کا نام ہے[۱]

(۳۲۵) حدثنی اسحق بن ابراھیم قال قلت لابی اسامة حدثکم یحیٰ بن المھلّب
مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ حضرات سے یحییٰ بن مہلّب نے یہ حدیث بیان کی تھی

[۱] (عمدۃ القاری ج۱۶ ص۲۹۳)

قال حدثنا حصین عن عکرمة وکاسا دھاقا قال ملائ متابعة قال
انہوں نے کہا کہ ہم سے حصین نے حدیث بیان کی وہ عکرمہ سے "وکاسا دھاقا" کے متعلق فرمایا کہ بھرا ہوا جام جس کا دور مسلسل چلے عکرمہ نے بیان کیا
وقال ابن عباس سمعت ابی یقول فی الجاھلیة اسقنا کاسا دھاقا
اور ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے والد سے یہ سنا وہ فرماتے تھے زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ استعمال کرتے تھے۔ "اسقنا کاسا دھاقا"

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله فی الجاھلیة۔

وکاسادھاقا:...... سورۂ نباء آخری پارہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت عکرمہؒ (حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام) نے فرمایا کہ اس کا معنی بھرا جام جس کا دور مسلسل چلے)

قال وقال:...... حضرت عکرمہؒ نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا اسناد مذکور کے ساتھ موصول ہے۔

سمعت ابی:...... حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے "اسقنا کاسا دھاقا" (ہم کو بھرا ہوا جام پلا دے جس کا دور مسلسل چلے۔

فائدہ:...... حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے دور جاہلیت نہیں دیکھا کیونکہ ان کی پیدائش ہی بعثت نبوی ﷺ کے دس سال بعد ہوئی ہے[1]

(۳۲۶) حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفین عن عبدالملک بن عمیر عن ابی سلمة عن ابی ھریرۃؓ قال
ہم سے ابو نعیم نے حدیث بیان کی ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی ان سے عبدالملک بن عمیر نے ان سے ابو سلمہ نے ان سے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ
قال النبی ﷺ اصدق کلمة قالھا الشاعر کلمة لبید الا کل شیء ما خلا اللہ
نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلمہ (وہ ہے) جس کو شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے خبردار ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے
باطل وکاد امیة بن ابی الصلت ان یسلم
باطل ہے اور قریب تھا کہ امیہ بن صلت مسلمان ہوجاتا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں ابن بشار سے اور الرقاق میں محمد بن مثنیٰ سے لائے ہیں، اور امام مسلمؒ نے الشعر میں محمد بن صیام سے اور امام ترمذیؒ نے الاستیذان میں علی بن حجر سے اور شمائل میں محمد بن بشار سے اور امام ابن ماجہ نے ادب میں محمد بن صیام سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اصدق کلمة:...... ممکن ہے کہ اس کا مصداق وہ جو شعر ذکر کیا ہے وہی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ قصیدہ مراد ہو

[1] (عمدۃ القاری ص ۲۹۳ ج ۱۶)

جس میں یہ شعر مذکور ہے۔

باطل:...... ای غیر ثابت۔

لبید کے حالات:...... لبید شعراء جاہلیت میں سے تھا بعد میں مسلمان ہوگیا اور اسلام لانے کے بعد انہوں نے شعر نہیں کہے۔لبید کا شجرہ نسب اس طرح ہے ابن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب، ان کا شمار شعراء مخضرمین میں ہوتا ہے، وفد کلاب میں آپ ﷺ کے پاس آیا۔

زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں میں شریف تھا حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں ۱۴۰ سال عمر پاکر کوفہ میں وفات پائی، بعض نے ان کی کل (۱۵۷) ایک سو ستاون سال بتائی ہے[1]

امیة بن ابی الصلت:...... یہ زمانہ جاہلیت میں عبادت کرتا تھا اور بعثت پر یقین رکھتا تھا اور اس نے اسلام کا زمانہ پایا لیکن مسلمان نہیں ہوا۔

امیہ کا شجرہ نسب:...... ابن ابی صلت عبداللہ بن ابی ربیعہ بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن ثقیف۔ اسلام سے پہلے دمشق آیا ہے، ابوالفراج نے کہا" لما بعث رسول الله ﷺ اخذ امية ابنيه وهرب بهما الى اليمن ثم عادالى الطائف و مات في السنة الثانية من الهجرة "[2]

(۳۶۲۷)حدثنا اسماعيل قال حدثني اخي عن سليمن عن يحيٰ بن سعيد
ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے میرے بھائی نے حدیث بیان کی وہ سلیمان سے وہ یحییٰ بن سعید سے
عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن القاسم بن محمد عن عائشةؓ قالت كان لا بى بكر غلام يَخْرُجُ له الخراج
وہ عبدالرحمٰن بن قاسم سے وہ قاسم بن محمد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا جو روزانہ انہیں کچھ محصول دیا کرتا تھا
وكان ابو بكر يأكل من خراجه فجاء يوما بشيئ فاكل منه ابو بكر فقال له الغلام تدرى
اور ابوبکرؓ اسے اپنی ضروریات میں استعمال کرتے تھے ایک دن وہ غلام کوئی چیز لایا اور ابوبکرؓ نے بھی اسے استعمال کرلیا پھر اس نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے
ما هذا فقال ابو بكر وما هو قال كنت تَكَهَّنْتُ لانسان في الجاهلية وما اُحْسِنُ الكهانة
یہ کیا چیز ہے؟ آپؓ نے دریافت فرمایا کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت نہیں آتی تھی
الا اني خدعته فلقيني فاعطاني بذلك فهذاالذي اكلت منه
میں نے تو صرف اسے دھوکہ دیا تھا لیکن وہ مجھے مل گیا اور اس نے یہ چیز مجھے دے دی ہے جو آپ تناول بھی فرما چکے ہیں

[1] (عمدۃ القاری ص۲۹۴ ج۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص۲۹۴ ج۱۶)

فادخل	ابوبکر	یده	فقاء	کل	شي	في	بطنه
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ داخل کیا (یہ سنتے ہی اپنے منہ میں ڈالا) اور پیٹ کی تمام چیزیں قے کر کے نکال ڈالیں							

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله تكهنت لانسان في الجاهلية۔

تَكَهَّنْتُ:...... واحد متکلم باب تفعل سے ہے اس کا مادہ کہانة ہے کہانت کا معنی "وهو اخبار عما سيكون من غير دليل شرعي ۔

يُخْرِجُ له الخراج:...... یعنی ان سے ایک مقدار طے کی ہوئی تھی وہ اس سے روزانہ لیتے تھے۔

فقاء كل شيء:...... چونکہ حلوان الکاہن منع کی گئی ہے اور اس سے حاصل شدہ مال حرام ہے اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قے کر دی۔

(۳۲۸)حدثنا مسدد قال حدثنا يحيٰ عن عبدالله اخبرني نافع عن ابن عمرؓ قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ عبید اللہ سے کہا مجھے نافع نے خبر دی وہ ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
كان اهل الجاهلية يتبايعون لحوم الجزور الىٰ حبل الحبلة قال و حبل الحبلة
زمانہ جاہلیت کے لوگ حبل الحبلہ تک اونٹ کا گوشت بیچا کرتے تھے آپ نے بیان کیا کہ حبل الحبلہ کا مطلب یہ ہے کہ
ان تنتج الناقة ما في بطنها ثم تحمل الذي نتجت فنهاهم النبيﷺ عن ذلك
کوئی حاملہ اونٹنی اپنا بچہ جنے تو زائیدہ بچہ (بڑھ کر) حاملہ ہو پھر بچہ جنے۔ نبی کریمﷺ نے اس طرح کی خرید وفروخت ممنوع قرار دی تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث کتاب البیوع ، باب بیع الغرر وحبل الحبلة میں گذر چکی ہے۔

حبل الحبلة:...... صورت اس کی یہ ہوگی کہ جو حمل ابھی پیٹ میں ہے وہ بچہ جنے پھر وہ بچہ حاملہ ہو پھر وہ بچہ جنے تو اس کی بیع کی جائے۔ حضورﷺ نے اس سے منع کیا ہے کیونکہ میعاد مجہول ہے۔

(۳۲۹)حدثنا ابو النعمان قال حدثنا مهدي قال حدثنا غيلان بن جرير كنا نأتي انس بن مالك
ہم سے ابو النعمان نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے مہدی نے حدیث بیان کی کہا ہمیں غیلان بن جریر نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس آتے تھے
قال فيحدثنا عن الانصار وكان يقول لي فعل قومك كذا وكذا يوم كذا وكذا
اور آپ ہم کو انصار کے متعلق بیان کیا کرتے تھے اور مجھ سے فرماتے تھے کہ تمہاری قوم نے فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا فلاں موقعہ پر یہ کارنامہ انجام دیا

وفعل	قومک	کذا	وکذا	یوم	کذا	وکذا
اور تمہاری قوم نے	فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا		فلاں دن فلاں کارنامہ انجام دیا			

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام نسائی نے التفسیر میں اسحاقؒ بن ابراہیم سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

ترجمۃ الباب سے مطابقت:..... وکان یقول لی فعل قومک کذا وکذا، ممکن ہے کہ ایام جاھلیۃ کے قصے بیان کرتے ہوں اس لئے ایام جاھلیۃ کے بیان میں ذکر کیا ہے۔

﴿۸۷﴾

القسامة فی الجاهلية

زمانہ جاہلیت میں قسامہ

﴿تحقیق وتشریح﴾

بعض نسخوں میں یہ ترجمۃ الباب ہے اور بعض میں نہیں ہے اور یہ باب بھی ایام الجاھلیۃ کے تابع ہی ہے۔

قسامہ اسم ہے بمعنی قسم کے بعض نے کہا کہ یہ مصدر ہے کبھی اس جماعت پر بولا جاتا ہے جو قسمیں کھاتے ہیں۔

قسامۃ کی تعریف شرعی:..... ھو عبارۃ عن ایمان یقسم بھا اولیاء الدم علی استحقاق دم صاحبھم او یقسم بھا اھل المحلۃ المتھمون علی نفی القتل وعندنا یقسم اھل المحلۃ یتخیرھم الولی یحلفون باللہ ما قتلنا ولا علمنا قاتلہ بالحدیث المشھور البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔

یہ قسامۃ جاہلیت میں بھی تھی حضور ﷺ نے بھی اس کو باقی رکھا۔

(۳۳۰) حدثنا ابو معمر قال حدثنا عبد الوارث حدثنا قطنٌ ابو الهيثم قال حدثنا ابو يزيد المدني عن عكرمة
ہم سے ابومعمر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالوارث نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قطن ابوالہیثم نے کہا ہم سے ابویزید مدنی نے وہ عکرمہ سے
عن ابن عباسؓ قال ان اول قسامة كانت في الجاهلية لفينا بني هاشم كان رجل من بني هاشم
وہ ابن عباسؓ سے بیان کیا جاہلیت میں سب سے پہلا قسامہ ہمارے ہی قبیلہ بنی ہاشم میں ہوا تھا بنو ہاشم کے ایک شخص کو
استأجره رجل من قريش من فخذ اخرى فانطلق معه في ابله فمر رجل به من بني هاشم
قریش کی کسی دوسری شاخ کے ایک شخص نے مزدوری پر رکھا تھا ہاشمی مزدور اپنے تاجر کے اونٹوں کے قافلہ کے ساتھ چلا اس مزدور کے پاس سے ایک دوسرا ہاشمی شخص گزرا

قد انقطعت عروة جوالقه فقال اغثني بعقال اشد به عروة جوالقي لا تنفر الا بل

اس کی بوری کا بندھن ٹوٹ گیا تھا۔ اس نے اپنے مزدور بھائی سے کہا مجھے کوئی رسی دے دو جس سے میں اپنی بوری کا منہ باندھ لوں اور میرا اونٹ بھی نہ بھاگ سکے

فاعطاه عقالا فشدبه عروة جوالقه فلما نزلوا عقلت الابل

اس نے ایک رسی اسے دے دی اور اس نے اپنی بوری کا منہ اس سے باندھ لیا پھر جب انہوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو تمام اونٹ باندھے

الا بعیراواحدا فقال الذی استاجره ما شان هذا البعیر لم یعقل من بین الابل

لیکن ایک اونٹ کھلا رہا جس نے ہاشمی کو مزدوری پر اپنے ساتھ رکھا تھا اس نے پوچھا اس اونٹ کا کیا قصہ ہے یہ دوسروں کے ساتھ کیوں نہیں باندھا گیا

قال لیس له عقال قال فاین عقاله قال فحذفه بعصا کان فیها اجله

مزدور نے کہا کہ اس کی رسی موجود نہیں ہے مالک نے پوچھا کہاں ہے اس کی رسی؟ بیان کیا یہ کہہ کر لاٹھی سے مارا اور اسی میں اس مزدور کی موت مقدر تھی

فمر به رجل من اهل الیمن فقال اتشهد الموسم قال ما اشهد وربما شهدته

وہاں سے ایک یمنی شخص گذر رہا تھا ہاشمی مزدور نے پوچھا کیا حج کے لئے اس سال مکہ میں جاؤ گے اس نے کہا کہ ابھی ارادہ تو نہیں ہے لیکن میں جاتا رہتا ہوں

قال هل انت مبلغ عنی رسالة مرة من الدهرقا ل نعم قال فکنت اذا انت شهدت الموسم فناد

اس مزدور نے کہا جب بھی تم مکہ پہنچو کیا میرا ایک پیغام پہنچا دو گے؟ اس نے کہا کہ ہاں پہنچا دوں گا۔ اس نے کہا کہ جب بھی تم حج کے لئے جاؤ تو پکارنا

یا آل قریش فاذا اجابوک فناد یاآل بنی هاشم فان اجا بوک فسل عن ابی طالب

اے آل قریش! جب وہ تمہارے پاس جمع ہو جائیں تو پکارنا اے بنی ہاشم! جب وہ تمہارے پاس آ جائیں تو ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا

فاخبره ان فلا نا قتلنی فی عقال ومات المستاجر فلما قدم الذی استاجره اتاه ابو طالب

اور انہیں بتانا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کی وجہ سے قتل کر دیا ہے اس وصیت کے بعد مزدور مر گیا، پھر جب اس کا مستاجر مکہ آیا تو ابو طالب کے یہاں بھی آ گیا

فقال ما فعل صاحبنا قال مرض

جناب ابو طالب نے دریافت کیا ہمارے قبیلہ کے جس شخص کو تم مزدوری پر لے گئے تھے اس کا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ وہ بیمار ہو گیا تھا

فاحسنت القیام علیه فولیت دفنه قال قد کان اهل ذاک منک فمکث حینا

میں نے تیمارداری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی پس میں نے اسے دفن کر دیا، ابو طالب نے کہا کہ تم سے اسی کی توقع تھی کچھ دنوں بعد

ثم ان الرجل الذی اوصی الیه ان یبلغ عنه وافی الموسم فقال یا آل قریش قالوا هذه قریش

وہی جسے ہاشمی مزدور نے پیغام پہنچانے کی وصیت کی تھی موسم حج میں آیا اور آواز دی اے آل قریش! لوگوں نے بتایا کہ یہاں ہیں قریش

قا ل یاآل بنی ها شم قالوا هذه بنو هاشم قال این ابو طالب قالوا هذا ابو طالب قال

اس نے آواز دی اے آل بنی ہاشم! لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں بنی ہاشم، اس نے پوچھا ابو طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ ابو طالب ہیں تو اس نے کہا کہ

امرنی فلان ان ابلغک رسالته ان فلانا قتله فی عقال فاتاه ابو طالب
فلاں شخص نے ایک پیغام مجھے پہنچانے کے لئے کہا تھا کہ فلاں شخص نے اسے ایک رسی کی وجہ سے قتل کردیا اب جناب ابوطالب اس مستاجر کے یہاں آئے
فقال اختر منا احدی ثلث ان شئت ان تؤدی مائة من الابل فانک قتلت صاحبنا
اور کہا کہ ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پسند کرلو، اگر تم چاہو تو سو اونٹ دیت میں دے دو کیونکہ تم نے ہمارے قبیلے کے آدمی کو قتل کیا ہے
وان شئت حلف خمسون من قومک انک لم تقتله فان ابیت قتلناک به
اور اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس افراد قسم کھالیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا اگر تم اس پر تیار نہیں ہوگے تو ہم تمہیں اس کے بدلے میں قتل کردیں گے
فاتیٰ قومه فقالوا نحلف فاتته امراة من بنی هاشم کانت تحت رجل منهم
وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو وہ اس کے لئے تیار ہوگئے کہ ہم قسم کھالیں گے پھر بنو ہاشم کی ایک عورت ابوطالب کے پاس آئی جو اس قبیلہ کے ایک شخص سے بیاہی ہوئی تھی
قد ولدت له فقالت یا ابا طالب احب ان تجیز ابنی هذا برجل من الخمسین
اور اپنے اس شوہر سے اس کے ایک بچہ بھی تھا اس نے کہا اے ابوطالب اگر مہربانی کریں اور میرے اس لڑکے کو ان پچاس آدمیوں میں سے معاف کردیں
ولا تصبر یمینه حیث تَصْبَرُ الْاَیْمَانُ ففعل فاتاه رجل منهم فقال یا ابا طالب
اور جہاں قسمیں لی جاتی ہیں اس سے وہاں قسم نہ لیں، جناب ابوطالب نے اسے معاف کردیا اس کے بعد ایک اور شخص آیا اور کہا اے ابوطالب
اردت خمسین رجلا ان یحلفوا مکان مائة من الابل یصیب کل رجل بعیران هذان بعیران فاقبلهما عنی
آپ نے سو اونٹوں کی جگہ پچاس آدمیوں سے قسم طلب کی اس طرح ہر شخص پر دو اونٹ پڑتے ہیں یہ دو اونٹ میری طرف سے آپ قبول کیجئے
ولا تصبر یمینی حیث تصبر الایمان فقبلهما وجآء ثمانیة واربعون
اور مجھے اس مقام پر قسم کے لئے مجبور نہ کیجئے جہاں قسم لی جاتی ہے جناب ابوطالب نے اسے بھی منظور کرلیا اس کے بعد بقیہ اڑتالیس شخص آئے
فحلفوا قال ابن عباس فوالذی نفسی بیده ما حال الحول ومن الثمانیة واربعین عین تطرف
اور انہوں نے قسم کھالی ابن عباسؓ نے بیان کیا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابھی اس واقعہ کو پورا سال نہیں گزرا تھا کہ وہ اڑتالیس آدمی موت کی گھاٹ اتر آئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام نسائی نے القسامة میں محمد بن یحییٰؒ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

اَوّلَ قَسَامَةٍ:...... یہ خواجہ ابوطالب کے حکم سے سب سے پہلے قسامت عمل میں لائی گئی۔

اول من سن الدية:...... دیت میں سو اونٹ دینے کا طریقہ کس نے سب سے پہلے ایجاد کیا اس میں اختلاف ہے۔(۱) عبدالمطلب (۲) نضر بن کنانہ [1]

---

[1] عمدۃ القاری ص ۲۹۷ ج ۱۶

کان رجل من بنی ہاشم:..... رجل سے مراد عمرو بن علقمہ بن المطلب بن عبد مناف ہے۔

استاجرہ رجل من قریش: سوال:..... قریشی مرد کا نام کیا ہے؟

جواب:..... خداش بن عبداللہ بن ابی قیس العامری[1]

عروۃ جوالقہ:..... اس کی بوری کا بندھن (دھاگہ وغیرہ) ٹوٹ گیا تھا جوالق (بضم الجیم و کسر اللام) چمڑے اور کپڑے وغیرہ کا برتن، اس کی جمع جوالیق آتی ہے، یاد رہے یہ فارسی لفظ ہے اور معرب ہے اصل اس کی کوال ہے۔

اغثنی:..... الاغاثہ سے امر کا صیغہ ہے نون وقایہ ہے اور یاء متکلم ہے معنی ہوگا میری مدد کیجئے۔

بعقال:..... عین کے کسرہ کیساتھ ہے بمعنی رسی۔

فحزفہ:..... پس اس نے اس کو مارا، تقدیر عبارت اس طرح ہے " فاعطیتہ فحزفہ " معنی ہوگا پس میں نے اس کو دیا پس اس نے اس کو مارا۔

کان فیہا اجلہ:..... اس (مار) میں اس کی موت تھی یعنی مارنے سے وہ مر گیا۔

الموسم:..... حج کے ایام، حج کے اوقات۔

قتلنی فی عقال:..... مجھے اسی کی وجہ سے مارا۔

وافی الموسم:..... حج کے دنوں میں وہ آیا۔

فاتتہ امرأۃ من بنی ہاشم:..... اس (ابوطالب) کے پاس بنو ہاشم کی ایک عورت آئی۔ اس کا نام زینب بنت علقمہ ہے اور یہ مقتول کی بہن ہیں، عبدالعزیز بن ابی قیس العامری کے نکاح میں تھی اس (مقتول) سے اس کا ایک بچہ بھی ہوا جس کا نام حویطب ہے۔ اور حویطب زمانہ دراز تک زندہ رہا اور اس کو شرف صحابیت بھی حاصل ہے بخاری شریف کتاب الاحکام میں ان سے ایک حدیث بھی آئے گی۔

ان تجیز ابنی ہذا:..... ترجمہ اس کا یہ ہے میرے اس لڑکے کو معاف کر دیں مطلب یہ ہے کہ اس سے قسم نہ لیں، تجیر کو زاء اور راء دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ معنی دونوں صورتوں میں الگ الگ ہوگا۔

حیث تصبر الایمان:..... جہاں قسمیں لی جاتی ہیں۔

سوال:..... کہاں قسمیں لی جاتی ہیں؟

جواب:..... رکن اور مقام کے درمیان یعنی بیت اللہ کے بالکل قریب قسمیں لی جاتی تھیں[2]

فحلفوا:..... ابن کلبی نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں " حلفوا عند الرکن ان خداشا بریء من دم المقتول

---

[1] (عمدۃ القاری ص۲۹۷ ج۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص۲۹۸ ج۱۶)

عین تطرف:...... عین کا معنی آنکھ تطرف بمعنی متحرک۔ جملہ کا معنی ہوگا رکن یمانی (بیت اللہ کے ایک کونہ کی جانب) کے پاس ان سے قسمیں لی جاتیں، بے شک (قسم کھا لینے کے بعد) قاتل مقتول کے خون سے ایک پلک جھپکنے میں بری ہو جایا کرتا تھا اور جھوٹی قسمیں کھانے والے سب مر گئے۔ علامہ فاکہیؒ نے ابن ابی نجیح عن ابیہ کے طریق (سند) سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے بیت اللہ کے پاس جھوٹی قسمیں کھائیں پھر وہاں نکل کر ایک چٹان کے نیچے آ کر بیٹھے تو وہ چٹان ان پر آ گری۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ ایسے کیا جاتا تھا تا کہ وہ ظلم سے باز آ جائیں کیونکہ مرنے کے بعد جی اٹھنے کو تو وہ نہیں مانا کرتے تھے۔

ولاتصبر یمینه حیث تصبر الایمان:...... نہ مؤکد کی جائے اس کی قسم۔ جہاں پر قسمیں مؤکد کی جاتی ہیں یعنی رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان۔

(۳۳۱)حدثنی عبید بن اسمٰعیل قال حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه عن عائشةؓ قالت
مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا
کان یوم بعاث یوم قدمه اللّٰه عزوجل لرسوله ﷺ فقدم رسول اللّٰه ﷺ وقد افترق ملأهم وقتلت سرواتهم
بعاث کی لڑائی اللہ نے آپ ﷺ سے پہلے برپا کر دی تھی آپ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو یہاں کا شیرازہ بکھر چکا تھا ان کے سردار مارے جا چکے تھے
وجرحوا قدمه اللّٰه لرسوله فی دخولهم فی الاسلام
اور زخمی ہو چکے تھے اللہ نے اس لڑائی کو اس لئے پہلے برپا کیا تھا کہ مدینہ والے بسہولت اسلام میں داخل ہو جائیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث مناقب انصار میں گزر چکی ہے۔

یوم بُعاث:...... بعاث ایک جگہ کا نام ہے جہاں پر اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی، حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے اس میں کفار کے بڑے بڑے اشراف مارے گئے۔

قدمه اللّٰه عزوجل لرسوله:...... یعنی رسول اللہ ﷺ کے آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے یہ واقعہ کرایا لوگوں کو اسلام میں داخل کرنے کے لئے اس لئے کہ اگر ان کے اشراف زندہ ہوتے تو اپنی ریاست، سرداری کی وجہ سے حضور ﷺ کی پیروی سے انکار کرتے گویا کہ یہ لڑائی ان کے لئے خیر کا مقدمہ تھی۔

❁ وقال ابن وهب اخبرنا عمرو عن بکیر بن الاشج ان کُرَیْبًا مولیٰ ابن عباس حدثه
اور ابن وہب نے بیان کیا کہ "ہمیں عمرو نے خبر دی انہیں بکیر بن اشج نے بے شک ابن عباسؓ کے مولیٰ کریب نے ان سے حدیث بیان کی

ان ابن عباس ؓ قال لیس السعی ببطن الوادی بین الصفا والمروۃ سنۃ
کہ ابن عباسؓ نے فرمایا سعی سنت نہیں ہے صفا اور مروہ کی بطن وادی میں
انما کان اھل الجاھلیۃ یسعونھا و یقولون لا نجیز البطحآء الا شداً
یہاں جاہلیت کے دور میں لوگ تیزی سے دوڑا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نہیں گذریں گے اس وادی سے مگر دوڑ کر

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ تعلیق ہے ابونعیم نے مستخرج میں حرملہ بن یحییٰ کے طریق سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

لیس السعی بین الصفاوالمروۃ سنۃ :..... سوال:..... سعی تو ارکانِ حج میں سے ہے اور حضور ﷺ کا طریقہ ہے حضرت ابن عباسؓ نے یہ کیسے کہا کہ یہ سنت نہیں ہے؟

جواب:..... اس سعی سے مراد لغوی سعی ہے کہ درمیان میں جو دوڑا جاتا ہے یہ دوڑنا سنت نہیں بلکہ مستحب ہے۔ علامۃ الفقہاء اس کو مستحب مانتے ہیں لیکن حضرت ابن عباسؓ اس کا بھی انکار کرتے ہیں جیسا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں دورمل کا انکار کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کے انکار کا جواب:.....

علامہ عینیؒ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے اراد ابن عباس ان شدۃ السعی لیس بسنۃ " ولا یرید بذلک نفی منیۃ السعی المجرد"

فائدہ:..... سعی فرض ہے یا واجب، سنت ہے یا مستحب؟ اس میں اختلاف ہے امام مالکؒ اور شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے ارکانِ حج میں سے ہے۔ احناف کے نزدیک واجب ہے۔

حدیث الباب کا جواب:..... ابن عباسؓ نے شدت سعی کا انکار کیا نفسِ سعی کا نہیں۔

سوال:..... یہ اختلاف، حج یا عمرہ کی سعی میں ہے یا مطلق سعی میں ہے؟

جواب :..... سعی کا تعلق حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جو بات ہو رہی ہے وہ حج کی سعی کی ہے۔

سوال :..... سعی کی ابتداء کب سے ہوئی؟

جواب :..... حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے، آپ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کے لئے پانی تلاش کرنے نکلی تھیں اور صفا اور مروہ کے درمیان وادی میں بچہ نظر نہ آنے کی وجہ سے دوڑی تھی یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ حاجی اور عامر کو حکم دیا کہ جب تک وہ سعی نہیں کریں گے اس وقت تک ان کا حج اور عمرہ قبول نہیں ہوگا۔

سوال :..... وہ عورت تھیں تو آج بھی عورتوں کو وہاں دوڑنا چاہیے مرد کیوں دوڑتے ہیں؟

جواب(۱):...... حضرت ہاجرہ کا دوڑنا اتنا مقبول ہوا کہ تمام عورتوں کی طرف سے کفایت کر گیا۔ پس اب مردوں کے ذمہ دوڑنا رہ گیا۔

جواب(۲):...... حضرت ہاجرہ دوڑتے وقت اکیلی تھیں وہاں کوئی مونس وغم خوار نہ تھا، لہٰذا دوڑے وقت ستر کے کسی حصہ کے کھلنے کی صورت میں کسی کی نظر پڑنے کا اندیشہ بھی نہ تھا اور آج تو لاکھوں مرد وعورتیں اکھٹی سعی کر رہے ہوتے ہیں اور عورتوں کے دوڑنے کی صورت میں ان کے ستر کے کھلنے کا اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے عورت کو سعی کا حکم نہیں دیا گیا۔

(۳۳۲)حدثنا عبداللّٰه بن محمد الجُعفي قال حدثنا سفين قال انا مُطرّف سمعت ابا السفر
ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہمیں مطرف نے خبر دی کہا میں نے ابوسفر سے سنا
يقول سمعت ابن عباس ؓ يقول يا ايها الناس اسمعوا مني ما اقول لكم واسمعوني ما تقولون
وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے ابن عباس ؓ سے سنا آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! میری باتیں سنو کہ میں کیا بیان کرتا ہوں اور وہ مجھے سناؤ جو تم کہتے ہو
ولا تذهبوا فتقولوا قال ابن عباس من طاف بالبيت فليطف من ورآء الحجر
اور تم لوگ یہاں سے اٹھ کر نہ چلے جاؤ اور پھر کہنے لگو ابن عباس ؓ نے یوں کہا جو شخص بھی بیت اللہ کا طواف کرے تو وہ حجر کے پیچھے سے طواف کرے
ولا تقولوا الحطيم فان الرجل في الجاهلية كان يحلف فيلقي سوطه او نعله او قوسه
اور اسے حطیم نہ کہا کرو کیونکہ زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص قسم کھاتا تو اپنا کوڑا، جوتا یا کمان یہاں ڈال جایا کرتا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

واسمعونی:...... "ای اعیدوا الی قولی" یعنی میری بات مجھ پر لوٹاؤ تاکہ میں جان لوں کہ تم نے میری بات کو محفوظ کر لیا ہے، انہوں نے خیال کیا کہ شاید صحیح مطلب نہ سمجھیں اور غلط بیان کریں۔ اس لئے ان کو سنانے کا فرمایا۔

من وراء الحجر ولا تقولوا الحطیم:...... یعنی جاہلیت کی عادت تھی کہ جب وہ قسم اٹھاتے تو کوڑا، جوتا، قوس (کمان)، حجر میں پھینکتے تاکہ یہ سمجھا جائے کہ انہوں نے یہ قسم پختہ کی ہے۔ اس پھینکنے کی وجہ سے حجر کو حطیم کہتے ہیں۔ بعض لوگ حطیم کہنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کی دیوار بیت اللہ کی تعمیر کے وقت مسقف نہیں کی گئی۔

حطیم کی وجہ تسمیہ:...... (۱) حلال سرمایہ کی کمی کی وجہ سے یہ حصہ بیت اللہ سے الگ الگ رکھا گیا اس پر چھت نہیں ڈالی گئی اس لئے اس کو حطیم کہتے ہیں۔ (۲) میزاب کعبہ کا نام حطیم ہے۔ (۳) حطیم میں دعا کے وقت لوگ ایک دوسرے کو پیچھے دھکیلتے ہیں اس لئے حطیم کہا جاتا ہے۔

سوطہ، اونعلہ، او قوسہ:...... او تنویع کے لئے ہے تقدیری عبارت یہ ہے یلقی فی الحطیم [1]

[1] (عمدۃ القاری ص۲۹۹ ج۱۶)

(۳۲۳)حدثنا نعیم بن حماد نا ھشیم عن حصین عن عمرو بن میمون قال رأیت فی الجاھلیة

ہم سے نعیم بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی وہ حصین سے وہ عمرو بن میمون سے انہوں نے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں، میں نے

قردة اجتمع علیھا قردة قد زنت فرجموھا فرجمتھا معھم

ایک بندر دیکھا بہت سے بندر اس پر جمع ہو گئے تھے اس نے زنا کیا تھا اس لئے سب نے اسے رجم کیا اور ان کے ساتھ میں نے بھی اسے پتھر مارے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاھرة۔

قردة:...... اس کی جمع قرود اور قردة آتی ہے۔ بمعنی بندر۔

قد زنت فرجموھا:...... علامہ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں کہ زنا کی نسبت غیر مکلف کی طرف اور اس پر حد جاری کرنا یہ اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ بندروں کی شکل میں جن ہوں۔ اس لئے کہ عبادات جنوں اور انسانوں میں مشترک ہیں۔ بعض نے کہا کہ یہ حکایت بخاری شریف کے بعض نسخوں میں نہیں ہے[1] علامہ ابن تینؒ اور علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ شاید وہ بندر ہوں جو مسخ کئے گئے تھے تو ان میں حکم باقی رہا۔ لیکن اس پر نقض وارد ہوتا ہے کہ جو مسخ کیا جائے اس کی نسل نہیں جاری ہوتی۔

علامہ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت موضوع ہے، جو خلاف عقل اور فکر ہوا، اس کو موضوع کہہ دینا چاہئے خواہ وہ صحیح حدیث ہی ہو جیسا کہ حدیث الباب چونکہ یہ عقل میں نہیں آتی کہ کیسے بندروں نے بندری کو رجم کیا یہ تو انسانوں کا کام ہے حیوانوں کا نہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ بات مہمل ہے کیونکہ اس زمانے میں بندروں سے ایسے افعال ثابت ہیں جو کہ ان کی سمجھ پر دلالت کرتے ہیں اور قصے ان کے مشہور ہیں۔ ہر سمجھ والا اس سے تعجب کرتا ہے۔ امریکہ والوں نے بندروں کی زبان کو بھی محفوظ کیا ہے، تو رجم میں کیا بعید ہے، اللہ تعالیٰ نے جب ان میں شعور پیدا کیا ہے تو کوئی چیز مانع نہیں۔

اشکال:...... اجتمع مفرد ہے جب کہ اس کا فاعل قردة جمع ہے اور جماعت ہے اور ایسے ہی فرجموھا میں ضمیر مرفوع مذکور ہے اور معھم میں ضمیر مذکر ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

جواب:...... اجتمع میں فعل کو مذکر لانا تو فعل اور فاعل کے درمیان فصل کے وقوع کی وجہ سے ہے اور فرجموھا اور معھم میں ضمیر کو مذکر لانا تغلیب المذکر علی المؤنث کی بناء پر ہے چونکہ رجم کرنے والے قردة کے ساتھ راوی بھی شریک تھے[2]

(۳۲۴)حدثنا علی بن عبداللہ قال نا سفین عن عبید اللہ سمع ابن عباسؓ قال خلال من خلال الجاھلیة

ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عبیداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے سنا تھا کہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ہے

---

[1] عمدة القاری ص ۳۰۹ ج ۱۶ [2] عمدة القاری ص ۳۱۱ ج ۱۶

الطعن في الانساب و النياحة ونسي الثالثة قال سفين ويقولون انها الاستسقاء بالانواء
نسب کے معاملہ میں طعنہ زنی اور نوحہ کرنا اور تیسری کے متعلق بھول گئے تھے سفیان (بن عیینہ) نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ تیسری عادت ستاروں سے بارش مانگنا تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

تین چیزیں جاہلیت کی عادات میں سے ہیں۔ (۱) نسب میں طعن کرنا (۲) نوحہ کرنا (۳) تیسری کے بارے میں، سفیانؒ فرماتے ہیں کہ وہ استسقاء بالانواء ہے۔

استسقاء:...... کا معنی بارش کا طلب کرنا۔

بالانواء:...... نوء کی جمع ہے چاند کی منزل کو کہتے ہیں۔ زمانہ جاہلیت کے لوگ کہا کرتے تھے " مطرنا بنوء كذا و سقينا بنوء كذا "[۱]

﴿۸۸﴾
باب مبعث النبی ﷺ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بیان میں

محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مُناف بن قُصَيّ بن كلاب بن مُرّه بن كعب بن لؤي
محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی
بن غالب بن فِهر بن مالک بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مُدْرِكه بن الياس بن مضر بن نزار بن مَعَدّ بن عدنان
بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان

﴿تحقیق وتشریح﴾

ابن سعدؒ نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور ﷺ نسب بیان کرتے تو معد بن عدنان سے تجاوز نہ کرتے۔

مسئلہ:...... حضور ﷺ کا نسب مبارک تین پشتوں تک یاد کرنا فرض ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک مبالغہ ہے۔ ہاں اتنی مقدار ضروری ہے جس سے معرفت تامہ حاصل ہو جائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک تعریف کے لئے نسب بیان کرنا اس وقت ضروری ہے جب کہ کوئی آدمی معروف نہ ہو وہ نہ پہچانا جائے مگر باپوں سے۔ اگر وہ معروف ہے اور اس کو ہر شخص جانتا ہو تو اس کا نام ذکر کر دینا کافی ہے، بیان نسب کی

---

[۱] بخاری شریف ص ۱۳۵ ج ۱ کتاب الاستسقاء

ضرورت نہیں۔ اس کے باوجود اولیٰ یہ ہے کہ تین یا چار اجداد تک یاد کرے اور اگر کل نام حفظ کر لے تو اجود فاجود۔ (بہت اچھا، پھر بہت عمدہ ہے)

امام بخاریؒ نے آپ کے اجداد عدنان تک بیان کئے ہیں اس لئے کہ عدنان سے اوپر نسب آصف بن برخیا نے لکھا ہے جو کہ ارمیاؑ یا سلیمانؑ کے وزیر تھے انہوں نے کتب بنی اسرائیل سے لیا یہ نقول اسلامیہ میں سے نہیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ عدنان سے اسماعیل تک آباء کا سلسلہ قطعی نہیں۔ عالمگیرؒ نے علماء کو حکم کیا کہ حضور ﷺ کا نسب عدنان سے اوپر آدمؑ تک ضبط کریں اور اس کا نام مقبول رکھا، اس میں ایک اور فائدہ بھی ہے کہ اس میں تنبیہ ہے ہر مشہور آدمی کے ساتھ اتصال کی کہ اتصال ہونا چاہئے۔ لیکن عدنان وہ شخص ہیں جس پر تاریخ نے اعتماد کیا ہے، تو تاریخ کا کیا مقام ہے؟ جو سراسر افواہوں پر مبنی ہے۔ مؤرخین کے جو گمانات ہیں ان کی کوئی سند نہیں پہلے سے یہ بات گذر چکی ہے کہ یمن کا دادا قحطان تھا جو کہ عدنان کا معاصر تھا۔ اور بخت نصر سے بار ہا لڑا لیکن مقابلہ نہ کر سکا اور یمن میں جا کر پناہ لی اور وہیں ٹھہر گیا۔

آنحضرت ﷺ سے آدم علیہ السلام تک شجرہ نسب :...... عدنان بن ادد بن مقوم بن ناحور بن تیرح بن یعرب بن یشجب بن نبت بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارح (آذر) بن ناحور بن ساروح بن راعو بن فالخ بن عیبر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ (ادریس علیہ السلام) بن یرد بن مھلائیل بن قینان بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام[1]

فائدہ:...... امام بخاریؒ نے آپ ﷺ کا نسب نامہ عدنان تک ذکر فرمایا ہے عدنان سے حضرت آدم علیہ السلام تک ذکر نہیں کیا، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ عدنان تک آپ کا نسب نامہ متفق علیہ ہے اور اسکے علاوہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔

والدہ کی طرف سے نسب شریف:...... آمنہ بنت وہب عبد مناف بن زہرہ بن کلاب، کلاب سے آگے طرفین (ماں باپ) سے نسب شریف ایک ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کے والد عبداللہ کا مختصر تعارف:...... آنحضرت ﷺ کی ولادت سے ایک دو ماہ قبل آپ کا انتقال ہوا۔ مدینہ منورہ میں دار النابغہ میں انتقال ہوا اور دار الحارث بن ابراہیم میں دفن ہوئے، وفات کے وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی۔

عبدالمطلب کا تعارف :...... کنیت ابوطالب۔ آنحضرت ﷺ جب آٹھ سال کے ہوئے تو ان کا انتقال ہوا۔ حجون (مکۃ المکرمہ جنت المعلیٰ) میں آپ کو دفن کیا گیا، کل عمر کے بارے میں تین قول ہیں (۱) ۸۰ سال (۲) ۱۱۰ سال (۳) ۱۲۰ سال[2]

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۳۰۲ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۳۰۱ ج ۱۶)

فائدہ: ...... آنحضرت ﷺ کا اکثر دادھیال حجون میں مدفون ہے سعودی حکومت نے ان کے گرد چاردیواری بنادی ہے۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی قبر مبارک بھی اسی چاردیواری میں نمایاں ہے اکثر حجاج کرام اور عامرین حضرات جنت المعلی قبرستان میں جب تشریف لے جاتے ہیں تو ان خاص قبروں پر حاضری کو سعادت سمجھتے ہیں اور ان کے لئے فاتحہ خوانی بھی کرتے ہیں اور آنسو بہا کر دل چکاتے ہیں۔

(۳۳۵) حدثنا احمد بن ابی رجاء قال نا النضر عن ھشام عن عکرمۃ عن ابن عباسؓ قال
ہم سے احمد بن ابی رجاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے نضر نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
انزل علیٰ رسول اللّٰہ ﷺ وھو ابن اربعین فمکث بمکۃ ثلٰث عشرۃ سنۃ
جب رسول اللہ ﷺ چالیس سال کی عمر میں پہنچے تو آپ ﷺ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے تیرہ سال تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا
ثم امر با لھجرۃ فھا جر الی المدینۃ فمکث بھا عشر سنین ثم توفی ﷺ
پھر آپ کو ہجرت کا حکم ہوا اور آپ مدینہ منورہ ہجرت کرکے چلے گئے وہاں دس سال آپ نے قیام فرمایا اور پھر آپ نے وفات فرمائی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ ظاھرۃ۔

ابی رجاء: ...... نام عبداللہ بن ایوب حنفی ہروی، ۲۳۲ھ کو ہرات افغانستان میں وفات پائی۔

وھوابن اربعین: ...... جب آپ ﷺ کی عمر چالیس برس ہوئی تو آپ ﷺ پر وحی کا سلسلہ شروع ہوا اور وحی کے انوارات کی بارش ۲۳ سال تک جاری رہی، نزول وحی کے بعد تیرہ سال تک مکۃ المکرمہ میں رہے اور پھر اللہ پاک کے حکم سے مدینہ منورہ چلے گئے۔ جب آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال ہوئی تو اللہ پاک نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلالیا۔

نزول قرآن کی ابتداء: ...... مکۃ المکرمہ میں منیٰ کے قریب ایک پہاڑ ہے جس کو آج کل جبل نور کہتے ہیں اس کی چوٹی پر ایک غار ہے جس کو غار حراء کہا جاتا ہے، آپ وہاں جاکر اللہ اللہ کرتے اور اللہ پاک کی یکسوئی کے ساتھ عبادت کرتے اسی چوٹی پر بروز جمعہ ۲۴،۱۷،۱۰ (تینوں قول ہیں) رمضان المبارک آپ کے پاس حضرت جبرئیل امین آئے اور سب سے پہلی وحی لائے۔ اور وہ وحی سورۂ علق [1] کی ابتدائی پانچ آیات ہیں۔

❁❁❁❁❁❁

[1] پارہ ۳۰ سورہ علق

﴿۸۹﴾

باب ذکر ما لقی النبی ﷺ واصحابه من المشرکین بمکة

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور صحابہؓ کو مکہ میں مشرکین کے ہاتھوں جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کے بیان میں

(۳۳۶)حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیٰن ثنا بیان واسمٰعیل قالا سمعنا قیسا

ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بیانؒ اور اسماعیلؒ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم نے قیس سے سنا

یقول سمعت خبابا یقول اتیت النبی ﷺ وھو

وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے خبابؓ سے سنا آپؓ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا تو آپ ﷺ

متوسد بردہ وھوفی ظل الکعبة وقدلقینا من المشرکین شدة فقلت

کعبہ کے سائے تلے چادر مبارک پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے مشرکین مکہ سے ہمیں انتہائی شدید تکالیف اور مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا میں نے عرض کیا

الا تدعو اللّٰہ فقعد وھو محمر وجھه فقال

یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر آنحضور ﷺ سیدھے بیٹھ گئے اس حال میں کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا

لقد کان من قبلکم لیمشط بمشاط الحدید ما دون عظامه من لحم او عصب ما یصرفه ذٰلک عن دینه

تم سے پہلی امتوں میں لوہے کی کنگھی کو ان کے گوشت اور پٹھوں سے گزار کر ان کی ہڈیوں تک پہنچا دیا گیا اور یہ معاملہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا

ویوضع المنشار علیٰ مفرق راسه فیشق باثنین ما یصرفه ذٰلک عن دینه ولیتمن اللّٰہ ھٰذاالامر

اور کسی کے سر پر آرا رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے گئے اور یہ بھی انہیں ان کے دین سے نہ پھیر سکا اس دین اسلام کو تو اللہ تعالیٰ خود ہی کمال تک پہنچائے گا

حتیٰ یسیر الراکب من صنعاء الیٰ حضر موت ما یخاف الا اللّٰہ زاد بیان والذئب علیٰ غنمه

کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک جائے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا بیانؒ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا کہ سوا بھیڑیئے کے اپنی بکریوں پر

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... " لقد لقینا من المشرکین شدة " کے جملہ سے ہے۔

الحمیدی:...... نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ ۔ اجداد میں سے ایک کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو حمیدی کہا جاتا ہے۔ جیسے امام شافعیؒ کو اجداد میں سے ایک کی طرف نسبت کے لحاظ سے شافعی کہا جاتا ہے ورنہ ان کا اصل نام محمد بن ادریس ہے۔

زاد بیان:...... بیانؒ، بن بشر احمسی معلم کوفی مراد ہیں۔

خَبَایَا:...... (بفتح الخاء وتشدید الباء الموحدۃ الاولیٰ) ابن ارشد ہیں۔ اور یہ حدیث اسی جلد میں علامات نبوت میں گذر چکی ہے اس کی تشریح وہاں دیکھ لی جائے۔

زاد بیانؒ والذئب علی غنمہ:...... والذئب علی غنمہ کا اضافہ بیانؒ کی روایت میں ہے اسماعیلؒ کی روایت میں نہیں۔

(۳۳۷) حدثنا سلیمٰن بن حرب قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن الاسود عن عبداللہ قال
ہم سے سلیمان بن حرب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحٰق سے وہ اسود سے وہ عبداللہ سے عبداللہ نے کہا کہ
قرأ النبی ﷺ النجم فسجد فما بقی احد الا سجد الا رجل رأیتہ
نبی کریم ﷺ نے سورۃ نجم پڑھی اور سجدہ کیا اس وقت حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تمام لوگوں نے سجدہ کیا صرف ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ
اخذ کفا من حصا فرفعہ فسجد علیہ وقال ھٰذا یکفینی فلقد رأیتہ بعد قتل کافرا باللہ
اپنے ہاتھ میں اس نے کنکریاں اٹھا کر اس پر اپنا سر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ میرے لئے بس اتنا ہی کافی ہے میں نے پھر اسے دیکھا کہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... الا رجلاً کے جملے سے ہے ایک شخص نے آنحضرت ﷺ کی مخالفت کی ہے آپ ﷺ کیساتھ سجدہ نہیں کیا۔

النجم:...... سورۃ النجم مراد ہے جو قرآن کے (۲۷) ستائیسویں پارے میں ہے۔

سوال:...... اس وقت آپ کہاں تشریف فرماتے۔

جواب:...... مکہ مکرمہ میں تھے۔

الا رجلاً:...... اس سے مراد امیہ بن خلف ہے بعض نے کہا کہ ولید بن مغیرہ مراد ہے[1] یہ حدیث سجود القرآن کے شروع میں گذر چکی ہے[2]

(۳۳۸) حدثنی محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبۃ عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون
مجھ سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے وہ عمرو بن میمون سے
عن عبد اللہ قال بینا النبی ﷺ ساجد وحولہ ناس من قریش جآء
وہ عبداللہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کی حالت میں تھے قریش کے کچھ افراد وہیں قریب میں موجود تھے اتنے میں
عقبۃ بن ابی معیط بسلا جزور فقذفہ علیٰ ظھر النبی ﷺ فلم یرفع رأسہ
عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور حضور اکرم ﷺ کی پشت مبارک پر اسے ڈال دیا اس کی وجہ سے آنحضور ﷺ نے اپنا سر نہیں اٹھایا

[1] (عمدۃ القاری ص ۳۰۱ ج ۱۶) [2] (بخاری شریف ص ۱۴۶ ج ۱)

فجآءت فاطمة فاخذته من ظهره ودعت علىٰ من صنع فقال النبی ﷺ
پھر فاطمہؓ آئیں اور گندگی کو پشت مبارک سے ہٹایا اور جس نے ایسا کیا تھا اسے بدعادی آنحضور ﷺ نے بھی ان کے بارے میں بددعا کی
اللهم علیک الملأ من قریش ابا جهل بن هشام وعتبة بن ربیعة و شیبة بن ربیعة وامیة بن خلف او ابی بن خلف
اے اللہ! قریش کی اس جماعت کو پکڑ لیجئے ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف
شعبة الشاک فرایتهم قتلوا یوم بدر فالقوا فی بیر
شک راوی حدیث شعبہ کو تھا پھر میں نے دیکھا کہ بدر کی لڑائی کے موقع پر یہ سب قتل کر دیے گئے تھے اور ایک کنویں میں انہیں ڈال دیا گیا تھا
غیر امیة او ابی تقطعت او صاله فلم یلق فی البیر
سوا امیہ یا ابی کے کہ اس کا ایک ایک جوڑا الگ کردیا گیا تھا اس لئے کنویں میں نہیں پھینکا جاسکا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں۔(۱) آنحضرت ﷺ کو تکلیف پہنچانا (۲) صحابہ کو اذیتیں دینا۔ پہلے جزء سے مطابقت ظاہر ہے۔

غندر:...... نام محمد بن جعفرؒ۔

یہ حدیث کتاب الوضوء کے آخر میں باب " اذالقی علی ظهر المصلی قذرا او جیفة " میں گذر چکی ہے[1]

سلا جزور:...... وہ جلد جس میں بچہ ہوتا ہے مراد جانور کی بچہ دانی ہے۔

اللهم علیک الملأ: سوال:...... حضور ﷺ تو بددعا نہیں کرتے تھے اور یہاں بددعا کر رہے ہیں؟

جواب:...... حضور ﷺ اپنی ذات کی تکلیف کی وجہ سے بددعا نہیں کرتے تھے لیکن جب اللہ کے احکام کی حرمت توڑی جاتی تھی تو اشد غضبا (بہت زیادہ غصہ) ہوتے تھے۔

(۳۳۹)حدثنی عثمان بن ابی شیبة قال حدثنا جریر عن منصور حدثنی سعید بن جبیر
مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے جریر نے حدیث بیان کی وہ منصور سے کہا کہ مجھ سے سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی
او قال حدثنی الحکم عن سعید بن جبیر قال امرنی عبد الرحمٰن بن ابزیٰ قال سئل ابن عباسؓ
یا کہا کہ مجھ سے حکم نے حدیث بیان کی وہ سعید بن جبیر سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابزی نے کہا کہ ابن عباسؓ سے پوچھا گیا
عن هاتین الآیتین ما امر هما وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا
ان دو آیتوں کے متعلق کہ ان میں مطابقت کس طرح پیدا کی جاسکتی ہے ولا تقتلوا النفس التی حرم الله اور ومن یقتل مومنا متعمدا

[1] الخیر الساری ص ۲۸۰ ج ۲

فسالت ابن عباسؓ فقال لما انزلت التي في الفرقان قال مشركوا اهل مكة فقد قتلنا نفس
پس ابن عباسؓ سے میں نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جب سورۃ الفرقان کی آیت نازل ہوئی تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ہم نے تو ان جانوں کا بھی قتل کیا ہے
التي حرم الله ودعونا مع الله الٰه اخر وقد اتينا الفواحش
جن کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا تھا اور ہم اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کی عبادت بھی کرتے رہے ہیں اور فواحش کا بھی ہم نے ارتکاب کیا ہے
فانزل الله اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ الأية فهذه لاولئك واماالتي في النساء
اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ یہ آیت ان کے حق میں تھی لیکن سورۃ النساء کی آیت
الرجل اذا عرف الاسلام وشرائعه ثم قتل فجزاءه جهنم
اس شخص کے بارے میں ہے جو اسلام اور شرائع اسلام کی معرفت کے بعد کسی کو قتل کرتا ہے تو اس کی جزاء جہنم ہے
فذكرته لمجاهد فقال الا من ندم
میں نے ابن عباسؓ کے اس ارشاد کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لیکن وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو توبہ کریں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... قال مشركوا اهل مكة قتلنا النفس "الخ کے جملہ سے ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے کتاب کے آخر میں محمد بن مثنیٰ سے اور امام ابوداؤدؒ نے الفتن میں یوسف بن موسیٰ سے اور امام نسائیؒ نے التفسیر میں اور المحاربہ میں محمدؒ بن مثنیٰ سے تخریج فرمائی ہے۔

او قال:...... یا منصورؒ نے کہا، مطلب اس کا یہ ہے جریر کہتے ہیں کہ منصور نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے بلا واسطہ بیان کی یا بواسطہ حکم کے۔

حضرت ابن عباسؓ سے دو آیتوں کی تفسیر پوچھی گئی وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ [1] اور دوسری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا [2] سورت فرقان میں استثناء بعد میں ذکر کیا گیا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا [3] اور سورہ نساء میں استثناء ذکر نہیں کیا گیا) ان میں فرق کیا ہے؟ تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ سورۃ فرقان جب نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ ہم نے قتل بھی کیا ہے اللہ کے ساتھ شریک بھی ٹھہرایا اور بے حیائی کے کام بھی کیے تو ہمارے لئے کیا حکم ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا نازل فرمائی۔ یعنی یہ آیتیں مشرکوں کے لئے ہیں اور سورت نساء میں جو ہے کہ ایک شخص جب اسلام پہچان کر مسلمان ہو جاتا ہے پھر قتل کرتا ہے تو اس کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول نہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی کلام کا حاصل یہ ہے کہ پہلی آیت سورۃ فرقان والی کافروں کے بارے میں ہے اور دوسری

---

[1] (سورت فرقان آیت ۶۸ پارہ ۱۹) [2] (سورت نساء آیت ۹۳ پارہ ۵) [3] (سورت فرقان آیت ۷۰ پارہ ۱۹)

آیت سورۃ نساء والی یہ مسلمانوں کے بارے میں ہے ان کا نظریہ تھا کہ مؤمن کو عمداً قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہوتی اور جمہورؒ کہتے ہیں کہ یہ مخصوص ہے اس شخص کے لئے جو توبہ نہ کرے۔ بوجہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ[1] کے یا یہ آیت مستحل (حلال سمجھنے والے) پر محمول ہے یا مراد خلود سے مکث طویل ہے کیونکہ دلائل واضح ہیں کہ گنہگار مسلمان ہمیشہ عذاب میں نہیں رہیں گے۔ یا پھر تغلیظ اور تحذیر من القتل پر محمول ہے۔

سوال:...... کافر کی توبہ اور مسلمان کی توبہ میں کیا فرق ہے؟

جواب:...... کافر جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو قطعی معافی ہوتی ہے کیونکہ وہ توبہ کر کے مسلمان ہوتا ہے اور اسلام سارے گناہ مٹا دیتا ہے" ان الاسلام یهدم ما کان قبله"۔ اور مسلمان جو توبہ کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے چاہے تو اس کو عذاب دے اور چاہے تو اس کو معاف کر دے۔

فائدہ:...... حضرت ابن عباسؓ کی اس رائے کو جمہورؒ نے قبول نہیں کیا حتی کہ ان کے تلمیذ رشید مجاہدؒ نے بھی کہا کہ الامن ندم کا استثناء یہاں بھی ہے۔

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عیاشؒ اور ابن اسحٰقؒ دونوں کہتے ہیں عبداللہ بن عمرو ابن عاص اور عبدۃ اور محمد بن عمرو عمرو بن العاص کہتے ہیں۔

فذکرته لمجاهد:...... اس کا مطلب یہ ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابزیؓ نے کہا کہ میں نے یہ حدیث مجاہد بن جبیر کے سامنے سنائی تو انہوں نے فرمایا "الا من ندم"

(۳۴۰) حدثنا عیاش بن الولید قال حدثنا الولید بن مسلم حدثنی الاوزاعی قال حدثنی یحییٰ بن ابی کثیر
ہم سے عیاش بن ولید نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی (کہا) مجھے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی
عن محمد بن ابراهیم التیمی قال حدثنی عروة بن الزبیر قال سألت ابن عمرو بن العاصؓ
وہ محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابن عمرو بن عاصؓ سے پوچھا
اخبرنی باشد شیء صَنَعَهُ المشرکون بالنبی ﷺ قال بینا النبی ﷺ یصلی فی حِجْرِ الکعبة
مجھے مشرکین کے سب سے سخت معاملے کے متعلق بتائیے جو مشرکین نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کیا تھا آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے
اذاقبل عقبة بن ابی معیط فوضع ثوبه فی عنقه فخنقه خنقًا شدیدًا فاقبل ابو بکر
کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اپنا کپڑا حضور اکرم ﷺ کی گردن مبارک میں پھنسا کر زور سے آپ کا گلا گھونٹنے لگا اتنے میں ابو بکرؓ آ گئے
حتیٰ اخذ بمنکبیه ودفعه عن النبی ﷺ قال اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اور انہوں نے اس (بدبخت) کا کندھا پکڑ کر آنحضور ﷺ کے پاس سے اسے ہٹا دیا اور کہا کیا تم لوگ ایک شخص کو صرف اس لئے مارڈالنا چاہتے ہو کہ

[1] (عمدۃ القاری ص ۳۰۷ ج ۱۶) [2] (سورت طٰہٰ آیت ۸۲ پارہ ۱۶)

ان یقول ربی اللہ الآیۃ تابعہ ابن اسحق حدثنی یحیی بن عروۃ عن عروۃ

وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اس کی متابعت کی ہے ابن اسحق نے کہا مجھے یحیی بن عروہ نے عروہ کے واسطہ سے حدیث بیان کی

قلت لعبداللہ بن عمرو ❁ وقال عبدۃ عن ہشام عن ابیہ قیل لعمرو بن العاص

میں نے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا اور عبدہ نے بیان کیا وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے کہ عمرو بن عاصؓ سے پوچھا گیا

❁ وقال محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ حدثنی عمرو بن العاص

اور محمد بن عمرو نے بیان کیا وہ ابو سلمہ سے کہ مجھ سے عمرو بن عاصؓ نے حدیث بیان کی

﴿تحقیق وتشریح﴾

عیاش:..... عین کے فتح اور یاء کی تشدید کیساتھ ہے عیاش بن ولید رقام بصری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

یہ حدیث مناقب ابی بکرؓ میں گذر چکی ہے اس کی تشریح وہاں دیکھ لی جائے۔

تعارض:..... اخبرنی باشدشیٔ صنعہ المشرکون بالنبی ﷺ " مجھے مشرکین کے تحت معاملہ کے متعلق بتایئے جو مشرکین نے نبی پاک ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ تو ابن عمرو بن عاص نے عقبہ بن ابی معیط والی زیادتی بتائی کہ اس بدبخت نے سب سے بڑی زیادتی کی اور تکلیف پہنچائی جب کہ حدیث عائشہؓ میں ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے آپ کو بتایا ہے " وکان اشد مالقیت من قومک " الخ طائف والا قصہ سنایا کہ بنوثقیف نے آپ ﷺ پر بڑا ظلم کیا بڑی زیادتی کی بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے؟[۲]

رفع تعارض:..... ابن عمرو بن العاص کو طائف والے واقعہ کا علم نہیں ہوا ہوگا۔

تابعہ ابن اسحاق:..... عیاش بن ولیدؒ کا متابع محمدؒ بن اسحاق ہے اس متابعت کو احمدؒ نے اپنی مسند میں ابراہیم بن سعد کے طریق سے تخریج کیا ہے۔

وقال عبدۃ عن ہشام الخ..... یہ تعلیق ہے ابوعبدالرحمٰن نے اپنی کتاب میں ہناد سے اس کو مسنداً بیان کیا ہے۔

وقال محمد بن عمرو الخ..... یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے خلق افعال العباد میں اس کو ذکر کیا ہے جو بعد میں آئے گا۔[۳]

تعلیق کا مقصد:..... علامہ کرمانیؒ نے فرمایا کہ ان تعلیقات سے امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ عیاش اور ابن اسحق دونوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص کہا ہے اور عبدہ اور محمد بن عمرو ان دونوں نے عمرو بن عاص کہا ہے عبداللہ نہیں کہا، یعنی عیاش اور ابن اسحق عبداللہ کا لفظ بیان کرتے ہیں جب کہ عبدہ اور محمد بن عمرو عبداللہ کا لفظ بیان نہیں کرتے۔[۴]

[۱] بخاری شریف ج ۱ ص ۵۲۸ [۲] (فتح الباری ص ۲۱۳ ج ۷) [۳] (عمدۃ القاری ص ۳۰۷ ج ۱۶) [۴] بخاری شریف ص ۵۴۲ حاشیہ ۳ ج ۱

﴿۹۰﴾

باب اسلام ابی بکر الصدیقؓ

یہ باب ہے ابوبکر صدیقؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۱) حدثنی عبداللہ بن حماد الآملی قال حدثنی یحییٰ بن معین قال حدثنا اسمٰعیل بن مجالد
مجھ سے عبداللہ بن حماد آملی نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے یحییٰ بن معین نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے اسمٰعیل بن مجالد نے حدیث بیان کی
عن بیان عن وبرۃ عن ھمام بن الحارث قال قال عمار بن یاسرؓ رأیت
وہ بیانؒ سے وہ وبرہ سے وہ ہمام بن حارث سے انہوں نے بیان کیا کہ عمار بن یاسرؓ نے فرمایا میں نے دیکھا ہے
رسول اللہ ﷺ وما معہ الا خمسۃ اعبد وامرأتان وابوبکر
رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں بھی کہ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ پانچ غلام، دو عورتیں اور ابوبکر صدیقؓ کے سوا اور کوئی نہیں تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... اس حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کا آغاز اسلام میں اسلام قبول کرنا ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ حدیث مناقب ابی بکر میں بھی گزر چکی ہے اس کی تفصیل وہاں دیکھ لی جائے۔

خمسۃ اعبد:...... حضرت بلالؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت عامرؓ، حضرت ابوفکیہؓ، حضرت عبید بن زیدؓ۔

سوال:...... اگر کوئی کہے کہ حضرت علیؓ کا اسلام لانا ان سے پہلے تھا اور حضرت عمار (۳۰) سے زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے؟

جواب:...... اس طرح دیکھنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہاں کوئی نہیں تھا۔ اور ممکن ہے کہ انہوں نے اپنے اسلام لانے سے پہلے کی رویت کو ذکر کیا ہو۔

فائدہ:...... ابوالحسن اشعریؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ ہمیشہ آپ ﷺ کی رضا میں رہے اس کی مراد میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کوئی حالت کفر باللہ کی ثابت نہیں ہوئی جیسا کہ غیروں سے ثابت ہوئی۔

﴿۹۱﴾

باب اسلام سعدؓ

یہ باب ہے سعد بن ابی وقاصؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۲) حدثنی اسحٰق اخبرنا ابو اسامۃ قال حدثنا ھاشم قال سمعت سعید بن المسیب
مجھ سے اسحٰق نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابواسامہ نے خبر دی کہا ہم سے ہاشم نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا

قال سمعت ابا اسحٰق سعد بن ابی وقاصؓ یقول ما اسلم احد
کہا کہ میں نے ابو اسحٰق سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ نہیں اسلام لایا کوئی
الا فی الیوم الذی اسلمت فیه ولقد مکثت سبعة ایا م وانی لثلث الاسلام
مگر اس دن میں کہ جس دن میں اسلام لایا ہوں اور میں داخل ہونے والے تیسرے فرد کی حیثیت سے سات دن تک رہا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... حدیث مناقب سعدؓ میں گذر چکی ہے۔

مااسلم احد الا فی الیوم:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ ان سے پہلے تو کثیر لوگ اسلام لا چکے تھے حضرت ابوبکرؓ حضرت خدیجہؓ، حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ وغیرہ۔ ممکن ہے کہ جس دن یہ مسلمان ہوئے ہوں اسی دن کے آخر میں یہ اسلام لائے ہوں۔

وَاِنِّی لَثُلُثُ الْاِسْلَامِ:......

سوال:...... یہ ثلث الاسلام کیسے ہوئے حالانکہ ان سے پہلے دو سے زائد مسلمان ہو چکے تھے؟

جواب:...... ہوسکتا ہے کہ یہ بالغ مردوں کے اعتبار سے کہا ہو۔

﴿۹۲﴾

باب ذکر الجن

یہ باب ہے جنوں کے ذکر کے بیان میں

وقول الله تعالیٰ قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ''آپ کہہ دیجئے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن کو بغور سنا

﴿تحقیق وتشریح﴾

بدء الخلق کے شروع میں جنوں کے متعلق تفصیل سے بحث گذر چکی ہے لہٰذا اس جلد کے شروع میں دیکھ لی جائے۔

یہاں پر اس بات کو بتلانا ہے کہ جو جن رسول اللہ ﷺ کو ملے ہیں ان کو فضیلت ہے ان جنوں پر جو نہیں ملے۔

آیت کا شان نزول:...... آپ ﷺ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے متعدد جن وہاں سے گذرے قرآن کی آواز پر فریفتہ ہو کر سچے دل سے ایمان لائے، اس آیت پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی کے ذریعہ ان کے ایمان لانے کی خبر دی۔

سوال:...... کتنے اور کہاں کے رہنے والے جن تھے؟

جواب:...... ۹ تھے، نصیبین کے رہنے والے تھے۔ سورۃ احقاف[1] کے آخر میں اس کی تفصیل دیکھ لی جائے۔

سوال:...... آپ کس جگہ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے؟

جواب:...... طائف سے واپسی پر مقام نخلہ میں صبح کی نماز میں۔

سوال:...... جنوں کو کتنی بار تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے؟

جواب:...... ۶ بار[2]

(۳۴۳)حدثنا عبیداللہ بن سعید قال حدثنا ابو اسامة قال حدثنامسعر عن معن بن عبدالرحمٰن					
ہم سے عبیداللہ بن سعید نے حدیث بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مسعر نے حدیث بیان کی وہ معن بن عبدالرحمٰن سے					
قال	سمعت	ابی	قال	سالت	مسروقا
کہا کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ					
من اذن النبی ﷺ بالجن لیلة استمعوا القران فقال حدثنی ابوک					
نبی کریم ﷺ کو اطلاع کس نے دی تھی جس رات جنوں نے قرآن مجید سنا تھا مسروق نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارے والد					
یعنی	عبداللہ	انہ	اذنت	بھم	شجرة
یعنی عبداللہ بن مسعودؓ نے حدیث بیان کی کہ آنحضور ﷺ کو جنوں کی اطلاع ایک درخت نے دی تھی					

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

اٰذنت بھم شجرة:...... درخت نے اطلاع کی کہ جن قرآن سنتے ہیں۔

سوال:...... کونسا درخت تھا اور کہاں تھا؟

جواب:...... درخت کا نام سمرہ یعنی کیکر کا درخت تھا، مکہ میں مسجد رایہ سے تھوڑا آگے جنت المعلی کی طرف مسجد جن سے تھوڑا سے پہلے ایک مسجد بنی ہوئی ہے اسی درخت کی نسبت سے اس کا نام مسجد شجرہ ہے۔

سوال:...... درخت نے کس طرح اطلاع دی ہے؟

جواب:...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں میں نے جنوں کو بولتے ہوئے سنا کہ وہ آنحضرت ﷺ کو کہہ رہے تھے کہ آپ ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی کون دیتا ہے وہاں قریب ایک درخت تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ درخت میرے پیغمبر ہونے کی اطلاع اور گواہی دے تو کیا ایمان لاؤ گے جنوں نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے درخت کو

---

[1] (سورۃ احقاف پارہ ۲۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۳۰۹ ج ۱۶)

بلایا اور وہ آیا، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کی ٹہنیوں (تنہ وغیرہ) کو چلتے دیکھا (وہ آپ ﷺ کے قریب آیا) آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو میرے نبی ہونے کی گواہی دیتا ہے؟ اس نے بول کر کہا " **اشهد انک رسول الله** " (میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں)[1] (سبحان اللہ کتنا عظیم پیغمبر ہے جن کی رسالت کی گواہی کبھی پتھر دے رہے ہیں کبھی ضب (گوہ) دے رہی ہے، کبھی درخت دے رہے ہیں، کبھی جن دے رہے ہیں)

سوال:...... روای حضرت عبداللہ بن مسعودؓ والا واقعہ تو اس سے مختلف ہے کیونکہ اس میں ہے جب آپ ﷺ جنوں کو تبلیغ کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو پیچھے دائرہ میں بٹھا کر گئے ہیں تو انہوں نے جنوں کا کلام کیسے سن لیا اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ کر چلتا کیسے دیکھا؟

جواب:...... لیلۃ الجن کا واقعہ متعدد بار پیش آیا ہے آپ کا سوال تو تب ہو سکتا ہے جب واقعہ ایک بار پیش آیا ہو لہٰذا سوال درست نہیں۔

سوال:...... حدیث الباب سورۃ جن کی ابتدائی آیات کے معارض ہے۔ حدیث الباب سے معلوم ہوتا ہے کہ جنوں کی آمد کی اطلاع درخت نے دی ہے جب کہ یہ اطلاع تو خود اللہ پاک نے وحی کے ذریعہ دی ہے تو بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... درخت کی طرف آمد کی اطلاع کی نسبت مجازی طور پر ہے۔

سوال:...... عراق کے علاقہ سے نو (۹) یا سات (۷) جن مکہ کے قریب سیر سپاٹے کے لئے آئے تھے یا ان کو ان کے گرو (بڑے شیطان) نے بھیجا تھا؟

جواب:...... بڑے گروہ نے اس وقت بھیجا تھا جب ان کی آسمان پر آمد ورفت بند کر دی گئی، واللہ اعلم یا ممکن ہے اپنے کسی کام کے سلسلہ میں آئے ہوں۔

سوال:...... جنوں کی خوراک کیا ہے؟ کھاتے بھی ہیں یا نہیں؟

جواب:...... ان کے خوراک کے بارے میں اختلاف ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں جنوں کے کھانے پینے کے متعلق تین اقوال ہیں (۱) **جميع الجن لا ياكلون ولايشربون وهذا قول ساقط** (۲) **صنف منهم ياكلون ويشربون وصنف منهم لاياكلون ولايشربون** (۳) **ان جميع الجن ياكلون ويشربون لظاهر الاحاديث الصحيحه وعمومها**[2]

(۳۴۴) حدثنا موسىٰ بن اسمٰعيل قال حدثنا عمرو بن يحيىٰ بن سعيد قال اخبرني جدي
ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ بن سعید نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھے میرے دادا نے خبر دی

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۳۰۹ ج ۱۶) [2] (عمدۃ القاری ص ۳۱۰ ج ۱۶)

عن ابی ہریرۃؓ انہ کان یحمل مع النبی ﷺ اداوۃ لوضوءہ وحاجتہ فبینما ھو یتبعہ بھا فقال

اور وہ ابوہریرۃؓ سے کہ آپ ﷺ کی وضو اور قضاء حاجت کے لئے برتن لئے ہوئے آنحضور ﷺ کے ساتھ تھے کہ آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا

من ھذا فقال انا ابو ہریرۃ فقال ابغنی احجارا استنفض بھا ولا تاتنی بعظم ولا بروثۃ فاتیتہ باحجار

کون صاحب ہیں؟ بتایا کہ میں ابوہریرۃؓ! آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ استنجاء کے لئے چند پتھر تلاش کر لاؤ اور میرے پاس ہڈی اور لید نہ لانا پھر میں پتھر لے کر حاضر ہوا

احملھا فی طرف ثوبی حتیٰ وضعت الیٰ جنبہ ثم انصرفت حتیٰ اذا فرغ

میں انہیں کپڑے کے ایک کنارے میں رکھے ہوئے تھا اور لاکر آنحضور ﷺ کے قریب اسے رکھ دیا اور وہاں سے واپس چلا آیا آنحضور ﷺ جب فارغ ہو گئے

مشیت فقلت ما بال العظم والروثۃ قال

تو میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہڈی اور لید کے لانے سے آنحضور ﷺ نے منع کیوں فرمایا تھا؟ فرمایا کہ

ھما من طعام الجن وانہ اتانی وفد جن نصیبین ونعم الجن فسألونی الزاد

وہ جنوں کی خوراک ہیں میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا اور وہ کیا ہی اچھے جن تھے تو انہوں نے مجھ سے اپنی خوراک کے متعلق پوچھا

فدعوت اللہ لھم ان لا یمروا بعظم ولا بروثۃ الا وجدوا علیھا طعاما

میں نے ان کے لئے اللہ سے دعا کی کہ جب بھی ہڈی یا لید پر ان کی نظر پڑے تو وہ ان کے لئے کھانے کی چیز بن جائے

﴿تحقیق وتشریح﴾

نصیبین:...... یہ شام اور عراق کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ صاحب جلالینؒ نے یمن کا علاقہ بتایا ہے[1]

﴿۹۳﴾
باب اسلام ابی ذرؓ
یہ باب ہے ابوذرؓ کے اسلام کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

نام:...... جندب بن جنادۃ بن سفیان۔

ماں کا نام:...... رملہ بنت الوقیعہ۔

وفات:...... حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں مدینہ کے قریب ربذہ نامی بستی میں ۳۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳۴۵) حدثنا عمرو بن عباس قال حدثنا عبدالرحمٰن بن مھدی قال حدثنا المثنیٰ عن ابی جمرۃ

ہم سے عمرو بن عباس نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے مثنیٰ نے حدیث بیان کی وہ ابو جمرہ سے

[1] تفسیر جلالین ص ۴۱۸ ج ۲

عن ابن عباسؓ قال لما بلغ اباذر مبعث النبی ﷺ قال لاخیه

وہ ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب ابوذرؓ کو رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے متعلق معلوم ہوا تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا

ارکب الیٰ هذا الوادی فاعلم لی علم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی

وادی مکہ کے لئے سواری تیار کرلو میرے لئے معلومات حاصل کر کے لاؤ اس شخص کے بارے میں جو نبی ہونے کا دعویدار ہے

یاتیه الخبر من السمآء واسمع من قوله ثم ائتنی فانطلق الاخ

اور کہتا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے اس کی باتوں کو خود غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا ان کا بھائی وہاں سے چلا

حتیٰ قدمه وسمع من قوله ثم رجع الیٰ ابی ذر فقال له رأیته یامر بمکارم اخلاق

اور مکہ حاضر ہو کر آنحضور ﷺ کی احادیث خود سنیں پھر واپس ہو کر انہوں نے ابوذرؓ کو بتایا کہ میں نے انہیں خود دیکھا ہے وہ اچھے اخلاق کی تلقین کرتے ہیں

وکلاما ما هو بالشعر فقال ماشفیتنی مما اردت

اور میں نے ان سے جو کلام سنا ہے وہ شعر نہیں ہے اس پر ابوذرؓ نے کہا جس مقصد کے لئے میں نے تمہیں بھیجا تھا مجھے اس سلسلہ میں پوری طرح تشفی نہیں ہوئی

فتزود وحمل شنة له فیها ماء حتیٰ قدم مکة فاتی المسجد فالتمس النبی ﷺ

چنانچہ انہوں نے خود رخت سفر باندھا پانی سے بھرا ہوا ایک مشکیزہ ساتھ لیا اور مکہ آئے مسجد الحرام میں حاضری دی اور یہاں نبی کریم ﷺ کو تلاش کیا

ولا یعرفه وکره ان یسأل عنه حتیٰ ادرکه بعض اللیل اضطجع

ابوذرؓ آنحضور ﷺ کو پہچانتے نہیں تھے اور کسی سے آنحضور ﷺ کے متعلق پوچھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے ایک رات کا واقعہ ہے کہ آپ لیٹے ہوئے تھے

فرآہ علیٌّ فعرف انه غریب فلما رآہ تبعه فلم یسأل واحد منهما صاحبه عن شیٔ

علیؓ نے آپ کو اس حالت میں دیکھا اور سمجھ گئے کہ کوئی مسافر ہے ابوذرؓ آپ کے پیچھے پیچھے چلے گئے لیکن کسی نے ایک دوسرے کے متعلق نہیں پوچھا

حتیٰ اصبح ثم احتمل قربته و زاده الی المسجد وظل ذلک الیو م و لا یراہ النبی ﷺ

جب صبح ہوئی تو ابوذرؓ نے پھر اپنا مشکیزہ اور رخت سفر اٹھایا اور مسجد الحرام میں آ گئے یہ دن بھی یونہی گزر گیا اور آپ نبی کریم ﷺ کو نہ دیکھ سکے

حتی امسی فعاد الی مضجعه فمر به علیٌّ فقال اما نال للرجل ان یعلم منزله

شام ہوئی تو لوٹ آئے اپنے سونے کی جگہ کی طرف کہ علیؓ پھر وہاں سے گزرے اور سمجھ گئے کہ ابھی یہ شخص اپنی منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکا

فاقامه فذهب به معه لا یسأل واحد منهما صاحبه عن شیٔ حتیٰ اذا کان یوم الثالث فعاد علیٌّ مثل ذلک

آپ انہیں وہاں سے پھر اپنے ساتھ لے آئے اور آج بھی کسی نے ایک دوسرے کے متعلق کچھ نہیں پوچھا تیسرا دن جب ہوا اور علیؓ نے ان کے ساتھ وہی معاملہ کیا

فاقام معه ثم قال الا تحدثنی ما الذی اقدمک قا ل ان اعطیتنی عهدا ومیثا قا

تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہاں آپ کے آنے کا باعث کیا ہے ابوذرؓ نے کہا کہ اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کرلیں کہ

لترشدني فعلت ففعل فاخبره قال
میری راہنمائی کریں گے تو میں آپ سے سب کچھ بتادوں علیؓ نے وعدہ کرلیا تو آپ نے انہیں صورت حال کی اطلاع دی علیؓ نے فرمایا کہ
فانه حق وهو رسول الله فاذا اصبحت فاتبعني فاني ان رأيت شيأ
بلاشبہ وہ حق پر ہیں اور اللہ کے رسول ہیں ﷺ پس صبح کو آپ میرے پیچھے پیچھے میرے ساتھ چلیں اگر میں نے کوئی ایسی بات محسوس کی
اخاف عليک قمت كاني اريق المآء فان مضيت فاتبعني
جس سے مجھے آپ کے بارے میں کوئی خطرہ ہوا تو میں کھڑا ہو جاؤں گا گویا مجھے پیشاب کرنا ہے اور جب میں پھر چلنے لگوں تو میرے پیچھے آجائیں
حتیٰ تدخل مدخلي ففعل
یہاں تک کہ جس گھر میں میں داخل ہوں آپ بھی داخل ہو جائیں انہوں نے ایسا ہی کیا جیسا کہ انہوں نے فرمایا تھا
فانطلق يقفوه حتىٰ دخل على النبي ﷺ ودخل معه فسمع من قوله واسلم مكانه فقال له النبي ﷺ
تا آنکہ علیؓ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے آنحضور ﷺ کی باتیں سنیں اور وہیں اسلام لائے پھر آنحضور ﷺ نے ان سے فرمایا
ارجع الى قومک فاخبرهم حتىٰ ياتيک امري قال والذي
اب اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انہیں میرے متعلق بتاؤ تا آنکہ جب ہمارے ظہور اور غلبہ کا علم ہو جائے ابوذرؓ نے عرض کی اس ذات کی قسم
نفسي بيده لاصرخن بها بين ظهرانيهم فخرج حتى
جس کے قبضہ میں میری جان ہے ان قریشیوں کے مجمع میں ببانگ دہل کلمہ توحید ورسالت کا اعلان کروں گا پس نکلے یہاں تک کہ
اتى المسجد فنا دى باعلى صوته اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ثم قام القوم
آپ مسجد حرام میں آئے اور بلند آواز سے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں پھر لوگ کھڑے ہو گئے
فضربوه حتىٰ اضجعوه واتى العباس فاكب عليه قال ويلكم الستم تعلمون
اور اتنا مارا کہ آپ گر پڑے اتنے میں عباسؓ آئے اور ابوذرؓ کے اوپر اپنے آپ کو ڈال کر قریش سے فرمایا افسوس! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ
انه من غفار وان طريق تجاركم الى الشام فانقذه منهم
یہ شخص قبیلہ غفار سے ہے اور شام جانے والے تمہارے تاجروں کا راستہ ادھر ہی سے پڑتا ہے اسی طرح ان سے آپ کو بچالیا
ثم عاد من الغد لمثلها فضربوه وثاروا اليه فاكب العباس عليه
پھر ابوذرؓ دوسرے دن مسجد حرام میں آئے اور اپنے اسلام کا اظہار کیا قوم بری طرح آپ پر ٹوٹ پڑی اور مارنے لگے عباسؓ ان پر گر پڑے (اور بچالیا)

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث مناقب قریش، باب قصہ زمزم میں گذر چکی ہے۔

فقال ما شفيتني:...... یعنی تو ایسا جواب نہیں لایا جو مجھے شفا دے۔

هذا الوادی:...... مکۃ المکرمہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ [1]

هذا الرجل:...... هذا سے اشارہ محسوس مبصر کی طرف ہوتا ہے لیکن کبھی حاضر فی الذہن کے لحاظ سے بھی ذکر کردیا جاتا ہے جیسے کتابوں کے خطبوں میں ہوتا ہے اما بعد فهذا یہاں بھی اشارہ حاضر فی الذھن کی طرف ہوتا ہے۔ هذا لرجل میں بھی حاضر فی الذھن کی طرف اشارہ ہے اور مراد حضور ﷺ کی ذات ہے۔

اما نال للرجل:...... **ای اما آن :** ابھی تک یہ شخص (اپنی منزل مقصود تک) نہیں پہنچ سکا۔

تعارض:...... روایت الباب میں ہے " کانی اریق الماء " (گویا میں پانی بہار ہا ہوں یعنی پیشاب کررہا ہوں) اور ابوقتیبہ کی روایت ہے " کانی اصلح نعلی " گویا میں جوتی درست کررہا ہوں) دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... ہوسکتا ہے حضرت علیؓ نے دونوں باتیں ارشاد فرمائی ہوں۔

یقفوه:...... ای یتبعه (میں) حضرت علی کے پیچھے چلا۔

ودخل معه:...... ابوذرؓ حضرت علیؓ کے ساتھ اس مکان میں داخل ہوئے جہاں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ سے ملاقات کی اور آپ ﷺ کے ارشادات سنے۔

تعارض:...... روایت الباب میں ہے کہ حضرت علیؓ حضرت ابوذر کو کسی گھر (غالباً دار ارقم تھا) میں لے گئے اور آنحضرت ﷺ سے ملاقات کرائی جب کہ عبداللہؓ بن صامت کی روایت میں ہے کہ ابوذرؓ آنحضرت ﷺ سے اس وقت ملے جب آپ ﷺ اور ابوبکر صدیقؓ رات کو بیت اللہ کا طواف کررہے تھے تو بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض ہے؟

جواب:...... اولاً حضرت علیؓ نے ملاقات کرائی اور ثانیاً دوران طواف ملاقات ہوئی لہٰذا کوئی تعارض نہیں۔

ارجع الی قومک فاخبرهم حتی یاتیک امری:...... اپنی قوم کے پاس واپس چلا جا یہاں تک کہ میرا پیغام (دین) تیرے پاس آجائے یعنی عام ہوجائے اور روایت قتیبہ میں ہے " اکتم هذا الامر وارجع الی قومک فاذا بلغک ظهور نافاقبل " اس کلمہ کو پڑھنے کو (فی الحال) چھپالے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ جا جب تیرے پاس ہمارے ظہور (غلبہ) کی اطلاع پہنچے تو پھر واپس آجا۔ بظاہر دونوں روایتوں میں تعارض ہے؟

جواب:...... پہلی روایت میں اخبار کا حکم عزیمت پر اور دوسری روایت میں کتمان کا امر شفقۃ اور رخصت پر محمول ہے۔

لاصرخن بها:...... (قریش کے مجمع میں) ببانگ دھل یعنی شور مچا کر کلمہ کا اعلان کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے ٹھوک بجا کر اعلان کیا جس پر انہیں مصائب کا سامنا کرنا پڑا ایک روایت میں " لا صرحن بها " (حاء کیساتھ) بھی آیا ہے۔

وکره ان یسال:...... کسی سے پوچھنا ناپسند کیا تا کہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آجائے۔

---

[1] (پارہ ۱۳ سورۃ ابراہیم آیت ۳۷)

﴿۹۴﴾

اسلام سعید بن زید

سعید بن زیدؓ کا اسلام

(۳۴۶)حدثنا قتیبة بن سعید قال حدثنا سفین عن اسمٰعیل عن قیس
ہم سے قتیبہ بن سعید نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ اسمٰعیل سے وہ قیس سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
قال سمعت سعید بن زیدبن عمرو بن نفیل فی مسجد الکوفة یقول واللہ لقد رأیتنی وان عمر
میں نے کوفہ کی مسجد میں سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے سنا آپ بیان کر رہے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب عمرؓ نے
لموثقی علی الا سلام قبل ان یسلم عمر ولو ان احدا ارفض
اسلام لانے سے پہلے مجھے اس وجہ سے باندھ رکھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا؟ اور اگر احد پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے
للذی صنعتم بعثمان لکان
بوجہ اس تکلیف دہ معاملہ کے جو تم لوگوں نے عثمانؓ کے ساتھ کیا تو اسے ایسا ہی ہونا چاہئے تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... یہ کہ حضرت سعیدؓ اپنے اسلام کا قصہ خود بیان کرتے ہیں اس پر پہنچنے والی تکالیف بھی بیان کرتے ہیں امام بخاریؒ اس حدیث کا باب " من اختار الضرب والقتل والھوان علی الکفر" میں اعادہ کریں گے!

فائدہ:...... حضرت سعید کے حالات اسی جلد میں گذر چکے ہیں۔

ولو ان اُحد ارفض:...... غرض یہ ہے کہ پہلے دین کے مخالفین بھی مسلمانوں کو خیر پر رغبت دیتے تھے اور اس زمانے میں دین کے موافقین بھی صحابہؓ کے ساتھ تکلیف دہ معاملہ کرتے ہیں یعنی عمرؓ باوجود مخالف ہونے اور کفر میں سخت ہونے کے انہوں نے صرف مجھے باندھنے پر اکتفاء کیا قتل نہیں کیا اور تم باوجود مسلمان ہونے کے حضرت عثمانؓ کو قتل کرتے ہو۔

﴿۹۵﴾

باب اسلام عمر بن الخطابؓ

یہ باب ہے عمر بن خطابؓ کے اسلام کے بیان میں

(۳۴۷)حدثنا محمد بن کثیر قال اخبر نا سفین عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن قیس بن ابی حازم
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اسمٰعیل بن ابی خالد سے وہ قیس بن ابی حازم سے

ا(بخاری ص ۵۴۴ ج ۲)

عن عبداللہ بن مسعودؓ قال ما زلنا اعزة منذ اسلم عمر
وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عمرؓ کے اسلام کے بعد ہم ہمیشہ غالب رہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

حضرت عمرؓ کے رعب، داب، کفر کا، ڈر کی وجہ سے مشرکین اور منافقین جلدی سے مسلمانوں کے قریب نہیں آتے تھے اس پر عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ عمر کے اسلام سے ہمیں بڑی تقویت ملی ہے اور ہم ہمیشہ غالب رہے۔

(۳۴۸)حدثنا یحییٰ بن سلیمان قال حدثنی ابن وهب قا ل حدثنی عمر بن محمد
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر بن محمد نے حدیث بیان کی
قا ل فاخبرنی جدی زیدبن عبداللہ بن عمر عن ابیه قا ل بینما هو فی الدار خائفاً
کہا مجھے میرے دادا زید بن عبداللہ بن عمر نے خبر دی وہ اپنے والد سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عمرؓ خوفزدہ ہو کر گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ
اذ جآء ہ العا ص بن وائل السهمی ابو عمرو علیه حلة حبرة وقمیص مکفوف بحریر وهو من بنی سهم
عاص بن وائل سہمی اندر آیا دھاری دار جوڑا اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا اس کا تعلق قبیلۂ بنو سہم سے تھا
وهم حلفاؤنا فی الجاهلیة فقال له ما بالک قا ل زعم قومک انهم سیقتلوننی
جو زمانہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے عاص نے عمرؓ سے کہا کیا بات ہے؟ عمرؓ نے فرمایا کہ تمہاری قوم میرے قتل پر تلی بیٹھی ہے
ان اسلمت قال لا سبیل الیک بعد ان قالها امنت
کیونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے اس نے کہا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا جب اس نے امنت کہہ دیا ہے
فخرج العاص فلقی الناس قدسال بهم الوادی فقال این تریدون فقالوا نرید
اس کے بعد عاص باہر نکلا تو دیکھا کہ وادی میں انسانوں کا سمندر موجیں مار رہا ہے اس نے پوچھا کدھر کا رخ ہے انہوں نے کہا ہم ارادہ کرتے ہیں
هذا ابن الخطاب الذی صبا قال لا سبیل الیه فکرّ الناس
اس ابن خطاب کی طرف جو بے دین ہو گیا ہے عاص نے کہا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یہ سنتے ہی لوگ واپس ہو گئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... هذا ابن الخطاب الذی صبا اس عمر کی طرف جا رہے ہیں جو پرانا دین چھوڑ چکا ہے نئے دین میں داخل ہو گیا ہے۔

فی الدار خائفا:...... عمر اسلام لانے کے بعد گھر میں خوفزدہ ہو کر بیٹھے ہوئے تھے کہ کہیں قوم مجھے اسلام لانے کی وجہ سے قتل نہ کر دے۔

سوال:...... حضرت عمرؓ کا گھر مکہ کی کس گلی میں کس پہاڑی پر تھا؟

جواب:...... مسجد حرام کے دروازہ باب العمرہ اور باب الفہد کے سامنے فندق التوحید کے پیچھے ایک بہت بڑا پہاڑ ہے (جس کی اب تراش خراش جاری ہے شاید دو چار سال بعد یہ بھی نظر نہ آئے) اس پر حضرت عمرؓ کا مکان تھا۔ واللہ اعلم یا ممکن ہے کہ یہ ان کی ملکیت کی وجہ سے ان کی طرف منسوب ہو گھر کسی اور طرف ہو۔

سوال:...... حضرت عمرؓ تو بڑے جری اور عبقری انسان تھے اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے پہلی نماز ان کی جرأت اور بہادری کی وجہ سے اعلانیہ کعبہ کے سایہ میں ادا فرمائی ہے۔ اعلانیہ ہجرت بھی کی ہے آپؓ کی تو بہادری کی مثالیں دی جاتی ہیں تو ایسا بہادر انسان قوم سے خوفزدہ ہو کر کیسے گھر میں جا کر بیٹھا ہے؟

جواب:...... یہ ایک طبعی امر ہے آنحضرت ﷺ بھی تین روز غار ثور میں چھپے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ پاک نے فرمایا "لَا تَخَفْ سَنُعِيدُهَا سِيرَتَهَا الْأُولَىٰ" [1] فرمایا ہے، حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بھی نبی نے فرمایا "لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا" [2] حضرت لوط علیہ السلام کو بھی فرشتوں نے کہا قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَن يَصِلُوا إِلَيْكَ الآیۃ [3] اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی فرشتوں نے کہا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ [4]

ابو عمرو:...... عاص کی کنیت ہے ان کا بیٹا عمرو بن عاص مشہور و معروف صحابی ہو گزرا ہے۔

حلفاء نا:...... حلیف کی جمع ہے اور یہ حلف (قسم اٹھانا) سے ماخوذ ہے۔ بمعنیٰ ایک دوسرے سے تعاون اور اتفاق پر معاہدہ اور معاقدہ کرنا ہے۔

امنت:...... بفتح الهمزة و كسر الميم و سكون النون ہے الامان سے ماخوذ، مشتق ہے میرا خوف زائل اور ختم ہو گیا۔ عاص کی تسلی کی وجہ سے خوف کا زائل ہونا اس لئے تھا کہ عاص کی قوم بڑی قدر کرتی اور ان کی بات کو مانتی تھی۔ اصیلی کی روایت میں امنت ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں یہ خطا اور غلطی ہے [5] بفتح التاء بھی غلط ہے۔

سوال:...... اَمِنتُ کس باب سے ہے اور کیا صیغہ ہے؟

جواب:...... باب سمع، یسمع ،صیغہ واحد متکلم ہے۔

قد سال بهم الوادي:...... وادی مکہ میں انسانوں کا سمندر موجیں مار رہا ہے یعنی حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے ایک عجیب سی لہر دوڑی، لوگ جمع ہو گئے کہ عمرؓ کو کیا ہو گیا ہے کہ اس نے باپ دادے کے دین کو چھوڑا اور نئے دین (دین اسلام) کو قبول کر لیا ہے لہٰذا اس کو قتل کر دیں گے۔

---

[1] (پارہ ۱۶ سورۃ طٰہٰ آیت ۲۱) [2] (پارہ ۱۰ سورہ توبہ آیت ۴۰) [3] (پارہ ۱۲ سورۃ ہود آیت ۸۱) [4] (پارہ ۱۴ سورہ حجر آیت ۵۳)
[5] (عمدۃ القاری ص ۱ ج ۱۷)

قال بینما ھو فی الدار:...... حضرت عمرؓ اسلام لانے کے بعد اپنے گھر میں خوف زدہ تھے کہ عاص بن وائل آئے اوران پر یمنی جوڑا تھا اور ریشم کی کف لگی ہوئی قمیص تھی اور وہ جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے انہوں نے حضرت عمرؓ سے پوچھا کہ کیا حال ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری قوم دعویٰ کرتی ہے کہ اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو وہ مجھے قتل کردیں گے تو انہوں نے کہا کہ وہ تجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب اس نے یہ بات کی تو ہمارا خوف زائل ہوگیا کیونکہ عاص اپنی قوم میں مطاع (سردار) تھا بعد میں عاص باہر نکلے تو دیکھا کہ وادی لوگوں سے بھری پڑی ہے تو اس نے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ کرتے ہو تو لوگوں نے کہا کہ ہم ابن خطاب کا ارادہ کرتے ہیں جو بے دین ہوگیا ہے تو عاص نے کہا کہ " **لاسبیل علیہ** " (اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا) تو سب لوگ واپس چلے گئے اور حضرت عمرؓ سے رعب زائل ہوگیا۔

(۳۴۹) حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفین قال عمرو بن دینار سمعتہ قال
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی (کہا) کہ ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے عمرو بن دینار سے سنا وہ بیان کررہے تھے کہ
قال عبداللہ بن عمرؓ لما اسلم عمر اجتمع الناس عند دارہ وقالوا صبا عمر وانا غلام
عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا جب عمرؓ اسلام لائے تو لوگ آپ کے گھر کے قریب جمع ہوگئے اور کہنے لگے کہ عمر بے دین ہوگیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا
فوق ظھر بیتی فجآء رجل علیہ قبآء من دیباج فقال فصبا عمر
اور اس وقت اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا اتنے میں ایک شخص آیا ریشم کی قبا پہنے ہوئے اس شخص نے لوگوں سے کہا ٹھیک ہے عمر بے دین ہوگیا
فما ذاک فانا لہ جار قا ل فرأیت الناس تصدعوا عنہ فقلت من ھذا قالوا العاص بن وائل
لیکن یہ کیا ہے؟ میں اسے پناہ دے چکا ہوں ابن عمرؓ نے بیان کیا میں نے دیکھا کہ مجمع اسی وقت چھٹ گیا میں نے پوچھا لیکن تھا انہوں نے کہا کہ عاص بن وائل (سہمی)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ اسلم عمر الخ۔

وانا غلام:...... میں اس وقت بچہ تھا عمر پانچ سال تھی جیسا کہ ایک روایت میں پانچ سال کی تصریح بھی ہے۔

فوق ظھر بیتی:...... اپنے گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا باپ کے گھر کو مجازاً اپنا گھر کہا یا ملک دل کے اعتبار سے کہا۔

فقلت من ھذا . **قالو العاص بن وائل:**...... میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا قباء پوش شخص عاص بن وائل ہے۔

اشکال:...... گذشتہ حدیث اور اس حدیث میں بظاہر تعارض ہے پہلی حدیث میں ہے کہ عاص بن وائل جب آئے " وعلیہ حلۃ حبرۃ وقمیص مکفوف بحریر " دھاری دار جوڑا اور ریشمی گوٹ کی قمیص پہنے ہوئے تھا جب کہ اس حدیث میں ہے " فجاءہ رجل علیہ قباء من دیباج " ایک شخص ریشم کی قباء پہنے ہوئے آیا۔ شخص ایک

ہے وقت بھی ایک ہے دونوں روایتوں میں الگ الگ لباس بیان کیا گیا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک وقت میں انسان متعدد لباس پہنے؟

جواب:...... کوئی تعارض نہیں کیونکہ ریشمی کوٹ کی قمیص اور ریشم کی قباء ایک ہی چیز ہے صرف انداز بیان مختلف ہے۔ پہلی روایت میں دھاری دار جوڑا (لباس) کا ذکر ہے دوسری روایت میں اس کا ذکر ہی نہیں لہٰذا کوئی اشکال وتعارض نہیں۔

سوال:...... عاص بن وائل جس نے مشکل وقت میں حضرت عمرؓ کو پناہ دی اور امان دی ہے مسلمان ہوا کلمہ پڑھ کر ابدی کامیابی سے ہمکنار ہوا یا نہیں؟

جواب:...... ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے کہا اے ابا جان یہ کون شخص ہے اللہ تعالیٰ اس کو جزاء خیر عطا فرمائے تو حضرت عمرؓ نے جواب دیا یہ شخص عاص بن وائل ہیں " لاجزاہ اللّٰہ خیرا" بعد میں بھی اس کا اسلام قبول کرنا ثابت نہیں ان کا بیٹا عمرو مسلمان ہوگیا تھا اور ان کو شرف صحابیت بھی نصیب ہوا۔

(۳۵۰)حدثنا یحییٰ بن سلیمٰن قال حدثنی ابن وھب قال حدثنی عمر ان سالما
ہم سے یحیی بن سلیمان نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابن وہب نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے عمر نے حدیث بیان کی بے شک سالم نے
حدثه عن عبداللّٰه بن عمر قال ما سمعت عمر لشئ قط یقول انی لاظنه کذا
اس کو حدیث بیان کی وہ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب بھی عمرؓ نے کسی چیز کے متعلق کہا ہو کہ میرا خیال ہے کہ یہ اس طرح ہے
الا کان کما یظن بینما عمر جالس اذ مر به رجل جمیل
مگر وہ اسی طرح ہوئی جیسا وہ اس کے متعلق اپنا خیال ظاہر کرتے تھے ایک مرتبہ آپ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک خوبصورت شخص وہاں سے گزرا
فقال لقد اخطأ ظنی او ان ھذا علی دینه فی الجاھلیة او لقد کان کاھنھم
آپ نے فرمایا میرا خیال غلط ہے یا یہ شخص اپنے جاہلیت کے دین پر اب بھی قائم ہے یا زمانہ جاہلیت میں اپنی قوم کا کاہن رہا ہے
علیّ الرجل فدعی له فقال له ذلک فقال ما رایت کالیوم استقبل به رجل مسلم
اس شخص کو میرے پاس لاؤ وہ شخص بلایا گیا تو عمرؓ نے اس کے سامنے یہی بات دہرائی اس پر اس نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ استقبال کیا گیا ہو مسلمان مرد
قال فانی اعزم علیک الا ما اخبرتنی
عمرؓ نے فرمایا لیکن میں تمہارے لئے ضروری قرار دیتا ہوں کہ تم مجھے اس سلسلے میں بتاؤ
قال کنت کاھنھم فی الجاھلیة قال فما اعجب ماجاءتک به جنیّتک
اس نے اقرار کیا کہ میں جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کا کاہن تھا عمرؓ نے دریافت فرمایا سب سے حیرت انگیز خبر کیا تھی جو جنیہ تمہارے پاس لائی

قال بينما انا يوما في السوق اذ جاءتني اعرف فيها الفزع فقالت
شخص مذکور نے کہا کہ ایک دن میں بازار میں تھا کہ جنیہ میرے پاس آئی میں نے محسوس کیا کہ وہ گھبرائی ہوئی ہے پھر اس نے کہا
الم تر الجن وابلاسها ويأسها من بعد انكاسها
کیا تو نے نہیں دیکھا جنوں کو اور ان کے حیران ہونے کو اور ان کے مایوس ہونے کو بعد ان کے آسمانوں سے روک دیے جانے کے
ولحوقها بالقلاص و احلاسها قال عمر صدق بينما انا نائم عند الهتهم
اور بعد ان کے لاحق ہونے کے ساتھ اونٹوں کے اور ان کے ٹاٹوں (یعنی جنگلوں کی رہائش) عمرؓ نے فرمایا تم نے سچ کہا ایک مرتبہ میں ان کے بتوں کے قریب سویا ہوا تھا
اذ جاء رجل بعجل فذبحه فصرخ به صارخ لم اسمع صارخا قط اشد صوتا منه
ایک شخص ایک بچھڑا لایا اور بت پر اسے ذبح کردیا اس پر کسی چیخنے والے نے اتنی زور سے چیخ کر کہا کہ میں نے ایسی شدید چیخ کبھی نہیں سنی تھی
يقول يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا انت
اس نے کہا اے جلیح کامیابی کی طرف لے جانے والا ایک امر ظاہر ہونے والا ہے ایک فصیح شخص کہے گا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
فوثب القوم قلت لا ابرح حتى اعلم ما وراء هذا ثم نادى
تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے میں نے کہا اب میں یہ معلوم کئے بغیر نہ رہوں گا کہ اس کے پیچھے کیا چیز ہے جاتے میں پھر وہی آواز آئی
يا جليح امر نجيح رجل فصيح يقول لا اله الا الله
اے جلیح! کامیابی کی طرف لے جانے والا امر ظاہر ہونے والا ہے ایک فصیح شخص کہے گا نہیں کوئی معبود مگر اللہ عزوجل
فقمت فما نشبنا ان قيل هذا نبي
اور میں بھی کھڑا ہوگیا کچھ ہی دن گزرے تھے کہ کہا جانے لگا نبی مبعوث ہوگئے ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... اس حدیث میں جو واقعہ اور قصہ مذکور ہے عمرؓ کے اسلام لانے کا سبب بنا اس لیے اس کو اس باب میں لائے ہیں۔

اذمربه رجل جميل:...... اچانک آپ کے (حضرت عمرؓ) سامنے سے ایک خوبصورت شخص گذرا اس کا نام سواد بن قارب دوسی تھا [1]

قال ما سمعت عمر لشئ قط:...... حضرت ابن عمرؓ بتلاتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کو جب بھی سنا کہ میرا ظن ایسے ہے تو جیسا گمان کرتے تھے ویسے ہی ہوا یعنی ان کا گمان درست ثابت ہوتا تھا۔ ایک موقعہ پر آپ بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت آدمی گذرا حضرت عمرؓ نے فرمایا اس وقت میرا ظن خطاء کرتا ہے یعنی کوئی رائے طے نہیں ہوسکتی یا یہ اپنی

[1] (عمدۃ القاری ص ۶ ج ۱۶)

جاہلیت کے دین پر ہے یا یہ مسلمان ہے اور کاہن تھا اور ابھی کہانت پر باقی ہے۔اس مرد کو بلاؤ چنانچہ بلایا گیا تو حضرت عمرؓ نے جو پہلے بات کہی تھی اسی کو دہرایا، وہ جو آدمی تھا اس نے کہا کہ میں نے اس جیسا کبھی منظر نہیں دیکھا کہ مسلمان کے ساتھ اس قسم کی کلام کا استقبال کیا گیا ہو تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو مجھے ضرور بتلائے گا تو اس نے تسلیم کیا کہ وہ جاہلیت میں کاہن تھا۔

کاهن کی تعریف:...... " هو الذی یتعاطی الاخبار المغیبة و یخبر بها"

الم تر الجن و ابلاسها:...... کیا نہیں دیکھا تو نے جنوں کو اور ان کے دہشت زدہ ہونے کو اور ان کے مایوس ہو جانے کو، بعد اس انقلاب کے اور ان کے لاحق ہو جانے کے اونٹنیوں کو اور ان کے اوپر کے ٹاٹوں کے۔اس کلام سے اس جن کی غرض یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ظہور ہو جائے گا اور جن عرب کے تابع ہو جائیں گے اور دین میں اس کے ساتھ مل جائیں گے اس لئے کہ وہ جن و انس کے رسول ہیں۔حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تیری جنیہ نے سچ کہا میں ان کے معبودوں کے پاس سونے والا تھا اچانک ایک شخص بچھڑے کو لایا اور اس کو ذبح کیا ایک آواز دینے والے نے آواز لگائی ایسی سخت آواز میں نے کبھی نہیں سنی۔

یا جلیح:...... علامہ عینیؒ نے اس کا معنی لکھا ہے الوافح الکاشف بالعداوة۔

امر نجیح:...... کامیاب نجیح نون کے فتحہ اور جیم کے کسرہ کے ساتھ النجاح سے مشتق ہے بمعنی حاجتوں میں کامیاب۔رجل فصیح فصاحت والا شخص کہتا ہے "لا اله الا الله "پس میں اٹھ گیا زیادہ دیر نہیں گذری تھی کہ نبی کریم ﷺ ظاہر ہوئے اور میں نے سن لیا کہ یہ نبی ہیں۔

و ابلاسها:...... ماقبل پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔بمعنی حیرت و دہشت۔

و یاسها:...... یہ رجاء (امید) کی ضد ہے۔

انکاسها:...... انقلاب علی الراس۔

بالقلاص:...... قاف کے کسرہ کیساتھ قلوص کی جمع ہے بمعنی جوان اونٹنی، مراد اونٹنیوں والے۔

احلاسها:...... ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ حلس کی جمع ہے " وهو کساء رقیق یوضع تحت البردعة رعایة لظهر الدواب" (چوپایہ، اونٹ وغیرہ کی کمر کو بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے کمر پر باریک چادر ڈالنا)

رجل فصیح:...... فصاحت والا شخص۔ایک روایت میں رجل یصیح۔(لا اله الا الله) کی آواز لگانے والے شخص۔

لا اله الا الله:...... ایک روایت میں " لا اله الا انت "بھی آیا ہے جیسا کہ روایت الباب میں بھی آیا ہے۔

نشبنا:..... بمعنی "مکثنا" ہم تھوڑا عرصہ ٹھہرے یعنی مختصر سازمانہ گذرا تھا کہ آنحضرت ﷺ کلمۂ توحید کی دعوت لے کر تشریف لائے "لا الٰہ الا اللہ" کی ایسی آواز لگائی کہ کچا اور پکا گھر اس کی گونج سے مستفید ہوا۔ ہر گھر میں یہ صدا پہنچی اور آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق پہنچ کر رہے گی اب یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ آخری پیغمبر کی لگائی ہوئی صدا سے میں آگاہ و آشنا نہیں۔

حضرت عمرؓ کا اسلام لانا اور اپنی بہن فاطمہ اور اپنے بہنوئی سعید بن زید کو باندھنا

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ عمر بن خطاب ایک دن تلوار گلے میں لٹکائے ہوئے (گھر سے باہر) نکلے راستے میں بنی زھرہ (قبیلہ) کا ایک شخص ملا اس نے پوچھا عمر کہاں کا ارادہ ہے؟ عمر نے جواب دیا محمد ﷺ کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، اس شخص نے کہا بنی ہاشم اور بنی زھرۃ کے (انتقام) سے اپنے آپ کو کیسے بچاؤ گے، عمر نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ بھی بے دین ہو گئے اور اپنا آبائی دین بھی چھوڑ چکے ہیں، بنی زھرہ کے شخص نے کہا میں تمہیں اس سے عجیب خبر نہ بتاؤں، عمر نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا تیری بہن اور تیرا بہنوئی بھی صابی (بے دین) ہو گئے ہیں حضرت عمرؓ سیدھے اپنی بہن اور بہنوئی کے گھر گئے، ان کے پاس خبابؓ بن ارت بیٹھے انہیں قرآن پڑھا رہے تھے اور وہ سورۃ طہٰ کی تلاوت کر رہے تھے عمرؓ نے کہا یہ کیا چیز ہے جس کو میں تمہارے پاس سن رہا ہوں، لگتا ایسے ہے کہ تم دونوں بے دین ہو گئے ہو، حضرت سعیدؓ نے فرمایا عمر تمہارے دین کے علاوہ اگر یہ دین حق ہو تو پھر؟ یہ سننا تھا کہ عمر نے حضرت سعیدؓ پر حملہ کر دیا بہن اپنے شوہر کو چھڑانے آئی تو اس کو بھی پاؤں اور ہاتھوں سے مارا۔ الیٰ آخرہ

(۳۵۱) حدثنا محمد بن المثنیٰ قال حدثنا یحییٰ قال حدثنا اسمٰعیل قال حدثنا قیس
ہم سے محمد بن مثنیٰ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی ہم سے قیس نے حدیث بیان کی
قال سمعت سعید بن زید یقول للقوم لقد رأیتنی موثقی عمر علی الاسلام انا واخته
کہا کہ میں نے سعید بن زیدؓ سے سنا آپ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ایک وقت تھا کہ عمرؓ جب اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے مجھے اور اپنی بہن کو اس لئے باندھ رکھا تھا
وما اسلم ولو ان احدا انقض لما صنعتم بعثمان لکان محقوقا ان ینقض
کہ ہم اسلام کیوں لائے تم نے جو کچھ عثمانؓ کے ساتھ معاملہ کیا ہے اگر اس پر احد پہاڑ بھی اپنی جگہ سے ٹل جائے تو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث سعیدؓ بن زید کے اسلام لانے کے واقعہ میں گذر چکی ہے اس کی تشریح وہیں ملاحظہ فرمائیے۔

❁❁❁❁❁❁

﴿۹۶﴾

باب انشقاق القمر

یہ باب ہے شق قمر کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ بہت بڑے معجزات میں سے ہے، تمام انبیاء کے معجزات زمین سے آسمانوں کی طرف متجاوز نہیں ہوئے مگر یہ معجزہ آسمانوں پر ظاہر ہوا اور قرآن نے بھی اس کو بیان کیا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ [1]

سوال:...... فلاسفہ تو فلکیات میں خرق اور التیام کو قبول نہیں کرتے؟

جواب:...... یہ اس کی مخلوق ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔

(۳۵۲) حدثنی عبدالله بن عبد الوهاب قال نا بشر بن المفضل قال حدثنا سعید بن ابی عروبة
مجھ سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بشر بن مفضل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے حدیث بیان کی
عن قتادة عن انس بن مالک ؓ ان اهل مکة سالوا رسول الله ﷺ ان یریهم اٰیة
وہ قتادہ سے وہ انس بن مالک ؓ سے کہ اہلِ مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے معجزہ کا مطالبہ کیا
فاراهم القمر شقتین حتی راوا حراء بینهما
تو آنحضور ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیئے حتیٰ کہ انہوں نے دیکھا حراء پہاڑ ان دونوں کے درمیان تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

یہ حدیث مراسیل صحابہ میں سے ہے کیونکہ راوی حدیث حضرت انس ؓ نے اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اور سوال اہل مکہ نے کیا تھا حضرت انس ؓ کو آپ ﷺ کی صحبت کا شرف مدینہ منورہ میں حاصل ہوا اور یہ حدیث باب سوال المشرکین ان یریهم النبی ﷺ اٰیة فاراهم انشقاق القمر" میں گزر چکی ہے۔

شقتین:...... دو ٹکڑے۔ مصنف عبدالرزاق میں شقتین کی بجائے مرتین ہے اور اس کا معنی بھی دو ٹکڑے ہوتا ہے اور جنہوں نے مرتین سے انشقاق قمر کا تعدد سمجھا ہے یہ ان کا وہم ہے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ مرات سے کبھی افعال مراد ہوتے ہیں اور کبھی اعیان مراد لئے جاتے ہیں اور یہاں بھی مرتین سے مراد اعیان ہیں افعال نہیں۔ اور شعبہؒ کی روایت میں فرقتین کا لفظ آیا ہے۔

---

[1] پارہ ۲۷ سورۃ قمر آیت ۱

(٣٥٣) حدثنا عبدان عن ابي حمزة عن الاعمش عن ابراهيم عن ابی معمر عن عبدالله قال

ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی وہ ابوحمزہ سے وہ اعمش سے وہ ابراہیم سے وہ ابومعمر سے وہ عبداللہ سے کہ عبداللہ نے کہا

انشق القمر ونحن مع النبی ﷺ بمنی فقال اشهدوا

جس وقت چاند کے دوٹکڑے ہوئے تھے تو ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ منی کے میدان میں موجود تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ گواہ رہنا

وذهبت فرقة نحو الجبل ❁ وقال ابو الضحی عن مسروق عن عبدالله انشق بمكة

چاند کا ایک ٹکڑا پہاڑ کی طرف چلا گیا تھا اور ابوالضحی نے بیان کیا وہ مسروق سے وہ عبداللہ سے کہ شق قمر کا معجزہ مکہ میں پیش آیا تھا

وتابعه محمد بن مسلم عن ابن ابی نجیح عن مجاهد عن ابی معمر عن عبدالله

اور اس کی متابعت محمد بن مسلم نے کی ہے وہ ابن ابی نجیح سے وہ مجاہد سے وہ ابومعمر سے وہ عبداللہ سے

تحقیق وتشریح

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

عبدان، نام عبداللہ۔ یہ حدیث بھی سوال المشرکین الخ میں گذر چکی ہے۔

ذهبت فرقة نحوالجبل:...... جبل سے مراد جبل حراء ہے یعنی ایک ٹکڑا اپنی جگہ رہا دوسرا ٹکڑا حراء کی جانب چلا گیا۔ گویا کہ حراء پہاڑ دوٹکڑوں کے درمیان ہوا۔

تعارض:...... روایت انسؓ میں ہے کہ مکہ والوں نے معجزہ مانگا آپ نے ان کو چاند دوٹکڑے کر دکھایا، جب کہ روایت عبداللہ بن مسعودؓ میں ہے کہ یہ واقعہ منی کا ہے مکہ کا نہیں۔ روایت میں صراحت کے ساتھ ہے انشق القمر و نحن مع النبی ﷺ بمنی الخ دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے۔

جواب:...... منی بھی اطراف مکہ ہی میں ہے۔

تعارض:...... روایت ابن ابی نجیح میں ہے" رأیت القمر منشقا شقتین شقة علی ابی قبیس وشقة علی السوید وهی ناحیة خارج مكة عندها جبل "اور روایت الباب (روایت انسؓ) میں ہے "حتی رأوا حراء بینهما" ان دونوں میں بھی بظاہر تعارض ہے۔

جواب (۱):...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہ تعدد واقعہ پر محمول ہے۔

جواب (۲):...... روایت ابن ابی نجیح میں ابی قبیس کا لفظ بعض راویوں کی اپنی تعبیر وتفسیر ہے۔

جواب (۳):...... باب اسلام، صفا، مروہ والی جانب اگر کوئی شخص بیٹھا یا کھڑا ہو اور جبل نور، غار حراء کی طرف منہ کرے تو سامنے جبل ابی قبیس ہے، حراء، جبل ابی قبیس کے پیچھے ہے۔ حراء کے استواء میں اگر چاند یا چاند کا ٹکڑا موجود

ہوتو باب السلام، صفا، مروہ پر کھڑے ہونے والے کو ایسے نظر آئے گا جیسے جبل ابی قبیس پر ہے حالانکہ وہ حراء (جبل نور) پر ہی ہوگا، ممکن ہے کہ دیکھنے والے نے حراء پر موجود چاند کے ٹکڑے کو جبل ابوقبیس پر سمجھ لیا ہو۔

وقال ابوالضحٰی الخ:...... یہ تعلیق ہے ابوداؤد طیالسی نے ابی عوانہؒ سے اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس کا عطف ابراہیم پر ہو کیونکہ ابوالضحٰیؒ اعمشؒ کے استاذوں میں سے ہے۔

ابوالضحٰی:...... ان کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ **عبدالله:**...... عبداللہ بن مسعودؓ مراد ہیں۔

تابعه محمد بن مسلم الخ:...... محمد بن مسلم نے ابراہیمؒ عن ابی معمرؒ کی متابعت کی ہے۔ اور اس متابعت کو عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں موصولاً ذکر کیا ہے۔ [1]

(۳۵۴) حدثنا عثمان بن صالح قال حدثنا بکر بن مضر قال حدثني جعفر بن ربيعة عن عراک بن مالک
ہم سے عثمان بن صالح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے بکر بن مضر نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی وہ عراک بن مالک سے
عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة بن مسعود عن عبدالله بن عباسؓ ان القمر انشق على زمان رسول الله ﷺ
وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے وہ عبداللہ بن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں شق قمر کا معجزہ ہوا تھا

تحقیق و تشریح

یہ حدیث باب سؤال المشرکین الخ میں گذر چکی ہے۔ اور یہ حدیث مراسیل صحابہؓ میں سے ہے اس لئے کہ ابن عباسؓ شق قمر کے وقت دو تین سال کے بچے تھے۔

(۳۵۵) حدثنا عمر بن حفص حدثنا ابي حدثنا الاعمش
ہم سے عمر بن حفص نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی
حدثنا ابراهيم عن ابي معمر عن عبدالله قال انشق القمر
(کہا) ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی وہ ابومعمر سے وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انھوں نے بیان کیا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تھے

﴿۹۷﴾ باب هجرة الحبشة

یہ باب ہے حبشہ کی طرف ہجرت کے بیان میں

تحقیق و تشریح

ہجرت کا لغوی معنی چھوڑنا اور اصطلاحی معنی "الانتقال من دار الکفر الی دار الاسلام" حدیث پاک

[1] (عمدۃ القاری ج۱۷ ص۱۷۱)

میں ہے "المهاجر من هجر الخطايا والذنوب" (مہاجر وہ ہے جو چھوٹے، بڑے گناہ چھوڑ دے)۔[1]

❁ وقالت عائشةؓ قال النبی ﷺ اریت دار هجرتكم ذات نخل بين لا بتين فهاجر
اور عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے وہاں کھجور کے باغات ہیں دو پتھریلے میدانوں کے درمیان پس ہجرت کی
من هاجر قبل المدينة ورجع عامة من كان هاجر بارض الحبشة الى المدينة فيه عن ابی موسیؓ واسماءؓ عن النبی ﷺ
جنہوں نے ہجرت کی مدینہ کی طرف بلکہ جو مسلمان حبشہ ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے اس باب میں ابوموسیٰ اور اسماءؓ کی روایات نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ تعلیق ہے۔ باب الهجرة الى المدينة میں موصولاً مطولاً آ رہی ہے۔

"قبل المدينة بكسر القاف بمعنى (جانب، جہت، طرف)

فيه:...... اس باب میں حضرت ابوموسیٰؓ کی روایت ہے اور حضرت اسماءؓ کی روایت ہے۔ روایت ابوموسیٰ (عبداللہ بن قیس) اشعری۔ اسی باب کے آخر میں مسنداً متصلاً آ رہی ہے۔ روایت اسماء بنت عمیس خثعمیہ۔ ان کی روایت کتاب المغازی، غزوہ خیبر میں آئے گی۔

حضرت اسماءؓ کا مختصر تعارف:...... میمونہؓ بنت حارث زوجۂ پیغمبر ﷺ کی ہمشیرہ ہیں۔ سب سے پہلے جعفر بن ابی طالب کے نکاح میں تھیں ان کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ موتہ میں جب حضرت جعفر شہید ہوئے تو حضرت صدیق اکبرؓ نے ان سے نکاح کیا ہے آپ کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے نکاح کیا۔[2]

اُرِيتُ دار هجرتكم:...... میں دکھایا گیا تمہاری ہجرت کا گھر کھجوروں والی جگہ۔ "اُرِيتُ" واحد متکلم بحث ماضی مجہول ہے۔

بين لابتين:...... لابة سے مراد حرہ ہے یعنی سیاہ پتھروں والی جگہ۔ بعض نے کہا کہ لابة کا معنی ہے جہت۔

(۳۵۶) حدثنا عبدالله بن محمد الجعفي قال حدثنا هشام قال اخبرنا معمر عن الزهری قال حدثنا عروة بن الزبير
ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی وہ زہری سے کہا کہ ہم سے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی
ان عبيدالله بن عدی بن الخيار اخبره ان المسور بن مخرمة وعبدالرحمٰن بن الاسود بن عبد يغوث قالا له
انہیں عبیداللہ بن عدی بن خیار نے خبر دی انہیں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبدیغوث نے کہ ان دونوں حضرات نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے کہا
مايمنعك ان تكلم خالك عثمان فی اخيه الوليد بن عقبة وكان اكثر الناس فيما فعل به
آپ اپنے ماموں عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا ہے

[1] مشکوۃ ج ۱ ص ۱۵ [2] (عمدۃ القاری ص ۱۲ ج ۱۷)

قال عبداللہ فانتصبتُ لعثمان حین خرج الی الصلوٰۃ فقلت لہ ان لی الیک حاجۃ وھی نصیحۃ

عبیداللہ نے بیان کیا چنانچہ جب عثمان نماز پڑھنے نکلے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کی کہ مجھے آپ سے ایک ضرورت تھی اور آپ کو ایک خیرخواہانہ مشورہ دینا تھا

فقال ایھا المرء اعوذ باللہ منک فانصرفت فلما قضیت الصلوٰۃ جلست

اس پر انہوں نے فرمایا تم سے تو میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں وہاں سے واپس چلا آیا پس جب میں نماز سے فارغ ہوا تو بیٹھا

الی المسور والی ابن عبد یغوث فحدثتھما بالذی قلت لعثمان وقال لی

مسور اور ابن عبد یغوث کی خدمت میں اور عثمانؓ سے جو کچھ میں نے کہا تھا اور انہوں نے اس کا جو جواب مجھے دیا تھا سب میں نے بیان کر دیا

فقالا قد قضیت الذی کان علیک فبینما انا جالس معھما اذ جآء نی رسول عثمان فقالا لی

ان حضرات نے فرمایا کہ تم نے اپنا حق ادا کر دیا ہے ابھی میں اسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان کا قاصد آیا ان دونوں نے مجھے کہا کہ تحقیق

قدابتلاک اللہ فانطلقت حتی دخلت علیہ فقال ما نصیحتک التی ذکرت انفا

اللہ تعالیٰ نے تجھے امتحان میں ڈال دیا ہے پس میں چلا کہ عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہو گیا تو آپ نے فرمایا تم ابھی جس خیرخواہی کا ذکر کر رہے تھے وہ کیا تھی

قال فتشھدت ثم قلت ان اللہ بعث محمدا وانزل علیہ الکتاب وکنت

انہوں نے کہا کہ میں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور ان پر اپنی کتاب نازل فرمائی آپ ان لوگوں میں سے تھے

ممن استجاب اللہ ورسولہ وامنت بہ وھاجرت الھجرتین الاولیین وصحبت رسول اللہ ﷺ

جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا آپ آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے دونوں ہجرتیں کیں آپ رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے

ورایت ھدیہ وقد اکثر الناس فی شان الولید بن عقبۃ فحق علیک ان تقیم علیہ الحد

اور آنحضرت ﷺ کے طریقوں کو دیکھا ہے ولید بن عقبہ کے بارے میں لوگوں میں اب بہت چرچا ہونے لگا اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ اس پر حد قائم کریں

فقال لی یا ابن اخی ادرکت رسول اللہ قال قلت لا ولکن قد خلص الی من علمہ

عثمانؓ نے فرمایا میرے بھائی کے صاحبزادے! کیا تم نے بھی رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں لیکن آنحضرت ﷺ کا علم اس طرح حاصل کیا

ما خلص الی العذرآء فی سترھا فقال فتشھد عثمان فقال ان اللہ قد بعث محمدا بالحق

جیسے کنواری لڑکی اپنی پردے میں ہوتی ہے انہوں نے بیان کیا کہ پھر عثمانؓ نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر فرمایا بلاشبہ اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا

وانزل علیہ الکتٰب وکنت ممن استجاب اللہ ورسولہ

اور آپ پر اپنی کتاب نازل کی اور یہ بھی واقعہ ہے کہ میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہا تھا

وامنت بما بعث بہ محمد وھاجرت الھجرتین الاولیین کما قلت وصحبت رسول اللہ ﷺ

آنحضرت ﷺ جس شریعت کو لے کر مبعوث ہوئے تھے میں اس پر ایمان لایا اور جیسا کہ تم نے کہا میں نے دونوں ہجرتیں کیں میں حضور ﷺ کی صحبت سے بھی فیضیاب ہوا

وبايعته ووالله ماعصيته ولا غششته حتي توفاه الله

اور میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی اور اللہ کی قسم میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی اور نہ ہی میں نے آپ سے دھوکا کیا یہاں تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دی

ثم استخلف الله ابابكر فوالله ما عصيته ولاغششته

پھر ابوبکرؓ خلیفہ منتخب ہوئے اللہ گواہ ہے کہ میں نے ان کی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ ان کے کسی معاملہ میں کوئی خیانت کی

ثم استخلف عمر .فوالله ماعصيته ولا غششته حتى توفاه الله ثم استخلفت

ان کے بعد عمرؓ خلیفہ منتخب ہوئے میں نے ان کی بھی کبھی نافرمانی نہیں کی اور نہ کبھی خیانت کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو وفات دی اس کے بعد میں خلیفہ منتخب ہوا

افليس لي عليكم من الحق مثل الذى كان لي عليهم قال بلي قال فما هذه الاحاديث

کیا اب میرا تم لوگوں پر وہی حق نہیں ہے جو ان حضرات کا مجھ پر تھا عبیدؒ نے عرض کی یقیناً آپ کا حق ہے پھر آپ نے فرمایا پھر ان باتوں کی کیا حقیقت ہے

التي تبلغني عنكم فاما ماذكرت من شان الوليد بن عقبة فسنأخذ فيه ان شاء الله

جو تم لوگوں کی طرف سے مجھے پہنچ رہی ہیں جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم انشاءاللہ اس معاملے میں اس کی گرفت

بالحق قال فجلد الوليد اربعين جلدة وامر عليا ان يجلده وكان هو يجلده

حق کے ساتھ کریں گے بیان کیا کہ آخر کار ولید بن عقبہ کے چالیس کوڑے لگوائے اور علیؓ کو حکم دیا کہ کوڑے لگائیں علیؓ ہی کوڑے لگایا کرتے تھے

﴿تحقيق وتشريح﴾

مطابقته للترجمة في قوله عثمان وهاجرت الهجرتين۔

اور یہ حدیث مناقب عثمان میں گذر چکی ہے اس کی تشریح وہیں ملاحظہ فرمایئے (مرتب)

هاجرت الهجرتين الاوليين:...... مراد ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ ہے۔ اسی سے روایت ترجمہ کے مطابق ہے اولیین اس لئے کہا کہ جن صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ ان میں بھی شریک تھے "**ما يمنعك ان تكلم خالك**" آپ اپنے ماموں عثمانؓ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے بارے میں گفتگو کیوں نہیں کرتے ولید کی غلطیوں پر عثمانؓ کی طرف سے گرفت نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں اس کا بڑا چرچا ہونے لگا۔

ياابن اخي:...... سہو ہے دراصل یاابن اختی ہے عرب کے تمام محاورہ کے لحاظ سے یاابن اخی یاابن عمی کہا جاتا ہے تو پھر کوئی سہو نہیں!

فجلد الوليد اربعين جلدة:...... ولید کو چالیس کوڑے لگائے (لگوائے)۔

تعارض:...... مناقب عثمان میں گذرا ہے کہ ولید کو اسی کوڑے لگائے (لگوائے)[2]

جواب (۱):...... عدد کی تخصیص زائد کی نفی پر دلالت نہیں کرتی۔

[1] (عمدۃ القاری ص۱۳۳ ج ۱۷) [2] (بخاری شریف ص۵۲۳ ج ۱)

جواب نمبر (۲):...... بعض علماء فرماتے ہیں دو منہ والا کوڑا تھا جس نے دو طرفوں کا اعتبار کیا اس نے اسی بتائے اور جس نے ایک کا اعتبار کیا اس نے چالیس بتائے۔

﴿وقال یونس وابن اخی الزھری عن الزھری افلیس لی علیکم من الحق مثل الذی کان لھم
اور یونس اور زہری کے بھتیجے نے زہری کے واسطہ سے بیان کیا'' کیا تم لوگوں پر میرا وہی حق نہیں ہے جو ان لوگوں کا تھا

یہ تعلیق ہے امام بخاریؒ نے مناقب عثمانؓ میں اس کو موصولاً ذکر کیا۔

وابن اخی الزھری الخ:...... یہ بھی تعلیق ہے قاسم بن اصبغ نے اپنے مصنف میں اس کو موصولاً ذکر کیا ہے۔

ابن اخی الزھری:...... نام محمد بن عبداللہ بن مسلم۔

الزھری:...... نام محمد بن مسلم۔

وقال یونس وابن اخی الزھری : یہ دو تعلیقات ہیں

سوال:...... ام سلمہؓ اور ام حبیبہؓ نے جب ہجرت الی الحبشہ کی ہے تو کس کے نکاح میں تھیں؟

جواب:...... ام حبیبہؓ عبداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ اور ام سلمہؓ (ہند) ابوسلمہ بن عبدالاسد کے نکاح میں تھیں۔ ام حبیبہؓ کا نام رملہ بنت ابی سفیان ہے، ان کے انتقال کے بعد یہ دونوں خوش نصیب عورتیں آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آئیں اور امہات المؤمنین والمؤمنات کہلائیں۔

(۳۵۷) حدثنی محمد بن المثنی قال حدثنا یحییٰ عن ھشام قال حدثنی ابی
مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی
عن عائشۃ ان ام حبیبۃ وام سلمۃ ذکرتا کنیسۃ رأینھا بالحبشۃ فیھا تصاویر
وہ عائشہؓ سے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہؓ نے ایک گرجا کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اس کے اندر تصویریں تھیں
فذکرتا للنبی ﷺ فقال ان اولئک اذا کان فیھم الرجل الصالح فمات
انہوں نے اس کا ذکر نبی کریم ﷺ کے سامنے بھی کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب ان میں کوئی مرد صالح ہوتا اور اس کی وفات ہو جاتی
بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروا فیہ تیک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ یوم القیٰمۃ
تو اس کی قبر پر وہ لوگ مسجد بنا لیتے اور گرجوں میں اس کی تصویر رکھتے یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ نے حبشہ کی ہجرت میں ایک گرجا گھر دیکھا اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱) (عمدۃ القاری ص ۱۳۰ ج ۱۷)

کنیسہ:...... معبد نصاریٰ کو کنیسہ کہتے ہیں۔

رأینھا:...... مافوق الواحد کا اعتبار کرتے ہوئے (رأین) صیغہ جمع کا لائے۔

(۳۵۸) حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین قال حدثنا اسحق بن السعید السعیدی عن ابیه
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اسحاق بن سعید سعیدی نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے
عن ام خالد بنت خالد قالت قدمت من ارض الحبشة وانا جویرية فکسانی رسول الله ﷺ خمیصة لها اعلام
وہ ام خالد بنت خالد سے انہوں نے بیان کیا کہ میں جب حبشہ سے آئی تو بہت کم عمر تھی، مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک دھاری دار کپڑا عنایت فرمایا
فجعل رسول الله ﷺ یمسح الاعلام بیده ویقول سناه سناه قال الحمیدی یعنی حسن حسن
اور پھر آپ نے اس کی دھاریوں پر ہاتھ پھیر کر فرمایا، سناہ سناہ۔ حمیدی نے بیان کیا یعنی حسن، حسن، (بمعنی عمدہ، عمدہ)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله قدمت من ارض الحبشة۔

الحمیدیؒ: نام عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ۔ یہ حدیث کتاب الجهاد، باب من تکلم بالفارسية والرطانة میں گذر چکی ہے۔[1]

سناہ سناہ:...... یہ حبشی زبان کا کلمہ ہے بمعنی حسن حسن یعنی کیا ہی عمدہ ہے۔

خمیصہ:...... خاء کے فتح اور میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی ثوب خز او صوف معلم۔

(۳۵۹) حدثنا یحیی بن حماد قال حدثنا ابو عوانة عن سلیمن عن ابراهیم عن علقمة
ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو عوانہ نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان سے وہ ابراہیم سے وہ علقمہ سے
عن عبدالله قال کنا نسلم علی النبی ﷺ وهو یصلی فیرد علینا فلما رجعنا
وہ عبداللہ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم نماز پڑھتے تو ہم آپ ﷺ کو سلام کرتے اور آپ ﷺ جواب عنایت فرماتے لیکن جب ہم واپس ہوئے
من عند النجاشی سلمنا علیه فلم یرد علینا قلنا یا رسول الله
نجاشی کے ملک سے اور ہم نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ
انا کنا نسلم علیک فترد علینا قال ان فی الصلوٰة شغلا
ہم پہلے آپ کو سلام کرتے تھے تو آپ جواب دیتے تھے؟ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوتی ہے
فقلت لابراهیم کیف تصنع انت قال اَرُدُّ فی نفسی
(سلیمان اعمش نے بیان کیا) میں نے ابراہیم سے پوچھا ایسے موقع پر آپ کیسے کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں دل میں جواب دیتا ہوں

[1] (الخیر الساری ص ۳۹۶ کتاب الجهاد)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله فلما رجعنا من عند النجاشي۔

یہ حدیث باب لا یرد السلام فی الصلوۃ میں گذر چکی ہے۔

من عند النجاشی:...... نجاشی شاہ حبشہ کا لقب ہے نام اس کا اصحمہ ہے یہ حضور ﷺ پر غائبانہ ایمان لایا۔ حبشہ کے بادشاہ کو نجاشی اور فارس (ایران) کے بادشاہ کو کسریٰ اور روم (اٹلی) کے بادشاہ کو قیصر کہا جاتا ہے۔

ان فی الصلوۃ شغلا:..... ای شغلا عظیما کیونکہ اس میں مناجات رب ہے اور استغراق عبودیت ہے اور یہ کنایہ ہے حرمتِ تکلم سے چونکہ ردِ سلام بھی کلام ہے، اوّل اسلام میں کلام فی الصلوۃ جائز تھی بعد میں منسوخ ہوگئی۔ علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں کہ تنوین تنکیر تنویع کے لئے ہے۔ یعنی اس میں قرأت قرآن ہے تسبیح ہے، دعا ہے یہ کلام کے لئے محل نہیں۔ یا تنوین تعظیم کے لئے ہے اس سے مراد مناجات مع اللہ اور استغراق فی العبودیت ہے لہٰذا یہ نماز کسی اور اشتغال کی صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔

(۳۶۰) حدثنا محمد بن العلاء قال حدثنا ابو اسامة حدثنا بريد بن عبدالله عن ابي بردة عن ابي موسىٰ

ہم سے محمد بن علاء نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا ہم سے برید بن عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ ابو بردہ سے وہ ابو موسیٰ سے

قال بلغنا مخرج النبي ﷺ ونحن باليمن فركبنا سفينة فالقتنا سفينتنا الى النجاشي بالحبشة

کہ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے خروج مکہ کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ پھر ہم کشتی میں سوار ہوئے لیکن ہوا نے ہماری کشتی کا رخ نجاشی کے ملک حبشہ کی طرف کر دیا

فوافقنا جعفر بن ابي طالب فاقمنا معه حتى قدمنا

ہماری ملاقات وہاں جعفر بن ابی طالبؓ سے ہوئی (جو ہجرت کر کے وہاں موجود تھے) ہم ان کے ساتھ وہاں ٹھہرے پھر (مدینہ) کا رخ کیا

فوافقنا النبي ﷺ حين افتتح خيبر فقال النبي ﷺ لكم انتم يا اهل السفينة هجرتان

اور آپ ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اے کشتی والو دو ہجرتیں کی ہیں

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله فالقتنا سفينتنا الى النجاشي بالحبشه۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الخمس اور المغازی میں لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الفضائل میں ابو کریب وغیرہ سے تخریج فرمائی ہے۔

المخرج:...... میم کے فتحہ کے ساتھ مصدر میمی ہے بمعنی خروج نکلنا یعنی آپ ﷺ مکۃ المکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔

حین افتتح خیبر:...... جس وقت خیبر فتح ہوا۔ فتح خیبر سات (۷ھ) کو ہوا ہے۔

هجرتان:...... (اے کشتی والو) تمہارے لئے دو ہجرتیں ہیں (۱) هجرت من مكة الى الحبشه (۲) هجرت من الحبشه الى المدينة۔

﴿۹۸﴾

باب موت النجاشي

یہ باب ہے نجاشی کی وفات کے بیان میں

نجاشی ۷ھ میں فوت ہوا فتح مکہ سے پہلے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ ان کی نعش مبارک سامنے اٹھائی گئی (سامنے دکھائی گئی) گویا کہ یہ غائبانہ جنازہ نہ ہوا۔ روایت میں آتا ہے کہ صحابہؓ نے فرمایا کہ كان الجنازة بين ايدينا۔ علامہ ابن عبد البرؒ نے روایت نقل کی ہے مانحسب الجنازة الابين يديه۔ ابو عوانہؒ نے روایت نقل کی ہے نحن لانرى الا ان الجنازة قدامنا.

سوال:...... اس کو یہاں ذکر کرنے میں کیا راز ہے؟

جواب:...... چونکہ مسلمانوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی اور حبشہ اور نجاشی کا ذکر آیا طرد اللباب اس کو بھی یہاں ذکر کر دیا۔

(۳۶۱) حدثنا ابوالربيع اخبرنا ابن عيينة عن ابن جريج عن عطاء عن جابر قال
ہم سے ربیع کے والد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن عیینہ نے خبر دی وہ ابن جریج سے وہ عطاء سے وہ جابر سے انہوں نے فرمایا
قال النبي ﷺ حين مات النجاشي مات اليوم رجل صالح فقوموا فصلوا على اخيكم اَصْحمة
جس دن نجاشی کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا آج ایک مرد صالح دنیا سے اٹھ گیا، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو

﴿تحقيق و تشريح﴾

مطابقته للترجمة من حيث انه ﷺ اخبر بموته واحد هم بالصلوٰة عليه۔

(۳۶۲) حدثنا عبدالاعلىٰ بن حماد قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا سعيد
ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سعید نے حدیث بیان کی
قال حدثنا قتادة ان عطاء حدثهم عن جابر بن عبدالله الانصارى ان نبى الله ﷺ
کہا ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی کہ ان سے عطاء نے بیان کیا وہ جابر بن عبداللہ انصاری سے کہ آپ ﷺ نے

۱؎ (عمدۃ القاری ص۱۵ ج۱۷)

صلی علی النجاشی فصفنا وراء ہ فکنت فی الصف الثانی او الثالث
نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔ اور ہم صف باندھ کر آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے، میں دوسری یا تیسری صف میں تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... واضح ہے اور یہ حدیث الجنائز باب من صف صفین او ثلاثۃ علی الجنازۃ میں گزر چکی ہے[1]

(۳۶۳) حدثنی عبداللہ بن ابی شیبۃ قال حدثنا یزید عن سلیم بن حیان قال حدثنا سعید بن میناء
مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید نے حدیث بیان کی وہ سلیم بن حیان سے کہا ہم سے سعید بن میناء نے حدیث بیان کی
عن جابر بن عبداللہ ان النبی ﷺ صلی علی اَصْحمۃ النجاشی فکبر اربعا تابعہ عبدالصمد
وہ جابر بن عبداللہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور آپ نے چار مرتبہ تکبیر کہی اس کی متابعت عبدالصمد نے کی ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مطابقت:...... واضح اور ظاہر ہے یہ حدیث "کتاب الجنائز ، باب التکبیر علی الجنازۃ اربعا" [2] میں گزر چکی ہے۔

فکبر اربعاً:...... یہ روایت دلیل ہے کہ تکبیرات جنازہ چار ہیں اسی سے جمہور علماء نے استدلال کیا ہے، ائمہ اربعہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

اصحمۃ:...... حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا نام ہے اس کا معنی عطیہ ہے۔

تابعہ:...... یزید بن ھارون کی عبدالصمد نے متابعت کی ہے۔

(۳۶۴) حدثنا زھیر بن حرب قال حدثنا یعقوب بن ابراھیم قال حدثنا ابی عن صالح
ہم سے زہیر بن حرب نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے حدیث بیان کی (کہا) خبر دی ہمیں میرے والد نے وہ صالح سے
عن ابن شھاب قال حدثنی ابو سلمۃ بن عبدالرحمٰن وابن المسیب ان ابا ھریرۃ اخبرھما
وہ ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھے ابو سلمہ بن عبدالرحمان اور ابن مسیب نے حدیث بیان کی، کہ انہیں ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ
ان رسول اللہ ﷺ نعی لھم النجاشی صاحب الحبشۃ فی الیوم الذی مات فیہ وقال استغفروا لاخیکم
تحقیق رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی اطلاع اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے بھائی کی مغفرت کے لئے دعا کرو
وعن صالح عن ابن شھاب قال حدثنی سعید بن المسیب ان اباھریرۃ اخبرھم ان رسول اللہ ﷺ
اور صالح سے روایت ہے کہ ابن شہاب نے بیان کیا تھا، ان سے سعید بن مسیب نے بیان کیا انہیں ابو ہریرہؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

[1] بخاری ص ۱۷۶ [2] بخاری شریف ص ۱۷۸

صف بهم في المصلى فصلى عليه وكبر عليه اربعا
مصلی میں صحابہ کو صف بستہ کھڑا کیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھی۔ آپ ﷺ نے چار مرتبہ تکبیر کہی تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

والحديث مضى في الجنائز في باب الصلوة على الجنائز بالمصلى والمسجد۔

﴿۹۹﴾

باب تقاسم المشركين على النبي ﷺ

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کے خلاف مشرکین کے عہد و پیمان کے بیان میں

(۳۶۵) حدثنا عبدالعزيز بن عبدالله قال حدثني ابراهيم بن سعد عن ابن شهاب
ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے
عن ابي سلمة بن عبدالرحمٰن عن ابي هريرة قال قال رسول الله ﷺ حين اراد حنينا
وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے، وہ ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے جب حنین کا قصد کیا تو فرمایا کہ
منزلنا غدا ان شآء الله بخيف بني كنانة حيث تقاسموا على الكفر
ان شاء اللہ کل ہمارا قیام خیف بنی کنانہ میں ہوگا، جہاں مشرکین نے کفر کی حمایت کے لئے عہد و پیمان کیا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله حيث تقاسموا على الكفر۔

یہ حدیث باب نزول النبی ﷺ بمکۃ میں گذر چکی ہے۔

حنینا:..... مراد اس سے غزوہ حنین ہے اور خیف بنی کنانہ سے مراد وادی محصب ہے۔

تقاسموا على الكفر:..... علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ تقاسم على الكفر کا معنی ہے بنو ہاشم، عبدالمطلب اور حضور ﷺ کو مکہ مکرمہ سے اس وادی کی طرف نکال دینا جو کہ خیف بنی کنانہ کے نام سے مشہور ہے اور اس مقام میں ایک صحیفہ لکھا گیا تھا جس کے اندر طرح طرح کی باطل باتیں لکھی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کیڑا بھیج دیا جس نے اس کے اندر لکھی ہوئی کفریہ باتوں کو کھالیا اور ذکر اللہ کو چھوڑ دیا۔ حضرت جبرائیل نے حضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی اور حضور ﷺ نے یہ اطلاع اپنے چچا ابو طالب کو دی اور ابو طالب نے یہ خبران مشرکوں کو حضور ﷺ کی طرف سے پہنچائی تو انہوں نے اس صحیفہ کو ایسے ہی پایا جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ ابن سعدؒ نے اس قصہ کو طبقات میں اس طرح ذکر

---

۱ بخاری شریف ص ۱۷۷

کیا ہے کہ جب قریش کو نجاشی کا فعل یعنی حضرت جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے اکرام کی خبر پہنچی تو وہ سخت غصہ میں آگئے اور حضور ﷺ کے قتل پر ارادہ کرلیا اور ایک عہد نامہ بنی ہاشم کے خلاف لکھا اس میں لکھا تھا کہ ان سے نہ نکاح کرو اور نہ بیع وشراء کرو اور نہ میل جول رکھو۔ منصور بن عکرمہ جس نے صحیفہ لکھا تھا اس کا ہاتھ شل ہو گیا تھا یہ صحیفہ انہوں نے کعبہ کے درمیان لٹکایا اور بنو ہاشم کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ یہ یکم محرم الحرام ۷ نبوی کا واقعہ ہے اور بنو عبد المطلب شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے اور ابولہب قریش کی طرف نکلا اور ان کو بنی ہاشم و بنو مطلب کے خلاف برانگیختہ کیا اور ان کے ہر طریقے سے تعاون کو ختم کر دیا اور وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب صرف موسم حج میں ہی اس وادی سے نکلتے تھے یہاں تک کہ ان کو بہت مشقت پہنچی اس حالت میں تین سال تک رہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے صحیفہ میں ظلم وجور کی باتوں کو کیڑے (دیمک) کے کھا لینے کی خبر دی اور بتلایا کہ ذکر اللہ کی باتیں نہیں کھائیں۔

حضور ﷺ نے ابو طالب کو بتلایا اور انہوں نے قریش کو بتلایا اور کہا کہ یہ خبر میرے بھتیجے نے دی ہے اس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے صحیفے پر کیڑا مسلط کر دیا ہے جس نے جور وظلم کی باتیں کھالی ہیں اور ذکر اللہ کو باقی رکھا ہے اگر میرا بھتیجا سچا ہے تو تم اپنی بری رائے سے نکل جاؤ اور اگر جھوٹا ثابت ہو تو میں اسے تمہارے حوالے کردوں گا تم اسے قتل کر دو یا زندہ رکھو۔ اس پر قریش نے کہا کہ تو نے تو انصاف کی بات کی ہے جب دیکھا تو ایسے ہی تھا جیسا کہ حضور ﷺ نے بتلایا پس وہ اپنے کئے پر شرمندہ ہوئے تو ابو طالب نے کہا کہ کس لئے ہم انہیں محبوس اور قید رکھیں۔ تحقیق بات تو واضح ہو گئی پس قریش کے کچھ لوگوں نے ملامت کی اس پر جو کہ بنو ہاشم نے کیا تھا اور پھر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے انہیں اپنے گھروں کی طرف نکلنے کا حکم کیا پس ان کا یہ نکلنا ۱۰ نبوی میں تھا۔

سوال:...... کس مقام پر کفار و مشرکین نے قسمیں کھائی تھیں آج کل اس جگہ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے؟

جواب:...... خیف بنی کنانہ کے مقام پر جیسا کہ حدیث الباب میں ہے، آج کل اس جگہ مسجد خیف بنی ہوئی ہے جو کہ جمرات کے قریب ہے[1]

﴿۱۰۰﴾

باب قصة ابی طالب

یہ باب ہے جناب ابو طالب کے واقعہ کے بیان میں

ابوطالب کی کہانی قرآن و سنت اور تاریخ کی زبانی:

نام، عبد مناف، آنحضرت ﷺ کے والد خواجہ عبد اللہ کے حقیقی بھائی ہیں حضرت عبد المطلب نے وفات کے وقت وصیت کی تھی کہ محمد بن عبد اللہ یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کی کفالت کریں۔ چنانچہ خواجہ ابو طالب نے آنحضرت ﷺ

[1] مجمع بحار الانوار ص ۱۴۱ ج ۲

کی مکمل کفالت کی ہر مشکل وقت میں آپ ﷺ کا ساتھ دیا۔

آنحضرت اپنے پیارے خدمتگار چچا ابوطالب کو ایمان واسلام کی دعوت دیتے رہے حتی کہ چچا کی وفات کے وقت بھی آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور درخواست کی کہ آپ ایک بار میرے سامنے (میرے کان میں کلمہ) کلمہ پڑھ لیں کل قیامت کے دن میں آپ کی سفارش کروں گا۔ حدیث الباب میں ہے کہ ابوجہل، عبداللہ بن ابی امیہ، ابوطالب کے پاس بیٹھے تھے حادی، رہبر ورہنما حضرت محمد مصطفی ﷺ کی تبلیغ کو دیکھ کر بول اٹھے کہ اے ابوطالب خیال کرنا کہ مرتے وقت باپ دادا کے دین کو نہ چھوڑنا (مکہ کی عورتیں طعنہ دینگی کہ موت کے ڈر سے آبائی دین چھوڑ دیا ہے) بالآخر بغیر کلمہ پڑھے اس دنیا سے رخصت ہوئے اللہ پاک نے قرآن مجید میں بتا دیا "اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ"[1] شعب ابی طالب (جس کو آج کل شعب ابی عامر کہتے ہیں) یہاں سرکار دوعالم ﷺ کو تین سال تک محبوس رکھا گیا خواجہ ابوطالب بھی ساتھ رہے۔ آنحضرت ﷺ کی عمر شریف جب انچاس (۴۹) سال آٹھ ماہ چند یوم ہوئی تو ابوطالب کا انتقال ہوا، روایت الباب میں ہے کہ ابوطالب ٹخنوں تک جہنم میں ہیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے کے حصے میں ہوتے۔

(۳۶۶) حدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن سفین قال حدثنا عبدالملک
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ سفیان سے کہا ہم سے عبدالملک نے حدیث بیان کی کہا
قال حدثنا عبدالله بن الحارث قال حدثنا العباس بن عبدالمطلب قال للنبی ﷺ
کہا ہم سے عبداللہ بن حارث نے حدیث بیان کی کہا ہمیں عباس بن عبدالمطلب نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ
ما اغنیت عن عمک فانه کان یحوطک ویغضب لک قال
آپ اپنے چچا ابوطالب کے کیا کام آئے کہ وہ آپ کی حفاظت وحمایت کرتے تھے اور آپ کے لئے لڑتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا
هوفی ضَحْضَاحٍ من نار ولولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار
یہی وجہ ہے کہ وہ صرف ٹخنوں تک جہنم میں ہیں۔ اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوتے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حیث ان فیه بعض قصة ابی طالب۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الادب میں بھی لائے ہیں اور امام مسلمؒ نے الایمان میں محمد بن ابی بکر وغیرہ سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

فانه کان یحوطک ویغضب لک۔۔۔۔۔ وہ تیری حفاظت کرتا تھا اور تیری وجہ سے جھگڑا کرتا تھا۔

[1] (پارہ ۲۰ سورۃ قصص آیت ۵۶)

ھوفی ضحضاح من نار:...... جہنم کی دلدل میں ہوگا۔ ضحضاح مقابل ہے نار شدید کے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ اس جیسی احادیث کی وجہ سے میں نے حکم لگایا ہے کہ کافر کی طاعات اور قربات معتبر ہیں۔ اس تفاوت کی کوئی وجہ میں نہیں جانتا مگر یہ کہ ان کے اعمال میں فرق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے ان کے عذاب میں تفاوت ہے۔

سوال:...... قرآن میں آیا ہے فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا [1] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں کے اعمال کا کوئی وزن نہیں ہوگا؟ [2]

جواب:...... کوئی بعید نہیں کہ عذاب میں تخفیف کی جائے اس کافر کے جو کہ قربات اور طاعات کا ارتکاب کرتا ہے بغیر وزن اعمال کے۔

درک:...... یہ دوزخ کی منزل کو کہتے ہیں اور درک اسفل سب سے نچلا درجہ ہے۔ درک نچلے درجے کو کہتے ہیں اور اس کے مقابلے میں درج اور درجہ اوپر والے درجہ کو کہتے ہیں۔

سوال:...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ کافروں کے اعمال تو ھباءً منثوراً ہیں انہیں اپنے اعمال کا کوئی فائدہ نہیں؟

جواب:...... خواجہ ابوطالب کے لئے یہ نفع حضور ﷺ کی برکت سے ہے اور حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے۔

(۳۶۷)حدثنا محمود قال حدثنا عبدالرزاق قال اخبرنا معمر عن الزھری عن ابن المسیب
ہم سے محمود نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالرزاق نے حدیث بیان کی کہا ہمیں معمر نے خبر دی وہ زہری سے وہ ابن مسیب سے
عن ابیه ان ابا طالب لما حضرته الوفاة دخل علیه النبی ﷺ وعنده ابو جھل
وہ اپنے والد سے کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اس وقت وہاں ابوجہل بھی بیٹھا تھا
فقال ای عم قل لا اله الا الله کلمة احاج لک بھا عند الله
آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! کلمہ لا الٰہ الا اللہ ایک مرتبہ کہہ دیجئے، اللہ کی بارگاہ میں تیری بخشش کے لئے اک یہی دلیل میرے ہاتھ آ جائے گی
فقال ابو جھل وعبدالله بن ابی امیة یا ابا طالب ترغب عن ملة عبدالمطلب فلم یزالا یکلماه
اس پر ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ نے کہا۔ اے ابوطالب کیا عبدالمطلب کے دین سے تم پھر جاؤ گے یہ دونوں اس پر یہی زور دیتے رہے
حتی قال آخر شی کلمھم به علیٰ ملة عبدالمطلب فقال النبی ﷺ
اور آخری کلمہ جو ان کی زبان سے نکلا وہ یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کے دین پر قائم ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ
لَاَ سْتَغْفِرَنَّ لَکَ ما لم اُنْهَ عنک فنزلت مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ
میں اس وقت تک ان کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کیا جائے، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی مناسب نہیں نبی کے لئے

[1] (پارہ ۱۶ سورۃ الکہف آیت ۱۰۵) [2] (فیض الباری ص ۹۷ ج ۴)

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْا اُوْلِيْ قُرْبٰى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ
اور مسلمانوں کے لئے کہ مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کریں خواہ وہ قریبی عزیز کیوں نہ ہوں جب کہ ان کے سامنے یہ بات واضح ہوگئی کہ
اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِيْمِ ونزلت اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وہ دوزخی ہیں اور آیت نازل ہوئی بے شک جسے آپ چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے (بلکہ تمام تر یہ دولت اللہ تعالیٰ پر موقوف ہے)

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

لما حضرته الوفاة:...... وفات قریب ہوئی یعنی وفات کی علامات ظاہر ہوئیں۔

کلمة:...... مراد اس سے لا اله الا الله ہے۔ ایسے ہی جب حضور ﷺ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے بارے میں فرمایا لعل الله اطلع علی اهل بدر۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ترجّی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کی کلام میں وقوع پر محمول ہوتی ہے۔

فائده:...... تجلی اور علم یہ جدا جدا ہیں پہلا دوسرے کو مستلزم نہیں تجلی نام ہے صرف انکشاف کا، برابر ہے کہ علم حاصل ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ تجلی علم اجمالی ہے اور علم تفصیلی ہوتا ہے۔

عرض اور علم میں فرق:...... عرض اور علم میں فرق ہے کہ فرشتوں پر جب پیش کیا تو عرض کا لفظ استعمال کیا چنانچہ فرمایا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ[1] اور آدم کو جب کہا تو علم کا لفظ استعمال کیا چنانچہ فرمایا وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا کہا۔ معلوم ہوا کہ عرض اور چیز ہے، تعلیم اور چیز ہے۔

سوال:...... ابوجہل تو بدر کی لڑائی میں مردار ہوا مسلمان نہیں ہوا۔ ام سلمہؓ (امہات المومنین میں سے ہیں) کا بھائی عبداللہ بن امیہ مسلمان ہوا یا نہیں؟

جواب:...... ابوطالب کو دین اسلام سے روکنے والا بالآخر فتح مکہ والے سال یا اس سے قبل پیغمبر کے قدموں میں آ گرا اور مشرف باسلام ہوا۔[2]

(۳۶۸) حدثنا عبدالله بن يوسف حدثنا الليث حدثنا ابن الهاد عن عبدالله بن خبّاب
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی، (کہا) ہم سے لیث نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن الہاد نے، وہ عبداللہ بن خباب سے
عن ابی سعید الخدریؓ انه سمع النبی ﷺ وذکر عنده عمه فقال
وہ ابوسعید خدری سے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ کی مجلس میں آپ ﷺ کے چچا کا تذکرہ ہو رہا تھا، تو آپ نے فرمایا
لعله تنفعه شفاعتی یوم القیٰمة فیجعل فی ضحضاح من النار یبلغ کعبیه یغلی منه دماغه
ممکن ہے کہ قیامت کے دن انہیں میری شفاعت کام آجائے اور انہیں صرف ٹخنوں تک جہنم میں رکھا جائے جس سے ان کا دماغ کھولے گا

[1] (پارہ ۱ آیت ۳۱ سورۃ بقرہ) [2] (عمدۃ القاری ص ۱۸ ج ۱۷)

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام مسلمؒ اس حدیث کو ایمان میں قتیبة عن لیث سے لائے ہیں۔

ابن الهاد:...... یزید بن عبداللہ بن اسامہ ابن الہاد لیثی۔

عبدالله بن خباب:...... تابعی انصاری ہیں۔

ابوسعید خدری:...... نام، سعید بن مالک بن سنان۔

علامه عینیؒ کا تجزیه :...... " هذا كله ظاهر على انه مات على غير الاسلام [1]

لعله تنفع شفاعتی:...... شفاعت کا ذکر "لعل" کا لفظ کہہ کر کیا اور پہلے عذاب کا جزم یعنی یقین ہے۔

تطبیق:......

۱: دونوں روایتوں میں تطبیق یہ ہے کہ جزماً عذاب قبر میں تخفیف ہے اور لعل کے ذریعے حشر کے عذاب کا بیان ہے۔

۲: حضور ﷺ کے لئے آگ دکھلائی گئی جس میں خواجہ ابوطالب ہوں گے اور یہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہے اس لئے صیغہ ترجی کے ساتھ ذکر کیا۔

۳: نبی کی ترجی بھی یقین ہوتی ہے۔ اور یہ علماء کے درمیان معروف ہے کہ نبی ﷺ کی کلام کے درمیان جب لعل آتا ہے تو یقین کے معنی میں ہوتا ہے بعض نے فرمایا کہ لعل کی نسبت جب اللہ کی طرف ہو تو واجب کے معنی میں ہوتا ہے۔

یبلغ کعبیه:...... پہنچے گی ان کے ٹخنوں تک، علامہ سہیلؒ نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے وہ کلمہ پڑھنے کے علاوہ حضور ﷺ کی خدمت کرتے تھے پس خاص کر ان کے قدموں کو اس لئے عذاب ہوگا کہ وہ اپنی قوم کے دین پر پختہ رہے [2]

عن	یزید	بهذا	و	قال	تغلی	منه	ام	دماغه

(۳۲۹) حدثنا ابراهيم بن حمزة حدثنا ابن ابي حازم والدراوردي

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ابن ابو حازم اور دراوردی نے حدیث بیان کی

عن یزید بهذا و قال تغلی منه ام دماغه

یزید کے واسطہ سے سابقہ حدیث کی طرح (البتہ اس روایت میں یہ ہے) فرمایا کہ ابوطالب کے دماغ کا بھیجہ اس سے کھولے گا

﴿تحقیق و تشریح﴾

بهذا:...... ای بالحديث المذكور۔

ام دماغه:...... اس کا بھیجہ، محمدؒ بن اسحاق سے ایک روایت ہے " اهون اهل النار عذابا من ينتعل نعلين من نار يغلى منهما دماغه حتى يسيل على قدميه [3]

[1] (عمدۃ القاری ص ۱۸ ج ۱۷) [2] (عمدۃ القاری ص ۱۸ ج ۱۷) [3] (عمدۃ القاری ص ۱۹ ج ۱۷)

﴿۱۰۱﴾

باب حدیث الاسرآء

یہ باب ہے اسراء کے قصہ کے بیان میں

وقول الله تعالیٰ سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد، پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی

﴿تحقیق وتشریح﴾

اسراء مشتق ہے سری بمعنی سیر اللیل بمعنی رات کو چلنا۔

اسراء اور معراج میں فرق:...... اسراء وہ چلنا ہے بیت المقدس کی طرف اور معراج چڑھنا ہے آسمانوں کی طرف۔ اسراء زمینی سفر ہے اور معراج آسمانی سفر ہے اور یہ دونوں سفر بیداری میں ہوئے۔ قرآن نے اسی کو سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا[1] سے بیان کیا ہے۔ لیلاً کی تنکیر تقلیل کے لئے ہے کہ رات کے بہت تھوڑے حصے میں سیر کرائی۔

شرعی حکم کے لحاظ سے اسراء قطعی ہے اور معراج ظنی ہے۔ اسراء کا منکر کافر ہے اور معراج کا منکر فاسق ہے۔ اسراء کا ثبوت قرآن سے ہے اور معراج کا ثبوت حدیث سے ہے۔ یہ سفر روحانی بھی ہوا اور منامی بھی ہوا لیکن جو اس وقت بحث میں ہے وہ جسمانی ہے بیداری کی حالت میں۔ منامی میں کوئی اختلاف نہیں۔

(۳۷۰) حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب حدثنی

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے کہا مجھ سے حدیث بیان کی

ابو سلمة بن عبدالرحمٰن سمعت جابر بن عبدالله انه سمع رسول الله ﷺ یقول لما کذبنی قریش

ابوسلمہ بن عبدالرحمان نے کہ میں نے جابرؓ بن عبداللہ سے سنا انہوں نے رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب قریش نے مجھے جھلایا تھا

قمت فی الحجر فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرهم عن ایاته وانا انظر الیه

تو میں حجر میں کھڑا ہو گیا تھا اور اللہ نے بیت المقدس میرے سامنے کر دیا اور میں اس کی تمام جزئیات قریش سے بیان کرنے لگا، دیکھ دیکھ کر

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... اس حدیث پاک میں معراج واسراء کے ایک واقعہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

فی الحجر:...... حطیم کے اندر میزاب رحمت کے نیچے آپ ﷺ کھڑے تھے حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ

[1] (پارہ ۱۵ سورۃ اسراء آیت ۱)

آنحضرت ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اسراء و معراج کا قصہ سنایا حضرت صدیق اکبرؓ نے فوراً تسلیم کرلیا لیکن مشرکین نے انکار کیا اور مذاق اڑایا اور آپ ﷺ سے بطور امتحان اور تصدیق دو سوال کئے (۱) قافلہ کے متعلق سوال کیا (۲) اگر آپ بیت المقدس گئے ہیں تو اس کی نشانیاں بتاؤ، دروازے، کھڑکیاں، روشن دان بتاؤ، مسلم شریف میں ہے آپ نے فرمایا مشرکین کے سوالات نے مجھے کرب و پریشانی میں مبتلا کردیا (کیونکہ آپ ﷺ وہاں نماز و امامت کے لئے تشریف لے گئے، دروازے اور روشن دان گننے کے لئے نہیں جیسے آپ حضرات عزیز طلبہ مسجد میں نماز کے لئے تشریف لے جاتے ہیں دروازے اور کھڑکیاں گننے کیلئے نہیں) اللہ پاک نے اس کو اٹھا کر میری نظروں کے سامنے کردیا میں مشرکین کو دروازے وغیرہ گن گن کر بتاتا رہا[1]

سوال:...... یہ کیسے ممکن ہے کہ بیت المقدس پیغمبر کے سامنے کردیا گیا ہو عقلاً محال ہے؟

جواب:...... (۱) پیغمبر کا ارشاد وحی خفی ہوا کرتا ہے۔ جہاں عقل کی انتہاء ہوتی ہے وہاں سے وحی کی ابتداء ہوتی ہے، عقل میں نہ آئے تو عقل کا علاج کرایا جائے۔ وحی کے انکار سے بچا جائے۔

جواب:...... (۲) آنحضرت ﷺ کے سامنے بیت المقدس کا ظاہر کردیا جانا یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہ ایک معجزہ ہے معجزہ وہی ہوتا ہے جو کسی انسان کے بس میں نہ ہو اللہ پاک کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں ایک پلک جھپکنے میں جو رب بلقیس کا تخت پہنچا سکتا ہے یہ بھی کرسکتا ہے۔ حبیب کبریا حضرت محمد ﷺ کی شان تو بہت اعلیٰ وارفع ہے اللہ پاک نے نبی آخر الزمان کے غلام حضرت عمرؓ کو عراق کا نہاوند مقام قریب کر کے دکھادیا تھا[2]

فائدہ:...... معراج و اسراء کا فرق اور تفصیلی قصہ الخیر الساری[3] میں گذر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ کیا جائے۔

جلی اللہ لی بیت المقدس:...... اس میں دلیل ہے بعض مسجد کی بنیادیں اس وقت موجود تھیں مع اس کے اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ سلطنتِ رومانیہ نے اس کو گرادیا تھا اور اس کا کوئی نام و نشان نہیں چھوڑا تھا۔ اور نصاریٰ کے مؤرخین نے کہا کہ سلطنتِ رومانیہ اس وقت بت پرست تھی اور بیت المقدس کی لڑائیوں کے بعد وہ نصرانی ہوئے۔ حضرت شاہ انور شاہؒ فرماتے ہیں کہ اصل اشکال سے مولانا آل حسنؒ نے جواب دیا کہ مجھے میرے بعض ساتھیوں نے بتلایا اور میں ان پر اعتماد کرتا ہوں کہ جب وہ بیت المقدس کی سیاحت سے واپس ہوئے تو کہا کہ سلیمانؑ کی بنیاد کی دیواریں ابھی تک موجود ہیں یہ جو تاریخ میں ہے یہ مبالغہ ہے لیکن دیواریں ایسے ہی تھیں۔ جب اسلام آیا تو حضرت عمرؓ نے اس کو صاف کیا اور اصلی بنیادوں پر بنایا۔

❀❀❀❀❀❀❀❀

---

[1] مسلم شریف عمدۃ القاری ص ۲۰ ج ۱۷ [2] (حوالہ) [3] الخیر الساری ص ۳۲ ج ۳

﴿١٠٢﴾

باب المعراج

یہ باب معراج کے بیان میں ہے

(۱۷۳) حدثنا هدبة بن خالد حدثنا همام بن يحيیٰ حدثنا قتادة عن انس بن مالک

ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قتادہ نے حدیث بیان کی وہ انس بن مالکؓ سے

عن مالک بن صعصعة ان نبی الله ﷺ حدثهم عن ليلة اسری به بينما انا فی الحطيم

وہ مالک بن صعصعہؓ سے نبی کریم ﷺ نے ان سے شب معراج کا واقعہ بیان کیا آپ ﷺ نے فرمایا، میں حطیم میں

وربما قال فی الحجر مضطجعا اذا اتانی اٰت فَقَدَّ قال وسمعته

بعض اوقات قتادہ نے حطیم کی بجائے حجر بیان کیا ہے لیٹا ہوا تھا میرے پاس جبرائیل آئے اس نے سینہ چاک کیا قتادہ نے بیان کیا میں نے انسؓ سے سنا

يقول فَشَقَّ ما بين هذه الی هذه فقلت للجارود وهو الی جنبی ما يعنی به

وہ بیان کرتے تھے کہ یہاں سے یہاں تک چاک کیا، میں نے جارودؓ سے جو میرے قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے، پوچھا کہ انسؓ کی اس لفظ سے کیا مراد تھی

قال من ثُغرة نحره الی شعرته وسمعته يقول من قَصِّه الی شعرته فاستخرج قلبی ثم اتيت بطست من ذهب

انہوں نے کہا کہ حلق سے ناف تک، میں نے انسؓ سے سنا آپ بیان فرما رہے تھے کہ سینے کے اوپر سے ناف تک پھر میرا دل نکالا اور سونے کا ایک طشت لایا گیا

مملوء ة ايمانا فغسل قلبی ثم حُشِی ثم اعيد ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض

جو ایمان سے لبریز تھا اس سے میرا دل دھویا گیا اور پہلے کی طرح رکھ دیا گیا اس کے بعد جانور لایا گیا جو گھوڑے سے چھوٹا تھا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید!

فقال له الجارود هو البراق يا ابا حمزة قال انس نعم يضع خطوه عند اقصی طرفه فحملت عليه

جارودؓ نے انسؓ سے پوچھا اے ابوحمزہ کیا وہ براق تھا؟ انسؓ نے فرمایا کہ ہاں اس کا ہر قدم منتہائے نظر پر پڑتا تھا (آپ ﷺ نے فرمایا) مجھے اس پر سوار کیا گیا

فانطلق بی جبرئيل حتی اتی السماء الدنيا فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معک

اور جبرائیل مجھے لے کر چلے آسمان دنیا پر پہنچے تو دروازہ کھلوایا، پوچھا گیا کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ جبرائیل پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون ہے

قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجئ جاء ففتح

آپ نے بتایا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کہ کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں اس پر آواز آئی خوش آمدید کیا ہی مبارک آنے والے ہیں جو آئے اس پر دروازہ کھول دیا گیا

فلما خلصت فاذا فيها ادم فقال هذا ابوک ادم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال

جب میں اندر گیا تو میں نے وہاں آدمؑ کو دیکھا جبرائیلؑ نے فرمایا کہ یہ آپ کے جد امجد آدم ہیں ان کو سلام کیجئے میں نے آپ کو سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا

مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم صعد حتی اتی السمآء الثانیة فاستفتح قیل من هذا

خوش آمدید صالح بیٹے اور صالح نبی، پھر جبرائیل اوپر چڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے وہاں بھی دروازہ کھلوایا آواز آئی کون صاحب ہیں

قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل

بتایا کہ جبرائیل پوچھا گیا کیا آپ کے ساتھ اور کوئی بھی ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا آپ کو انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں پھر آواز آئی

مرحبا به فنعم المجیء جآء ففتح فلما خلصت اذا یحیی وعیسی وهما ابنا الخالة

خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں جو آئے پس دروازہ کھول دیا گیا پھر دروازہ کھلا اور میں اندر گیا تو وہاں یحییٰ اور عیسیٰ موجود تھے دونوں حضرات خالہ زاد بھائی ہیں

قال هذا یحیی وعیسی فسلم علیهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا

جبرائیل نے فرمایا کہ یہ عیسیٰ اور یحییٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور ان حضرات نے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید

بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی الی السماء الثالثة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل

صالح نبی اور صالح بھائی! یہاں سے مجھے جبرائیل تیسرے آسمان پر لے کر چڑھے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ جواب ملا جبرائیل

قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به

پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں جواب دیا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں لانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا ہاں اس پر آواز آئی خوش آمدید

فنعم المجیء جاء به ففتح فلما خلصت اذا یوسف قال هذا یوسف فسلّم علیه

کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ جو آئے پھر دروازہ کھلا اور میں اندر داخل ہوا تو وہاں یوسف موجود تھے جبرائیل نے فرمایا یہ یوسف ہیں انہیں سلام کیجئے

فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعة

میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی، پھر جبرائیل مجھے لے کر اوپر چڑھے اور چوتھے آسمان پر پہنچے

فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد

دروازہ کھلوایا گیا اور پوچھا گیا کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ

قیل أوقد ارسل الیه قال نعم قیل مرحبا به فنعم المجیء جاء ففتح

پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ اب دروازہ کھلا

فلما خلصت الی ادریس قال هذا ادریس فسلم علیه فسلمت علیه فرد

جب میں ادریس کی خدمت میں پہنچا تو جبرائیل نے فرمایا کہ یہ ادریس ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا

ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی الی السمآء الخامسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل

اور فرمایا کہ خوش آمدید صالح بھائی اور صالح نبی، پھر مجھے لے کر پانچویں آسمان پر آئے اور دروازہ کھلوایا گیا، پوچھا گیا کون؟ جواب دیا کہ جبرائیل

قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم

پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ، پوچھا گیا کیا انہیں بلانے کے لئے بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا کہ ہاں

قیل مرحبا به فنعم المجیٔ جاء فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون

آواز آئی خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، جب میں اندر داخل ہوا تو اچانک ہارون تھے تو جبرائیل نے بتایا کہ یہ ہارون ہیں

فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی

انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی یہاں سے لے کر مجھے آگے چلے

حتی اتی السماء السادسة فاستفتح قیل من هذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال

اور چھٹے آسمان پر پہنچے اور دروازہ کھلوایا پوچھا گیا کون صاحب؟ بتایا کہ جبرائیل آپ کے ساتھ کوئی دوسرے صاحب بھی ہیں؟ جواب دیا

محمد قیل وقد ارسل الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجیٔ جاء فلما خلصت

کہ محمد ﷺ پوچھا گیا کہ انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ انہوں نے کہا پھر کہا انہیں خوش آمدید کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ، میں جب وہاں حاضر ہوا

فاذا موسیٰ قال هذا موسیٰ فسلم علیه فسلمت علیه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح

تو وہ موسیٰ تھے جبرائیل نے بتایا کہ یہ موسیٰ ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب کے بعد فرمایا خوش آمدید صالح نبی اور صالح بھائی

فلما تجاوزت بکی قیل له ما یبکیک قال ابکی لان غلاما

جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے، کسی نے پوچھا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں اس پر رو رہا ہوں کہ یہ لڑکا (محمد ﷺ)

بعث بعدی یدخل الجنة من اُمته اکثر من یدخلها من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعة

میرے بعد نبی بنا کر بھیجا گیا لیکن جنت میں اس کی امت کے افراد میری امت سے زیادہ داخل ہوں گے پھر جبرائیل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر گئے

فاستفتح جبرئیل قیل من هذا قال جبرئیل قیل و من معک قال محمد قیل

اور دروازہ کھلوایا۔ پوچھا گیا کون صاحب؟ جواب دیا کہ جبرائیل، پوچھا گیا اور آپ کے ساتھ کون صاحب ہیں؟ جواب دیا کہ محمد ﷺ پوچھا گیا

وقد بعث الیه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجیٔ جاء فلما خلصت فاذا ابراهیم

انہیں بلانے کے لئے آپ کو بھیجا گیا تھا؟ جواب دیا ہاں، کہا کہ انہیں خوش آمدید، کیا ہی اچھے آنے والے ہیں وہ میں جب اندر گیا تو ابراہیمؑ تھے

قال هذا ابوک فسلم علیه قال فسلمت علیه فرد السلام قال مرحبا

جبرائیل نے بتایا کہ یہ آپ کے جدامجد ہیں انہیں سلام کیجئے فرمایا کہ میں نے آپ کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور فرمایا خوش آمدید

بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت الی سدرة المنتهی فاذا نبقها مثل قلال هجر

صالح بیٹے اور صالح نبی پھر سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے پھل مقام ہجر کے مٹکوں کی طرح تھے

واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى واذا اربعة انهار نهران باطنان ونهران ظاهران

اور اس کے پتے ہاتھیوں کے کان کی طرح، جبرائیلؑ نے فرمایا کہ یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے میں نے وہاں چار بڑی بڑی نہریں دیکھیں دو باطنی اور دو ظاہری

فقلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات

میں نے پوچھا اے جبرائیل! یہ کیا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ جو دو باطنی نہریں ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتی ہیں اور دو ظاہری نہریں نیل اور فرات

ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن

پھر میرے سامنے بیت المعمور لایا گیا وہاں میرے سامنے ایک برتن میں شراب، ایک میں دودھ اور ایک میں شہد لایا گیا میں نے دودھ کا برتن لے لیا

فقال هي الفطرة انت عليها وامتك ثم فرضت عليّ الصلوات خمسين صلوة كل يوم

تو جبرائیلؑ نے فرمایا کہ یہی فطرت ہے اور آپ اسی پر قائم ہیں اور آپ کی امت بھی، پھر مجھ پر روزانہ پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں

فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت قال امرت بخمسين صلوة كل يوم قال

میں واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس سے گزرا انہوں نے کہا کس چیز کا آپ کو حکم ہوا ہے؟ میں نے بتایا کہ روزانہ پچاس نمازوں کا، موسیٰ نے فرمایا کہ

ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة

بیشک آپ کی امت میں روزانہ پچاس نمازوں کی طاقت نہیں اس سے پہلے میرا سابقہ لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے تلخ تجربہ ہے

فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك فرجعت فوضع عني عشرا

پس آپ اپنے رب کے حضور میں دوبارہ جائیے اور اپنی امت پر تخفیف کے لیے عرض کیجیے چنانچہ میں اللہ کے دربار میں حاضر ہوا تو دس نمازیں کم کردی گئیں

فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا

پھر جب میں واپسی میں موسیٰؑ کے پاس سے گزرا تو انہوں نے پھر وہی سوال کیا، میں دوبارہ بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کردی گئیں

فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى

پھر میں موسیٰؑ کے پاس سے گزرا انہوں نے وہی مطالبہ کیا میں نے اس دفعہ بھی بارگاہ رب العزت میں دس نمازیں کم کرائیں پھر موسیٰؑ کے پاس سے گزرا

فقال مثله فرجعت فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت

انہوں نے اس مرتبہ بھی وہی پہلی رائے کا اظہار کیا میں پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم ہوا ہے میں واپس ہونے لگا

فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى

تو پھر آپ نے وہی کہا، اب بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا تو صرف پانچ وقت کی نمازوں کا حکم ہوا اب میں موسیٰ کے پاس واپس آیا تو

فقال بما امرت قلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم

آپ نے دریافت فرمایا اب کیا حکم ہوا میں نے بتایا کہ پانچ نمازیں روزانہ فرمایا کہ آپ کی امت استطاعت نہیں رکھتی روزانہ پانچ نمازوں کی

وانی قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی اسرائیل اشد المعالجة فارجع الی ربک فسله التخفیف لامتک
میرا سابقہ آپ سے پہلے لوگوں سے پڑ چکا ہے اور بنی اسرائیل کا مجھے بڑا تلخ تجربہ ہے آپ رب کے دربار میں حاضر ہو کر امت کی تخفیف کے لئے عرض کیجئے
قال سألت ربی حتی استحییت ولکنی ارضی واسلم
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت سے بہت سوال کر چکا اب شرم آتی ہے، اب میں اس پر راضی اور خوش ہوں،
قال فلما جاوزت نادی منادٍ امضیت فریضتی وخففت عن عبادی
آپ نے فرمایا پھر جب میں وہاں سے گزرنے لگا تو ندا آئی، میں نے اپنا فریضہ نافذ کر دیا اور اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا،

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

حدیث کی سند میں پانچ راوی ہیں۔ اور سب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ امام مسلمؒ الایمان میں، موسیٰؒ سے اور امام ترمذیؒ نے تفسیر میں محمد بن بشارؒ سے اور امام نسائیؒ نے صلوۃ میں یعقوبؒ بن ابراہیم سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

ربما قال فی الحجر:...... قتادہؒ کو شک ہوا ہے کہ حجر فرمایا ہے یا حطیم؟

مضطجعاً:...... حال ہونے سے منصوب ہے۔

تعارض:...... روایت الباب میں ہے مضطجعاً (حجر یعنی حطیم کے درمیان لیٹا ہوا تھا) ایک روایت میں ہے "بین النائم والیقظان" (سونے اور جاگنے کے درمیان درمیان تھا) جب کہ بخاری شریف[1] میں شریک کی روایت میں ہے "فلما استیقظت" (پس جب میں بیدار ہوا) تینوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب نمبر (۱):...... واقعہ معراج میں تعدد مان لیا جائے تو کوئی اشکال نہیں۔

جواب نمبر (۲):...... اگر واقعہ ایک ہی قرار دیا جائے تو جواب یہ ہے "مضطجعا بین النائم والیقظان" میں کوئی تعارض نہیں۔

ایک اور تعارض:...... بدء الخلق کے شروع میں حدیث گذر چکی ہے اس میں ہے "بینا انا عندالبیت" زہریؒ عن انسؓ عن ابی ذرؓ" میں ہے[2] فرج مقف بیتی وانا بمکة "واقدیؒ نے اپنی اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے" انه اسری به من شعب ابی طالب "طبرانی میں ام ھانیؓ سے مروی ہے" انه بات فی بیتها قالت ففقدته من اللیل فقال ان جبریل علیه السلام اتانی "چاروں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... معراج والی رات ام ھانیؓ کے گھر میں ہی تھے اور وہ گھر شعب ابی طالب میں تھا رات گھر میں

---

[1] (بخاری ص۱۱۲۰ ج۲) [2] (بخاری شریف ص ۵۰ ج۱)

گزارنے کی وجہ سے ام ھانی کے گھر کی نسبت اپنی طرف کردی ہے فرشتہ گھر سے مسجد حرام (حطیم) میں لایا لٹا کر شق صدر کیا گیا اس کے بعد وہاں سے براق پر بٹھایا گیا اور مسجد اقصیٰ لایا گیا پھر وہاں سے آسمانوں کا سفر کرایا الخ [1]

فقد قال وسمعته يقول شق :...... سینہ سے عانہ کے بالوں تک چیرا۔ قد بمعنی شق ماضی کا صیغہ ہے حضرت انسؓ کبھی قد بولتے اکثر شق فرماتے تھے، قال کا فاعل قتادہؓ ہے اور مقول عنہ حضرت انسؓ ہیں۔

فقلت للجارود:...... قتادہؓ کہتے ہیں میں نے جارودؓ سے کہا جارودؓ بن سبرہ ھذلی تابعی حضرت انسؓ کے شاگرد ہیں۔

فاستخرج قلبي:...... اس زمانے کے لحاظ سے یہ معجزہ تھا کہ لوگ اس وقت اس سے عاجز تھے لیکن اب یہ معجزہ نہیں رہا معجزہ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) وقتی (۲) دائمی۔ معراج اور قرآن یہ دائمی معجزے ہیں کہ قیامت تک ان کا مقابلہ نہیں ہو سکتا اور شق صدر والا معجزہ وقتی تھا۔

ارسل اليه:...... اس کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں:

(۱) کیا ان کو رسول بنایا گیا ہے۔

(۲) کیا ان کی طرف اوپر آنے کی دعوت بھیجی گئی ہے۔ یہ عام معنی ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی رسالت ملاء اعلیٰ میں مخفی نہیں تھی اس لئے پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں تھی۔ اسی طرح اس سوال کی بھی ضرورت نہیں تھی کہ ان کی طرف دعوت بھیجی گئی ہے بلکہ یہ سوال اظہار مسرت کے لئے ہے جیسا کہ کوئی عمرہ کر کے آئے اور معلوم ہو کہ عمرہ کر کے آیا ہے پھر بھی پوچھا جائے کہ کیا آپ عمرہ کر کے آئے ہیں تو یہ پوچھنا اظہار مسرت کے لئے ہوتا ہے۔

فسلم عليه :...... سلام کا حکم دیا کیونکہ چلنے والا بیٹھنے والے پر سلام کرتا ہے اگرچہ چلنے والا بیٹھنے والے سے افضل ہو۔

فلما تجاوزت بكى:...... موسیٰ علیہ السلام کا رونا معاذ اللہ حسد کی وجہ سے نہیں تھا اس لئے کہ اس جہان میں تو عام آدمیوں میں بھی حسد نہیں ہوگا چہ جائیکہ انبیاء میں حسد ہو۔ بلکہ ان کا یہ رونا افسوس کی وجہ سے ہوگا کہ ان سے اجر فوت ہوا جو کہ زیادہ اتباع کی وجہ سے درجات کی بلندی کا سبب ہوتا ہے یعنی کثرت رحمت امت کی وجہ سے روئے۔

سوال:...... انبیاء علیہم السلام کی رؤیت جو آسمانوں میں ہوئی وہ کیسے ہوئی جب کہ ان کے اجسام قبروں میں مستقر ہیں؟

جواب:...... روحیں بصور اجساد متشکل ہو گئیں یا خود اجساد ہی اس رات حاضر کئے گئے تشریفاً و تکریماً۔

سدرة المنتهى:...... یہ ایک درخت کا نام ہے اس کو سدرۃ المنتہیٰ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جو اوپر سے اترتے ہیں وہ یہاں تک اترتے ہیں اور جو نیچے سے چڑھتے ہیں ان کی انتہاء بھی یہی ہے۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۳۳ ج ۱۷)

مثل قلال هجر:...... یہ تمثیل لوگوں کے فہم کے اندازے کے مطابق ہے اور یہ اپنی حقیقت پر نہیں ہے۔

البیت المعمور:...... آسمانوں میں اس کی حرمت ایسے ہی ہے جیسے کعبہ کی زمین میں۔ یہ ایک بیت ملاء اعلیٰ میں بیت اللہ کے عین اوپر ہے ستر ہزار فرشتے روزانہ اس کا طواف کرتے ہیں۔

هی الفطرة:...... فطرۃ سے مراد اسلام اور استقامت ہے۔

فارجع الی ربک:...... علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ یہ رجوع کرنا اس بناء پر تھا کہ حضور ﷺ اور موسیٰ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو واجب نہیں سمجھتے تھے اگر واجب سمجھتے تو مراجعت ہی نہ کرتے۔ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حکم واجب ہی تھا اگر واجب نہ سمجھتے تو تخفیف کے سوال کی محتاجی ہی نہیں تھی۔ صحیح بھی یہ ہے، اس سے معلوم ہوا پہلے پچاس فرض کی گئیں پھر ہمارے رب نے اپنے بندوں پر رحم کیا اور پانچ تک منسوخ کردیں۔

فائدہ:...... نسخ قبل العمل جائز ہے اور دلیل یہی حدیث ہے معتزلہ اور بعض علماء کہتے ہیں کہ جائز نہیں۔

سألت ربي حتی استحییت:...... اس سے پہلے نہیں کہا کہ میں نے حیا کیا لیکن اب کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ پانچ پانچ کی تخفیف ہو رہی تھی اب بھی اگر تخفیف چاہتے تو اس کا مطلب یہ ہوتا کہ پانچ بھی پڑھنا نہیں چاہیے۔

لکنی أرضی وأسلّم:...... اس سے اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ اب بھی اگر واپس جاؤں تو مطلب یہ ہوگا کہ میں راضی نہیں ہوں اور تسلیم نہیں، اس لئے فرمایا کہ میں راضی ہوں اور میں نے تسلیم کیا۔ معلوم ہوا کہ مقامِ خلت (دوستی) رضاء تسلیم چاہتا ہے اور مقام تکلم ناز اور استنباط چاہتا ہے۔[1]

والشجرة الملعونة فی القرآن:...... شجرہ ملعونہ کا معراج کے ساتھ اس لئے ذکر کیا کہ یہ بھی کافروں کے طعن کا سبب تھا جیسا کہ معراج۔

(۳۷۲) حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفین حدثنا عمرو عن عکرمة عن ابن عباس
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عمرو نے حدیث بیان کی وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے
فی قوله تعالیٰ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْنَاكَ اِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ قال هی رؤیا عین
اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں اور جو مشاہدہ ہم نے آپ کو کرایا اس سے مقصد صرف لوگوں کا امتحان تھا فرمایا کہ یہ عینی مشاہدہ تھا
اریها رسول الله ﷺ لیلة اسری به الی بیت المقدس قال والشجرة الملعونة فی القرآن قال هی شجرة الزقوم
جو رسول اللہ کو اس رات دکھایا گیا، جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اور قرآن میں جس ملعون درخت کا ذکر آیا وہ تھوہر کا درخت ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو حمیدیؒ سے القدر اور التفسیر میں علی بن عبداللہ سے لائے ہیں اور امام ترمذیؒ نے التفسیر میں محمدؒ بن یحییٰ سے اور امام نسائیؒ نے التفسیر میں محمدؒ بن منصور سے تخریج فرمائی ہے۔

فتنة:...... آزمائش وامتحان۔

[1] الخیر الساری فی تشریحات البخاری ص ج ۲

قال والشجرة الملعونة فی القرآن :...... شجرہ ملعونہ سے مراد زقوم کا درخت ہے زقوم کے درخت کے متعلق قرآن مجید میں اللہ پاک نے فرمایا ہے اِنَّھَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُھَا کَاَنَّہٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ؎۱ کفار ومشرکین نے جس طرح اسراء اور معراج کا انکار کیا (کہ رات کے مختصر سے حصے میں اتنا لمبا سفر کیسے طے ہو سکتا ہے) اسی طرح مشرکین نے زقوم کے درخت کا انکار کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زقوم کا درخت جہنم کی آگ میں ہو اور اسے آگ نہ کھائے نہ جلائے ہم نہیں مانتے۔ امام بخاریؒ نے واقعہ اسراء اور معراج کے ساتھ شجرہ ملعونہ کو اسی لئے ذکر فرمایا یہ بھی مشرکین کے طعن کا سبب تھا جیسے وہ معراج کو نہیں مانتے۔ ایسے ہی اس درخت کو نہیں مانتے۔ ابو جہل نے تو یہاں تک کہا کہ محمد ہمیں زقوم کے درخت سے ڈراتا ہے (یہ جہنمیوں کی خوراک ہے مکھن اور کھجور لاؤ اور کھاؤ یہی زقوم ہے؎۲

ھی رؤیا عین:...... اس سے معلوم ہوا کہ رؤیا بمعنی رؤیت کے ہے اس لئے کہ رؤیا نوم میں ہوتا ہے اور رؤیت یقظہ (بیداری) میں ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ کا یہ سفر منامی نہیں تھا بلکہ بیداری کی حالت میں تھا بعض نے اس آیت سے استدلال کیا ہے کہ حضور ﷺ کا یہ سفر منامی تھا۔ حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہ یہ کہتے ہیں یہ سفر منامی تھا۔ قال ھی رؤیا عین اریھا رسول ﷺ لیلۃ اسری بہ الی بیت المقدس۔

﴿۱۰۳﴾

باب وفود الانصار الی النبی ﷺ بمکۃ وبیعۃ العقبۃ

یہ باب ہے مکہ میں آپ ﷺ کے پاس انصار کے وفود کی آمد اور بیعت عقبہ کے بیان میں

﴿تحقیق وتشریح﴾

بیعۃ العقبۃ:...... یہ بیعت جمرہ عقبہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے جو کہ منیٰ میں ایک گھاٹی ہے حضور ﷺ ہر موسم (حج کے ایام) میں قبائل سے ملاقات کیا کرتے تھے۔ کندہ، بنی حنیفہ، بنی عامر بن صعصعہ وغیرہ قبائل کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے انکار کیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ عقبہ کے پاس تھے کہ قبیلہ خزرج کی ایک جماعت سے ملاقات ہوئی تو حضور ﷺ نے انہیں اسلام کی دعوت دی جس کو انہوں نے قبول کر لیا۔ اگلے سال بارہ آدمی موسم حج میں انصار کے آئے ان میں سے ایک عبادہ بن صامتؓ بھی تھے عقبہ میں حضور ﷺ سے ملے اور بیعت کی اور یہ بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔ اگلے سال ستر آدمی موسم حج میں آئے حضور ﷺ نے ان سے عقبہ کا وعدہ کیا، جب وہ جمع ہوئے تو ہر گروہ میں سے

؎۱ (پارہ ۲۳ سورۃ صفٰت آیت ۶۴، ۶۵) ؎۲ (عمدۃ القاری ص ۳۰ ج ۱۷)

نقیب بنائے، وہیں رات کو بیعت لی اور یہ بیعت، بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔ جہاں یہ بیعت ہوئی اب وہاں ایک بہت پرانی طرز کی پرانی مسجد موجود ہے اور یہ جمرہ عقبہ سے چند گز کے فاصلہ پر ہے، مقفل ہونے کی وجہ سے صرف باہر سے اسے دیکھا جاسکتا ہے، اس کے آس پاس کے پہاڑ اور بعد میں بنائی جانے والی عمارتیں بھی گرادی گئی ہیں۔

(۳۶۷۳) حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شهاب وحدثنا احمد بن صالح

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے وہ ابن شہاب سے اور ہمیں احمد بن صالح نے حدیث بیان کی

حدثنا عنبسة قال حدثنا یونس عن ابن شهاب قال اخبرنی عبدالرحمٰن بن عبدالله بن کعب بن مالک

ہم سے عنبسہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یونس نے حدیث بیان کی وہ ابن شہاب سے انہوں نے بیان کیا کہ مجھے عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی

ان عبدالله بن کعب وکان قائد کعب حین عمی قال

بے شک عبداللہ بن کعب جب کعبؓ نابینا ہوگئے تو آپ کعب کو لے کر چلتے آپ نے بیان کیا کہ

سمعت کعب بن مالک یحدث حین تخلف عن النبی ﷺ فی غزوة تبوک بطوله

میں نے کعب بن مالک سے سنا آپ غزوہ تبوک میں شریک نہ ہوسکنے کا واقعہ بیان کرتے ہیں تفصیل کے ساتھ

قال ابن بکیر فی حدیثه ولقد شهدت مع رسول الله ﷺ لیلة العقبة حین تواثقنا علی الاسلام

ابن بکیر نے اپنی حدیث میں بیان کیا اور میں نبی کریم ﷺ کے پاس عقبہ کی رات میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام کی حمایت کا عہد کیا تھا

وما احب أنَّ لی بها مشهد بدر وان کانت بدر اذ کر فی الناس منها

اور میرے نزدیک (لیلۃ عقبہ کی بیعت) بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے اگرچہ لوگوں کی زبانوں پر بدر کا چرچا اس سے بھی زیادہ ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله ولقد شهدت الخ۔

امام بخاری اس حدیث کو دو طریق سے لائے ہیں (۱) عن یحییٰ بن بُکیر (۲) عن احمد بن صالح ابی جعفر المصری عن عنبسة۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو الوصایا میں اور صفة النبی ﷺ میں اور المغازی میں دو جگہ اور التفسیر میں بھی دو جگہ اور الاستئذان اور الاحکام میں بھی لائے ہیں۔

وما احب ان لی بها:...... حضرت کعبؓ فرماتے ہیں میرے نزدیک لیلة عقبہ بدر کی لڑائی میں حاضری سے بھی زیادہ اہم ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ بیعت اوّل اسلام میں تھی اسی سے اسلام پھیلا اور اسی سے اسلام کی بنیاد پختہ ہوئی۔

اذ کر:...... بمعنی مذکور، مراد مشہور ہے۔

کعب بن مالک کا تعارف:...... مشہور معروف جلیل القدر صحابی رسول ہیں بدر اور تبوک میں شریک نہ ہو

سکے۔ دیگر معرکوں میں شریک ہوئے ،احد میں گیارہ (۱۱) زخم لگے۔زبان اور ہاتھ سے جہاد کرنے والے تین صحابہ میں سے ایک ہیں (۱) حضرت حسانؓ (۲) عبداللہ بن رواحہؓ (۳) کعب بن مالکؓ۔کل مرویات ۸۰ا بصرہ میں ۵۲ھ میں وفات پائی۔

(۳۷۴) حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا سفیٰن قال کان عمرو یقول سمعت جابر بن عبداللہ
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، کہا کہ عمرو کہا کرتے تھے کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے سنا
یقول شھد بی خالای العقبۃ قال ابو عبداللہ قال ابن عیینۃ احدھما البراء بن معرور
آپ نے بیان کیا کہ میرے دو ماموں مجھے بیعت عقبہ میں ساتھ لے گئے ابوعبداللہ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بیان کیا ان میں سے ایک براء بن معرورؓ بھی تھے

﴿تحقیق وتشریح﴾

قال ابو عبداللہ:...... امام بخاریؒ فرماتے ہیں، براء بن معرورؓ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بیعت عقبہ ثانیہ کی اور یہ انصار کے سردار تھے۔حضورﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے سے ایک ماہ پہلے فوت ہوئے۔بعض نے کہا خالای کہنا یہ سفیان کا وہم ہے اس لئے کہ براء بن معرورؓ یہ حضرت جابر بن عبداللہؓ کے خالو ہیں۔ممکن ہے کہ ان کو خالو کہنا والدہ کے غنمی کعبی سلمی خزرجی ہونے کی وجہ سے ہو، یا ممکن ہے کہ خالو سے مراد رضائی خالو ہو۔علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ براء بن معرورؓ، جابر بن عبداللہؓ کی ماں کے اقارب میں سے تھے اور ماں کے اقارب کو مجازاً اخوال کہتے ہیں۔اور یہ توجیہ اس سے بہتر ہے کہ ابن عیینہ کا وہم مانا جائے۔بعض نسخوں میں قال ابوعبداللہ کی جگہ قال عبداللہ بن محمد ہے۔

خالای:...... خال کا تثنیہ ہے، دو خالو میں سے ایک کا نام لیا ہے براء بن معرورؓ، دوسرے کا نام نہیں لیا، صاحب توضیح فرماتے ہیں کہ ہمارے استاذ نے خالای کا مصداق (۱) عبسؓ بن عامر بن عدی (۲) خالد بن عدیؓ سنان کو قرار دیا ہے، سفیانؒ بن عیینہ والے خیال کو تسلیم نہیں کیا۔[۱]

(۳۷۵) حدثنا ابراھیم بن موسیٰ قال اخبرنا ھشام ان ابن جریج اخبرھم قال عطاء
بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے (کہا) خبر دی ہمیں ہشام نے کہ بے شک انہیں ابن جریج نے خبر دی کہا عطاء نے
قال جابر انا وابی وخالی من اصحاب العقبۃ
کہا جابر نے کہ میں اور میرا والد اور میرے ماموں اصحاب عقبہ سے ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

حدثنی ابراھیم بن موسیٰ:...... مراد ابراہیم بن موسیٰ بن یزید تختیانی فراء ابی اسحاق رازی ہیں۔جو صغیر کے لقب سے مشہور ہیں۔

عطاء:...... ابن ابی رباح مراد ہیں۔

[۱] (عمدۃ القاری ص ۲۳۲ ج ۱۷)

انا:...... میں (جابرؓ) **وابی:**...... میرا باپ (عبد اللہؓ بن عمرو انصاری خزرجی سلمی)

وخالی:...... اور میرا ماموں (براء بن معرور)

اصحاب العقبة:...... عقبہ اولیٰ میں ۱۲ حضرات شریک ہوئے تھے۔ اور عقبہ ثانیہ میں (جو آئندہ سال بیعت ہوئی) ستر افراد نے حاضر ہو کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

عقبہ:...... منیٰ میں ہونے والی دونوں بیعتوں کے اثرات: حضور ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت قائم ہوئی اور اس نے ہجرت کی دعوت دی، مہاجرین کو ٹھکانہ دیا، اسلام کی سربلندی کا بڑا سبب یہ بیعت ہی ہوئی۔

(۳۷۶) حدثنا اسحٰق بن منصور قال اخبرنا یعقوب بن ابراهیم قال حدثنا ابن اخی ابن شهاب عن عمه
بیان کیا ہم سے اسحٰق بن منصور نے کہا ہمیں یعقوب بن ابراہیم نے خبر دی کہا ہم سے میرے بھتیجے ابن شہاب نے بیان کیا وہ اپنے چچا سے
قال اخبرنی ابو ادریس عائذ الله ان عبادة بن الصامت من الذین شهدوا بدرا مع رسول الله ﷺ
کہا کہ ابو ادریس عائذ اللہ نے مجھے خبر دی کہ عبادہ بن صامتؓ ان صحابہ میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں شرکت کی تھی
ومن اصحابه لیلة العقبة اخبره ان رسول الله ﷺ قال وحوله عصابة من اصحابه
اور ان صحابہ میں سے جنہوں نے عقبہ کی رات آپ سے عہد کیا تھا انہوں نے اس کو خبر دی کہ رسول ﷺ نے فرمایا اس وقت تک آپ کے پاس صحابہ کی ایک جماعت تھی
تعالوا بایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم
کہ آؤ مجھ سے اس بات کا عہد کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے چوری کا ارتکاب نہ کرو گے زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے
ولا تاتوا ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصونی فی معروف فمن وفی منکم فاجره علی الله
اپنی طرف سے گھڑ کر کسی پر تہمت نہ لگاؤ گے اور اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے پس جو شخص اس عہد پر قائم رہے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے
ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب به فی الدنیا فهوله کفارة ومن اصاب من ذلک شیئا
اور جو کوئی اس میں کوتاہی کرے گا اور دنیا میں اسے اس کی سزا بھی مل گئی ہو تو وہ اس کے لئے کفارہ بن جائے گی اور جس شخص نے اس میں سے کچھ کمی کی
فستره الله فامره الی الله ان شاء عاقبه وان شاء عفا عنه قال فبایعته علی ذلک
اور اللہ نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے چاہے اسے سزا دے چاہے معاف کرے عبادہ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے ان امور پر بیعت کی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله بایعونی۔

یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے[1]

عصابة:...... دس سے چالیس افراد تک کی جماعت کو عصابہ کہتے ہیں۔

[1] الخیر الساری ص ۲۲۳، ۱۲

(۳۷۷) حدثنا قتيبة قال حدثنا ليث عن يزيد بن ابي حبيب عن ابي الخير عن الصنابحي
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حدیث بیان کی لیث نے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ ابوالخیر سے وہ صنابحی سے
عن عبادة بن الصامت انه قال اني من النقباء الذين بايعوا رسول الله ﷺ وقال
وہ عبادہ بن صامت سے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی تھی آپ نے بیان کیا کہ
بايعناه على ان لا نشرك بالله شيئا ولانزني ولا نسرق
ہم نے آپ ﷺ سے اس بات کا عہد کیا تھا کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے زنا نہیں کریں گے چوری نہیں کریں گے
ولا نقتل النفس التي حرم الله الا بالحق ولا ننتهب ولا نعصي
کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جس کا قتل اللہ نے حرام قرار دیا ہو لوٹ مار نہیں کریں گے اور اللہ کی نافرمانی نہیں کریں گے
بالجنة ان فعلنا ذلك فان غشينا من ذلك شيئا كان قضاء ذلك الى الله
جنت کے بدلے میں اگر ہم اس عہد میں پورے اترے، لیکن اگر ہم نے اگر اس میں کچھ کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ پر ہوگا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله بايعوا۔

الصنابحي:...... نام عبدالرحمٰن بن عُسَیلَة، تابعی ہیں یمن کے رہنے والے ہیں۔ آپ کی ملاقات کے لئے گھر سے چلے تھے ابھی راستہ میں تھے آنحضرت ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو الدیات میں بھی لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے الحدود میں قتیبہ وغیرہ سے اس کی تخریج فرمائی ہے۔

بالجنة:...... بایعناہ کے متعلق ہے۔ **ولا ننتهب:**...... ہم کسی کا مال بغیر حق کے نہ لیں گے۔

ولا نعصي:...... ای بالمعروف کہ نیکی کے کاموں میں نافرمانی نہیں کریں گے۔ بعض روایت میں یہ بھی آیا ہے ولا نقضي بالجنة ای لا نحکم بالجنة احدا قطعاً یعنی کسی کے قطعی طور پر جنتی ہونے کا حکم نہیں لگائیں گے۔ پہلی صورت میں لا نعصي، بایعنا کے متعلق ہے کہ امور مذکورہ کی وجہ سے ہمیں جنت ملے گی۔

غشينا:...... اگر ہم نے اس میں کوئی کوتاہی کی تو اس کا فیصلہ اللہ کے حوالے ہے۔

﴿۱۰۴﴾

باب تزويج النبي ﷺ عائشة وقدومه المدينة وبنائه بها

یہ باب ہے حضرت عائشہؓ سے نبی کریم ﷺ کا نکاح آپ کی مدینہ تشریف آوری اور رخصتی کے بیان میں

آنحضرت ﷺ کے لئے حضرت عائشہ کا انتخاب فرشی نہیں عرشی ہے، مخلوق کا نہیں خود خالق کائنات کا تجویز کردہ ہے۔

نکاح سے قبل منامی دیدار:...... آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تم مجھے دو بار خواب میں دکھائی گئی ہو، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے یہ آپ کی بیوی ہیں جیسا کہ باب کی دوسری حدیث میں آ رہا ہے۔

حضرت عائشہؓ سے نکاح:...... مسلم شریف، مسند احمد، ترمذی شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ میں ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں " تزوجني رسول الله ﷺ في شوال وبني بي في شوال الحديث " ہجرت سے تین سال قبل نکاح ہوا۔

نکاح کے وقت صدیقہ کائنات کی عمر اور پیغمبر خدا کی عمر:...... حضرت عائشہؓ کی نکاح کے وقت عمر مبارک ٦ سال تھی، آپ ﷺ کی عمر ٥٠ سال تھی۔

رخصتی کے وقت عمر:...... ٩ سال تھی باب کی تیسری روایت اس پر شاہد ہے۔

بعض ملحدین ان روایات کا انکار کرتے ہیں ان کا انکار چند مفروضوں پر مبنی ہے جس کو محققین علماء نے رد کیا ہے، نیز طبقات ابن سعدؒ ج ٢ ص ٦٠۔٦٣، بخاری شریف باب تزويج الاب ج ٢ ص ١٧٧، مسلم شریف باب تزويج الاب البكر الصغيرة ج ١ ص ٤٥٦ پر حضرت عائشہؓ سے خود تصریح موجود ہے کہ نکاح کے وقت میری عمر چھ سال تھی اور رخصتی کے وقت میری عمر نو سال تھی اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی۔

نکاح اور رخصتی کا مقام:...... نکاح مکہ میں ہوا اور رخصتی مدینہ منورہ ہوئی حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کی وفات کے بعد نکاح ہوا۔

حضرت عائشہؓ کی رخصتی اور شادی کی سادگی کی انتہاء

روایت الباب کی پہلی حدیث میں رخصتی کی تفصیل بیان کی گئی ہے جو یہ ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی میری ماں نے مجھے بلایا، میں آئی، مجھے معلوم نہیں تھا کہ مجھے کس لئے بلایا جا رہا ہے (آج کل تو سال چھ ماہ پہلے دلہن کو سب معلوم ہوتا ہے) میرا ہاتھ پکڑا گھر کے دروازے پر لائیں تھوڑا سا پانی لیکر میرے منہ اور سر پر پھیرا۔ گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی کچھ عورتیں جمع تھیں انہوں نے میرے لئے خیر و برکت کے دعائیہ کلمات کہے پھر میرا سنگار کیا چاشت کے وقت جناب نبی کریم ﷺ تشریف لائے مجھے آپ ﷺ کے سپرد کیا اور میں اس وقت نو سال کی تھی۔

وبناؤه بها:...... علامہ جوہریؒ فرماتے ہیں بنیٰ علی اهله ای زفها اور عام لوگ کہتے ہیں بنیٰ باهله یہ خطاء ہے اس لئے کہ جو اپنے گھر والوں پر داخل ہوتا ہے اس کے لئے خیمہ بنایا جاتا ہے۔ علامہ عینیؒ نے علامہ جوہریؒ کے قول پر رد کرتے ہوئے فرمایا کہ فصحاء بنی کے ساتھ باء استعمال کرتے ہیں اور اس پر دلیل حضرت عائشہؓ کا قول ہے جو پانچوں کتابوں میں ہے الفاظ یہ ہیں" تزو جنی رسول ﷺ وبنی بی فی شوال"۔

(۳۷۸) حدثني فروة بن ابي المغراء حدثني علي بن مسهر عن هشام عن ابيه
مجھ سے فروہ بن ابی المغراء نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے علی بن مسہر نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے
عن عائشةؓ قالت تزوجني النبي ﷺ وانا بنت ست سنين فقدمنا المدينة فنزلنا في بني الحارث بن الخزرج
اور عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے میرا نکاح جب ہوا تو میری عمر چھ سال تھی، پھر ہم مدینہ آئے بنی حارث بن خزرج کے ہاں قیام کیا
فوُعِكْتُ فَتَمَرَّق شعري فوفا جُمَيْمَةً فاتتني امي ام رومان
یہاں آ کر مجھے بخار چڑھا اور اس کی وجہ سے میرے بال گرنے لگے اور بہت تھوڑے سے رہ گئے پھر میری والدہ ام رومان آئیں
واني لفي ارجوحة ومعي صواحب لي فصرخت بي فاتيتها ماادري ما تريد بي
اس وقت میں چند سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی تھی انہوں نے مجھے پکارا تو میں حاضر ہو گئی مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ میرے ساتھ ان کا ارادہ کیا ہے
فاخذت بيدى حتى اوقفتني على باب الدار واني لا نهج حتى سكن بعض نفسي
آخر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے دروازے کے پاس کھڑا کر دیا اور میرا سانس پھولا جا رہا تھا تھوڑی دیر میں جب مجھے کچھ سکون ہوا
ثم اخذت شيئا من ماء فمسحت به وجهي وراسي ثم ادخلتني الدار فاذا نسوة من الانصار في البيت فقلن
تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ پر اور سر پر پھیرا اور گھر کے اندر مجھے لے گئیں وہاں انصار کی چند خواتین موجود تھیں جنہوں نے مجھے دیکھ کر کہا
على الخير والبركه وعلى خير طائر فاسلمتني اليهن فاصلحن من شأني
خیر و برکت اور اچھا نصیب لے کر آئی ہو میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا اور انہوں نے میرا سنگھار اور آرائش کی
فلم يرعني الا رسول الله ﷺ ضحى فاسلمنني اليه وانا يومئذ بنت تسع سنين
نہیں اچانک آئے میرے پاس مگر حضور ﷺ چاشت کے وقت اور ان عورتوں نے مجھے آنحضرت ﷺ کے حوالہ کیا میری عمر اس وقت نو سال تھی

﴿تحقيق وتشريح﴾

امام ابن ماجہؒ کتاب النکاح میں سویدؒ بن سعید سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

فوعكت فتمرق شعري فوفا جميمة...... میں بخار والی ہو گئی، میرے بال گر گئے، پس تھوڑے سے ناصیہ کے اوپر جو تھے باقی رہے۔ جميمة جمة کی تصغیر ہے میرے لمبے بالوں میں سے کچھ باقی رہ گئے۔

[۱] (عمدۃ القاری ص ۳۲ ج ۱۷)

وانی لفی اُرجُوحة:...... پنگھوڑا جھول رہی تھی۔

لانهج:...... میرا سانس اکھڑا ہوا تھا۔

علی الخیر البرکة علی خیر طائر:...... یہ مبارکبادی کے الفاظ ہیں جو نئی دلہن کو دی جاتی ہے۔

خیر طائر ای علی خیر حظ و نصیب۔

فلم یَرُعنی الا رسول الله ﷺ:...... نہیں اچانک آئے میرے پاس مگر حضور ﷺ چاشت کے وقت

"لم یرعنی ای لم یفاجئنی" کسی کے آنے کا خیال نہ ہو اور وہ اچانک آ جائے۔

(۳۷۹) حدثنا مُعَلّٰی حدثنا وهیب عن هشام بن عروة عن ابیه عن عائشةؓ ان النبی ﷺ قال
ہم سے مُعلّٰی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے وہیب نے حدیث بیان کی وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
لها اریتک فی المنام مرتین اری انک فی سَرَقة من حریر ویقول هذه امراتک
ان سے کہ تم مجھے دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئی، میں نے دیکھا کہ تم ایک ریشمی کپڑے میں لپٹی ہوئی ہو اور کہا جا رہا ہے یہ آپ کی بیوی ہیں
فاکشِف عنها فاذا هی انت فاقول ان یک هذا من عندالله یُمضِه
ان کا چہرہ کھول کر دیکھنے میں نے چہرہ کھول کر دیکھا تو تم ہی تھیں میں نے سوچا کہ اگر یہ خواب اللہ کی جانب سے ہے تو وہ خود اس کی صورت پیدا فرمائے گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

اریتک فی المنام مرتین:...... بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ تین مرتبہ یہ خواب دکھلایا گیا۔

ان یک هذا من عندالله یُمضِه: سوال:...... یہ شک پر دلالت کرتا ہے اور نبی کا خواب تو وحی ہوتا ہے، شک سے ذکر کرنا صحیح نہیں؟

جواب:...... (۱) قاضی عیاضؒ نے جواب دیا کہ ممکن ہے کہ یہ خواب بعثت سے پہلے آیا ہو (۲) اگر یہ بعثت کے بعد ہے تو ممکن ہے اس بات کے بارے میں ہو کہ بیوی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں (۳) تردد اس بات میں ہوگا کہ یہ خواب اپنے ظاہر پر ہے یا اس کی کوئی اور تعبیر ہے۔ اور اس طرح کا شک نبیوں کے حق میں ممکن ہے (۴) تردد نوع بدیع سے ہے اور اہل بلاغت اس کو تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔ یقینی بات کو شک کے ساتھ ملا کر ذکر کرنا۔

سرقة:...... ریشم کا ٹکڑا، دراصل یہ فارسی لفظ ہے اس کو عربی بنایا گیا ہے[۱]

(۳۸۰) حدثنی عبید بن اسمٰعیل حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابیه قال
مجھ سے عبید بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے انہوں نے بیان کیا کہ

[۱] (عمدۃ القاری ص ۳۵ ج ۱۷)

توفیت خدیجة قبل مخرج النبی ﷺ الی المدینة بثلث سنین فلبث سنتین او قریبا من ذلک
خدیجہؓ کی وفات نبی کریم ﷺ کی مدینہ ہجرت سے تین سال پہلے ہوگئی تھی یا فرمایااس کے قریب
ونکح عائشةؓ وھی بنت ست سنین ثم بنی بھا بنت تسع سنین
اورآپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیااس وقت ان کی عمر چھ سال تھی پھر جب رخصتی ہوئی تو وہ نوسال کی تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

عُبَید:...... عبد کا مصغر ہے۔

بثلاث سنین:...... خدیجۃ الکبریٰؓ ہجرت سے تین سال قبل فوت ہوئیں اور حضرت عائشہؓ سے نکاح ان کی وفات کے تین سال بعد کیا ہے تو حضرت عائشہؓ سے دوران ہجرت یا بعداز ہجرت نکاح کرنا ثابت ہوا حالانکہ ایسے نہیں؟

جواب:......(۱) بعض روایات کے مطابق حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے نہیں بلکہ پانچ سال پہلے ہوا ہے نیز او قریباً من ذلک سے زیادتی کی جانب اشارہ ہے کہ تین سال یا اس سے زائد عرصہ پہلے فوت ہوئیں۔ اور یہ حدیث مرسل صحابی کے قبیل سے ہے۔

جواب:......(۲) دو جدا چیزوں کا بیان ہے ایک حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی وفات اور دوسرا حضرت عائشہؓ سے نکاح اور بثلث سنین او قریبا من ذلک اور اسی طرح وھی بنت ست سنین ثم بنی بھا بنت تسع سنین یہ ماقبل کی وضاحت کے لئے ہے ان کا آپس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

ازواج مطہرات کے مختصر حالات

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ:

حضرت خدیجۃ الکبریٰ قریش کی مالدار خاتون تھیں۔ آپ ﷺ کے جداعلیٰ قصی پرنسب آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے آپ ﷺ نے پچیس سال کی عمر میں ان سے نکاح کیا۔ جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں آپ ﷺ نے کسی اور عورت سے نکاح نہیں کیا۔ پچیس سال آنحضرت کی زوجیت میں رہیں۔ ۱۰ نبوی میں ہجرت سے تین سال قبل مکہ مکرمہ میں انتقال ہوا اور نماز جنازہ کی مشروعیت سے قبل مقام حجون میں دفن ہوئیں۔

حضرت سودہؓ:

حضرت سودہؓ بھی اشراف قریش میں سے تھیں آپ ﷺ کے جداعلیٰ لوی پرنسب آنحضرت ﷺ سے مل جاتا ہے ابتداء نبوت میں مسلمان ہوگئیں تھیں۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے انتقال کے کچھ روز بعد آپ ﷺ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کیا۔ ان سے نکاح کا مہر چار سو درہم قرار پایا۔ اخیر عمر میں انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ

کو ہبہ کردی تھی۔امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں سند صحیح سے نقل کیا ہے کہ ماہ ذی الحجہ ۲۳ھ کو مدینہ منورہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت کے آخر میں وفات پائی۔اور بعض کہتے ہیں کہ ۵۴ھ میں انتقال کیا۔علامہ واقدیؒ نے اسی کو راجح قرار دیا ہے۔واللہ اعلم

حضرت عائشہؓ:

حضرت عائشہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں۔آنحضرت ﷺ نے حضرت خولہ کو ان کے لئے پیغام نکاح دے کر بھیجا تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے جبیر کے لئے اس کا پیغام بھیجا تھا جسے میں منظور کر چکا ہوں چنانچہ وہاں سے اٹھ کر مطعم کے پاس پہنچے اور اسے مخاطب کر کے کہا کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ مطعم کی بیوی نے کہا کہ تمہارے یہاں نکاح کرنے سے مجھے قوی اندیشہ ہے کہ کہیں میرا بیٹا بے دین نہ ہو جائے۔اس کے بعد ابو بکر مطعم کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ میری بیوی نے جو کچھ کہا ہے وہ آپ نے سن لیا ہے۔ابو بکرؓ اس متفقہ انکار کو سمجھ گئے اور واپس آ کر حضرت خولہؓ سے کہا کہ مجھے منظور ہے آنحضرت ﷺ جس وقت چاہیں تشریف لائیں۔حضرت سودہؓ کے بعد یا متصل ماہ شوال ۱۰ نبوی میں آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ان کا مہر بھی چار سو درہم مقرر ہوا۔نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر مبارک چھ سال تھی اور رخصتی نو سال کی عمر میں ہوئی۔اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی۔آپ ﷺ کے بعد اڑتالیس سال زندہ رہیں۔صحابہ کرامؓ مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔آنحضرت ﷺ نے سوائے ان کے کسی اور باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا۔آنحضرت ﷺ نے زندگی کے آخری ایام ان کے حجرہ مبارکہ میں گزارے اور ابدی قیام بھی اسی حجرہ میں ہے۔۵۷ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔وفات کے وقت ان کی عمر مبارک ٦٦ سال تھی ان کی نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی اور آپؓ کی وصیت کے مطابق دیگر ازواج مطہراتؓ کے پہلو میں رات کے وقت بقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت حفصہؓ:

حضرت حفصہؓ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی ہیں بعثت سے پانچ سال قبل پیدا ہوئیں پہلا نکاح خنیس بن الحارث سے ہوا شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئیں غزوہ بدر کے بعد خنیس کا انتقال ہو گیا۔مشہور اور راجح قول کے مطابق ۳ھ میں آنحضرت نے ان سے نکاح کیا۔اللہ پاک نے بواسطہ جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کو خبر دی کہ حفصہ جنت میں آپ کی زوجہ ہوں گی۔حضرت معاویہؓ کے دور خلافت شعبان ۴۵ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی۔مروان بن حکم نے نماز جنازہ پڑھائی۔وفات کے وقت عمر ساٹھ سال تھی۔

حضرت زینب بنت خزیمہؓ الملقب بام المساکین:

حضرت زینب خزیمہ بن الحارث کی صاحبزادی ہیں،بہت سخی اور فیاض تھیں اس لئے زمانہ جاہلیت سے ہی

ام المساکین کے لقب سے پکاری جاتی تھیں۔ پہلا نکاح حضرت عبداللہ بن جحش سے ہوا، ۳ھ غزوہ احد میں حضرت عبداللہ بن جحش کا انتقال ہوگیا تو عدت کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کرلیا۔ پانچ سو درہم مہر مقرر ہوا۔ نکاح کے دو تین ماہ بعد ہی ان کا انتقال ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت ام سلمہؓ:

ام سلمہ کنیت ہے، ان کا نام ہند ہے اور ابوامیہ قرشی مخزومی کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے، حسن وجمال کا یہ حال تھا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے جب ان سے نکاح کیا تو مجھے ان کے حسن وجمال کی وجہ سے بہت رشک ہوا۔ پہلا نکاح چچازاد بھائی ابوسلمہ بن اسد مخزومی سے ہوا انہی کے ساتھ مشرف باسلام ہوئیں اور دونوں ہجرتیں بھی کیں ابوسلمہ بدر واحد میں شریک ہوئے۔ احد میں بازو پر زخم ہوا اسی زخم کے اثر سے ۸ جمادی الاخری ۴ھ میں انتقال کیا۔ عدت گزرنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے ماہ شوال کے آخر میں ان سے نکاح کیا۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ مہر میں کچھ سامان مقرر ہوا جس کی قیمت دس درہم تھی۔ ازواج مطہرات میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ انتقال کے وقت عمر ۸۴ سال تھی، جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ان کی تاریخ وفات میں شدید اختلاف ہے امام بخاریؒ نے تاریخ کبیر میں ۵۸ھ اور علامہ واقدیؒ نے ۵۹ھ اور ابن حبان نے ٦١ھ اور ابونعیم نے ٦۲ھ میں انتقال نقل کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ اور تقریب میں اسی کو راجح قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت زینبؓ بنت جحش:

حضرت زینب بنت جحشؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی بیٹی ہیں، آپ ﷺ کے نکاح میں آنے سے قبل آپ کے متبنی اور آزاد کردہ غلام زید بن حارثہؓ کے نکاح میں تھیں۔ باہمی ناموافقت کی وجہ سے ان سے نباہ نہ ہوسکا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی (فلما قضیٰ زید منها وطرا زوجنکها) آنحضرت سے ان کا نکاح کردیا۔ حافظ ابن سیدالناسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت زینب ۳ھ میں آپ کی زوجیت میں آئیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ۵ھ میں آپ سے نکاح ہوا۔ نکاح کے وقت حضرت زینبؓ کی عمر ۳۵ سال تھی۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے ولیمے کا خاص اہتمام فرمایا اور بکری ذبح کرکے لوگوں کو گوشت روٹی کھلائی۔ صحیحین میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ تم میں سب سے جلد مجھے وہ ملے گی جس کا ہاتھ زیادہ لمبا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کا اشارہ فیاضی کی طرف تھا لیکن ازواج نے ظاہر پر محمول کیا۔ ۲۰ھ مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ قاسم بن محمدؒ سے مروی ہے کہ جب حضرت زینبؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو فرمایا کہ میں نے اپنا کفن تیار کر رکھا ہے غالباً عمرؓ بھی میرے لئے کفن بھیجیں گے ایک کفن کام میں لے آنا اور دوسرا صدقہ کردینا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے پانچ کپڑے خوشبو لگا کر کفن کے لئے بھیجے۔ حضرت عمرؓ ہی کے بھیجے ہوئے کفن میں ان کو کفنایا گیا اور ان کے اپنے بنائے ہوئے کفن کو ان کی بہن

حسنہ نے صدقہ کردیا۔ حضرت عمرؓ نے جنازہ کی نماز پڑھائی انتقال کے وقت پچاس یا ترپن سال عمر تھی۔

حضرت جویریہؓ بنت حارث بن ضرار:

حضرت جویریہؓ بنت حارث بن ضرار سردار بنی المصطلق کی بیٹی تھیں۔ پہلا نکاح مسافع بن صفوان مصطلقی سے ہوا جو غزوہ مریسیع میں مارا گیا اس غزوہ میں حضرت جویریہؓ بنت حارث بن ضرار بھی گرفتار ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا۔ اور چار سو درہم مہر مقرر ہوا۔ یہ نکاح ۵ ھ میں ہوا اس وقت آپؓ بیس سال کی تھیں۔ اور ربیع الاول ۵۰ ھ میں انتقال ہوا اس وقت آپ کا سن ۶۵ سال تھا۔ مروان بن حکم جو اس وقت امیر مدینہ تھے انہوں نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

حضرت ام حبیبہ بنت ابی سفیانؓ:

ام حبیبہ کنیت ہے اور ان کا نام رملہ ہے والدہ کا نام صفیہ بنت ابی العاص ہے اور والد کا نام ابوسفیان بن حرب اموی قریش کے مشہور سردار کی بیٹی ہیں۔ بعثت سے ۱۷ سال پہلے پیدا ہوئیں۔ پہلا نکاح عبیداللہ بن جحش سے ہوا۔ ابتداء میں ہی دونوں مسلمان ہوگئے تھے حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی وہاں جا کر ایک بیٹی پیدا ہوئی اس کا نام حبیبہ رکھا اسی کے نام پر کنیت رکھی گئی اور اسی کنیت سے مشہور ہوئیں۔ چند روز بعد عبیداللہ مرتد ہو کر عیسائی بن گیا مگر ام حبیبہؓ اسلام پر برقرار رہیں۔ عدت ختم ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے عمر بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس یہ کہلا بھیجا کہ اگر ام حبیبہ مجھ سے نکاح کرنا چاہیں تو تم بطور وکیل نکاح پڑھوا کر بھیج دو نجاشی نے اپنی باندی ابرہ کو یہ کہلا بھیجا کہ میرے پاس آنحضرت ﷺ کا پیام اس مضمون کا آیا ہے اگر تمہیں منظور ہو تو کسی کو اپنا وکیل مقرر کرلو۔ ام حبیبہ نے اس کو قبول کر لیا، اور خالد بن سعید بن العاص کو اپنا وکیل مقرر کرلیا اور نجاشی کی باندی ابرہ کو خوشخبری کے انعام میں ہاتھوں کے دونوں کنگن پیروں کے پازیب اور انگلیوں کے چھلے جو سب نقرئی تھے دیدیئے۔ جب شام ہوئی تو نجاشی نے جعفر اور دوسرے تمام مسلمانوں کو جمع کر کے خود خطبہ نکاح پڑھا اور چار سو دینار مہر مقرر کیا اور اسی وقت وہ چار سو دینار خالد بن سعید کے حوالے کردیئے۔ نکاح کے بعد نجاشی نے ولیمہ مہمانوں کو کھانا کھلایا اور کہا کہ یہ حضرات انبیاء کی سنت ہے مہر کی رقم جب ام حبیبہؓ کے پاس پہنچی تو ابرہ کو بلا کر پچاس دینار مزید دیئے۔ لیکن ابرہ نے یہ کہہ کر پہلا زیور اور یہ پچاس دینار واپس کردیئے کہ مجھے بادشاہ نے تاکید کی ہے کہ میں آپ سے کچھ نہ لوں۔ اور ابرہ نے آپ سے ایک درخواست کی کہ آنحضرت سے میرا اسلام کہہ دینا اور ان سے یہ عرض کردینا کہ میں ان کے دین کی پیروکار ہو چکی ہوں۔ نکاح کے وقت عمر ۳۷ سال تھی اور وفات کے وقت عمر ۷۳ سال تھی۔

حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب:

حضرت صفیہؓ بنی نضیر کے سردار کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد حیی حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے

ہیں۔ والدہ کا نام ضرہ ہے۔ پہلا نکاح سلام بن مشکم قرظی سے ہوا ان کے طلاق دینے کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق سے ہوا۔ کنانہ خیبر میں مقتول ہوا اور یہ گرفتار ہوئیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو آزاد کر کے ان سے نکاح کرلیا اور یہی آزادی ان کا مہر قرار پائی۔ خیبر سے نکل کر آپ مقام صہباء میں اترے جو خیبر سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے اور یہیں پر عروسی کی اور ولیمہ بھی یہیں کیا۔ جس کی صورت یہ تھی کہ سب میں اعلان کر دیا گیا کہ جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لے آئے۔ ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر سب کچھ جمع کرلیا گیا اور سب نے مل کر کھالیا۔ مقام صہباء میں تین روز قیام کیا۔ جب کوچ کا وقت آیا تو آنحضرت ﷺ نے اپنی عباء سے ان پر پردہ کیا تاکہ کوئی دیکھ نہ سکے گویا کہ یہ اعلان تھا کہ یہ ام المومنین ہیں ام ولد نہیں۔ حضرت صفیہؓ جب خیبر سے مدینہ منورہ آئیں تو حارثہ بن نعمان کے مکان میں اتاری گئیں۔ ان کے حسن و جمال کو دیکھ کر انصار کی عورتیں انہیں دیکھنے آئیں اور حضرت عائشہؓ بھی نقاب اوڑھ کر آئیں مگر آنحضرت ﷺ نے پہچان لیا جب واپس ہوئیں تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ اے عائشہ کیا دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں ایک یہودیہ کو دیکھ آئی ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے عائشہ یوں مت کہو وہ اسلام لے آئی ہے اور اس کا اسلام نہایت اچھا ہے۔ سعید بن مسیبؒ سے مرسلاً مروی ہے کہ جب حضرت صفیہ مدینہ منورہ آئیں تو ان کے کانوں میں سونے کا زیور تھا اس میں سے کچھ حضرت فاطمہؓ کو دے دیا اور باقی کچھ دوسری عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ ماہ رمضان المبارک ۵۰ھ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

حضرت میمونہؓ بنت الحارث:

میمونہ آپ کا نام ہے اور والد کا نام حارث ہے اور ان کی والدہ کا نام ہند ہے۔ پہلا نکاح ابورہم بن عبدالعزیٰ سے ہوا ان کے انتقال کے بعد ماہ ذی قعدہ ۷ھ میں جب آپ ﷺ عمرہ حدیبیہ کی قضاء کرنے مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آنحضور ﷺ نے اپنا وکیل حضرت عباسؓ کو مقرر کیا انہوں نے آپ کا نکاح حضرت میمونہؓ سے پانچ سو درہم مہر پر کیا۔ یہ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ مقام سرف میں نکاح ہوا وہیں رخصتی ہوئی اور ۵۱ھ میں وہیں پر ان کا انتقال ہوا۔ وہیں دفن ہوئیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

ثم بنی بھا:...... مدینہ آنے کے بعد نو سال کی عمر میں رخصتی کی۔

﴿۱۰۵﴾

باب هجرة النبی ﷺ واصحابه الی المدینة

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کی مدینہ ہجرت کے بیان میں

وقال عبدالله بن زيد وابوهريرة عن النبی ﷺ لولا الهجرة لكنت امرأ من الانصار
عبداللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ اگر ہجرت کی فضیلت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد بن کر رہنا پسند کرتا
وقال ابوموسٰی عن النبی ﷺ رأیت فی المنام انی اهاجر من مكة الی ارض
اور ابو موسیٰؓ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کہ
بها نخل فذهب وهلي الی انها اليمامة او هَجَر فاذا هی المدينة يثرب
جہاں کھجور کے باغات ہیں میرا ذہن اس سے یمامہ یا ہجر کی طرف گیا، لیکن یہ سرزمین تو شہر یثرب کی تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

وقال عبدالله بن زید:...... امام بخاریؒ اس تعلیق کو باب غزوۃ الطائف میں موصولاً اور مطولاً لائے ہیں۔

وابوهريرة:...... یہ بھی تعلیق ہے، باب النبوۃ میں مطولاً اس تعلیق کو لائے ہیں اور لولا الهجرة الخ میں بھی لائے ہیں۔

وهلی:...... ای وهمی۔ میرا ذہن، میرا خیال۔

یمامه:...... یہ یمن کا شہر ہے طائف سے دو منزلوں کے فاصلے پر واقع ہے اور ہجر یہ مدینہ منورہ کے قریب ایک بستی ہے جس کے گھڑے مشہور ہیں۔

(٣٨١) حدثنا الحميدی حدثنا سفين حدثنا الاعمش قال سمعت ابا وائل
ہم سے حمیدی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اعمش نے حدیث بیان کی کہا کہ میں نے ابو وائل سے سنا
يقول عُدنا خَبَّابا فقال هاجرنا مع النبی ﷺ نريد وجه الله
وہ فرماتے ہیں کہ ہم خبابؓ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم نے صرف اللہ کی خوشنودی کرنے کے لئے ہجرت کی
فوقع اجرنا علی الله فمنا من مضی لم ياخذ من اجره شيئا
اللہ ہمیں اس کا اجر دے گا پھر ہمارے بہت سے ساتھی اس دنیا سے اٹھ گئے اور انہوں نے (دنیا میں) اپنے (اعمال کا) پھل نہیں دیکھا
منهم مصعب بن عمير قتل يوم احد وترك نَمِرة فكنا اذا غطينا بها رأسه
انہیں میں مصعب بن عمیرؓ تھے احد کی لڑائی میں آپ شہید کیے گئے اور صرف ایک دھاری دار چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کی چادر سے ان کا سر ڈھانپتے
بدت رجلاه واذا غطينا رجليه بدا راسه فامرنا رسول الله ﷺ ان نغطی رأسه ونجعل علی رجليه شيئا من اذْخر
تو ان کے پاؤں کھل جاتے اور اگر پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دیں

ا؎ (بخاری ص ٥٥٠ ج ١)

ومنا	من	اینعت	له	ثمرته	فهو	یهد	بها
اور ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں کہ (ان کے پھل پک گئے ہیں) اور وہ اس کو چن رہے ہیں							

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة فی قوله هاجرنا مع النبی ﷺ۔

یہ حدیث کتاب الجنائز، باب اذا لم یجد کفناً الامایواری رأسه "میں گذر چکی ہے[1]

نَمِرَة:...... نون کے فتحہ اور میم کے کسرہ کے ساتھ ہے اس کی جمع نمرات اور نمور آتی ہے۔ بمعنی کساء ملون مخطط (دھاری دار چادر) یا اس کا معنی وہ چادر جو لونڈیاں پہنتی ہیں۔

اَیْنَعَتْ:...... بمعنی ادرکت و نضجت۔ اَیْنَع، ینع، یونع سے واحد مؤنث غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی (پھل پک جانا)۔ یَهْدِبُهَا، یقطعها و یجتنیها، هَدَبَ یَهْدِبُ هدباً سے واحد مذکر غائب فعل مضارع معروف ہے بمعنی، وہ اس کو چنتا ہے یعنی اس دنیا میں اپنے اعمال کا پھل کھا رہا ہے، اپنے اعمال کا نفع اٹھا رہا ہے۔

وهو یهدبها:...... وہ اس کو چنتا ہے۔

(۳۸۲) حدثنا مسدد حدثنا حماد هو ابن زید عن یحیی عن محمد بن ابراهیم
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے حماد جو کہ زید کے بیٹے ہیں نے حدیث بیان کی وہ یحیٰی سے وہ محمد بن ابراہیم سے
عن علقمة بن وقاص سمعت عمر قال سمعت النبی ﷺ یقول
وہ علقمہ بن وقاص سے انہوں نے کہا کہ میں نے عمرؓ سے سنا انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا
الاعمال بالنیة فمن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امراة یتزوجها فهجرته
اعمال نیت پر موقوف ہیں پس جس کا مقصد ہجرت سے دنیا ہوگا وہ اپنے اسی مقصد کو حاصل کرے گا یا مقصد کسی عورت سے شادی کرنا ہوگا پس اس کی ہجرت
الی ما هاجر الیه ومن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله
اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی لیکن جس کا ہجرت سے مقصد اللہ اور اس کا رسول ہوگا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے سمجھی جائے گی

اس روایت کی تحقیق وتشریح[1] گزر چکی ہے۔

(۳۸۳) حدثنا اسحق بن یزید الدمشقی حدثنا یحیی بن حمزة قال حدثنی ابو عمرو الاوزاعی
ہم سے اسحاق بن یزید دمشقی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحیٰی بن حمزہ نے حدیث بیان کی، کہا کہ مجھ سے ابو عمرو اوزاعی نے حدیث بیان کی
عن عبدة بن ابی لبابة عن مجاهد بن جبر المکی ان عبدالله بن عمر کان یقول لاهجرة بعد الفتح
وہ عبدہ بن ابی لبابہ سے وہ مجاہد بن جبر مکی سے کہ عبداللہؓ بن عمر فرمایا کرتے تھے کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت باقی نہیں رہی

---

[1] الخیر الساری ص۱۲۵ ج۱)

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اس میں ہجرت کے احکام میں سے ایک حکم کو بیان کیا گیا ہے۔

لاھجرۃ بعد الفتح:...... یعنی فتح مکہ سے پہلے جو ہجرت فرض تھی وہ منسوخ ہوگئی کیونکہ مکہ دار الاسلام بن گیا اور باقی تمام بلاد سے اسلام کی طرف آج بھی ہجرت کا حکم باقی ہے۔

☆قال یحیی بن حمزه وحدثنی الاوزاعی عن عطاء بن ابی رباح قال زرت عائشة
یحییٰ بن حمزہ نے کہا اور مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی وہ عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے میں نے عائشہ کی زیارت کی
مع عبید بن عمیر اللیثی فسألناها عن الهجرة فقالت
عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ اور ہم نے آپ سے فتح مکہ کے بعد ہجرت کے متعلق پوچھا؟ انہوں نے فرمایا کہ
لا هجرة الیوم کان المؤمنون یفر احدهم بدینه
آج ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے ایک وقت تھا جب مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لئے نکلا کرتے تھے
الی الله والی رسوله مخافة ان یفتن علیه فاما الیوم فقد اظهر الله الاسلام والیوم
اللہ اور اس کے رسول کی طرف اس خطرہ کی وجہ سے کہ کہیں وہ فتنہ میں نہ پڑ جائے لیکن اب اللہ نے اسلام کو غالب کر دیا اور آج
یعبد ربه حیث شاء ولکن جهاد ونیة
انسان جہاں بھی چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے (اس لئے ہجرت کی کوئی وجہ نہیں) البتہ خلوص نیت کے ساتھ جہاد کا ثواب باقی ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

زرت عائشةؓ:...... میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

سوال:...... کس جگہ زیارت کی ہے؟

جواب:...... باب الطواف من الحج۔ میں گزر چکا ہے کہ جب انہوں نے ملاقات کی ہے آپ جبل ثبیر کے پڑوس میں تشریف رکھتی تھیں۔

سوال:...... عطاء بن ابی رباح اور عبید بن عمیر لیثی حضرت عائشہؓ کے رشتہ دار ہیں؟ یا پردہ کے پیچھے بیٹھ کر زیارت کی ہے؟

جواب:...... رشتہ دار تو نہیں تھے مگر کسی شخصیت کی زیارت کے لئے جانے کا کہنا اس کے لئے ملاقات کافی ہے دیکھنا کوئی ضروری نہیں۔

ولکن جهاد و نیة:...... اس کی تشریح الخیر الساری فی تشریحات البخاری کتاب الجہاد ص ۵۴۶ پر گزر چکی ہے وہاں ملاحظہ کی جائے (مرتب)

یعبد ربه حیث شاء...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کفار عبادت میں رکاوٹ نہ بنیں تو کفار کے ملک میں رہ سکتا ہے ورنہ ہجرت واجب ہے۔

(۳۸۴) حدثنا زکریا بن یحیی حدثنا ابن نمیر قال هشام فاخبرنی ابی
ہم سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن نمیر نے حدیث بیان کی کہا ہشام نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی
عن عائشة ان سعدا قال اللهم انک تعلم انه لیس احد احب الی ان اجاهدهم فیک من قوم
وہ عائشہؓ سے کہ سعدؓ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ اس سے زیادہ مجھے اور کوئی پسند نہیں تیرے راستے میں میں اس قوم سے جہاد کروں
کذبوا رسولک واخرجوه اللهم فانی اظن انک قد وضعت الحرب بیننا وبینهم
جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں نکالا اے اللہ لیکن تو نے ہمارے اور ان کے درمیان لڑائی کا سلسلہ ختم کر دیا
وقال ابان بن یزید حدثنا هشام عن ابیه اخبرتنی عائشة
اور ابان بن یزید نے بیان کیا کہ ہمیں سے ہشام نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے انہوں نے کہا کہ مجھے عائشہؓ نے خبر دی کہ
من قوم کذبوا نبیک واخرجوه من قریش
(یہ الفاظ سعدؓ نے فرمائے تھے) من قوم کذبوا نبیک واخرجوه من قریش،

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة تؤ خذ من قوله واخر جوه، ای کانوا سببا لخروجه من مکة الی المدینة وخرو جه هذا هوالهجرة۔

بنی قریظه:...... جن کا قصہ سورۃ احزاب آیت نمبر ۲۶۔۲۷ میں اللہ پاک نے خود بیان فرمایا ہے۔

وقال ابان:...... اس سے اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ عبداللہ بن نمیر نے جس طرح ہشامؒ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ ابان بنؒ یزید عطار نے بھی اس میں ان کی موافقت کی ہے لیکن دونوں کی روایتوں میں ایک فرق ہے اور وہ یہ کہ عبداللہ بن نمیر کی روایت میں " من قوم " مبہم ہے ان کی تعیین نہیں جبکہ ابان بن یزید کی روایت میں قوم کی تعیین وتفسیر کی گئی ہے کہ آنحضرت کو جھٹلانے والی قوم قریش ہے۔

سوال:...... علامہ داؤدیؒ تو فرماتے ہیں قریش کا لفظ محفوظ نہیں بلکہ قوم سے مراد بنو قریظہ ہیں جن کے خلاف حضرت سعد بن معاذ نے فیصلہ دیا تھا لہٰذا قوم کے مصداق کو متعین کرنا ہوگا؟

جواب:...... علامہ عینیؒ فرماتے ہیں روایات ثابتہ اور ظنیہ (جس کا معنیٰ ظن وخیال پر مبنی ہو) میں جب تعارض آ جائے تو روایات ثابتہ کو لیا جاتا ہے ظنیہ کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ کو جھٹلانے والی قوم سے مراد قوم قریش ہے جیسے ابان بن یزید نے حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے بیان کیا ہے۔ اس کی تائید مغازی میں آنے والی ایک روایت سے بھی

ہوئی ہے۔ حضرت سعد بن معاذؓ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں " فان کان بقی من حرب قریش شئی فابقنی لھم حتی اجاھد ھم فیک "[1] ایک اور حدیث میں آتا ہے " واخرجوہ ،ھم قریش لانھم الذین اخرجوہ واما بنو قریظۃ فلا " بنوقریظہ نے معاہدہ توڑ کر غزوہ احزاب کے موقع پر کفار مکہ کی حمایت تو کی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کو مدینہ منورہ سے تو نہیں نکالا[2]

(۳۸۵) حدثني مطر بن الفضل حدثنا روح حدثنا هشام
ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی کہ ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی
قال حدثنا عكرمة عن ابن عباس قال بعث رسول الله ﷺ لاربعين سنة فمكث بمكة ثلث عشر
ہم سے عکرمہ نے حدیث بیان کی وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ رسول ﷺ چالیس سال کی عمر میں مبعوث ہوئے اور مکہ میں تیرہ سال ٹھہرے
يوحى اليه ثم امر بالهجرة فهاجر عشر سنين ومات وهو ابن ثلث وستين
وحی کی جاتی تھی آپ کی طرف پھر ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ نے دس سال ہجرت کے بعد گزارے اور آپ ﷺ کی وفات ہوئی اس حال میں کہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

هاجر عشر سنين:...... آپ ﷺ ہجرت کے بعد دس سال مدینہ منورہ میں رہے۔ ۵۳ سال تک مکہ میں رہے، ٦۳ سال کی کل عمر پائی۔

(۳۸٦) حدثني مطر بن الفضل حدثنا روح بن عبادة حدثنا زكريا بن اسحق
ہم سے مطر بن فضل نے حدیث بیان کی ہم سے روح بن عبادہ نے حدیث بیان کی ہم سے زکریا بن اسحاق نے حدیث بیان کی
حدثنا عمرو بن دينار عن ابن عباس قال مكث رسول الله ﷺ بمكة ثلث عشر
ہم سے عمرو بن دینار نے اور ان سے ابن عباسؓ نے بیان فرمایا کہ رسول ﷺ نے مکہ میں تیرہ سال قیام کیا
وتوفي وهو ابن ثلث وستين
(نزول وحی کے سلسلے کے بعد) اور جب آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة من حيث ان كونه بمكة بعد بعثه ثلاث عشرة سنة يدل على ان بقية عمره كانت في المدينة وهو بالضرورة يدل على الهجرة من مكة الى المدينة ۔ یہ مطر بن فضلؒ سے دوسرا طریق ہے۔

(۳۸۷) حدثنا اسمعيل بن عبدالله قال حدثني مالك عن ابي النضر مولى عمر بن عبيد الله
ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا کہ مجھ سے مالک نے حدیث بیان کی وہ عمر بن عبید اللہ کے مولا ابوالنضر سے

[1] (بخاری شریف ص۵۹۱ ج۲) [2] (عمدۃ القاری ص۳۸ ج۱۷)

عن عبید یعنی ابن حنین عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ
وہ عبید یعنی ابن حنین سے وہ ابو سعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر بیٹھے پس فرمایا اپنے ایک بندے کو اللہ نے اختیار دیا ہے
بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا ما شاء وبین ماعندہ فاختار
دنیا کی نعمتوں میں سے جو وہ چاہے اپنے لئے پسند کرے یا جو اللہ تعالیٰ کے یہاں ہے اسے پسند کر لے، اس بندے نے پسند کر لیا
ما عندہ فبکی ابو بکر وقال فدیناک بآبائنا وامھاتنا فعجبنا لہ
اللہ کے ہاں ملنے والی چیز کو اس پر ابو بکرؓ رونے لگے اور عرض کی ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں ہمیں ابو بکرؓ کے اس طرز عمل پر حیرت ہوئی
وقال الناس انظروا الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ ﷺ عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا
بعض لوگوں نے کہا کہ اس بزرگ کو دیکھئے آپ ﷺ تو ایک بندے کے متعلق خبر دے رہیں جسے اللہ نے اختیار دیا تھا دنیا کی نعمتوں
وبین ما عندہ وھو یقول فدیناک بآبائنا و امھاتنا
اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں سے کسی کے پسند کرنے کا اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں
فکان رسول اللہ ﷺ ھو المخیر وکان ابوبکر ھو اعلمنا بہ وقال رسول اللہ ﷺ
لیکن آپ ﷺ کو ہی ان دو میں سے ایک کا اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکرؓ ہم میں سب سے زیادہ اس سلسلے میں باخبر تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا
ان من امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابابکر ولوکنت متخذا خلیلا من امتی
لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعے مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اگر میں اپنی امت میں کسی کو خلیل بنا سکتا
لاتخذت ابابکر الا خلۃ الاسلام لا یبقین فی المسجد خوخۃ الا خوخۃ ابی بکر
تو ابو بکرؓ کو بناتا مگر اسلام کی محبت مسجد میں اب کوئی دروازہ کھلا ہوا باقی نہ رکھا جائے سواء ابو بکر کے گھر کی طرف کھلنے والا دروازہ

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سے سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال کے ذریعہ مجھ پر احسان کرنے والے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

ابوالنضر:...... نام سالم۔

قال الناس:...... قائل ابو سعیدؓ ہیں " الاخوخۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ ۔ابو بکر صدیق کے دروازہ والی جگہ پر آج بھی یہ عبارت لکھی ہے۔ ھذہ خوخۃ ابی بکر ن الصدیق رضی اللہ عنہ

انظروا الی ھذا الشیخ:...... وہ اس تقدیر سے تعجب کرتے تھے کیونکہ دونوں کلاموں میں مناسبت انہیں سمجھ نہیں آئی تھی۔ بعد میں انہیں معلوم ہوا کہ وہ مخیر حضور ﷺ خود ہی تھے اللہ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا تھا دنیا میں رہنے

یا آخرت کی طرف جانے کا۔

وکان ابوبکر هو اعلمنا:...... صحابہؓ نے اقرار کیا کہ ابوبکرؓ ہمارے اندر زیادہ علم والے تھے۔

انّ مِنْ اَمَنِّ النّاس:...... امن میں من بمعنی عطاء ہے معنی ہوگا کہ زیادہ خرچ کرنے والے لوگوں سے امن، منت سے نہیں کیونکہ حضور علیہ السلام پر کسی کا کوئی احسان نہیں۔

(۳۸۸) حدثنا یحییٰ بن بکیر حدثنا اللیث عن عقیل قال ابن شهاب فاخبرنی عروة بن الزبیر
ہم سے یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے لیث نے حدیث بیان کی وہ عقیل سے کہا کہ ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے خبر دی
ان عائشةؓ زوج النبی قالت لم اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قط الا وهما یدینان الدین
کہ بے شک نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنے والدین کو دین اسلام کا متبع پایا
ولم یمر علینا یوم الا یأتینا فیه رسول الله ﷺ طرفی النهار بکرة وعشیة فلما اُبْتلِیَ المسلمون
اور کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا جس دن آپ ﷺ صبح وشام ہمارے گھر دونوں وقت تشریف نہ لاتے ہوں پھر جب مکہ میں مسلمانوں کو ستایا جانے لگا
خرج ابو بکر مهاجرا نحو ارض الحبشة حتی اذا بلغ برک الغماد لقیه ابن الدغِنةَ وهو سید القارة
تو ابوبکر حبشہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کرکے نکلے جب مقام برک الغماد پر پہنچے تو آپ کی ملاقات ابن الدغنہ سے ہوئی وہ قبیلہ قارہ کا سردار تھا
فقال این ترید یا ابابکر قال اخرجنی قومی فارید ان اسیح فی الارض
اس نے پوچھا ابوبکر کہاں کا ارادہ ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے اب میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ چلوں پھروں زمین میں
واعبد ربی قال ابن الدغنة لَایَخْرُجُ ولا یُخْرَجُ انک تکسب المعدم
اور اپنے رب کی عبادت کروں ابن الدغنہ نے کہا کہ ابوبکر تم جیسے انسان کو اپنے وطن سے نہ خود نکلنا چاہئے اور نہ نکالا جانا چاہئے تم محتاجوں کی مدد کرتے ہو
وتصل الرحم وتحمل الکل وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق
اور صلہ رحمی کرتے ہو، بے کسوں کا بوجھ اٹھاتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور حق پر قائم رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتے ہو
فانا لک جار ارجع واعبد ربک ببلدک فرجع وارتحل معه ابن الدغنة
میں تمہیں پناہ دیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر ہی میں اپنے رب کی عبادت کرو چنانچہ آپ واپس آگئے اور ابن الدغنہ بھی آپ کے ساتھ واپس آیا
فطاف ابن الدغنة عشیة فی اشراف قریش فقال لهم ان ابابکر لایخرج مثله
اس کے بعد ابن الدغنہ قریش کے تمام سرداروں کی طرف شام کے وقت گیا اور سب سے اس نے کہا کہ ابوبکر جیسے شخص کو نہ خود نکلنا چاہئے
ولا یخرج اتخرجون رجلا یکسب المعدم ویصل الرحم ویحمل الکل ویقری الضیف
اور نہ نکالنا چاہئے کیا تم ایک ایسے شخص کو نکال دوگے جو محتاجوں کی مدد کرتا ہو صلہ رحمی کرتا ہو بے کسوں کا بوجھ اٹھاتا ہو مہمان نوازی کرتا ہو

ويعين علي نوائب الحق فلم تكذب قريش بجوار ابن الدغنة وقالوا لابن الدغنة مر ابابكر

اور حق کی وجہ سے کسی پر آنے والی مصیبتوں میں اس کی مدد کرتا ہو قریش نے ابن الدغنہ کی پناہ سے انکار نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ابوبکر سے کہہ دو کہ

فليعبد ربه في داره فليصل فيها وليقرء ما شاء ولا يؤذينا بذلک

اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کیا کریں وہیں نماز پڑھیں اور جو جی چاہے وہیں کریں اپنی ان عبادات سے ہمیں تکلیف نہ پہنچائیں

ولا يستعلن به فانا نخشى ان يفتن نساء نا وابناء نا فقال ذلک ابن الدغنة لابي بكر

اور اس کا اظہار واعلان نہ کریں کیونکہ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہمارے بچے اور عورتیں اس فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں یہ باتیں ابن الدغنہ نے ابوبکرؓ سے بھی آ کر کہہ دیں

فلبث ابوبكربذلک يعبد ربه في داره ولا يستعلن بصلاته

کچھ دنوں تک تو آپ اس پر قائم رہے اور اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کیا کرتے تھے نہ نماز سر عام پڑھتے تھے

ولا يقرأ في غير داره ثم بدا لابي بكر فابتنى مسجدا بفناء داره

اور نہ اپنے گھر کے سوا کسی جگہ تلاوت کلام پاک کرتے تھے لیکن پھر ظاہر ہوا کہ ابوبکرؓ کے لئے کچھ رائے کہ خلاف انہوں نے اپنے گھر کے باہر نماز پڑھنے کے لئے ایک جگہ بنائی

وكان يصلي فيه ويقرأ القرآن فيتقذف عليه نساء المشركين وابناؤهم

اور نماز پڑھنی شروع کی اور تلاوت قرآن بھی وہیں کرنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا مجمع ہونے لگا

وهم يعجبون منه وينظرون اليه وكان ابو بكر رجلا بكاء لايملک عينيه اذا قرأ القرآن

وہ سب حیرت اور پسندیدگی سے انہیں دیکھتے رہا کرتے تھے ابوبکرؓ بڑے نرم دل تھے جب تلاوت کرتے تو آنسوؤں کو روک نہ سکتے تھے

وافزع ذلک اشراف قريش من المشركين فارسلوا الى ابن الدغنه فقدم عليهم فقالوا

اس صورت حال سے قریش کے مشرکین گھبرا گئے اور انہوں نے ابن الدغنہ کو بلا بھیجا جب ابن الدغنہ آیا تو انہوں نے کہا کہ

انا كنا اجرنا ابابكر بجوارک علي ان يعبد ربه في داره فقد جاوز ذلک

ہم نے ابوبکر کے لئے تمہاری پناہ اس شرط کے ساتھ تسلیم کی تھی کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر کے اندر کیا کریں گے لیکن انہوں نے خلاف ورزی کی ہے

فابتنى مسجدا بفناء داره فاعلن بالصلوٰة والقراءة فيه وانا قد خشينا ان يفتن نساء نا وابناء نا

اور اپنے گھر کے باہر ایک جگہ بنا کر سر عام نماز پڑھنے اور تلاوت کرنے لگے ہیں ہمیں اس کا ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے اس فتنے میں مبتلا ہو جائیں

فانهه فان احب ان يقتصر علي ان يعبد ربه في داره فعل وان ابى الا ان يعلن بذلک

پس تم انہیں روک دو اگر انہیں یہ شرط منظور ہو اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کیا کریں تو وہ ایسا کر سکتے ہیں لیکن اگر وہ اظہار پر مصر ہیں

فسله ان يرد اليک ذمتک فانا قد كرهنا ان نخفرک ولسنا مقرين لا بي بكر الا ستعلان

تو ان سے کہو کہ تمہاری پناہ واپس دے دیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری دی ہوئی پناہ کو توڑیں لیکن ہم ابوبکر کے اس اعلان کو برداشت نہیں کر سکتے

قالت عائشه فاتى ابن الدغنة الى ابى بكر فقال قد علمت الذى عاقدت لک عليه

عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر ابن الدغنہ ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا کہ جس شرط کے ساتھ میں نے آپ سے عہد کیا تھا وہ آپ کو معلوم ہے

فاما ان تقتصر على ذلک واما ان ترجع الى ذمتى فانى لا احب ان تسمع العرب انى اُخفِرتُ فى رجل

اب یا آپ اس شرط پر قائم رہئے یا پھر میرے عہد کو واپس کیجئے کیونکہ مجھے یہ گوارہ نہیں کہ عرب کے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ بےشک میں اپنی پناہ توڑ گیا

عقدت له فقال ابو بكر فانى ارد اليک جوارَک وارضى بجوار الله

جو میں نے ایک شخص کو دی تھی اس پر ابوبکرؓ نے فرمایا میں تمہاری پناہ واپس کرتا ہوں اور اپنے رب عزوجل کی پناہ پر راضی اور خوش ہوں

والنبى ﷺ يومئذ بمكة فقال النبى ﷺ للمسلمين انى اريت دار هجرتكم

اور حضور اکرم ﷺ ان دنوں مکہ میں تشریف رکھتے تھے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ تمہاری ہجرت کی جگہ مجھے خواب میں دکھائی گئی ہے

ذات نخل بين لا بتين وهما الحرتان فهاجر من هاجر قبل المدينة

وہاں کھجور کے باغات ہیں اور دو پتھریلے میدانوں کے درمیان میں واقع ہے چنانچہ جنہوں نے ہجرت کرنا تھی انہوں نے ہجرت کی

ورجع عامة من كان هاجر بارض الحبشة الى المدينة وتجهزا ابوبكر قبل المدينة

اور جو حضرات سرزمین حبشہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ واپس چلے آئے ابوبکرؓ نے بھی مدینہ ہجرت کی تیاری شروع کی

فقال له رسول الله ﷺ على رسلک فانى ارجو ان يؤذن لى فقال ابوبكر

لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ کچھ دنوں کے لئے توقف کرو مجھے توقع ہے کہ ہجرت کی اجازت مجھے بھی مل جائے گی، ابوبکرؓ نے عرض کی

وهل ترجو ذلک بابى انت قال نعم فحبس ابوبكر نفسه

کیا واقعی آپ کو بھی اس کی توقع ہے، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، ابوبکرؓ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا

على رسول الله ﷺ ليصحبه وعلف راحلتين كانتا عنده ورق السمر وهو الخبط اربعة اشهر

آپ ﷺ کی رفاقت سفر کے شرف کے خیال سے اور دو اونٹنیوں کو جو ان کے پاس تھیں کیکر کے پتے کھلا کر تیار کرنے لگے، چار مہینے تک

قال ابن شهاب قال عروة قالت عائشة فبينما نحن يوما جلوس فى بيت ابى بكر فى نحر الظهيرة قال قائل

کہا ابن شہاب نے کہا عروہ نے کہ عائشہؓ نے فرمایا ایک دن ہم ابوبکرؓ کے گھر بیٹھے ہوئے تھے بھری دوپہر تھی کہ کسی نے کہا

لابى بكر هذا رسول الله ﷺ متقنعا فى ساعة لم يكن ياتينا فيها فقال ابوبكر

ابوبکرؓ سے رسول ﷺ سر ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں، آپ ﷺ کا معمول ہمارے ہاں اس وقت آنے کا نہیں تھا ابوبکرؓ بولے

فدآء له ابى وامى والله ماجاء به فى هذه الساعة الا امر قالت

یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اللہ کی قسم نہیں لائی آپ کو اس گھڑی میں مگر اہم چیز انہوں نے بیان کیا کہ

فجآء رسول الله ﷺ فاستاذن فاذن له فدخل فقال النبی ﷺ

پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور اندر آنے کی اجازت چاہی ابوبکرؓ نے آپ ﷺ کو اجازت دی تو آپ اندر داخل ہوئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ

لابی بکر اخرج من عندک فقال ابوبکر انما هم اهلک بابی انت یا رسول الله

اے ابوبکرؓ یہاں سے سب کو ہٹادو ابوبکرؓ نے ارشاد فرمایا کہ یہاں اس وقت سب گھر کے ہی افراد ہیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ

قال فانی قد اذن لی فی الخروج فقال ابوبکر الصحابة

آپ ﷺ نے اس کے بعد فرمایا کہ مجھے ہجرت کی اجازت دے دی گئی ہے، ابوبکرؓ نے عرض کی کیا مجھے بھی رفاقت سفر کا شرف حاصل ہوگا؟

بابی انت یا رسول الله قال رسول الله ﷺ نعم قال ابو بکر فخذ بابی انت یا رسول الله

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اے اللہ کے رسول آپ نے فرمایا کہ ہاں انہوں نے عرض کی آپ لے لیجئے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں

احدی راحلتی هاتین قال رسول الله ﷺ بالثمن قالت عائشة فجهزنا هما احث الجهاز

ان دونوں میں سے ایک اونٹنی آپ ﷺ نے فرمایا لیکن قیمت سے! عائشہؓ نے بیان فرمایا کہ ہم نے جلدی جلدی ان کے لئے تیاریاں شروع کردیں

وصنعنا لهما سفرة فی جراب فقطعت اسماء بنت ابی بکر قطعة من نطاقها فربطت به علی فم الجراب فبذلک سمیت ذات النطاق

اور کچھ زاد سفر ایک تھیلے میں رکھ دیا اسماء بنت ابی بکرؓ نے اپنے پٹکے کے ٹکڑے کرکے تھیلے کا منہ اس سے باندھ دیا اور اسی وجہ سے ان کا نام ذات النطاق پڑ گیا

قالت ثم لحق رسول الله ﷺ وابو بکر بغار فی جبل ثور فمکثا فیه ثلث لیال یبیت عندهما عبدالله بن ابی بکر

عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ نے جبل ثور کے غار میں پڑاؤ کیا اور تین راتیں وہیں گزاریں عبداللہ بن ابی بکر رات وہیں جاکر گزارتے تھے

وهو غلام شاب ثقف لقن فیدلج من عندهما بسحر فیصبح مع قریش بمکة کبائت فلا یسمع امرا

سحر کے وقت وہاں سے نکل آتے تھے اور صبح اتنی سویرے مکہ پہنچ جاتے تھے کہ وہیں رات گذاری ہو اور پھر جو کچھ بھی سنتے تھے

یکتادان به الا وعاه حتی یأتیهما بخبر ذلک حین یختلط الظلام

اور جس کے ذریعہ ان حضرات کے خلاف کارروائی کیلئے کوئی تدبیر کی جاتی تو اسے محفوظ رکھتے اور جب اندھیرا چھا جاتا تو تمام اطلاعات یہاں آکر پہنچاتے

فیرعی علیهما عامر بن فهیرة مولی ابی بکر منحة من غنم فیریحها علیهما حین تذهب ساعة من العشاء

ابوبکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہؓ ان کے لئے قریب ہی دودھ دینے والی بکری چرایا کرتے تھے اور جب کچھ رات گذر جاتی تو اسے غار میں لاتے تھے

فیبیتان فی رسل وهو لبن منحتهما ورضیفهما حتی ینعق بها عامر بن فهیرة بغلس

یہ حضرات تازہ دودھ پی کر آرام پاتے تھے جو کہ ان کی بکریوں سے حاصل شدہ گرم سنگریزے ڈالا گیا ہوتا تھا صبح منہ اندھیرے ہی عامر بن فہیرہ غار سے نکل آتا تھا

یفعل ذلک فی کل لیلة من تلک اللیالی الثلث واستاجر رسول الله ﷺ وابو بکر رجلا من بنی الدیل وهو من بنی عبد بن عدی

ان تین راتوں میں روزانہ کا ان کا یہی دستور تھا ابوبکرؓ نے بنی الدیل جو بنی عبد بن عدی کی شاخ تھی کے ایک شخص کو اجرت پر اپنے ساتھ رکھا تھا

هاديا خريتا والخريت الماهر بالهداية قد غمس حلفا في ال العاص ابن ابي وائل السهمي وهو على دين كفار قريش فامناه

راستہ بتانے کے لئے یہ شخص راستوں کا بڑا ماہر تھا آل عاص بن سہمی کا یہ حلیف بھی تھا اور کفار قریش کے دین پر قائم تھا ان حضرات نے اس پر اعتماد کیا

فدفعا اليه راحلتيهما وواعداه غار ثور بعد ثلاث ليال براحلتيهما

اور اپنے دونوں اونٹ اس کے حوالے کر دیئے قرار یہ پایا تھا کہ تین راتیں گزار کر یہ شخص غار ثور میں ان حضرات سے ملاقات کرے دونوں اونٹ لے کر

صبح ثلاث وانطلق معهما عامر بن فهيرة والدليل فاخذ بهم على طريق السواحل

چنانچہ تیسری رات کی صبح کو گیا اب عامر بن فہیرہ یہ راستہ بتانے والا ان حضرات کو ساتھ لے کر روانہ ہوا ساحل کے راستے سے ہوتے ہوئے

قال ابن شهاب واخبرني عبدالرحمن بن مالك المدلجي وهو ابن اخي سراقة بن مالك بن جعشم ان اباه اخبره

ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمن بن مالک مدلجی نے خبر دی اور وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے تھے کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی

انه سمع سراقة بن جعشم يقول جاء نا رسل كفار قريش يجعلون في رسول الله ﷺ وابي بكر

اور انہوں نے سراقہ بن مالک بن جعشم کو یہ کہتے سنا کہ کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ

دية كل واحد منهما لمن قتله او اسره فبينما انا جالس في مجلس من مجالس قومي بني مدلج

میں سے ہر ایک کے بدلے میں سو اونٹ دیے جائیں گے اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ

اقبل رجل منهم حتى قام علينا ونحن جلوس فقال يا سراقة اني قد رأيت انفا اسودة بالساحل

ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے اس نے کہا سراقہ ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں

اراها محمدا واصحابه قال سراقة فعرفت انهم هم فقلت له انهم ليسوا بهم

میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں سراقہ نے کہا کہ میں سمجھ گیا کہ اس کا خیال صحیح ہے لیکن میں نے اسے کہا کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں

ولكنك رأيت فلانا وفلانا انطلقوا باعيننا ثم لبثت في المجلس ساعة ثم قمت فدخلت

لیکن تو نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا وہ ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا

فامرت جاريتي ان تخرج بفرسي وهي من وراء اكمة فتحبسها علىّ واخذت رمحي فخرجت به من ظهر البيت

اور اپنی باندی سے کہا کہ وہ ٹیلے پر کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا

فخططت بزجه الارض وخفضت عاليه حتى اتيت فرسي فركبتها

میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا تھا

فرفعتها تقرب بي حتى دنوت منهم فعثرت بي فرسي

اور تیز رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا جتنی سرعت کے ساتھ بھی میرے لیے ممکن تھا آخر کار میں نے ان حضرات کو پا ہی لیا اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی

فخررت عنها فقمت فاهویت یدی الی کنانتی فاستخرجت منها الازلام فاستقسمت بها اضرهم ام لا

اور مجھے زمین پر گرا دیا لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال لی کہ آیا میں اسے نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں

فخرج الذی اکرہ فرکبت فرسی وعصیت الازلام تقرب بی

فال وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی پھر میرا گھوڑا مجھے انتہائی تیزی کے ساتھ دوڑا لیے جا رہا تھا

حتی اذا سمعت قراءۃ رسول اللہ ﷺ وھولا یلتفت وابوبکر یکثر الالتفات

آخر جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرات سنی حضور ﷺ میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن ابوبکر بار بار مڑ کر دیکھتے تھے

ساخت یدا فرسی فی الارض حتی بلغتا الرکبتین فخررت عنها ثم زجرتها

تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا

فنهضت فلم تکد تخرج یدیها فلما استوت قائمة

میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا پھر اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو

اذا لاثر یدیها غبار ساطع فی السماء مثل الدخان فاستقسمت بالازلام فخرج الذی اکرہ

اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھویں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا پھر میں نے تیروں سے فال نکالی پھر وہی فال آئی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا

فنادیتهم بالامان فوقفوا فرکبت فرسی حتی جئتهم

اس وقت میں نے ان حضرات کو امان دینے کے لئے پکارا میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا

ووقع فی نفسی حین لقیت مالقیت من الحبس عنهم ان سیظهر امر رسول اللہ ﷺ

ان تک برے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روکا گیا اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی

فقلت له ان قومک قد جعلوا فیک الدیة واخبرتهم اخبار ما یرید الناس بهم

میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی

وعرضت علیهم الزاد والمتاع فلم یرزانی ولم یسألانی

میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ بھی نہیں کیا

الا ان قال اخف عنا فسألته ان یکتب لی کتاب امن فامر عامر بن فهیرة

صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق رازداری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لیے امن کی تحریر لکھ دیجئے حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ کو حکم دیا

فکتب لی فی رقعة من ادم ثم مضی رسول اللہ ﷺ قال ابن شهاب فاخبرنی عروۃ بن الزبیر

اور انہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پر تحریر امن لکھ دی اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے ابن شہاب نے بیان کیا اور انہیں عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ

ان رسول الله ﷺ لقی الزبیر فی رکب من المسلمین کانوا تجارا قافلین من الشام

رسول اللہ ﷺ کی ملاقات زبیر سے ہوئی جو مسلمانوں کے ایک قافلے کے ساتھ شام سے واپس آرہے تھے

فکسا الزبیر رسول الله ﷺ وابا بکر ثیاب بیاض

زبیرؓ نے حضور ﷺ کے اور ابوبکرؓ کے لئے سفید پوشاک پیش کیا

وسمع المسلمون بالمدینة بمخرج رسول الله ﷺ من مکة فکانوا یغدون کل غداة الی الحرة

ادھر مدینہ میں بھی مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ کی مکہ سے ہجرت کی اطلاع ہو گئی تھی اور یہ حضرات روزانہ صبح کو مقام حرہ تک آتے تھے

فینتظرونه حتی یردهم حر الظهیرة فانقلبوا یوما بعد ما اطالوا انتظارهم

حضور ﷺ کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کو دوپہر کی گرمی واپس لوٹاتی پس ایک دن جب بہت طویل انتظار کے بعد سب واپس آگئے

فلما اووا الی بیوتهم اوفی رجل من یهود علی اطم من آطامهم لامر ینظر الیه فبصر برسول الله ﷺ و اصحابه

اور اپنے گھر پہنچ گئے تو ایک یہودی نے اپنے ٹیلوں میں سے ایک ٹیلے سے غور سے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ اپنے ساتھیوں کے ساتھ نظر آئے

مبیضین یزول بهم السراب فلم یملک الیهودی ان قال باعلیٰ صوته یامعاشر العرب هذا جَدّکم

اس وقت آپ سفید کپڑا زیب تن کیے ہوئے تھے اور بہت دور تھے یہودی بے اختیار چلا اٹھا کہ اے معشر عرب تمہارے بزرگ آگئے ہیں

الذی تنتظرون فثار المسلمون الی السلاح فتلقوا رسول الله ﷺ بظهر الحرة

جن کا تمہیں انتظار تھا مسلمان ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور حضور ﷺ کا مقام حرہ پر پہنچنے سے قبل استقبال کیا

فعدل بهم ذات الیمین حتی نزل بهم فی بنی عمرو بن عوف وذلک یوم الاثنین من شهر ربیع الاول

آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا اور بنی عمرو بن عوف میں قیام کیا یہ ربیع الاول کا مہینہ تھا اور پیر کا دن تھا

فقام ابو بکر للناس وجلس رسول الله ﷺ صامتا فطفق من جاء من الانصار ممن لم یر رسول الله ﷺ یحیی ابابکر

ابوبکر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو گئے اور حضور ﷺ بیٹھے رہے انصار کے جن افراد نے حضور ﷺ کو پہلے نہیں دیکھا تھا وہ ابوبکر کو سلام کر رہے تھے

حتی اصابت الشمس رسول الله ﷺ فاقبل ابوبکر حتی ظلل علیه بردائه فعرف الناس رسول الله ﷺ عند ذلک

حتی کہ حضور ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو ابوبکرؓ نے اپنی چادر سے حضور ﷺ پر سایہ کیا اس وقت لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان لیا

فلبث رسول الله ﷺ فی بنی عمرو بن عوف بضع عشرة لیلة واسس المسجد الذی اسس علی التقوی

حضور ﷺ نے بنی عمرو بن عوف میں دس دن سے کچھ زائد قیام کیا اور وہ مسجد جس کی تقوی پر بنیاد ہے قرآن کے بیان کے مطابق وہ اسی زمانہ میں تعمیر ہوئی

وصلی فیه رسول الله ﷺ ثم رکب راحلته فسار یمشی معه الناس حتی

اور حضور ﷺ نے اسی میں نماز پڑھی پھر آں حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور صحابہ بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ

بركت عند مسجدا لرسول الله ﷺ بالمدينة وهو يصلي فيه يومئذ رجال من المسلمين
حضور ﷺ کی سواری مدینہ منورہ میں اس مقام پر آکر بیٹھ گئی جہاں اب مسجد نبوی ہے اس مقام پر چند مسلمان جوان دنوں میں نماز ادا کرتے تھے
وكان مربدا للتمر لسهيل وسهل غلامين يتيمين في حجر اسعد بن زرارة
اور کھجور کا کھلیان یہاں لگتا تھا یہ جگہ سہیل اور سہل دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی یہ دونوں بچے سعد بن زرارہؓ کی پرورش میں تھے
فقال رسول الله ﷺ حين بركت به راحلته هذا ان شاء الله المنزل ثم دعا رسول الله ﷺ الغلامين
جب اونٹنی وہاں بیٹھ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ یہی قیام کی جگہ ہے اس کے بعد آپ نے دونوں بچوں کو بلایا
فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدا فقالا بل نهبه لك يا رسول الله
اور ان سے اس جگہ کا معاملہ کرنا چاہا تاکہ وہاں مسجد تعمیر ہو سکے دونوں بچوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ ہم یہ جگہ آپ کو ہبہ کریں گے
فابى رسول الله ﷺ ان يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما ثم بناه مسجدا
لیکن حضور ﷺ نے ہبہ کے طور پر قبول کرنے سے انکار کر دیا بلکہ زمین قیمت ادا کر کے لی اور وہیں مسجد تعمیر کی
وطفق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن في بنيانه ويقول وهو ينقل اللبن
اور شروع ہوئے رسول اللہ ان کے ساتھ تعمیر میں اینٹیں منتقل کرنے لگے اور آپ اینٹیں نقل کرتے ہوئے کہہ رہے تھے
هذا الحمال لا حمال خيبر ☆ هذا ابر ربنا واطهرُ ، ويقول
یہ بوجھ اٹھانا خیبر کا بوجھ اٹھانا نہیں ہے ☆ یہ ہمارے رب کے نزدیک بہت بڑی نیکی اور طہارت کا کام ہے، اور فرمارہے تھے
اللهم ان الاجر اجر الأخرة ☆ فارحم الانصار والمهاجرة
اے اللہ بے شک اجر تو بس آخرت کا ہی ہے ☆ پس تو انصار اور مہاجرین پر رحم کر دے
فتمثل بشعر رجل من المسلمين لم يسم لي قال ابن شهاب
پس مثال بیان کی مسلمانوں میں سے ایک شخص کے شعر کے ساتھ مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہے ابن شہاب نے کہا کہ
ولم يبلغنا في الاحاديث ان رسول الله تمثل ببيت شعر تام غير هذه الابيات
اور نہیں پہنچی ہمیں احادیث میں یہ بات کہ حضور ﷺ اس شعر کے سوا کسی بھی شاعر کے پورے شعر کو مثال کے طور پر بیان کیا ہو

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

اس حدیث کا ابتدائی جزء ''کتاب الصلوٰة، باب المسجد يكون في الطريق'' میں گزر چکا ہے۔

کتاب الاجارہ، باب استجار المشركين عند الضرورة ، کتاب الادب صاحبه كل يوم او بكرة وعشية کے علاوہ بھی امام بخاریؒ اس حدیث کو کئی مقامات پر مختصراً لائے ہیں اور یہاں مطولاً لائے ہیں۔

ابوی:...... (۱) ابوبکر صدیقؓ (۲) ام رومان یہ لفظ تثنیہ ہے یاء متکلم کی طرف مضاف ہے۔ مفعولیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

بَرْک الغماد:...... یہ مکہ مکرمہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر یمن کی طرف سمندر کے کنارے واقع ایک شہر کا نام ہے۔

ابن الدغنه:...... اہل لغت دال کے ضمہ اور غین کی تشدید کے ساتھ کہتے ہیں اور محدثین دال کے فتحہ، غین کے کسرہ اور نون کی تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں![1]

نام اس کا حارث بن زید ہے۔ دغنہ اس کی ماں کا نام ہے۔

سید القارة:...... قارہ، بنی الہون کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔

ان اسیح فی الارض:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی جہت سفر نہیں بتلائی اس لئے کہ ابن دغنہ کافر تھا۔

تکسب المعدم:...... اپنے غیر کے لئے مال معدوم کماتے ہو اور تبرعاً اس کو دیتے ہو۔

تحمل الکلّ:...... کل، کلال سے ہے بمعنی تھک جانا، یہاں مراد ضعیف، یتیم، عیال سب ہیں یعنی جو لوگ اپنے معاملہ میں مستقل نہ ہوں۔ مطلب ہوگا کہ آپ کمزوروں کی مدد کرتے ہیں۔

فلم تکذب قریش:...... ہر وہ چیز جس کو رد کیا جائے اس کو کذب سے تعبیر کر دیتے ہیں معنی ہوگا کہ ابن دغنہ کی پناہ کو انہوں نے رد نہیں کیا۔

فابتنٰی مسجداً بفناء داره:...... فناء سے مراد وہ جگہ ہوتی ہے جو باہر سے کھلی ہو۔ اور یہ پہلی مسجد ہے جو کہ اسلام میں بنائی گئی۔ باب الفہد کے سامنے چند گز کے فاصلے پر اسی جگہ نیچے ہوٹل ہے اور اوپر مسجد بنائی ہے حج کے دنوں میں نمازیوں کی صفیں مسجد ابی بکر صدیقؓ سے بھی آگے تک چلی جاتی ہیں۔

مسئله مستنبطه:...... جس کے گھر کے پاس فراخ راستہ ہو وہ اس سے نفع حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ گذرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔

فیتقذف علیه:...... آپؓ پر قریش کی عورتیں ازدحام کر کے ٹوٹ پڑتیں کثرت کی وجہ سے۔ بعض بعض پر گر پڑتیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ جب قرآن پڑھتے تھے تو بہت روتے تھے جس کی وجہ سے مشرک گھبراتے تھے۔

الصحابة فقال ابوبکر:...... پس ابوبکر نے کہا کہ کیا آپ میرے ساتھ ہونے کا ارادہ کرتے ہیں یا یہ کہ میں ساتھ ہونے کا ارادہ کروں۔

---

[1] (عمدۃ القاری ص ۴۳ ج ۱۷)

بالثمن:...... یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو قیمتاً لوں گا۔ علامہ واقدیؒ سے منقول ہے کہ اس اونٹنی کی قیمت آٹھ سو درہم تھی اور یہی سواری قصویٰ کہلاتی تھی۔ حضور ﷺ کے بعد تھوڑی عرصہ زندہ رہی۔

فجهزنا هما:...... ہم نے ان کو جلدی تیار کیا۔

سفرة:...... مراد اس سے زادِ توشہ سامان سفر ہے۔ اصل میں سفرہ اس زاد کو کہا جاتا ہے جو مسافر کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ واقدیؒ نے کہا کہ سفرہ جو مذکور ہے وہ پکی ہوئی بکری تھی۔

يُكْتَا دان:...... یہ ماخوذ ہے ان کے محاورے کدت الرجل سے بمعنی جب کہ تو کسی کے لئے تکلیف کو طلب کرے اور اس کے لئے تدبیر کرے۔

اَلْا وَعَاهُ:...... کوئی چیز بھی سنتے تھے تو یاد کرتے تھے یعنی ان کی تدابیر اور خفیہ باتیں اور اندھیرا چھا جانے کے بعد غار میں تشریف لے جاتے۔

في رِسل:...... رِسل وہ دودھ جو تازہ ہو۔

رَضيفهما:...... تازہ دودھ میں گرم پتھر ڈال دیا جائے تا کہ اس دودھ کی ٹھنڈک ختم ہو جائے اور بعض نے کہا کہ رضیف وہ اونٹنی جس کا دودھ دوہا جائے۔

حتى ينعق بها عامر بن فهيرة:...... یہاں تک کہ اندھیرے میں عامرؓ بن فہیرہ اپنی بکریوں اور اونٹنیوں کو آواز دیتے تھے اور تین راتوں تک ایسے ہی کرتے رہے۔

عامر بن فهيره كے مختصر حالات:...... آپؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام تھے اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو خرید کر آزاد کیا۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کو تین دن تک غارِ ثور میں دودھ پلاتے رہے۔ غزوہ بیر معونہ میں آپؓ کو شہید کیا گیا شہادت کے وقت آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی![1]

رجلا من بني الديل:...... رجل سے مراد عبداللہ بن اریقط ہے۔

خرّيتاً:...... جو راہ دکھانے میں ماہر ہو۔

قد غَمَسَ حلفاً:...... وہ حلیف تھا عاص بن وائل سہمی کا۔ غمس سے ایک اصطلاح مراد ہے کہ جب وہ قسمیں کھاتے تو اپنا ہاتھ خون یا خوشبو یا کسی اور چیز میں ڈبوتے تھے اور یہ فعل قسموں کی تاکید کے لئے کرتے تھے کہ ہم نے بہت پختہ قسمیں اٹھائی ہیں اور یہ شخص کافر تھا۔

دية كل واحد منهما:...... سر کی قیمت لگانا، قدیمی فعل ہے اور جو بھی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی سنت اور

[1] (عمدۃ القاری ص ٣٦ ج ١٧)

طریقے پر چلے گا اس کے سر کی قیمت لگائی جائے گی۔ اس دور میں حضور ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے سر کی قیمت لگی اور آج آپ کا کلمہ پڑھنے والوں کے سروں کی قیمتیں لگائی جارہی ہیں۔ ہر دور میں قیمتیں لگانے والے کافر ہی تھے۔

فخططت بزجه الارض:...... میں نے اس نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچی۔ اور لکیر اس لئے کھینچی کہ بعد والے آکر میرے ساتھ شریک نہ ہوجائیں اور دیت خالص میرے لئے ہو۔

وذلک یوم الاثنین من شهر ربیع الاوّل:...... بعض نے جمعہ کا دن کہا ہے لیکن یہ شاذ ہے۔ ربیع الاوّل کی تاریخ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ پہلی اور بعض نے کہا کہ دوسری اور بعض نے کہا کہ ساتویں اور بعض نے کہا کہ بارہویں اور بعض نے کہا کہ تیرہویں اور بعض نے کہا کہ پندرہویں تاریخ تھی۔ مشہور قول بارہ ربیع الاوّل کا ہے اور محمد بن اسحٰق نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

بضع عشرة لیلة:...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ قبا میں چودہ دن اور راتیں ٹھہرے رہے[1]

سوال:...... بعض روایات میں آتا ہے کہ آپ ﷺ قباء میں تین دن، چار دن اور بائیس دن ٹھہرے اور حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ چودہ دن ٹھہرے بظاہر تعارض ہے؟

جواب:...... آپ ﷺ قبا میں چودہ دن ٹھہرے۔ سیرت محمد بن اسحاقؒ میں ہے کہ چار دن ٹھہرے یہ سہو ہے اور اس سہو کا منشاء یہ ہے کہ حضور ﷺ قباء میں منگل کے دن داخل ہوئے اور جمعہ کو مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ انہوں نے اسی ہفتے کا جمعہ شمار کرلیا حالانکہ واقعہ ایسے نہیں بلکہ حضور ﷺ آئندہ جمعہ کو مدینہ منورہ گئے۔

سوال:...... اگر اگلا جمعہ بھی مانا جائے تو حساب پھر بھی صحیح نہیں بنتا۔ منگل سے جمعہ تک کل گیارہ روز بنتے ہیں نہ کہ چودہ؟

جواب:...... حضرت شاہ انور شاہؒ نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ آپ ﷺ جمعہ کو مدینہ منورہ قیام کے لئے نہیں گئے تھے بلکہ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تھے پھر واپس آکر قباء ٹھہرے اور منگل کے دن اقامت کی نیت سے نکلے پس اس اعتبار سے چودہ یا پندرہ دن بنتے ہیں۔[2]

اسس علی التقوی:...... یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کی دار الہجرت میں بنیاد رکھی گئی اور یہ وہ پہلی مسجد ہے جس میں ظاہراً باجماعت نماز ادا کی گئی۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کو صحابہؓ کی جماعت نے بنایا۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جس کے نمازیوں کی طہارت کی اللہ نے تعریف کی۔

سوال:...... مسلم شریف اور ترمذی شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے المسجد الذی اسس علی التقوی کی تعیین میں اختلاف کیا۔ ایک نے کہا کہ مسجد نبوی ہے اور دوسرے نے کہا کہ مسجد قباء

---

[1] (بخاری شریف ص۵۶۰ ج۱) [2] (فیض الباری ص۳_۹۲ ج۴)

ہے اور دونوں حضور ﷺ کے پاس آئے اور سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ **هو مسجدی هذا** اور مسجد قبا کے بارے میں فرمایا کہ اس میں خیر کثیر ہے؟

جواب:...... حضور ﷺ نے یہ جواب اس شخص کا وہم دور کرنے کے لئے دیا جس نے مسجد قباء کو **اُسِّسَ علی التقوی** کے ساتھ خاص کیا یا دونوں مسجدوں کو مساوی سمجھا۔ اس لئے کہ یہ دونوں مسجدیں بناء (تعمیر) میں مشترک ہیں کہ حضور ﷺ نے دونوں کو بنایا۔ علامہ داؤدیؒ نے فرمایا کہ کوئی اختلاف ہی نہیں بلکہ دونوں کی بنیاد تقوی پر رکھی گئی ہے[1]

مربداً:...... کھلواڑا (خرمن) ایسی جگہ جہاں کھجوریں خشک کی جاتی ہیں۔

اسعد بن زرارہ:...... بعض نے سعد بن زراہ کہا ہے لیکن صحیح اسعد بن زرارہ ہی ہے۔ یہ اسعد بن زرارہ سابقین فی الاسلام میں سے تھے اور ان کے بھائی سعد کا اسلام متاخر ہے۔

حتی ابتاعہ منهما:...... اس زمین کو ان دونوں بھائیوں سے خریدا یعنی ان کو دس دینار دے دیئے۔ انہوں نے اوّلاً اس کا انکار کیا تھا لیکن جب حضور ﷺ نے اصرار کیا تو دس دینار لے لئے۔

لم یسم لی:...... بعض حضرات نے کہا ہے کہ مراد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ ہیں۔

(۳۸۹) حدثنی عبداللہ بن ابی شیبة قال حدثنا ابو اسامة قال حدثنا هشام عن ابیه
مجھ سے عبداللہ بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے
وفاطمة عن اسماء صنعتُ سفرة للنبی ﷺ وابی بکر حین اراد المدینة
اور فاطمہ سے وہ اسماءؓ سے کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ نے مدینہ کی ہجرت کا ارادہ کیا تو میں نے آپ حضرات کے لیے ناشتہ تیار کیا
فقلت لابی ما اجد شیئا اربطه الا نطاقی
میں نے اپنے والد ابوبکرؓ سے کہا کہ میرے پٹکے کے سوا اور کوئی چیز اس وقت میرے پاس ایسی نہیں ہے جس سے میں اس ناشتہ کو باندھ دوں
قال فشقیه ففعلت فسمیت ذات النطاقین
اس پر آپ نے فرمایا کہ پھر اس کے دو ٹکڑے کرلو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اسی وقت میرا نام دو پٹکوں والی پڑ گیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... اراد المدینة سے ہجرت کی طرف اشارہ ہے اسی جملہ کی وجہ سے حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہے اور یہ حدیث کتاب الجہاد، **باب حمل الزاد فی الغزو** میں گذر چکی ہے۔ تفصیل کے لئے الخیر الساری[2] ملاحظہ فرمایئے۔

[1] (عمدۃ القاری ص ۴۹ ج ۱۷) [2] الخیر الساری کتاب الجہاد ص ۲۸۴

(۳۹۰) حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن ابی اسحق

ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے

قال سمعت البراء قال لما اقبل النبی ﷺ الی المدینة تبعه

انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ کا پیچھا کیا

سراقة بن مالک بن جُعشم فدعا علیه النبی ﷺ فساخت به فرسه قال

سراقہ بن مالک بن جعشم نے حضور ﷺ نے اس کے لئے بددعا کی تو اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے اس نے عرض کی کہ

ادع الله لی ولا اضرک فدعا له

میرے لیے دعا کیجئے کہ اس مصیبت سے نجات مل جائے میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا کی

قال فعطش رسول الله ﷺ فمر براع قال ابوبکر الصدیق فاخذت قدحا فحلبت فیه کُثْبَةً من لبن

فرمایا کہ رسول اللہ کو ایک مرتبہ پیاس لگی اتنے میں ایک چرواہا گذرا ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں ریوڑ کی بکری کا دودھ دوہا

فاتیته فشرب حتی رضیت

اور وہ دودھ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے نوش فرمایا اور مجھے دلی مسرت ہوئی

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت :...... اس حدیث میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ذکر ہے۔ اور ترجمۃ الباب بھی یہی ہے۔

سراقہ بن مالک :...... اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد مسلمان ہو گئے تھے۔

(۳۹۱) حدثنی زکریا بن یحیی عن ابی اسامة عن هشام بن عروة عن ابیه عن اسماء

مجھ سے زکریا بن یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ ابواسامہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ اسماء سے کہ

انها حملت بعبدالله بن الزبیر قالت فخرجت وانا متم فاتیت المدینة فنزلت بقباء

عبد اللہ بن زبیرؓ ان کے پیٹ میں تھے وہ کہتی ہیں کہ میں نکلی اس حال میں کہ حمل کی مدت کو پورا کرنے والی تھی پس میں مدینہ کے لئے روانہ ہوئی تو قبا پہنچ کر میں نے قیام کیا

فولدته بقباء ثم اتیت به النبی ﷺ فوضعته فی حجره ثم دعا بتمرة

اور قبا میں ہی عبد اللہؓ پیدا ہوئے اور انہیں میں لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ کی گود میں رکھا پھر آپ نے ایک کھجور طلب فرمائی

فمضغها ثم تفل في فيه فكان اول شئ دخل جوفه ريق رسول الله ﷺ ثم حنكه بتمرة
اور اسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا چنانچہ سب سے پہلی چیز جو عبداللہؓ کے منہ میں داخل ہوئی وہ حضور ﷺ کا تھوک تھا پھر کھجور کو چبایا
ثم دعاله وبرک علیه وكان اول مولود ولد في الاسلام
اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی اور اللہ سے ان کے لئے برکت طلب کی عبداللہ سب سے پہلے مولود ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے
تابعه خالد بن مخلد عن علي بن مسهر عن هشام عن ابيه
اس روایت میں زکریا کی متابعت خالد بن مخلد نے کی وہ علی بن مسہر وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے
عن اسماء انها هاجرت الى النبي ﷺ وهي حبلى
وہ اسماءؓ سے کہ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت کے لئے نکلیں تھیں تو حاملہ تھیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمۃ الباب کے دو جزء ہیں (۱) هجرت النبی ﷺ (۲) واصحابه

یہ حدیث دوسرے جزء کی وجہ سے ترجمۃ الباب کے مطابق ہے۔ امام بخاریؒ اس حدیث کو العقیقہ میں اسحاق بن منصور سے لائے ہیں۔ اور امام مسلمؒ نے الاستیذان میں ابوکریبؒ وغیرہ سے تخریج فرمائی ہے۔

وانا متم:...... واو حالیہ ہے' معنی ہوگا میں نکلی اس حال میں کہ حمل کی مدت کو پورا کر چکی تھی۔ قباء بستی میں ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

دعاله بالبركة:...... عبداللہ بن زبیرؓ کے لئے برکت کی دعا کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا' بارک فیک' یا فرمایا' اللهم بارک فیه' اور عبداللہ نام رکھا[1]

اول مولود في الاسلام من المهاجرين بالمدينة:...... مہاجرین میں سے اول مولود حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ہیں۔

اول مولود ولد من المهاجرين في الحبشه: ...... عبداللہ بن جعفرؓ۔

اول مولود من الانصار بالمدينة بعد الهجرة مسلمة بن مخلد . وقيل النعمانؓ بن بشير .

ثم حنكه بتمرة:...... معنی پھر گھٹی دی ان کو کھجور کی۔

تابعه خالد بن مخلد:...... زکریا بن یحییٰ کی متابعت خالد بن مخلد نے کی ہے۔

[1] (عمدۃ القاری ص ۵۱ ج ۱۷)

اسماعیلیؒ نے عثمانؒ بن ابی شیبہ عن خالدؒ بن مخلد کے طریق سے اس متابعت کی تخریج کی ہے اور الفاظ یہ ہیں "

انها هاجرت وهي حبلىٰ بعبدالله فوضعته بقباء فلم ترضعه حتى اتت به النبي ﷺ نحوه

وزادفي اخره ثم صلىٰ عليه اى دعاله و سماه عبدالله[1]

(۳۹۲) حدثنا قتيبة عن ابي اسامة عن هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة
ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی وہ ابو اسامہ سے وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ عائشہؓ سے کہ
قالت اول مولودولد في الاسلام عبدالله بن الزبير اتوا به النبي ﷺ
انہوں نے بیان کیا کہ سب سے پہلے مولود جن کی ولادت اسلام میں ہوئی عبداللہ بن زبیر ہیں انہیں لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے
فاخذ النبي ﷺ تمرة فلاكها ثم ادخلها في فيه
تو حضور ﷺ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر ان کے منہ میں ڈال دیا
فاول ما دخل بطنه ريق النبي ﷺ
چنانچہ سب سے پہلی چیز جو ان کے منہ میں داخل ہوئی وہ حضور ﷺ کا مبارک تھوک تھا

(۳۹۳) حدثني محمد قال حدثنا عبدالصمد قال حدثني ابي
مجھ سے محمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عبدالصمد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی
قال حدثنا عبدالعزيز بن صهيب قال حدثنا انس بن مالك قال اقبل نبي الله ﷺ الى المدينة
کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے
وهو مردف ابابكر وابوبكر شيخ يعرف
تو ابوبکرؓ کی سواری کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے ابوبکرؓ عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی تھے
و نبي الله ﷺ شاب لايعرف قال
لیکن حضور ﷺ ابھی نوجوان معلوم ہوتے تھے اور آپ کو لوگ عام طور پر پہچانتے بھی نہ تھے بیان کیا کہ
فيلقى الرجل ابابكر فيقول يا ابابكر من هذا الرجل الذي بين يديك فيقول هذا الرجل يهديني الطريق
اگر راستے میں کوئی شخص ملتا اور پوچھتا کہ اے ابوبکر یہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ آپ جواب دیتے کہ یہ مجھے راستہ دکھلاتے ہیں
قال فيحسب الحاسب انه انما يعني بالطريق وانما يعني سبيل الخير فالتفت ابوبكر فاذا هو بفارس قد لحقهم فقال
کہا ابوبکرؓ کی مراد خیر و بھلائی کے راستے سے ہوتی تھی ایک مرتبہ ابوبکرؓ مڑے تو ایک سوار نظر آیا جو ان کے قریب بس پہنچنے ہی والا تھا انہوں نے کہا کہ

[1] (عمدۃ القاری ص۱۵۰ ج ۱۷)

یار سول اللہ ھذا فارس قد لحق بنا فالتفت نبی اللہ ﷺ فقال اللھم اصرعہ
یارسول اللہ یہ سوار آ گیا ہے اور اب ہمارے قریب پہنچنے والا ہے نبی کریم ﷺ نے بھی مڑ کر دیکھا اور دعا کی اے اللہ اسے گرا دے
فصرعہ الفرس ثم قامت تحمحم فقال یا نبی اللہ مرنی بم شئت قال
پس گھوڑا اسے لے کر زمین پر گر گیا پھر جب وہ ہنہناتا ہوا اٹھا تو سوار نے کہا اے اللہ کے نبی آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ
فقف مکانک لاتترکن احدا یلحق بنا قال فکان اول النھار جاھدا علی نبی اللہ ﷺ وکان اٰخر النھار مَسْلَحَۃً لہ
اپنی جگہ کھڑے رہو اور دیکھو کسی کو ہماری طرف نہ آنے دینا چنانچہ کیا کوئی شخص جو صبح سے آپ کے خلاف کوشش کر رہا تھا شام ہوئی تو آپ کا پہریدار بن گیا
فنزل رسول اللہ ﷺ جانب الحرۃ ثم بعث الی الانصار فجاء وا الی نبی اللہ ﷺ
اس کے بعد حضور ﷺ حرہ کے قریب اترے اور انصار کے پاس ایک آدمی بھیجا حضرات انصار حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
فسلموا علیھما وقالوا ارکبا اٰمِنَیْنِ مُطَاعَیْنِ فرکب نبی اللہ ﷺ وابوبکر
اور دونوں حضرات کو سلام کیا اور عرض کی آپ حضرات سوار ہو جائیں آپ کی حفاظت فرماں برداری کی جائے گی پس حضور ﷺ اور ابوبکرؓ سوار ہو گئے
وحفوا دونھما بالسلاح فقیل فی المدینۃ جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ
اور ہتھیار بند حضرات انصار نے آپ دونوں کو اپنے حلقہ میں لے لیا اتنے میں مدینہ میں بھی سب لوگوں کو معلوم ہو گیا تھا کہ حضور ﷺ تشریف لا چکے ہیں
اشرفوا ینظرون ویقولون جاء نبی اللہ جاء نبی اللہ فاقبل یسیر
سب لوگ آپ کو دیکھنے کے لئے بلندی پر چڑھ گئے اور کہنے لگے اللہ کے نبی آ گئے ہیں اللہ کے نبی آ گئے ہیں حضور ﷺ مدینہ کی طرف چلتے رہے
حتی نزل جانب دار ابی ایوب فانہ لیحدث اھلہ اذا سمع بہ عبداللہ بن سلام
اور مدینہ پہنچ کر ابو ایوبؓ کے گھر کے قریب سواری سے اتر گئے عبداللہ بن سلامؓ یہود کے عالم نے اپنے گھر والوں سے حضور ﷺ کا تذکرہ سنا
وھو فی نخل لاھلہ یخترف لھم فعجل ان یضع الذی یخترف لھم فیھا
وہاں وقت اپنے ایک کھجور کے باغ میں تھے اور کھجوریں جمع کر رہے تھے انہوں نے سنتے ہی بڑی عجلت کے ساتھ جو کھجور جمع کر چکے تھے اسے رکھ دینا چاہا
فجاء وھی معہ فسمع من نبی اللہ ﷺ ثم رجع الی اھلہ
لیکن جب حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جمع شدہ کھجوریں ان کے ساتھ تھیں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی باتیں سنیں اور اپنے گھر چلے آئے
فقال نبی اللہ ﷺ ای بیوت اھلنا اقرب فقال ابو ایوب انا یا نبی اللہ
حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے ننھیالی اقارب میں سے کس کا گھر یہاں سے زیادہ قریب ہے ابو ایوب انصاریؓ نے عرض کیا کہ میں اے اللہ کے رسول ﷺ
ھذہ داری وھذا بابی قال فانطلق فھیء لنا مقیلا قال قوما
یہ میرا گھر ہے اور یہ اس کا دروازہ ہے حضور ﷺ نے فرمایا پھر چلئے ہمارے لئے قیلولہ کی جگہ منتخب کیجئے ابو ایوب نے عرض کی آپ دونوں تشریف لے چلئے
علی برکۃ اللہ فلما جاء نبی اللہ ﷺ جاء عبداللہ بن سلام فقال اشھد انک رسول اللہ
اللہ کی برکت کے ساتھ حضور ﷺ بھی اس گھر میں داخل ہوئے تھے کہ عبداللہ بن سلامؓ بھی آ گئے اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں

وانک جئت بحق وقد علمت یهود انی سیدهم وابن سیدهم
اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں اور یہ یہودی میرے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں
واعلمهم وابن اعلمهم فادعهم فسلهم عنی
اور ان میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور ان کے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں پس ان کو بلایئے پس آپ ان سے میرے بارے میں پوچھ لیں
قبل ان یعلموا انی قد اسلمت فانهم ان یعلموا انی قد اسلمت قالوا
اس سے پہلے کہ انہیں معلوم ہو جائے میرے اسلام لانے کے متعلق کیونکہ انہیں اگر معلوم ہو گیا کہ میں اسلام لا چکا ہوں تو کہنا شروع کر دیں گے
فیّ مالیس فیّ فارسل نبی الله ﷺ فاقبلوا فدخلوا علیه فقال لهم رسول الله ﷺ
میرے متعلق خلاف واقعہ باتیں چنانچہ آں حضور ﷺ نے انہیں بلا بھیجا اور جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا
یامعشر الیهود ویلکم اتقوالله الذی لااله الا هو انکم لتعلمون انی رسول الله حقا
اے یہود کے گروہ افسوس تم پر اللہ سے ڈرو اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم لوگ خوب جانتے ہو کہ میں اللہ کا رسول برحق ہوں
وانی جئتکم بحق فاسلموا قالوا ما نعلمه قالوا للنبی ﷺ
اور یہ بھی کہ میں تمہارے پاس حق لے کر آیا ہوں پھر اب اسلام میں داخل ہو جاؤ لیکن انہوں نے کہا ہمیں یہ تو معلوم نہیں ہے انہوں نے کہا آپ ﷺ سے
قالها ثلث مرار قال فایّ رجل فیکم عبدالله بن سلام قالوا ذاک
اور نبی کریم ﷺ نے ان سے تین مرتبہ فرمایا پھر آپ نے پوچھا عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں انہوں نے کہا کہ وہ
سیدنا وابن سیدنا واعلمنا وابن اعلمنا
ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں
قال افرأیتم ان اسلم قالوا حاشی لله ماکان لیسلم قال
حضور ﷺ نے فرمایا اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا
افرأیتم ان اسلم قالوا حاشیٔ لله ما کان لیسلم قال
اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا
افرأیتم ان اسلم قالوا حا شیٔ لله ماکان لیسلم قال یا ابن سلام اخرج علیهم
اگر وہ اسلام لائیں تو تمہارا کیا خیال ہوگا کہنے لگے اللہ ان کی حفاظت کرے وہ اسلام کیوں لائیں گے حضور ﷺ نے فرمایا ابن سلام اب ان کے سامنے جاؤ

فخرج فقال یا معشر الیھود اتقوالله فوالله الذی لا اله الا ھو انکم لتعلمون
عبداللہ بن سلام باہر آئے اور کہا اے یہود کے گروہ خدا سے ڈرو اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تمہیں خوب معلوم ہے کہ
انه رسول الله وانه جاء بحق فقالوا کذبت فاخرجھم رسول الله ﷺ
آپ اللہ کے رسول ہیں اور یہ کہ آپ حق کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں یہودیوں نے کہا کہ تم جھوٹے ہو پھر حضور ﷺ نے ان کو نکال دیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:...... اس حدیث میں آنحضرت ﷺ کا مدینہ منورہ تشریف لے جانا مذکور ہے اسی کا نام ہجرت ہے حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہوئی۔

وھو مردف:...... حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ راستہ بتانے اور بتانے والے خدام آگے ہی ہوا کرتے ہیں۔ صدیق اکبرؓ کے آگے بیٹھنے یا چلنے میں بے ادبی نہیں کمال ادب واحترام ہے۔''

وابوبکر شیخ یعرف و نبی الله ﷺ شاب لایعرف:...... ابوبکرؓ عمر رسیدہ معلوم ہوتے تھے اور لوگ بھی آپ کو پہچانتے تھے اور آنحضرت ﷺ جوان تھے اور لوگ آپ ﷺ کو پہچانتے بھی نہیں تھے۔

سوال:...... صحیح قول کے مطابق آنحضرت ﷺ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عمر کے لحاظ سے بھی بڑے تھے پھر آپ ﷺ جوان اور صدیق اکبرؓ کیسے بوڑھے نظر آئے؟

جواب:...... بعض حضرات کے بال جلدی سفید ہو جایا کرتے ہیں، کم عمری میں بڑی عمر کے دکھائی دیتے ہیں حضرت صدیق اکبرؓ کیساتھ یہی ہوا کہ آپؓ کے بال آنحضرت ﷺ کی بنسبت زیادہ سفید ہو گئے تھے اس لئے حضرت صدیق اکبرؓ سن رسیدہ نظر آئے اور آنحضرت ﷺ جوان۔

سوال:...... حضرت صدیق اکبرؓ کو لوگوں نے جلدی کیسے پہچان لیا اور پیغمبر کو کیوں نہ پہچان سکے؟

جواب:...... صدیق اکبرؓ تجارت کی غرض سے جب سفر کرتے تو ان کا گزر مدینہ والوں پر بھی ہوتا تھا اس لئے ان کی جان پہچان تھی۔ آنحضرت ﷺ کا اس طرح آنا جانا نہیں تھا اس لئے لوگ آپ کو فوراً نہ پہچان سکے[۱]

یھدینی السبیل:...... مجھے راہ بتلا رہے ہیں اور اس پر چلا رہے ہیں، یہ توریہ ہے۔

یاابن سلام اخرج علیھم:...... ابن اسلام اب ان کے سامنے جاؤ عبداللہ بن سلام باہر آئے قریب کے اس کمرے سے جس میں آپ اس لیے بیٹھے تھے تاکہ یہود آپ کو دیکھ نہ سکیں۔ "اخرج علیھم" فرمایا "اخرج لھم" نہیں فرمایا، کیونکہ عبداللہ بن سلامؓ اسلام لانے کے بعد یہود کے دشمن ہو گئے تھے۔

---

[۱] (عمدۃ القاری ص۵۳ ج۱۷)

(۳۹۴) حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا هشام عن ابن جریج قال اخبرنی عبیدالله بن عمر
ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی (کہا) ہمیں ہشام نے خبر دی وہ ابن جریج سے کہا کہ مجھے عبیداللہ بن عمر نے خبر دی
عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب قال کان فرض للمهاجرین الاولین
وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ عمر بن خطابؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے تمام مہاجرین اولین کا وظیفہ اپنے عہد خلافت میں
اربعة الاٰف فی اربعة وفرض لابن عمر ثلثة الاٰف وخمس مائة فقیل له هو من المهاجرین
چار چار ہزار مقرر کر دیا تھا لیکن ابن عمرؓ کا وظیفہ ساڑھے تین ہزار تھا اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ ابن عمرؓ بھی مہاجرین میں سے ہیں
فلم نقصته من اربعة الاٰف فقال انما هاجر به ابواه یقول لیس هو کمن هاجر بنفسه
پھر آپ انہیں چار ہزار سے کم کیوں دیتے ہیں تو عمرؓ نے فرمایا کہ انہیں ان کے والدین ہجرت کرا کے لائے تھے وہ ان حضرات کی طرح نہیں جنہوں نے خود ہجرت کی

﴿تحقیق وتشریح﴾

فرض عمر:...... حضرت عمرؓ نے وظیفہ مقرر کیا تھا۔

ابن عمر:...... ہجرت کے وقت آپ بارہ سال چند ماہ کے بچے تھے اس لئے فرمایا کہ ان کو ہجرت کرا کے لایا گیا، کیونکہ آپؓ والدین کے تابع ہو کر آئے۔ یاد رہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا وظیفہ بھی مہاجرین کی طرح مقرر کیا تھا[1]

(۳۹۵) حدثنا محمد بن کثیر قال اخبرنا سفین عن الاعمش عن ابی وائل عن خباب قال
ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ خبابؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
هاجرنا مع رسول الله ﷺ ح وحدثنا مسدد قال حدثنا یحیی عن الاعمش
ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی (تحویل) ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ نے حدیث بیان کی وہ اعمش سے
قال سمعت شقیق بن سلمة قال حدثنا خباب قال هاجرنا مع رسول الله ﷺ
کہا کہ میں نے شقیق بن سلمہ سے سنا کہا کہ ہم سے خبابؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی
نبتغی وجه الله ووجب اجرنا علی الله فمنا من مضی
تو ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا تھا اور اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر ضرور دے گا پس ہم میں سے بعض تو پہلے ہی اس دنیا سے اٹھ گئے
لم یا کل من اجره شیئاً منهم مصعب بن عمیر قتل یوم احد
اور یہاں اجر انہوں نے نہیں پایا مصعب بن عمیرؓ بھی انہیں میں سے ہیں آپ نے شہادت پائی احد کی لڑائی میں

[1] عمدۃ القاری ص۵۳ ج۱۷

فلم یجدله شیئاً نکفنه فیه الا نمرة کنا اذا غطینا بھا راسه خرجت رجلاہ فاذا غطینا رجلیه
ان کے کفن کے لئے ایک کمبل کے سوا اور کچھ نہیں تھا اور وہ تھا ایسا کہ اگر ہم اس کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے اور اگر ہم پاؤں چھپاتے
خرج رأسه فامرنا رسول اللهﷺ ان نغطی راسه بھا ونجعل علی رجلیه اذخرا
تو سر کھلا رہ جاتا چنانچہ حضورﷺ نے حکم دیا کہ ہم ان کا سر چھپا دیں اور پاؤں کو اذخر گھاس سے چھپا دیں
ومنا من اینعت له ثمرته فھو یھدبھا
اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن کے پھل پک گئے ہیں اور اب وہ اس کو چن رہے ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث قریب ہی گذر چکی ہے اور کتاب الجنائز میں بھی گزری ہے۔

هاجرنا مع رسول اللهﷺ...... پیغمبر کے ساتھ ہجرت کرنے سے مراد آپﷺ کے حکم سے ہجرت کرنا ہے۔ ورنہ آنحضرتﷺ کے ساتھ تو حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عامر بن فہیرہ (صدیق کا غلام) نے ہجرت کی ہے۔

من اینعت له ثمرته:..... "اینعت" مزید سے ہے اس کا مجرد "ینع" ہے جب کوئی چیز پک جائے، چننے کے قابل ہو جائے اس وقت "ینع" بولتے ہیں۔[1]

(۳۹۶) حدثنا یحییٰ بن بشر قال حدثنا روح قال حدثنا عوف عن معاویه بن قرة
ہم سے یحییٰ بن بشر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے روح نے حدیث بیان کی کہا ہم سے عوف نے حدیث بیان کی وہ معاویہ بن قرہ سے
قال حدثنی ابوبردة بن ابی موسیٰ الاشعری قال قال لی عبدالله بن عمر هل تدری ماقال ابی
کہا مجھ سے ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری نے آپ نے بیان کیا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے میرے والد نے کیا کہا تھا؟
لابیک قال قلت لا قال فان ابی قال لابیک یا اباموسیٰ هل یسرک
آپ کے والد سے میں نے کہا نہیں کہا کہ بے شک میرے باپ نے تیرے باپ سے کہا کہ اے ابو موسیٰ کیا تم اس پر راضی ہو کہ
اسلامنا مع رسول اللهﷺ وھجرتنا معه وجھادنا معه وعملنا کله
رسول اللہﷺ کے ساتھ ہمارا اسلام اور آپ کے ساتھ ہماری ہجرت ہو اور ہمارا جہاد اور ہمارا تمام عمل
معه بردلنا وان کل عمل عملناہ بعده نجونا منه
جو ہم نے اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا تھا ان کے بدلے میں ہم اپنے ان اعمال سے نجات پائیں، جو ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں
کفافا راسا برأس فقال ابی لاوالله قد جاھدنا بعد رسول اللهﷺ
بس برابری پر معاملہ ختم ہو جائے اس پر آپ کے والد نے میرے والد سے کہا خدا کی قسم میں اس پر راضی نہیں ہوں ہم نے رسول اللہ کے بعد بھی جہاد کیا

[1] (عمدۃ القاری ص ۵۲ ج ۱۷)

وصلینا وصمنا وعملنا خیرا کثیرا واسلم علی ایدینا بشر کثیر وانا لنرجو ذالک
نمازیں پڑھیں روزے رکھے اور بہت سے اعمال خیر کیے اور ہمارے ہاتھ پر ایک مخلوق نے اسلام قبول کیا بے شک ہم تو اس کے اجر کی بھی توقع رکھتے ہیں
فقال ابی لکنی انا والذی نفس عمر بیدہ لوددت
اس پر میرے والد نے کہا لیکن میں تو اس ذات کی قسم، جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے میری تو یہ خواہش ہے کہ
ان ذالک بَرَدَ لنا وان کل شیء عملناہ بعد نجو نامنہ کفافا
حضور ﷺ کی زندگی میں کیا ہوا عمل محفوظ رہا اور جتنے اعمال ہم نے آپ کے بعد کیے ہیں ان سب سے اس کے بدلے میں ہم نجات پا جائیں
راسا براس فقلت ان اباک واللہ خیر من ابی
اور برابری پر ہمارا معاملہ ختم ہو جائے اس پر میں نے کہا خدا گواہ ہے آپ کے والد میرے والد سے بہتر ہیں

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ وھجرتنا معہ۔

برد:...... " برد " ثبت وسلم، کے معنی میں ہے۔ سعید بن بردہ کی روایت میں " برد " کی جگہ " خلص " ہے۔

کفافا:...... برابر، برابر۔ علامہ کرمانیؒ نے اس کا معنی کیا ہے " لالی ولا علیّ " نہ ثواب نہ عقاب۔

فقال ابی الخ:...... میرے باپ (عمر) نے کہا الخ یہ ناامیدی نہیں ہے بلکہ کسر نفسی ہے۔

فقلت:...... قائل ابو بردہؓ ہیں اس کے ذریعہ ابن عمر کو مخاطب بنایا۔

خیر من ابی:...... سعیدؒ بن ابی بردہ کی روایت میں " افقہ من ابی " ہے

(۳۹۷) حدثنی محمد بن صباح او بلغنی عنہ قال حدثنا اسماعیل عن عاصم
مجھ سے محمد بن صباح نے حدیث بیان کی یا ان کے واسطے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی کہا ہم سے اسماعیل نے حدیث بیان کی وہ عاصم سے
عن ابی عثمان قال سمعت ابن عمر اذا قیل لہ ھاجر قبل ابیہ یغضب
وہ ابو عثمان سے انہوں نے کہا کہ میں نے ابن عمرؓ سے سنا کہ جب آپ سے کہا جاتا کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو آپ غصے ہوتے تھے
قال فقدمت انا وعمر علی رسول اللہ ﷺ فوجدناہ قائلا فرجعنا الی المنزل
آپ نے بیان کیا کہ میں عمرؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قیلولہ کر رہے تھے اس لیے ہم گھر واپس آئے
فارسلنی عمر وقال اذھب فانظر ھل استیقظ فاتیتہ
پھر عمرؓ نے مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور فرمایا کہ جا کر دیکھ آؤ حضور ﷺ ابھی بیدار ہوئے ہیں یا نہیں پس میں آیا
فدخلت علیہ فبایعتہ ثم انطلقت الی عمر فاخبرتہ انہ قد استیقظ فانطلقنا الیہ یھرول
تو اندر چلا گیا اور آپ کی بیعت کی پھر میں عمرؓ کے پاس آیا اور آپ کو حضور ﷺ کے بیدار ہونے کی اطلاع دی اس کے بعد ہم بڑی تیزی کے ساتھ

هرولة	حتى	دخل	عليه	فبايعه	ثم	بايعته
حضور ﷺ کی خدمت میں تقریباً دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے عمر اندر گئے اور حضور ﷺ سے بیعت کی اور میں نے بھی دوبارہ بیعت کی						

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله هاجر۔

يغضب:...... جب حضرت ابن عمرؓ سے کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تو آپ غصے ہو جاتے تھے۔

سوال:...... غصہ ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب:...... غصہ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ میرا مرتبہ باپ سے نہ بڑھایا جائے جو کہ والد کو ناپسند ہو۔

سوال:...... حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ نے اکٹھے ہجرت کی ہے یا پہلے اور بعد میں؟

جواب:...... اکٹھے ہجرت کی ہے، صرف اسلام پہلے لائے تھے، بیعت بھی پہلے کی تھی۔

فبايعته:...... میں نے آنحضرت ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

سوال:...... یہ کونسی بیعت تھی مسلمان تو پہلے ہو چکے تھے؟

جواب:...... یہ تجدید بیعت تھی ایمان پر۔

هرولة:...... " هي السير بين المشي على مهل والعدو[1] وہ چلنا ہے آہستہ اور دوڑ کے درمیان۔

(۳۹۸) حدثنا احمد بن عثمان قال حدثنا شريح بن مسلمة قال حدثنا ابراهيم بن يوسف
ہم سے احمد بن عثمان نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف نے حدیث بیان کی
عن ابيه عن ابى اسحاق قال سمعت البراء يحدث قال
وہ اپنے والد سے وہ ابو اسحاق سے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے ایک حدیث سنی آپ بیان کرتے ہیں کہ
ابتاع ابو بكر من عازب رحلا فحملته معه قال فسأله عازب عن مسير رسول الله ﷺ
ابوبکرؓ نے عازبؓ سے ایک کجاوہ خریدا اور میں آپ کے ساتھ اسے اٹھا کر لے گیا انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ سے عازبؓ نے رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے متعلق پوچھا
قال اخذ علينا بالرصد فخرجنا ليلا فاحيينا ليلتنا و يومنا
تو آپ نے بیان کیا چونکہ ہماری نگرانی ہو رہی تھی اس لئے ہم غار سے رات کے وقت باہر آئے اور پوری رات اور دن تیزی کے ساتھ چلتے رہے
حتى قام قائم الظهيرة ثم رفعت لنا صخرة فاتيناها ولها شيء من ظل قال
جب دوپہر کا وقت ہوا تو ہمیں ایک چٹان نظر آئی ہم اس کے قریب پہنچے تو اس کا تھوڑا سا سایہ بھی موجود تھا ابوبکرؓ نے بیان کیا کہ
ففرشت لرسول الله ﷺ فروة معي ثم اضطجع عليها النبي ﷺ فانطلقت انفض ما حوله
میں نے حضور ﷺ کے لئے ایک پوستین بچھا دی جو میرے ساتھ تھی آپ اس پر لیٹ گئے اور میں قرب وجوار کی دیکھ بھال کرنے لگا

[1] (عمدۃ القاری ص۵۵ ج۱۷)

فاذا انابراع قد اقبل في غنيمته يريد من الصخرة مثل الذي

پس اچانک مجھے ایک چرواہا نظر آ گیا جو اپنی بکریوں کے مختصر سے ریوڑ کے ساتھ اسی چٹان کی طرف آ رہا تھا اس کا بھی مقصد اس چٹان سے وہی تھا

اردنا فسألته لمن انت يا غلام فقال انا لفلان فقلت له

جس کیلئے ہم یہاں آئے تھے پس میں نے اس سے پوچھا لڑکے تمہارا تعلق کس سے ہے اس نے بتایا کہ فلاں سے میں نے پوچھا

هل في غنمک من لبن قال نعم قلت له هل انت حالب

کیا تمہاری بکریوں سے دودھ حاصل ہو سکتا ہے اس نے کہا کہ ہاں میں نے پوچھا کیا تمہیں مالک کی طرف سے اس کے دودھ کو مسافروں کو دینے کی اجازت ہے

قال نعم فاخذشاة من غنمه فقلت له انفض الضرع قال

اس نے اس کا بھی جواب اثبات میں دیا وہ اپنے ریوڑ سے ایک بکری لایا تو میں نے اس سے کہا کہ پہلے اس کا تھن جھاڑ لو آپ نے بیان کیا کہ

فحلب كثبة من لبن ومعي اداوة من ماء عليها خرقة قد روّا تها لرسول الله ﷺ

پھر اس نے کچھ دودھ دوہا میرے ساتھ پانی کا ایک برتن تھا اس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا وہ پانی میں نے حضور ﷺ کے لئے رکھا ہوا تھا

فصبت على اللبن حتى برداسفله ثم اتيت به النبي ﷺ فقلت اشرب

وہ پانی میں نے دودھ کے برتن پر بہایا اور جب دودھ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا تو میں اسے حضور ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کی نوش فرمایئے

يارسول الله فشرب رسول الله ﷺ حتى رضيت ثم ارتحلنا والطلب في اثرنا

یا رسول اللہ۔ حضور ﷺ نے اسے نوش فرمایا جس سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اس کے بعد ہم نے پھر کوچ کیا اور گماشتے ہماری تلاش میں تھے

قال البراء فد خلت مع ابي بكر على اهله فاذا عائشة ابنته مضطجعة

براءؓ نے بیان کیا کہ میں جب ابوبکرؓ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو آپ کی صاحب زادی عائشہؓ لیٹی ہوئی تھیں

قداصابتها حمى فرأيت اباها فقبل خدها وقال كيف انت يابنية

انہیں بخار آ رہا تھا تو میں نے ان کے والد کو دیکھا کہ آپ نے ان کے رخسار پر بوسہ دیا اور دریافت فرمایا بیٹی طبیعت کیسی ہے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث " باب علامات النبوة " میں " اتم و اطول " طریقہ سے گذر چکی ہے۔

ترجمة الباب سے مناسبت:...... اس حدیث پاک میں آنحضرت ﷺ کی (مدینہ منورہ) تشریف آوری کا ذکر ہے۔ اسی سفر کا نام سفر ہجرت ہے۔

وخلت مع ابي بكر على اهله:۔ (حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں) میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ ان کے گھر داخل ہو گیا۔

سوال:...... بلا اجازت کسی کے گھر میں کیسے داخل ہو گئے پردہ کا خیال کیوں نہیں کیا؟

جواب نمبر (۱):...... نزول حجاب سے پہلے کا واقعہ ہے۔

جواب نمبر (۲):...... بالغ نہیں تھے بچے تھے

(۳۴۹۹) حدثنا سليمان بن عبد الرحمن قال حدثنا محمد بن حِمْيَر قال حدثنا ابراهيم بن ابى عبلة
ہم سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی کہا ہم سے محمد بن حمیر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے حدیث بیان کی
ان عقبة وشّاج حدثه عن انس خادم النبي ﷺ قال قدم النبي ﷺ
ان سے عقبہ بن وساج نے حدیث بیان کی وہ نبی کریم ﷺ کے خادم انس بن مالک سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضور ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے
وليس في اصحابه اشمط غير ابي بكر فَغَلَفَهَا بالحناء والكتم
تو ابوبکر کے سوا اور کوئی آپ کے اصحاب میں سے ایسا نہیں تھا جس کے بال سفید ہوتے اس لئے آپ نے مہندی اور وسمے کا استعمال کیا
☆ وقال دحيم حدثنا الوليد قال حدثنا الاوزاعي حدثني ابو عبيد
اور دحیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہ مجھے ابوعبید نے حدیث بیان کی
عن عقبة بن وَشّاج حدثني انس بن مالك قال قدم النبي ﷺ المدينة
وہ عقبہ بن وساج سے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو
فكان اسن اصحابه ابوبكر فَغَلَفَهَا بالحناء والكتم حتى قنا لونها
آپ کے اصحاب میں سب سے زیادہ عمر ابوبکر کی تھی اس لئے انہوں نے مہندی کا خضاب استعمال کیا ہے جس سے آپ کے بالوں کا رنگ سرخ ہو گیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

اشمط:...... یہ شمط سے لیا گیا ہے، بمعنی سر کے بالوں کی سفیدی جس میں کچھ کالے بال بھی ہوں۔

فغلفها:...... الغلف سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے ھا ضمیر، داڑھی کے سفید بالوں کی طرف لوٹ رہی ہے ترجمہ یہ ہوگا، بالوں کی سفیدی کو مہندی اور وسمہ سے چھپایا۔

الکتم:...... کاف اور تاء کے فتحہ کیساتھ ہے بمعنی الوسمة بعض حضرات نے کہا ہے "وسمہ" سے ملتی جلتی ایک بوٹی ہے جسے بطور خضاب استعمال کیا جاتا ہے [۲]

وَقَالَ دُحَيْمٌ الخ:...... یہ تعلیق ہے حدیث مذکورہ بالا کا دوسرا طریق (یعنی دوسری سند) ہے اس تعلیق کو اسماعیلی نے حسن بن سفیان سے موصولاً نقل کیا ہے۔

دُحَيْم:...... دال کے ضمہ اور حاء کے فتحہ کے ساتھ ہے ان کا نام عبدالرحمٰن بن ابراہیم دمشقی حافظ ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا اپنے دور میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے ۲۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

ابوعبید:...... نام حُيَيٌّ (بضم الحاء المهملة وتخفيف الباء آخر الحروف الاولى وتشديد الثانية)

[۱] (عمدة القاری ص ۱۶ ج ۱۷) [۲] (عمدة القاری ص ۵۷ ج ۱۷)

قنأ:...... قاف اور نون کے فتحہ کے ساتھ بمعنی اس کی سرخی بڑھ گئی حتی کہ سیاہی مائل ہوگئی۔ " قنأ یقنأقنوءا " سے واحد مذکر غائب فعل ماضی معروف کا صیغہ ہے۔

(۳۰۰) حدثنا اصبغ قال حدثنا ابن وھب عن یونس عن ابن شھاب عن عروۃ بن زبیر

ہم سے اصبغ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابن وہب نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ ابن شہاب سے وہ عروہ بن زبیر سے

عن عائشہ انّ ابا بکر تزوج امرأۃ من کلب یقال لھا ام بکر فلما ھاجر ابو بکر طلقھا

وہ عائشہ سے کہ ابوبکرؓ نے قبیلہ بنوکلب کی ایک عورت ام بکر نامی سے شادی کر لی تھی پھر جب آپ نے ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی

فتزوجھا ابن عمھا ھذا الشاعر الذی قال ھذہ القصیدۃ رثی کفار قریش

اس عورت سے پھر اس کے چچازاد بھائی نے شادی کر لی تھی یہ شخص شاعر تھا اور اسی نے یہ مشہور مرثیہ کفار کے بارے میں کہا ہے

وماذا بالقلیب قلیب بدر ☆ من الشیزیٰ تزین بالسنام

اور کیا بتاؤں بدر کے کنووں میں کیا کیا ہے درخت شیز کے بڑے بڑے پیالوں والے لوگ ہیں جن کے پیالے اونٹ کے کوہان کے گوشت سے مزین کئے جاتے تھے

وماذا بالقلیب و قلیب بدر ☆ من القینات والشرب والکرام

اور کیا بتاؤں بدر کے کنووں میں کیا کیا ہے؟ گانے والی باندیوں کے مالک اور معزز بادہ نوش ہیں

تُحَیِّیْ بالسلامۃ ام بکر ☆ وھل لی بعد قومی من سلام

ام بکر مجھے سلامتی کی دعائیں دیتی ہے اور کیا میرے لئے میری قوم کی بربادی کے بعد سلامتی ہے؟

یحدثنا الرسول بان سَنُحْیِی ☆ وکیف حیاۃ اصداء وھام

یہ رسول ہمیں دوبارہ زندگی کا یقین دلاتا ہے بھلا بتاؤ تو سہی الو اور کھوپڑیاں بن جانے کے بعد پھر زندگی کس طرح ممکن ہوتی ہے؟

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقتہ للترجمۃ فی قولہ فلما ھاجر۔

من کلب:...... ای من بنی کلب۔ کلب بن عوف بن عامر کی طرف قبیلہ کی نسبت ہے۔

ھذا الشاعر:...... نام، ابوبکر شداد بن اسود بن عبد شمس بن مالک۔ بہت اشعار کہے مسلمان ہوا پھر مرتد ہوا۔

بالقلیب:...... وھو البئر التی لم تطو۔ بمعنی وہ کنواں جس کی منڈیر نہ بنائی گئی ہو۔ یہ وہ کنواں ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے جنگ بدر میں مارے جانے والے بڑے بڑے سرداروں کو پھینکا تھا۔ شاعر مذکورہ اشعار میں انہی کا رونا رو رہا ہے۔ انہی کا مرثیہ کہا ہے۔

الشیزی:...... وہ درخت جس سے پیالے بنائے جاتے ہیں۔ اور پھر ان میں ثرید تیار کی جاتی ہے۔ اور یہاں

مراد اس درخت کی لکڑی سے بنے ہوئے پیالے ہیں۔

القينات:...... قینۃ'' کی جمع ہے گانا گانے والی عورتیں، اس کا اطلاق لونڈی پر بھی ہوتا ہے خواہ مغنیہ ہو یا نہ ہو۔

الشرب:...... جمع شارب، جیسے تجر جمع تاجر اور بعض نے کہا ہے اسم جمع ہے۔ مراد اس سے وہ شرابی ہیں جو شراب پینے کے لئے جمع ہوں۔

تحيّ:...... حَيَّ يُحَيِّي تَحِيَّةً سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، بمعنی (ام بکر سلامتی کی) دعائیں دیتی رہی۔

اصداء:...... صدی کی جمع ہے، وہ پرندہ جو رات کو پرواز کرتا ہے مراد الو ہے۔

هام:...... هامة کی جمع ہے بمعنی کھوپڑی۔

(۳۰۱) حدثنا موسىٰ بن اسماعيل قال حدثنا همام عن ثابت عن انس عن ابي بكر
بیان کیا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہم سے ہمام نے وہ ثابت سے وہ انس وہ ابو بکرؓ سے
قال كنت مع النبي ﷺ في الغار فرفعت رأسي فاذا انا باقدام القوم فقلت
انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ غار میں تھا پس میں نے سر اٹھایا تو اچانک میں نے لوگوں کے پاؤں دیکھے میں نے کہا
يانبي الله لو ان بعضهم طأطأ بصره رآنا قال اسكت يا ابابكر اثنان الله ثالثهما
اے اللہ کے نبی اگر ان میں سے کسی نے بھی اپنی نظر جھکائی تو ہمیں دیکھ لیں گے حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر تسلی رکھئے ان دو کا تیسرا اللہ ہے

﴿تحقيق وتشريح﴾

ترجمة الباب سے مناسبت:...... ہجرت کے سفر کے دوران پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر ہے۔

سوال:...... رافضی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پکڑوانے کے لئے غار میں شور مچایا (معاذ اللہ)

جواب:...... اس اعتراض کی کوئی حقیقت نہیں ان کو تو اصحاب ثلاثہ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) سے عناد ہے اس لئے وہ اس قسم کے شوشے اڑاتے رہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نبی کریم ﷺ کو ایک خطرے سے آگاہ کرنا چاہا۔ جس پر آپ ﷺ نے تسلی دیتے ہوئے فرمایا'' اسکت '' خاموش ہو جایئے خطرہ کی کوئی بات نہیں کیونکہ ہمارے ساتھ تو اللہ ہے، جس کی اللہ پاک نگرانی اور حفاظت کر رہے ہوں اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ چنانچہ اللہ پاک نے حفاظت کر کے دکھائی۔ اور کفار و مشرکین غار کے دہانے سے ناکام و نامراد لوٹے۔

(۳۰۲) حدثنا علي بن عبدالله قال حدثنا الوليد بن مسلم قال حدثنا الاوزاعي وقال محمد بن يوسف
ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ولید بن مسلم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی اور کہا محمد بن یوسف نے کہ
حدثنا الأوزاعي قال حدثني زهري قال حدثني عطاء بن يزيد الليثي قال حدثني ابو سعيد
ہم سے اوزاعی نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے حدیث بیان کی زہری نے کہ مجھ سے عطاء بن یزید لیثی نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے ابو سعیدؓ نے بیان کیا

قال جآء اعرابى الى النبى ﷺ فسأله عن الهجرة فقال ويحك ان الهجرة شانها شديد

کہا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق پوچھا حضور ﷺ نے فرمایا تیرا بھلا ہو ہجرت تو بہت بڑی چیز ہے

فهل لک من ابل قال نعم قال فتعطى صدقتها قال نعم

کیا تمہارے پاس کچھ اونٹ بھی ہیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم اس کی زکوۃ بھی ادا کرتے ہو انہوں نے عرض کی ادا کرتا ہوں

قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها

آپ نے فرمایا اونٹوں کا دودھ دوسروں کو بھی دوہنے کے لئے دیا کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا انہیں محتاجوں کیلئے دوہتے ہو

يوم ورودها قال نعم قا ل فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترک من عملک شيئا

گھاٹ پر لے جا کر انہوں نے عرض کیا جی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم سمندروں پار عمل کرو اللہ تمہارا کوئی عمل ضائع نہیں کرے گا

﴿تحقيق وتشريح﴾

مطابقته للترجمة تؤخذ من قوله عن الهجرة۔

قال محمد بن يوسف : علامہ عینیؒ فرماتے ہیں طریق معلق ہے، امام بخاریؒ كتاب الزكاة ، باب زكوة الابل میں علی بن عبداللہ سے اس کو موصولاً لائے ہیں اور كتاب الهبة 'باب فضل المنحة' میں بھی موصولاً ذکر کیا ہے۔

﴿١٠٦﴾

باب مقدم النبی ﷺ و اصحابه الى المدينة

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ میں آمد کے بیان میں

﴿تحقيق وتشريح﴾

آنحضرت ﷺ ربیع الاول کے اوائل میں پیر کے دن قباء پہنچے۔ اور آپ کے صحابہ کی بڑی تعداد آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مدینہ پہنچ چکی تھی۔

سوال:...... قباء پہنچ کر کس کے مہمان بنے آپ کی ضیافت کا شرف کس کو حاصل ہوا؟

جواب:...... دو قول ہیں (۱) کلثوم بن ہدم کو یہ شرف حاصل ہوا (۲) سعد بن خیثمہ۔ ان دونوں قولوں میں تطبیق یہ ہے کہ آپ ﷺ کی میزبانی کا شرف تو کلثوم کو حاصل ہوا، اور آپ کے اصحاب کی خدمت کا شرف سعد بن خیثمہ کو ملا۔ آنحضرت ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ سعد بن خیثمہ کے ہاں مل بیٹھتے اور گفتگو فرمایا کرتے، اس لئے بعض نے کلثوم کا نام لیا اور بعض نے سعد کا نام لے دیا، لہٰذا کوئی تعارض نہیں۔

سوال:...... قباء بستی جو آج مدینہ منورہ کا ایک محلہ ہے اس وقت مسجد نبوی سے کتنی دور تھی؟

جواب:...... تقریباً ایک فرسخ کے فاصلہ پر ہے، وسیع عریض سڑکوں بلند بالا عمارتوں پر شکوہ ہوٹلوں اور تیز رفتار گاڑیوں کی وجہ سے اب یہ فاصلہ سمٹ کر رہ گیا ہے۔

(۴۰۳) حدثنا ابو الولید قال حدثنا شعبة قال أنبأنا ابو اسحٰق سمع البراء
ہم سے ابوالولید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی کہا کہ ہمیں ابواسحاق نے خبر دی انہوں نے براءؓ سے سنا
قال اول من قدم علینا مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم ثم قدم علینا عماربن یاسر وبلال
آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہجرت کر کے ہمارے یہاں مصعبؓ بن عمیر اور ابن ام مکتومؓ آئے پھر عمارؓ بن یاسر اور بلالؓ آئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام بخاریؒ فضائل القرآن میں ابی الولید سے اور کتاب التفسیر میں عبدان سے اس حدیث کو لائے ہیں۔

ابن ام مکتوم :...... علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں کہ اس سے عمرو بن قیس بن زائدہ عامری قرشی اعمٰی مؤذن رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

حدیث کا حاصل :...... حضرت براءؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے چار صحابہ کرامؓ تشریف لائے۔

(۱) مصعب بن عمیرؓ (۲) ابن ام مکتومؓ (۳) عمار بن یاسرؓ (۴) بلال بن رباحؓ

(۴۰۴) حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن ابی اسحٰق
ہم سے محمد بن بشار نے حدیث بیان کی کہا ہم سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ابواسحاق سے
قال سمعت البراء بن عازب قال اول من قدم علینا مصعب بن عمیر وابن ام مکتوم
اور انہوں نے کہا کہ میں نے براء بن عازبؓ سے سنا آپ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے ہمارے یہاں مصعب بن عمیرؓ اور ابن مکتومؓ آئے
وکانوا یقرءُ ونَ الناس فقدم بلال وسعد وعمار بن یاسر ثم قدم عمر بن خطاب فی عشرین من اصحٰب النبی ﷺ
یہ دونوں حضرات مدینہ کے مسلمانوں کو قرآن پڑھاتے تھے اس کے بعد بلال، سعد اور عمار بن یاسرؓ آئے پھر عمرؓ بن خطاب حضور ﷺ کے بیس صحابہؓ کے ساتھ آئے
ثم قدم النبی ﷺ فما رأیت اهل المدینة فرحوا بشئ فرحهم برسول الله ﷺ
اور پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے مدینہ کے لوگوں کو جتنی خوشی اور مسرت حضور ﷺ کی آمد سے ہوئی میں نے کبھی انہیں کسی بات پر اس قدر خوش نہیں دیکھا
حتیٰ جعل الاماء یقولون قدم رسول الله ﷺ فما قدم حتیٰ قرأتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فی سور من المفصل
یہاں تک کہ لڑکیاں بھی خوشی میں کہنے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ آگئے حضور ﷺ جب تشریف لائے تو اس سے پہلے میں مفصل کی سورتوں کے ساتھ سبح اسم ربک الاعلیٰ بھی سیکھ چکا تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

اول من قدم علینا مصعب بن عمیر:...... سوال:...... موسیٰ بن عقبہ نے یقین کے ساتھ کہا ہے کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ مہاجر ہو کر ابوسلمہ بن عبداللہ آئے، حدیث الباب میں مصعب بن عمیرؓ کا نام آیا ہے؟

جواب:...... تطبیق کی صورت یہ ہے دونوں میں اولیت پائی جاتی ہے ابوسلمہ مشرکین سے جان بچا کر نکلے مدینہ میں رہنے کا ارادہ لیکر نہیں آئے۔ اور مصعبؓ بن عمیر مدینہ میں رہنے کے لئے آئے اور مسلمان ہو جانے والوں کو تعلیم دینے کے لئے آئے (عمدۃ القاری ص ۶۰ ج ۱۷) آنحضرت ﷺ سے پہلے مدینہ منورہ پہنچنے والے صحابہ کرام (۱) مصعب بن عمیر، حبیب بن عدی کے ہاں ٹھہرے) (۲) ابن ام مکتوم (نام عمرو بعض نے عبداللہ نام بتایا ہے) حضرت خدیجہؓ کے خالو (ماموں) کے بیٹے ہیں قادسیہ کی لڑائی میں شہید ہوئے آپ مؤذن رسول اللہ بھی رہے ہیں ان کی ماں کا نام عاتکہ ہے (۳) عمارؓ بن یاسر (جنگ صفین میں حضرت علیؓ کیساتھ تھے اور ان کی طرف سے لڑتے لڑتے شہید ہوئے) (۴) بلالؓ بن رباح۔ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے بعد بیس (۲۰) ھ کو دمشق میں انتقال ہوا [۱]

فماقدم حتی قرأت " سبح اسم ربک الاعلیٰ ":...... آنحضرت ﷺ مدینہ نہیں آئے تھے حتی کہ میں سورۃ اعلیٰ [۲] پڑھ چکا تھا۔ (یاد کر چکا تھا)

سوال:...... معلوم ہوتا ہے کہ یہ سورۃ مکیہ ہے حالانکہ یہ آیت قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى [۳] ۲ھ کو صلوۃ عید اور صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک سورت مکی بھی ہو اور مدنی بھی؟

جواب (۱):...... یہ کوئی بعید نہیں کہ سورت مکی ہو اور یہ دونوں آیتیں مدنی ہوں۔

جواب نمبر (۲):...... سورۃ مکیہ ہی ہے آپ ﷺ چونکہ شرائع اور احکام کے بیان کرنے والے ہیں آپ ﷺ نے ان دونوں آیتوں کی تفسیر صلوۃ العید اور صدقۃ الفطر سے کی ہے [۴]

(۳۰۵) حدثنا عبداللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن ھشام بن عروۃ عن ابیه عن عائشةؓ انھا قالت
ہم سے عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی ہمیں مالک نے خبر دی وہ ہشام بن عروہ سے وہ اپنے والد سے وہ عائشہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ
لما قدم رسول اللہ ﷺ المدینة وُعک ابو بکرؓ وبلالؓ قالت فدخلت علیھما فقلت یا ابه کیف تجدک
جب رسول اللہ مدینہ تشریف لائے تو ابوبکر اور بلالؓ کو بخار چڑھ آیا میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا اے ابا جان آپ کی طبیعت کیسی ہے
ویا بلال کیف تجدک قالت فکان ابوبکر اذا اخذته الحمی یقول کل امرئ مصبح فی اھله ☆
اور اے بلال آپ کی طبیعت کیسی ہے فرماتی ہیں کہ ابوبکر کو جب بخار چڑھتا تو فرماتے ہر آدمی کو اس کے گھر میں رہتے ہوئے صبح کے وقت خیریت سے رہنے کی دعا دی جاتی ہے

[۱] (عمدۃ القاری ص ۶۰ ج ۱۷) [۲] (پارہ ۳۰ سورۃ اعلیٰ) [۳] (سورۃ اعلیٰ پارہ ۳۰) [۴] (عمدۃ القاری ص ۶۱ ج ۱۷)

والموت ادنیٰ من شراک نعله وکان بلال اذا اقلع عنه یرفع عقیرته ویقول شعر
حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور بلال کا جب بخار ختم ہو جاتا تو اپنے رونے کی آواز کو بلند کرتے اور یہ شعر پڑھتے
الالیت شعری هل ابیتن لیلة ☆ بواد وحولی اذخر وجلیل
کاش مجھے پتہ چل جاتا کہ کیا میں کوئی رات ایسی وادی میں گزاروں گا کہ میرے اردگرد اذخر اور جلیل نامی گھاس ہوں گے
وهل اردن یوما میاه مجنة ☆ وهل یبدون لی شامة وطفیل
اور کیا میں مجنہ مقام کے پانیوں پر وارد ہوں گا اور کیا میرے لئے شامہ اور طفیل پہاڑ ظاہر ہوں گے
قالت عائشة فجئت رسول الله ﷺ فاخبرته فقال
عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے دعا دی
اللهم حبب الینا المدینة کحُبِنا مکة او اشد حبا وصَحِّحها
اے اللہ مدینہ کی محبت ہمارے دل میں اتنی پیدا کر دے جتنی مکہ کی تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ یہاں کی آب وہوا کو صحت بخش بنادے
وبارک لنا فی صاعها ومُدِّها وانقل حمّاها فاجعلها بالجحفة
ہمارے لئے یہاں کے صاع اور مد (اناج ماپنے کے پیمانے) میں برکت عنایت فرمایئے اور یہاں کے بخار کو مقام جحفہ منتقل کر دیجئے

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ حدیث کتاب الحج کے آخر میں گذر چکی ہے۔

بواد:...... وادی مکہ مراد ہے **اذخر:**......ایک بوٹی ہے۔

جلیل:...... نبت ضعیف یحشی به خصاص البیوت۔

اردن:...... صیغہ واحد متکلم بحث با نون خفیفہ باب ضرب یضرب

مجنة:...... مکہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں زمانہ جاہلیت میں بازار لگا کرتا تھا۔

الجحفة:...... مدینہ سے سات مراحل کے فاصلہ پر مصر والوں کا میقات ہے جو کسی دور میں یہود کا ٹھکانہ ہوا کرتا تھا

(۶۰۲) حدثنی عبدالله بن محمد حدثنا هشام اخبرنا معمر عن الزهری
مجھ سے عبداللہ بن محمد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ہشام نے حدیث بیان کی (کہا) ہمیں معمر نے خبر دی وہ زہری سے
حدثنی عروة ان عبیدالله بن عدی اخبره دخلت علیٰ عثمان وقال بشر بن شعیب
مجھ سے عروہ نے حدیث بیان کی کہ انہیں عبیداللہ بن عدی نے خبر دی کہ میں عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بشر بن شعیب نے کہا کہ
حدثنی ابی عن الزهری حدثنی عروة بن الزبیر ان عبیدالله بن عدی بن الخیار اخبره
مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی وہ زہری سے کہا کہ مجھے عروہ بن زبیر نے حدیث بیان کی کہ عبیداللہ بن عدی بن خیار نے انہیں خبر دی کہ

قال دخلت علیٰ عثمان فتشهد ثم قال اما بعد فان الله بعث محمدا ﷺ بالحق
کہا کہ میں عثمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کلمۂ شہادت پڑھنے کے بعد فرمایا امابعد کوئی شک شبہ نہیں کہ اللہ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا
وکنت ممن استجاب لله ولرسوله
میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر ابتداء ہی میں لبیک کہا تھا
وآمن بما بعث به محمد ثم هاجرت هجرتین ونلت
اور ان تمام چیزوں پر ایمان لایا جن کے ساتھ حضور ﷺ کی بعثت ہوئی پھر میں نے ہجرت کی دونوں ہجرتیں اور میں نے شرف حاصل کیا
صهر رسول الله ﷺ وبایعته فوالله ما عصیته
آپ ﷺ کی دامادی کا اور میں نے حضور ﷺ کی بیعت کی خدا گواہ ہے میں نے کبھی آپ کی نافرمانی نہیں کی
ولاغششته حتیٰ توفاه الله ❁ تابعه اسحاق الکلبی حدثنی الزهری مثله
اور نہ کبھی دھوکہ سے کام لیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوگیا۔ اس روایت کی متابعت اسحاق کلبی نے کی کہا مجھے زہری نے اس کی مثل بیان کیا

﴿تحقیق وتشریح﴾

ترجمة الباب سے مطابقت:..... هاجرت هجرتین کے جملہ سے روایت الباب ترجمۃ الباب کے مطابق ہے

دو هجرتیں:..... (۱) مکہ سے حبشہ (۲) حبشہ سے واپس مکہ آئے اپنی رفیقۂ زوجہ حضرت رقیہ بنت النبی ﷺ کو اپنے ساتھ لیا مکہ سے مدینہ ہجرت کی۔ اس لئے فرمایا کہ میں نے دو ہجرتیں کیں، مناقب عثمانؓ میں یہ حدیث گذر چکی ہے۔ وہاں اس کی تفصیل دیکھی جائے (مرتب)

تابعه اسحاق الکلبی:..... شعیبؒ روای کی متابعت اسحاق کلبی نے کی، یعنی شعیبؒ اور اسحاقؒ دونوں زهریؒ سے ایک ہی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۳۰۷) حدثنا یحییٰ بن سلیمان حدثنی ابن وهب حدثنا مالک واخبرنی یونس
ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی (کہا) مجھ سے وہب نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے مالک نے حدیث بیان کی اور مجھے یونس نے خبر دی
عن ابن شهاب قال اخبرنی عبید الله بن عبدالله ان ابن عباسؓ اخبره ان عبدالرحمٰن بن عوف رجع الیٰ اهله
ان سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ مجھے عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی اور انہیں ابن عباس نے خبر دی کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنے خیمے کی طرف لوٹے
وهو بمنی فی اخر حجة حجها عمر فوجدنی فقال عبدالرحمٰن
حالانکہ ان کے گھر والے منی میں تھے یہ عمرؓ کے حج کا آخری واقعہ ہے تو ان کی مجھ سے ملاقات ہوگئی عبدالرحمٰن نے فرمایا (کہ عمرؓ حاجیوں کو خطاب کرنے والے ہیں)
فقلت یا امیر المؤمنین ان الموسم یجمع رعاع الناس وانی اریٰ
اس لیے میں نے عرض کی کہ اے امیر المؤمنین موسم حج میں ہر طرح کے معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ جمع ہوتے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ

ان تمهل حتیٰ تقدم المدينة فانها دارالهجرة والسنة وتخلص لاهل الفقه واشراف الناس
آپ اپنا ارادہ ملتوی کریں اور مدینہ پہنچ کر خطاب فرمایئے کیونکہ وہ دارالہجرہ اور دارالسنہ بھی ہے اور آپ تنہائی میں مشاورت کریں اہل فقہ لوگوں میں سے معزز
وذوی رأيهم وقال عمر لَاَقُوْمَنَّ في اول مقام اَقُوْمُهٗ بالمدينة
اور صاحب رائے لوگوں سے اس پر عمرؓ نے فرمایا کہ تم ٹھیک کہتے ہو مدینہ پہنچتے ہی سب سے پہلی فرصت میں لوگوں سے خطاب کروں گا

﴿تحقیق وتشریح﴾

امام بخاریؒ اس حدیث کو المحاربین میں مطولاً لائے ہیں۔ اور مغازی اور الاعتصام میں موسیٰؒ بن اسماعیل سے تخریج فرمائی ہے۔

رجع الی اهله وهو بمنی:...... " ای والحال ان اهله بمنی . اور اس سے منزل مراد لی ہے اس کی وضاحت اس حدیث میں آرہی ہے جس کو امام بخاریؒ نے المحاربین میں ابن عباسؓ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں " كنت اقری رجالا من المهاجرين منهم عبدالرحمن بن عوف فيما انافی منزله بمنى وهو عند عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه فی آخرحجة حجهااذرجع الی عبدالرحمن فقال لورأيت رجلااتی اميرالمؤ منين اليوم الخ "[1] علامہ عینیؒ لکھتے ہیں جب تک تفصیل حدیث مکمل طور پر نہ دیکھ لی جائے اس وقت تک روایت الباب کو (جو کہ مختصر ہے) سمجھنا مشکل ہے۔

رعاع الناس:...... عام لوگ یعنی معمولی سوجھ بوجھ رکھنے والے لوگ۔

(۳۶۰۸) حدثناموسیٰ بن اسماعیل قال حدثنا ابراهيم بن سعد قال اخبرنا ابن شهاب عن
ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابن شہاب نے خبر دی وہ
خارجة بن زيد بن ثابت ان ام العلاء امرأة من نسائهم بايعت النبی ﷺ اخبرته
خارجہ بن زید بن ثابت سے کہ ان کی والدہ ام علاءؓ ایک انصاری خاتون ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی انہیں خبر دی
ان عثمان بن مظعون طار لهم فی السكنیٰ حين قرعت الانصار علی سكنیٰ المهاجرين قالت ام العلاء
کہ جب انصار نے مہاجرین کی میزبانی کیلئے قرعہ اندازی کی تو عثمان بن مظعونؓ ان کے گھرانے کے حصے میں آئے تھے ام علاءؓ نے بیان کیا کہ
فاشتكیٰ عثمان عندنا فمرضته حتی توفی وجعلناه فی اثوابه
پھر عثمان ہمارے یہاں بیمار پڑ گئے میں نے ان کی پوری طرح تیمارداری کی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے ہم نے انہیں ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا
فدخل علينا النبی ﷺ فقلت رحمة الله عليك ابا السائب شهادتی عليك
اتنے میں نبی کریم ﷺ بھی تشریف لائے تو میں نے کہا ابو سائب تم پر اللہ کی رحمتیں ہوں میری تمہارے متعلق گواہی ہے کہ
لقد اكرمك الله فقال النبی ﷺ وما يدريك ان الله اكرمه قالت قلت
اللہ تعالیٰ نے تمہیں انعام واکرام سے نوازا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے انہیں اکرام سے نوازا ہے میں نے عرض کی کہ

[1] (عمدۃ القاری ص ۲۲ ج ۱۷)

لا	ادری	بابی	وامی	یا	رسول	الله	صلی اللہ علیہ وسلم	فمن؟

مجھے علم تو اس سلسلے میں کچھ نہیں ہے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ لیکن اللہ اور کسے نوازے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قال اما هو فقد جآءه والله اليقين والله انى لارجو له الخير

واقعی اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ایک یقینی امر سے دوچار ہوں خدا گواہ ہے کہ میں بھی ان کے لئے اللہ کی بارگاہ سے خیر ہی کی توقع رکھتا ہوں

وما ادرى والله انا رسول الله ما يفعل به قالت فوالله لا اُزَكِّيْ اَحداً بعده

لیکن میں باوجود یکہ اللہ کا نبی ہوں اللہ کی قسم نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا ام علاءؓ نے عرض کی پھر خدا کی قسم میں کسی کا بھی تزکیہ نہیں کروں گی

قالت فاحزنني ذلك فنمت فاريت لعثمان بن مظعون

اس کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ اس واقعہ پر مجھے بڑا رنج ہوا پھر میں سوگئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ عثمان بن مظعونؓ کے لئے

عينا تجرى فجئت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فقال ذلك عمله

ایک بہتا ہوا چشمہ ہے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اپنا خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:..... انصار کا مہاجرین کے لئے قرعہ اندازی کرنا کہ کون کس کی دیکھ بھال کرے گا؟ عثمان بن مظعون ام علاء کے حصہ میں آئے اور آپ بھی مہاجر تھے۔

ام العلاء:..... امام ترمذیؒ فرماتے ہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ حدیث بخاری كتاب الجنائز ، باب الدخول على الميت میں گزر چکی ہے۔

من نسائهم:..... اى من نساء الانصار۔

طارلهم:..... اى خرج لهم فى القرعة . یعنی ان کا قرعہ میں نام نکلا۔

اباالسائب:..... عثمان بن مظعون کی کنیت ہے۔

حتیٰ توفی:..... یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہو گیا۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے انتقال کرنے والے صحابی آپ ہیں۔

بقيع الغرقد کے پہلے مدفون:..... سب سے پہلے آپ ہی کو بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں دفن کیا گیا۔

(۳۶۰۹) حدثنا عبيد الله بن سعيد حدثنا ابو اسامة عن هشام عن ابيه

ہم سے عبید اللہ بن سعید نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے ابو اسامہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے

عن عائشة قالت يوم بعاث يوما قدمه الله لرسوله صلی اللہ علیہ وسلم

وہ عائشہ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ بعاث کی لڑائی کو اللہ نے پہلے ہی رسول اللہ کی بعثت کی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا

فقدم رسول الله ﷺ المدينة وقد افترق ملؤ هم وقتلت سراتهم في دخولهم في الاسلام
پس آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کا شیرازہ بکھرا پڑا تھا اور ان کے سردار قتل ہو چکے تھے یہ گویا ان کے اسلام میں داخل ہونے کی تمہید تھی

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة في قوله فقدم رسول الله ﷺ۔

یہ حدیث باب مناقب الانصار میں گذر چکی ہے اس کی تشریح وہاں ملاحظہ فرمائیے۔

ملؤهم:...... اشرافهم۔ **سراتهم۔** اى ساداتهم۔ بمعنی ان کے سردار۔

یوم بعاث:...... بعاث کی لڑائی کو انصار کے قبائل اوس وخزرج کے درمیان اللہ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پہلے ہی تمہید کے طور پر برپا کر دیا تھا۔

(۴۱۰) حدثني محمد بن المثنىٰ قال حدثني غندر قال حدثنا شعبة عن هشام عن ابيه
مجھ سے محمد بن مثنیٰ نے حدیث بیان کی کہا مجھ سے غندر نے حدیث بیان کی کہا ہم سے شعبہ نے حدیث بیان کی وہ ہشام سے وہ اپنے والد سے
عن عائشةؓ ان ابا بكرؓ دخل عليها والنبي ﷺ عندها يوم فطر او اضحىٰ
وہ عائشہؓ سے کہ ابو بکرؓ ان کے یہاں آئے تو نبی کریم ﷺ بھی وہیں تشریف لائے تھے عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن تھا
وعندها قينتان تغنيان بما تعازفت الانصار يوم بعاث فقال ابو بكر
ان کے پاس دو لڑکیاں یوم بعاث کے متعلق وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جنہیں انصار کے شعراء اپنے مفاخر میں کہتے تھے ابو بکرؓ نے فرمایا
مزمار الشيطان مرتين فقال النبي ﷺ دعهما يا ابا بكر ان لكل قوم عيدا وان عيدنا هذا اليوم
یہ شیطانی گانے بجانے دو مرتبہ آپ نے یہ جملہ دہرایا لیکن حضور ﷺ نے فرمایا ابو بکر انہیں پڑھنے دو ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

اس حدیث میں یوم بعاث کا ذکر ہے گذشتہ حدیث میں بھی اس کا ذکر تھا یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے اور گذشتہ حدیث ترجمۃ الباب کے مطابق ہے، ضابطہ ہے " **المطابق للمطابق لشئ مطابق لذلك الشئ۔ قينتان، قينة** " کا تثنیہ کا ہے بمعنی مغنیہ۔

ایک روایت میں بما تعازفت بمعنی (لڑکیاں بعاث کی لڑائی کے متعلق وہ اشعار کہہ رہی تھی) جو انصار کے شعراء اپنے مفاخر میں کہا کرتے تھے۔ یعنی فخریہ اشعار آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں کہہ رہی تھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے منع کیا آپ ﷺ نے اجازت دے دی فرمایا ہر قوم کے لئے ایک خوشی کا دن ہوا کرتا ہے اور آج ہماری خوشی کا دن ہے (چونکہ وہ دن عید الفطر کا تھا یا عید الاضحیٰ کا تھا)۔

سوال:...... آنحضرت ﷺ نے گانے سے منع نہیں کیا حضرت صدیق اکبرؓ نے کیوں منع کیا؟

جواب:...... وہ گانا ہی نہیں تھا بلکہ فخریہ اشعار تھے جس کو ابوبکر صدیق گانا سمجھے اس لئے روکا۔

سوال:...... عورت کی آواز میں فخریہ اشعار بھی سننے ممنوع ہیں پھر شارع علیہ السلام نے کیوں نہیں روکا؟

جواب:...... قینتان سے مراد جاریتان ہیں مغنیتان نہیں۔ اشعار کہنے والی نابالغ لڑکیاں تھیں بچی کی آواز سننے میں کوئی حرج نہیں یہ جواب علامہ خطابیؒ نے دیا ہے[1]

فائدہ:...... یہی وہ بچیاں ہیں جو حضرت عمرؓ کے آنے پر چھپ گئیں تھیں۔

(۴۱۱) حدثنا مسدد حدثنا عبدالورث ح و حدثنا اسحٰق بن منصور قال
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبدالورث نے حدیث بیان کی (تحویل) اور ہم سے اسحاق بن منصور نے حدیث بیان کی کہا
اخبر نا عبد الصمد قال سمعت ابی یحدث قال حدثنا ابو التیاح یزید بن حمید الضبعی
ہمیں عبدالصمد نے خبر دی کہا کہ میں نے اپنے والد کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابوالتیاح یزید بن حمید ضبعی نے حدیث بیان کی
قال حدثنا انس بن مالکؓ قال لما قدم رسول اللہ ﷺ المدینۃ نزل فی علو المدینۃ فی حی
کہا کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ایک قبیلہ میں آپ ﷺ نے قیام کیا
یقال لھم بنو عمرو بن عوف قال فا قام فیھم اربع عشرۃ لیلۃ ثم ارسل الیٰ ملأبنی النجار
جنہیں بنی عمرو بن عوف کہا جاتا ہے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے وہاں چودہ دن قیام کیا پھر آپ نے بنی نجار کی جماعت کے پاس اپنا آدمی بھیجا
قال فجاؤا متقلدین سیوفھم قال وکانی انظر
بیان کیا کہ انصار بنی النجار آپ کی خدمت میں تلواریں لٹکائے ہوئے آئے انہوں نے بیان کیا گویا اس وقت بھی منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ
الیٰ رسول اللہ ﷺ علیٰ راحلتہ وابو بکر ردفہ وملأبنی النجار حولہ
حضور ﷺ اپنی سواری پر سوار ہیں ابوبکر اسی سواری پر آپ کے پیچھے سوار ہیں اور بنی النجار کے انصار آپ ﷺ کے چاروں طرف حلقہ بنائے ہوئے ہیں
حتیٰ القی بفنآء ابی ایوب قال فکان یصلی حیث ادرکتہ الصلوٰۃ
آخر آپ ابو ایوب انصاریؓ کے گھر کے قریب اترے انہوں نے کہا کہ جہاں بھی نماز کا وقت ہو جاتا آپ وہیں پڑھ لیتے
ویصلی فی مرابض الغنم قال ثم انہ امر ببنآء المسجد فارسل
بکریوں کے ریوڑ جہاں رات کو باندھے جاتے ہیں وہاں بھی نماز پڑھ لی جاتی بیان کیا کہ پھر حضور ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا آپ نے پیغام بھیجا
الیٰ ملأبنی النجارفجآؤا فقال یابنی النجار ثامنونی حائطکم ھذا فقالوا لا واللہ
قبیلہ بنی النجار کی طرف لیں وہ آئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے اس باغ کی مجھ سے قیمت طے کرلو (جہاں مسجد بنانے کی تجویز تھی) انہوں نے عرض کی نہیں خدا گواہ ہے

[1] (عمدۃ القاری ص۲۷۳ ج۱۷)

لا نطلب ثمنه الا الى الله قال فكان فيه ما اقول لكم كانت فيه قبور المشركين
ہم اس کی قیمت اللہ کے سوا کسی سے نہیں لیتے انہوں نے بیان کیا کہ اس باغ میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے بیان کروں گا اس میں مشرکین کی قبریں تھیں
وكانت فيه خرب وكان فيه نخل فامر رسول الله ﷺ بقبور المشركين فنبشت
اس میں ویرانہ تھا اور کھجوروں کے درخت تھے رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبریں اکھیڑنے کا حکم دیا پس اکھیڑ دی گئیں اور ویرانے کا حکم دیا تو
وبالخرب فسويت وبالنخل فقطع قال فصفوا النخل قبلة المسجد قال وجعلوا عضادتيه حجارة
ویرانے کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے اور کھجوروں کے درختوں کو مسجد کے سامنے رکھ دیا گیا اس میں دروازہ بنانے کے لئے پتھر رکھ دیئے
قال جعلوا ينقلون ذاك الصخر وهم يرتجزون ورسول الله ﷺ معهم يقولون
انسؓ نے بیان کیا کہ صحابہ جب پتھر منتقل کر رہے تھے تو رجز پڑھتے جاتے تھے حضور ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ
اللهم انه لا خير الا خير الأخرة ☆ فانصر الانصار والمهاجرة
اے اللہ آخرت ہی کی خیر خیر ہے ☆ پس آپ انصار و مہاجرین کی مدد فرمایئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية۔

علو المدينة:...... نجد کی جہت کو عالیہ اور تہامہ کی جہت کو سافلہ کہتے ہیں۔ قباء عوالی مدینہ میں ہے آنحضرت ﷺ (قباء) کے راستہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔ اس میں تفاؤل کے طور پر علماء نے کہا ہے آنحضرت ﷺ کی شان بلند ہے اور مزید ہوگی اور آپ کے دین کو بھی بلندی نصیب ہوگی۔

بنو عمرو بن عوف:...... بنو نجار کی جماعت، گروہ۔ **نزل:**...... یعنی اترے۔

ثامنوني:...... مجھ سے (اپنے باغ کی) قیمت طے کرلو۔ انہوں نے انکار کیا آپ ﷺ نے دینے پر اصرار کیا بالآخر کچھ دے کر ان سے وہ زمین لی گئی جہاں اس وقت مسجد نبوی ﷺ بنائی گئی۔

خرب:...... خاء کے کسرہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں، اکثر روایتوں میں "خرب" (خاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ) آیا ہے اس کا معنی الخروق المستديرة في الارض بمعنی بے آباد جگہ۔

عضادتيه:...... عضادۃ کا تثنیہ ہے دروازہ کے گرداگرد کو کہتے ہیں۔

﴿۱۰۷﴾

باب اقامة المهاجر بمكة بعد قضاء نسكه

یہ باب ہے حج کی ادائیگی کے بعد مہاجر کا مکہ میں قیام کے بیان میں

(۳۱۲) حدثني ابراهيم بن حمزة حدثنا حاتم عن عبدالرحمٰن بن حميد الزهري قال سمعت عمر بن عبد العزيز
مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبدالرحمٰن بن حمید زہری نے بیان کیا کہا کہ میں نے عمر بن عبدالعزیزؒ سے سنا

یسأل السائب بن اخت النمر ما سمعت فی سکنیٰ مکة
آپ نمر (کندی) کے بھانجے سائب بن یزید سے دریافت کررہے تھے کہ آپ نے مکہ میں مہاجرین کی اقامت کے سلسلے میں کیا سنا
قال سمعت العلاء بن الحضرمی قال قال رسول الله ﷺ ثلث للمهاجرین بعد الصدر
کہا کہ میں نے علاء بن حضرمی سے سنا کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو حج میں طواف صدر کے بعد تین دن کی اجازت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقته للترجمة ظاهرة۔

امام مسلمؒ نے الحج میں اور امام ابوداؤدؒ نے الحج میں قعنبیؒ سے اور امام ترمذیؒ نے الحج میں احمدؒ بن منیع نے اور امام نسائیؒ نے الحج میں محمدؒ بن رافع سے اس حدیث کی تخریج فرمائی ہے۔

العلاء الحضرمیؓ:...... جلیل القدر صحابیؓ ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو بحرین کا گورنر مقرر فرمایا تھا اور آپ مستجاب الدعوات تھے۔ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

بعد الصدر:...... آپ ﷺ نے فرمایا طواف صدر کے بعد مہاجرین تین دن تک مکہ مکرمہ میں رہ سکتے ہیں۔

سوال:...... یہ حکم کتنے عرصہ کے لئے رہا؟

جواب:...... یہ اس زمانہ کی بات ہے جب ایمان و جان بچانے کے لئے مکہ مکرمہ سے ہجرت واجب تھی اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ فتح مکہ سے اب یہ حکم نہیں رہا۔

سوال:...... طواف صدر کس کو کہتے ہیں؟

جواب:...... یہ وہ طواف ہے جو حج کے ایام میں منٰی سے واپسی پر کیا جاتا ہے جس کو طواف واجب، "طواف آخر عہد بالبیت" بھی کہتے ہیں۔



(۴۱۳) حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا عبدالعزیز عن ابیه عن سهل بن سعدؓ قال
ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی (کہا) ہم سے عبدالعزیز نے حدیث بیان کی وہ اپنے والد سے وہ سہل بن سعد سے انہوں نے بیان کیا کہ
ماعدوا من مبعث النبی ﷺ ولا من وفاته ماعدوا الا من مقدمه المدینة
سن ہجری کا شمار نبی کریم ﷺ کی بعثت کے سال سے ہوا اور نہ ہی آپ کی وفات کے سال سے بلکہ اس کا شمار مدینہ کی ہجرت سے ہوا

﴿تحقیق و تشریح﴾

تاریخ اسلام کی ابتداء:...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تاریخ کی ابتداء آنحضرت ﷺ کے ربیع الاول میں مدینہ منورہ تشریف لانے سے ہوئی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں تاریخ کی تدوین وترتیب کے لئے حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کا اجلاس طلب کیا اس میں کبار صحابہ شریک ہوئے ہر ایک سے رائے طلب کی گئی۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص نے فرمایا آنحضرت ﷺ کی وفات سے تاریخ شروع کی جائے حضرت طلحہؓ نے مشورہ دیا پیغمبر کی بعثت سے تاریخ کی ابتداء کی جائے۔ اور حضرت علیؓ نے رائے دی ہجرت سے تاریخ مرتب کی جائے۔ کیونکہ یہی ہجرت فارق بین الحق و الباطل ہے۔ بعض حضرات نے پیغمبر کی ولادت اور بعض نے آپ ﷺ کی نبوت سے تاریخ شروع کرنے کا مشورہ دیا۔ سب نے حضرت علیؓ کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے ہجرت سے تاریخ کے آغاز کا فیصلہ فرمایا۔

پھر مہینوں میں اختلاف ہوا کہ کس مہینہ سے تاریخ شروع کی جائے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے رجب کا مشورہ دیا (کیونکہ اشہر حرم میں پہلا مہینہ ہے) حضرت طلحہؓ نے رمضان کا مشورہ دیا حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ نے محرم کا چنانچہ ان خواص کے مشورہ پر عمل کیا گیا۔

فائدہ:...... تاریخ کی ترتیب کے لئے اجلاس ۱۶ھ یا ۱۷ھ کو طلب کیا گیا جس کی صدارت حضرت عمرؓ نے کی یہ آپ کی خلافت کے ابتدائی سال تھے۔ اس لحاظ سے حضرت عمر کو تاریخ کا مدون اور مرتب قرار دیا گیا ہے۔[1]

فائدہ:...... تاریخ کیلئے دنوں اور مہینوں اور سال کا حساب ضروری ہے۔

ہفتہ کے سات دن مہینہ میں ۲۹ یا ۳۰ دن سال میں تقریباً ۳۶۰ دن ہوا کرتے ہیں اور سال میں ۱۲ ماہ ہیں قرآن مجید میں ہے إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا [2] ہجری، اسلامی سال کا آغاز محرم سے ہوتا ہے اور يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ [3] اور انگریزی سال کا آغاز جنوری سے وَقَدَّرَهُ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوا عَدَدَ السِّنِينَ وَالْحِسَابَ [4] سے اسی تاریخ کی طرف اشارہ ہے۔ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ [5] سے بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

(۳۱۴) حدثنا مسدد قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا معمر عن الزهري عن عروة
ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یزید بن زریع نے حدیث بیان کی کہا کہ ہم سے معمر نے حدیث بیان کی وہ زہری سے وہ عروہ سے
عن عائشة قالت فرضت الصلوٰة ركعتين ثم هاجر النبي ﷺ ففرضت اربعاً
وہ عائشہؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ پہلے نماز صرف دو رکعت فرض ہوئی تھی پھر نبی کریم ﷺ نے ہجرت کی تو وہ دو رکعت چار ہو گئیں

[1] (عمدۃ القاری ص ۶۶ ج ۱۷) [2] (پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۳۶) [3] (پارہ ۲ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۹) [4] (پارہ ۱۱ سورۃ یونس آیت ۵)
[5] (پارہ ۲۷ سورۃ الرحمٰن آیت ۵)

وتُرِکَتْ صلوٰۃ السفر علیٰ الاولیٰ تابعه عبدالرزاق عن معمر
البتہ سفر کی حالت میں نماز اپنی پہلی حالت پر رہی اس روایت کی متابعت عبدالرزاق نے معمر کے واسطے سے کی

﴿تحقیق و تشریح﴾

یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ، باب کیف فرضت الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔[1]

تابعه:...... یزید بن زریع کی عبدالرزاق نے متابعت کی ہے۔

﴿۱۰۹﴾

باب قول النبی علیہ السلام اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ومرثیته لمن مات بمکة

یہ باب ہے نبی کریم ﷺ کی دعا کہ اے اللہ میرے اصحاب کی ہجرت کی تکمیل فرمادیجئے اور جو مہاجر مکہ میں انتقال کر گئے ان کے لئے آپ کے اظہار رنج والم کے بیان میں

(۴۱۵) حدثنا یحیٰ بن قَزَعَةَ قال حدثنا ابراھیم عن الزھری عن عامر بن سعد بن مالک عن ابیہٖ
ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ابراہیم نے حدیث بیان کی وہ سے زہری سے وہ عامر بن سعد بن مالک سے وہ اپنے والد سے
قال عاد نی النبی ﷺ عام حجة الوداع یعنی من مرض اشفیت منه علی الموت فقلت
بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر میری عیادت کیلئے تشریف لائے اس مرض میں جس میں کہ میں مرنے کے قریب ہوگیا میں نے عرض کی
یا رسول اللہ بلغ بی من الو جع ما تریٰ وانا ذو مال ولا یرثنی الا ابنة لی واحدة
یا رسول اللہ مرض کی شدت آپ خود ملاحظہ فرما رہے ہیں میرے پاس مال و دولت کافی ہے اور صرف میری ایک ہی لڑکی پس ماندگان میں ہے
افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال فاتصدق بشطرہ قال الثلث یا سعد
تو میں اپنے مال کا دو تہائی حصہ صدقہ کردوں؟ حضور نے فرمایا کہ نہیں میں نے عرض کی پھر آدھا کردوں؟ فرمایا کہ سعد بس ایک تہائی کا صدقہ کردو
والثلث کثیر انک ان تذر ذریتک اغنیآء خیر من ان تذرھم عالة یتکففون الناس
اور ثلث بھی بہت ہے اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے رہیں
قال احمد بن یونس عن ابراھیم ان تذر ذریتک ولست بنافق نفقة تبتغی بھا وجه اللہ
احمد بن یونس نے بیان کیا وہ ابراہیم سے کہ تو اپنی اولاد کو چھوڑے اور جو کچھ بھی جائز طریقہ پر خرچ کروگے اور اس سے اللہ کی رضامندی مقصود ہوگی

---

[1] الخیر الساری ص ۳۲ ج ۳

الا اجرک اللہ بھا حتیٰ اللقمۃ تجعلھا فی فیّ امر أتک قلت یا رسول اللہ
تو اللہ تمہیں اس کا اجر دے گا اللہ تمہیں اس لقمہ پر بھی اجر دے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے میں نے پوچھا یا رسول اللہ
أخلّف بعد اصحابی قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ
کیا میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا حضور ﷺ نے فرمایا تم پیچھے نہیں رہو گے بہر حال تم جو بھی عمل کرو گے اور اس سے مقصود اللہ کی رضا ہو
الا ازددت بہ درجۃ ورفعۃ ولعلک تخلف حتیٰ ینتفع بک اقوام ویضرک بک اخرون
تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا اور شاید تم ابھی اور زندہ رہو گے تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہتوں کو نقصان پہنچے گا
اللھم امض لاصحابی ھجرتھم ولا تردھم علیٰ اعقابھم
اے اللہ میرے صحابہ کی ہجرت کی تکمیل کر دیجئے اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کیجئے (کہ وہ ہجرت کو چھوڑ کر واپس اپنے گھروں کو جائیں)
لکن البائس سعد بن خولۃ یرثی لہ رسول اللہ ﷺ ان یتوفی بمکۃ
لیکن مصیبت زدہ تو سعد بن خولہ ہیں حضور ﷺ ان کے لئے اظہار غم کر رہے تھے کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہوگئی تھی (حالانکہ وہ مہاجر تھے)
☆ وقال احمد بن یونس وموسیٰ عن ابراھیم ان تذر ورثتک
اور احمد بن یونس اور موسیٰ نے بیان کیا ابراہیم سے ان تذر ذریتک کی جگہ ان تذر ورثتک کے الفاظ

﴿تحقیق و تشریح﴾

مطابقۃ للترجمۃ فی قولہ اللھم امض لاصحابی ھجرتھم۔

یہ حدیث کتاب الجنائز، باب ورثاء النبی ﷺ سعد بن خولہ میں گذر چکی ہے۔

اشفیت:...... ای شفیت من الوجع .منہ ای من المرض۔ ایسا مرض کہ جس سے بچنے کی امید نہیں تھی۔

ان تذر ذریتک:...... کشمیھنی کی روایت میں ایسے ہی ہے اور اکثر کی روایت میں ورثتک بھی ہے۔

اَن اور اِن دونوں طرح پڑھا گیا ہے اگر اِن (بالکسر) پڑھا جائے تو اس کی جزاء خیر ہوگی۔ پوری عبارت اس طرح ہوگی

"ان تذر ذریتک اغنیاء خیر"[1]

عالۃ:...... عائل کی جمع ہے بمعنی فقیر۔ **یتکففون:**...... لوگوں کے آگے سوال کے لئے ہاتھ پھیلائیں گے۔

قال احمد بن یونس:...... یہ تعلیق ہے امام بخاری حجۃ الوداع اور مغازی کے آخر میں لائے ہیں۔

وموسیٰ:...... یہ بھی تعلیق ہے اس کو الدعوات میں لائے ہیں۔

اخلف:...... مجہول کا صیغہ ہے " ای فی مکۃ او فی الدنیا"

---

[1] [illegible]

امض:...... الامضاء سے امر کا صیغہ ہے بمعنی " انفذها و تممها لهم و لا تنقصها عليهم "

البائس:...... مصیبت زدہ، رنج رسیدہ، قابل رحم۔

يرثي له رسول الله ﷺ:......**سوال:**...... یہ کس کا کلام ہے؟

جواب:...... سعد بن ابی وقاصؓ کا کلام ہے اکثر حضرات یہ کہتے ہیں کہ یہ زہریؒ کا کلام ہے۔

﴿۱۱۰﴾
باب كيف اخى النبي ﷺ بين اصحابهٗ
یہ باب ہے نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کس طرح کرایا تھا؟ کے بیان میں

وقال عبدا لرحمن ابن عوف اخى النبي ﷺ بيني وبين سعد بن الربيع لماقد منا المدينة
عبدالرحمن بن عوفؓ نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ ہجرت کر کے آئے تو حضور ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا
وقال ابوجحيفه اخى النبي ﷺ بين سلمان و ابى الدرداء
ابو جحیفہؓ نے فرمایا کہ آں حضور ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ اور ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرایا تھا

﴿تحقیق و تشریح﴾

وقال عبدالرحمن:...... مکمل حدیث تو کتاب البیوع میں لائے ہیں یہ اس کا حصہ ہے۔

وقال ابوجحيفة:...... ابوجحیفہ بضم الجيم وفتح الحاء۔ نام وہب بن عبداللہ السوائی ہے۔ یہ بھی تعلیق ہے مکمل حدیث کتاب الصیام،" باب من اقسم على اخيه ليفطر في التطوع "میں لائے ہیں۔

(۳۶۱۶)حدثنا محمد بن يوسف قال حدثنا سفيان عن حميد عن انس قال
ہم سے محمد بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ حمید سے وہ انسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ
قدم عبدالرحمن بن عوف المدينة فاخى النبي ﷺ بينه و بين سعد بن الربيع الانصارى فعرض عليه
جب عبدالرحمن بن عوفؓ ہجرت کر کے آئے تو حضور ﷺ نے ان کا بھائی چارہ سعد بن ربیع انصاری سے کر دیا سعد بن ربیع نے انہیں یہ کہا کہ
ان يناصفه اهله وماله فقال عبد الرحمن بارك الله لك في اهلك ومالك
وہ ان کے اہل و مال میں سے آدھا قبول کر لیں لیکن عبدالرحمنؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت عطا فرمائے
دلني على السوق فربح شيئا من اقط وسمن فراه النبي ﷺ بعد ايام
آپ مجھے بازار کا راستہ بتا دیں پس پہلے دن انہیں کچھ پنیر اور گھی نفع میں ملا چند دنوں کے بعد انہیں نبی ﷺ نے دیکھا کہ

و علیه وَضَرٌ من صفرة فقال النبی ﷺ مَهْيَمْ يا عبدالرحمٰن قال
ان کے کپڑوں پر زردی کا اثر ہے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا
يا رسول الله تزوجت امرأة من الانصار وقال فما سُقْتَ فيها
یارسول اللہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کرلی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ انہیں مہر میں تم نے کیا دیا ہے
قال وزن نواة من ذهب فقال النبی ﷺ اولم ولو بشاة
انہوں نے بتایا ایک گٹھلی کے برابر سونا آں حضور ﷺ نے فرمایا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو

﴿تحقیق و تشریح﴾

وعليه وضر من صفرة:...... واؤ حالیہ ہے "وضر" واؤ اور ضاد کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ اللطخ من الخلوق اوطيب له لون اس حال میں کہ ان کے کپڑوں پر خوشبو کی زردی کا اثر ہے۔

مهيم:...... میم اور یاء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی یہ کیا ہے، کیا بات ہے کپڑوں پر زردی کہاں سے آئی؟

مسائل مستنبطه:......

۱: اس حدیث سے حق مہر ثابت ہوا۔

۲: ولیمہ ثابت ہوا۔

فائده:...... ولیمہ وہی ہوتا ہے جو رخصتی کے بعد ہو۔ ولیمہ کے لئے زیادہ خرچ ضروری نہیں حسب توفیق معمولی ولیمہ سے سنت ادا ہو جائے گی جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا" اولم ولو بشاة "ولیمہ کر اگر چہ ایک بکری ہی کیوں نہ ہو۔



(۳۶۱۷) حدثني حامد بن عمر عن بشر بن المفضل قال حدثنا حميد قال حدثنا انس
مجھ سے حامد بن عمرؒ نے حدیث بیان کی وہ بشر بن مفضل سے کہا ہم سے حمید نے حدیث بیان کی کہا ہم سے انسؓ نے حدیث بیان کی کہ
ان عبدالله بن سلام بلغه مقدم النبی ﷺ المدينة فاتاه يسأله عن اشياء فقال
جب عبداللہ بن سلام کو حضور ﷺ کے مدینہ آنے کی اطلاع ہوئی تو آپ حضور ﷺ سے چند امور کے متعلق سوال کرنے آئے انہوں نے کہا کہ
انی سائلک عن ثلث لا يعلمهن الا نبی ما اول اشراط الساعة وما اول طعام
میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جنہیں نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کی پہلی نشانی کیا ہوگی؟ اہل جنت کی ضیافت سب سے پہلے

یا کلہ اھل الجنۃ وما بال الولد ینزع الی ابیہ والی امہ قال اخبرنی بہ جبرئیل انفاً

کس کھانے سے کی جائے گی؟ اور کیا بات ہے کہ بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر؟ حضور ﷺ نے بتایا کہ جواب ابھی مجھے جبرائیل نے بتایا ہے

قال ابن سلام ذاک عدو الیھود من الملائکہ قال اما اول اشراط الساعۃ فنار

عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے ملائکہ میں سے دشمن ہیں حضور ﷺ نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے

تحشرھم من المشرق الی المغرب واما اول طعام یا کلہ اھل الجنۃ فزیادۃ کبد الحوت

جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی جس کھانے سے سب سے پہلے اہل جنت کی ضیافت ہوگی وہ مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا

واماالولد فاذا سبق ماء الرجل ماء المرأۃ نَزَعَ الولدَ واذاسبق ماء المرءۃ ماء الرجل

اور بچہ باپ کی صورت پر اس وقت جاتا ہے جب عورت کے پانی پر مرد کا پانی غالب آجاتا ہے اور جب مرد کے پانی پر عورت کا پانی غالب آجائے

نزعت الولد قال اشھد ان لا الہ الااللہ وانک رسول اللہ

تو بچہ ماں پر جاتا ہے عبداللہ بن سلام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں

قال یا رسول اللہ ان الیھود قوم بُھت فسلھم عنی قبل

پھر آپ نے عرض کی یا رسول اللہ یہودی بڑے افتراء پرداز ہوتے ہیں اس لیے آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں اس سے پہلے کہ

ان یعلموا اسلامی فجاءت الیھود فقال النبی ﷺ ای رجل عبداللہ بن سلام فیکم

میرے اسلام کے بارے میں انہیں کچھ معلوم ہو چنانچہ چند یہودی آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا کہ تمہاری قوم میں عبداللہ بن سلام کون ہیں

قالو اخیرنا وابن خیرنا وافضلنا وابن افضلنا فقال النبی ﷺ

وہ کہنے لگے ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہیں ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

أرَئَیْتُمْ ان اسلم عبد اللہ بن سلام قالوا اعاذہ اللہ من ذاک فاعاد علیھم

تمہارا کیا خیال ہے اگر عبداللہ بن سلام اسلام لائیں وہ کہنے لگے اس سے اللہ انہیں اپنی پناہ میں رکھے حضور ﷺ نے دوبارہ ان سے یہی سوال کیا

فقالوا مثل ذالک فخرج الیھم عبد اللہ فقال اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد ارسول اللہ

انہوں نے یہی جواب دیا اس کے بعد عبداللہ بن سلام باہر آئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

قالوا شرنا وابن شرنا وتنقصوہ قال ھذا کنت اخاف یا رسول اللہ

اب وہ کہنے لگے یہ تو ہم سے بدترین فرد ہے اور سب سے بدترین کا بیٹا عبداللہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اسی کا مجھے ڈر تھا

﴿تحقیق وتشریح﴾

یہ باب گذشتہ کے لئے بمنزل فصل کے ہے۔یہ حدیث کتاب الانبیاء، باب قول اللہ عزوجل " واذقال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ "میں گذر چکی ہے وہاں اس کی تشریح دیکھ لی جائے۔

33

(۴۱۸) حدثنا علي بن عبد الله قال حدثنا سفيان عن عمرو سمع ابا المنهال

ہم سے علی بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی وہ عمرو سے انہوں نے سنا ابومنہال عبدالرحمٰن بن مطعم سے

عبد الرحمان بن مطعم قال باع شريک لي دراهم في السوق نسية فقلت سبحان الله ايصلح هذا

انہوں نے بیان کیا کہ میرے ایک ساجھی نے بازار میں چند درہم ادھار فروخت کیے میں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ جائز ہے؟

فقال سبحان الله والله لقد بعتها في السوق فما عابه احد فسألت البراء بن عازب

پھر کہا سبحان اللہ خدا گواہ ہے کہ میں نے بازار میں اسے بیچا تو کسی نے بھی عیب نہیں لگایا میں نے براء بن عازبؓ سے اس کے متعلق پوچھا

فقال قدم النبي ﷺ ونحن نتبايع هذا البيع فقال

تو آپ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب ہجرت کر کے تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے حضور ﷺ نے فرمایا کہ

ما كان يدا بيدا فليس به بأس وما كان نسية فلا يصلح

خرید وفروخت کی اس صورت میں اگر معاملہ دست بدست ہو تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ادھار پر معاملہ کیا تو یہ صورت جائز نہیں

والق زيد بن ارقم فسله فانه كان اعظمنا تجارة فسألت زيد بن ارقم فقال مثله

اور زید بن ارقم سے بھی مل کر تم اس کے متعلق پوچھ لو کیونکہ وہ ہم میں سب سے بڑے تاجر ہیں میں نے زید بن ارقمؓ سے پوچھا تو آپ نے یہی فرمایا

وقال سفيان مرة فقال قدم علينا النبي ﷺ المدينه

سفیانؒ نے ایک مرتبہ یوں حدیث بیان کی کہ نبی کریم ﷺ جب ہمارے یہاں مدینہ منورہ تشریف لاتے

ونحن نتبايع وقال نسية الى الموسم او الحج،

تو ہم خرید وفروخت کرتے تھے اور بیان کیا کہ ادھار موسم تک کے لئے یا حج تک کے لئے

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ کتاب البیوع ، باب بیع الورق بالذھب نسیئة اور کتاب الشرکة باب الاشتراک فی الذھب والفضة میں لائے ہیں

وقال سفيان مرة:...... سفیان نے اس روایت کو دو طرح سے روایت کیا ہے (۱) ادھار کی مدت کی تعیین نہیں کی (۲) مدت کی تعیین کی ہے۔ **اوالحج :......** شک راوی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

﴿۱۱۲﴾

باب اتیان الیھود النبی ﷺ حین قدم المدینة

یہ باب ہے جب نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کے پاس یہودیوں کے آنے کی تفصیلات کے بیان میں

ھادوا	صاروا	یھودا	واما	قوله	ھُدْنَا	تُبْنَا	ھائِدٌ	تائِبٌ،
ھادو کے معنی ہیں کہ یہودی ہوئے لیکن ھُدْنَا تُبْنَا کے معنی میں ہے کہ ہم نے توبہ کی ھائد بمعنی تائب ہے								

﴿تحقیق و تشریح﴾

امام بخاریؒ اپنی عادت مبارکہ کے مطابق لفظ حدیث (الیھود) سے ملتی جلتی قرآنی آیات لا رہے ہیں۔

ھَادُوْا:...... وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ [۱] کی طرف اشارہ ہے۔ امام بخاریؒ نے "ھَادُوْا" کا معنی صاروا یھودا (سب یہودی ہو گئے) کیا ہے۔

ھُدْنَا:...... اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ [۲] کی طرف اشارہ ہے "ھُدْنَا" کا معنی "تُبْنَا" (ہم نے رجوع کیا) کیا ہے۔ یاد رہے کہ امام بخاریؒ نے تفسیر کرتے وقت ابوعبیدہ کی کتاب مجاز القرآن کو مدار بنایا ہے۔ ابوعبیدہ نے دونوں لفظوں (ھادوا۔ ھدنا) کی تشریح اسی طرح کی ہے جس طرح امام بخاریؒ نے بیان کی ہے۔ علامہ جوہریؒ نے "ھاد یھود ھوداً" کی تفسیر 'تاب ورجع الی الحق' کی ہے۔

ھائد:...... امام بخاریؒ نے اس کا معنی تائب کیا ہے۔ یہ قرآن کی آیت کا حصہ نہیں ہے بلکہ "ھاد یھود ھوداً" اسم فاعل کا صیغہ ہے، ھائد، بمعنی توبہ کرنے والا۔

یھود کی وجه تسمیه:...... حضرت یعقوب علیہ السلام کے بڑے بیٹے کا نام یہودا تھا ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے انہیں یہودی کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ یعقوب علیہ السلام کا لقب اسرائیل تھا ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے۔

(۴۱۹) حدثنا مسلم بن ابراهيم قال حدثنا قرة عن محمد عن ابى هريرة
ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی کہا ہم سے قرہ نے حدیث بیان کی وہ محمد سے وہ ابوہریرہؓ سے کہ
عن النبى ﷺ قال لو امن بى عشرة من اليهود لامن بى اليهود
نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی مجھ پر ایمان لے آتے تو تمام یہود مسلمان ہو جاتے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عشرة من الیھود:...... دس یہودی اسلام لے آئیں تو اس سے تمام یہودی مسلمان ہو جائیں گے۔ مراد رؤساء یہود ہیں۔ ورنہ تو دس سے زائد یہودی مسلمان ہو چکے تھے۔

---

[۱] (پارہ ۶ سورۃ مائدہ آیت ۴۱) [۲] (پارہ ۹ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۶)

(۴۲۰) حدثنی احمد او محمد بن عبیداللہ الغدانی حدثنا حماد بن اسامۃ اخبرنا ابو عمیس عن قیس بن مسلم
مجھ سے احمد یا محمد بن عبیداللہ غدانی نے حدیث بیان کی کہ ہم سے حماد بن اسامہ نے حدیث بیان کی کہ ہمیں ابو عمیس نے خبر دی وہ قیس بن مسلم سے
عن طارق بن شھاب عن ابی موسیٰ قال دخل النبی ﷺ المدینۃ واذا ناس من الیھود یعظمون عاشوراء
وہ طارق بن شہاب سے وہ ابو موسیٰ اشعری سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا یہودی عاشوراء کے دن کی تعظیم کرتے ہیں
ویصومونہ فقال النبی ﷺ نحن احق بصومہ فامر بصومہ
اور اس دن روزہ رکھتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے اسی دن کے روزے کا حکم دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... حدیث کی بظاہر ترجمۃ الباب سے مناسبت نہیں؟

جواب:...... اس حدیث میں یہود کا تذکرہ ہے لہٰذا مناسبت پائی گئی۔

(۴۲۱) حدثنی زیاد بن ایوب قال حدثنا ھُشَیم قال اخبرنا ابو بشر عن سعید بن جبیر
ہم سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی کہا ہم سے ہشیم نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو بشر نے خبر دی وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباس قال لما قدم النبی ﷺ المدینۃ وجد الیھود یصومون عاشوراء
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب مدینہ آئے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں
فسئلوا عن ذلک فقالوا ھذا ھو الیوم الذی اظھر اللہ فیہ موسیٰ وبنی اسرائیل علی فرعون ونحن نصومہ
اس کے متعلق ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور بنو اسرائیل کو فرعونیوں پر فتح دی چنانچہ ہم روزہ رکھتے ہیں
تعظیماً لہ فقال رسول اللہ ﷺ نحن اولیٰ بموسیٰ منکم ثم امر بصومہ
اور اس دن کی تعظیم کرتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا ہم موسیٰ سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں اور آپ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

ترجمۃ الباب سے مناسبت:...... ترجمۃ الباب سے مناسبت اس طرح ہے کہ اس میں بھی یہود کا ذکر ہے۔

یہ حدیث کتاب الصوم، باب صیام عاشوراء میں گذر چکی ہے۔

سوال:...... اس سے تو یہود کی اتباع لازم آتی ہے؟

جواب:...... جن امور میں وحی نازل نہ ہوئی ہوتی آپ اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے۔

سوال:...... روزہ یہود کی طرح دس محرم کو رکھا گیا ہے یا اس کے ساتھ ایک اور روزہ ملانا سنت ہے؟

جواب:...... ایک دن ملانا سنت ہے خواہ نو محرم کا ملائے یا گیارہ محرم کا۔

سوال:...... فرعون پر کس طرح غلبہ پایا؟

جواب:...... بروز جمعہ دس محرم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام چھ لاکھ بیس ہزار بنی اسرائیل کو دریا قلزم سے پار لے گئے اور فرعون اپنے لشکر سمیت دریا میں غرق ہوا۔

(۴۲۲) حدثنا عبدان حدثنا عبدالله عن یونس عن الزهری قال
ہم سے عبدان نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے عبداللہ نے حدیث بیان کی وہ یونس سے وہ زہری سے انہوں نے بیان کیا کہ
اخبرني عبیدا لله بن عبدالله بن عتبة عن عبدالله بن عباس ان النبی ﷺ کان یسدل شعره
مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی وہ عبداللہ بن عباسؓ سے کہ نبی کریم ﷺ سر کے بالوں کو پیشانی پر لٹکا دیتے تھے
وکان المشرکون یفرقون رؤسهم وکان اهل الکتاب یسدلون رؤسهم وکان النبی ﷺ
اور مشرکین مانگ نکالتے تھے۔اور اہل کتاب بھی اپنے سروں کے بال لٹکے رہنے دیتے تھے۔اور نبی کریم ﷺ
یحب موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر فیه بشئ ثم فرق النبی ﷺ راسه
اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے ان امور میں جن میں کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا پھر بعد میں آپ ﷺ بھی مانگ نکالتے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

عبدالله :...... عبداللہ ابن مبارک مراد ہیں۔اور یہ حدیث باب صفة النبی ﷺ میں گذر چکی ہے۔

حدیث الباب کی ترجمة الباب سے مناسبت:...... حدیث سابق کی مناسبت سے اس حدیث کو باب میں ذکر دیا۔

﴿۱۱۳﴾

باب اسلام سلمان فارسی

یہ باب ہے سلمان فارسیؓ کے ایمان کے بیان میں ہے

(۴۲۳) حدثني زیاد بن ایوب قال حدثنا هُشیم قال اخبرنا ابوبشر عن سعید بن جبیر
مجھ سے زیاد بن ایوب نے حدیث بیان کی، کہا ہم سے ھشیم نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں ابو بشر نے خبر دی، وہ سعید بن جبیر سے
عن ابن عباس قال هم اهل الکتاب جزؤه أجزاءً فآمنوا ببعضه وکفروا ببعضه،
وہ ابن عباسؓ سے انہوں نے فرمایا وہ اہل کتاب ہی تو ہیں جنہوں نے آسمانی صحیفے کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور بعض پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کیا

﴿تحقیق و تشریح﴾

حضرت سلمان فارسیؓ کے مختصر حالات:...... قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ اصفہان،

خوزستان، ایران کے رہنے والے تھے۔ خندق کھودنے کا مشورہ آپؓ نے دیا غزوہ خندق (احزاب) میں شریک ہوئے اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے۔ عراق میں رہائش اختیار کی۔ کھجور کے پتوں کی چیزیں بنا کر بیچتے اور اس پر گزارا کرتے تھے۔ مدائن کے گورنر رہے۔ ۳۶ھ میں مدائن میں وفات پائی۔ کل مرویات ۶۰ ہیں۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ:

حضرت سلمانؓ خود اپنے اسلام لانے کا مفصل قصہ بیان فرماتے ہیں کہ میں صوبہ اصبہان میں ایک جگہ کا رہنے والا ہوں جس کا نام جے تھا میرا باپ اس جگہ کا چوہدری اور سردار تھا اور مجھ سے بہت ہی زیادہ اس کو محبت تھی میں نے اپنے قدیم مذہب مجوسیت میں اتنی زیادہ کوشش کی کہ میں آتشکدہ کا محافظ بن گیا۔ مجھے باپ نے ایک مرتبہ اپنی جائیداد کی طرف بھیجا، راستہ میں میرا گزر نصاریٰ کے گرجے پر ہوا میں سیر کے لئے اس میں چلا گیا میں نے ان کو نماز پڑھتے دیکھا تو مجھے وہ پسند آ گئی اور اس دین کو پسند کرنے لگا شام تک میں وہیں رہا ان سے میں نے دریافت کیا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے انہوں نے کہا ملک شام میں ہے۔ رات کو میں گھر واپس آیا گھر والوں نے پوچھا کہ تو تمام رات کہاں رہا میں نے تمام قصہ سنایا، باپ نے کہا کہ بیٹا وہ دین اچھا نہیں ہے تیرا اور تیرے بڑوں کا جو دین ہے وہی بہتر ہے، میں نے کہا ہرگز نہیں وہی دین بہتر ہے باپ کو میری طرف سے خدشہ ہو گیا کہ کہیں چلا نہ جائے اس لئے میرے پاؤں میں ایک بیڑی ڈال دی اور گھر میں قید کر دیا میں نے عیسائیوں کے پاس کہلا بھیجا کہ جب شام سے سوداگر (لوگ جو اکثر آتے رہتے تھے) آئیں تو مجھے اطلاع کرادیں۔ چنانچہ کچھ سوداگر آئے اور ان عیسائیوں نے مجھے اطلاع کرادی جب وہ سوداگر واپس جانے لگے تو میں نے اپنی پاؤں کی بیڑی کاٹ دی اور بھاگ کر ان کے ساتھ شام چلا گیا وہاں پہنچ کر میں نے تحقیق کی کہ اس مذہب کا سب سے زیادہ ماہر کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں بشپ ہے میں اس کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ مجھے تمہارے دین میں داخل ہونے کی رغبت ہے اور تمہاری خدمت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے منظور کر لیا میں اس کے پاس رہنے لگا لیکن وہ کچھ اچھا آدمی نہ نکلا لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دیتا اور جو کچھ جمع ہوتا اس کو اپنے خزانہ میں رکھ لیتا غریبوں کو کچھ نہ دیتا وہ مر گیا اس کی جگہ دوسرے شخص کو بٹھایا گیا وہ اس سے بہتر تھا اور دنیا سے بے رغبت تھا میں اس کی خدمت میں رہنے لگا اور اس سے مجھے محبت ہو گئی بالآخر وہ بھی مرنے لگا تو میں نے اس سے پوچھا کہ مجھے کسی کے پاس رہنے کی وصیت کرو۔ اس نے کہا کہ میرے طریقہ پر صرف ایک شخص دنیا میں ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہے وہ موصل (عراق کا شہر) میں رہتا ہے تو اس کے پاس چلے جانا۔ میں اس کے مرنے کے بعد موصل چلا گیا اور اس سے جا کر اپنا قصہ سنایا اس نے اپنی خدمت میں رکھ لیا وہ بھی بہترین آدمی تھا آخر اس کی وفات ہونے لگی تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ فلاں شخص کے پاس نصیبین میں چلے جانا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس سے اپنا قصہ سنایا اس نے اپنے پاس رکھ لیا وہ بھی اچھا آدمی تھا جب اس کے مرنے کا وقت آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا عموریا میں فلاں شخص کے پاس چلے

جانا میں وہاں چلا گیا اور اس کے پاس اسی طرح رہنے لگا وہاں میں نے کچھ کمائی کا دھندا بھی کیا جس سے میرے پاس چند گائیں اور کچھ بکریاں جمع ہوگئیں جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے اس سے پوچھا کہ اب میں کہاں جاؤں اس نے کہا کہ اب خدا کی قسم کوئی شخص اس طریقہ کا جس پر ہم لوگ ہیں عالم نہیں رہا البتہ نبی آخر الزمان کے پیدا ہونے کا زمانہ قریب آ گیا ہے جو دین ابراہیمی پر ہوں گے عرب میں پیدا ہوں گے اور ان کی ہجرت کی جگہ ایسی زمین ہے جہاں کھجوروں کی پیداوار بکثرت ہے اور اس کے دونوں جانب کنکریلی زمین ہے وہ ہدیہ لیں گے اور صدقہ نہیں کھائیں گے ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی (یہ ان کی علامات ہیں اسی وجہ سے حضرت سلمانؓ نے ان علامات کی تحقیق کی تھی) پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس سرزمین پر پہنچ جانا۔ اس کے انتقال کے بعد قبیلہ بنو کلب کے چند تاجروں کا وہاں سے گزر ہوا میں نے ان سے کہا کہ اگر تم مجھے اپنے ساتھ عرب لے چلو تو اس کے بدلے میں یہ گائیں اور بکریاں تمہاری نذر ہیں انہوں نے قبول کر لیا اور مجھے وادی القریٰ (یعنی مکہ مکرمہ) لے آئے اور وہ گائے اور بکریاں میں نے ان کو دے دیں لیکن انہوں نے مجھ پر یہ ظلم کیا کہ مجھے مکہ مکرمہ میں اپنا غلام ظاہر کیا اور مجھے بیچ دیا۔ بنو قریظہ کے ایک یہودی نے مجھے خرید لیا اور اپنے ساتھ اپنے وطن مدینہ طیبہ لے آیا مدینہ طیبہ کو دیکھتے ہی میں نے ان علامتوں سے جو مجھے عموریا کے ساتھی (پادری) نے بتائی تھی پہچان لیا کہ یہی وہ جگہ ہے میں وہاں رہتا رہا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ تشریف لائے حضور اس وقت تک قبا ہی میں تشریف فرما تھے میں نے حضور ﷺ کی خبر سن کر جو کچھ میرے پاس تھا وہ لیجا کر پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ صدقہ کا مال ہے حضور ﷺ نے خود تناول نہیں فرمایا صحابہ (فقراء) سے کہا کہ تم کھا لو میں نے اپنے دل میں کہا ایک علامت تو پوری نکلی پھر میں مدینہ واپس آ گیا اور کچھ جمع کیا کہ اس دوران میں حضور ﷺ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئے میں نے کچھ (کھجوریں اور کھانا وغیرہ) پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ ہدیہ ہے حضور نے اس میں تناول فرمایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ دوسری علامت بھی پوری ہوگئی اس کے بعد میں ایک مرتبہ حاضر خدمت ہوا اس وقت حضور ﷺ (ایک صحابی کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے) بقیع میں تشریف فرما تھے میں نے سلام کیا اور پشت کی طرف گھومنے لگا آپ سمجھ گئے اور اپنی چادر مبارک کمر سے ہٹا دی میں نے مہر نبوت کو دیکھا میں جوش میں آ کر اس پر جھک گیا اس کو چوم رہا تھا اور رو رہا تھا حضور ﷺ نے فرمایا سامنے آؤ میں سامنے حاضر ہوا اور حاضر ہو کر سارا قصہ سنایا اس کے بعد میں اپنی غلامی کے مشاغل میں پھنسا رہا ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے آقا سے مکاتبت کا معاملہ کر لو میں نے اس سے معاملہ کر لیا اس نے دو چیزیں بدل کتابت قرار دیں ایک یہ کہ چالیس اوقیہ نقد سونا (ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم تقریبا ۳-۴ ماشہ کا) دوسری یہ کہ تین سو درخت کھجور کے لگاؤں اور ان کی پرورش کروں یہاں تک کہ کھانے کے قابل ہو جائیں چنانچہ حضور اقدس ﷺ نے وہ درخت اپنے دست مبارک سے لگائے جس کا قصہ شمائل میں موجود ہے اور تقدیر الٰہی سے کسی جگہ سے سونا حضور ﷺ کے پاس آ گیا حضور ﷺ نے حضرت سلمانؓ کو مرحمت فرما دیا کہ اس کو جا کر اپنے بدل کتابت میں دیدو۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور یہ کیا کافی ہوگا وہ بہت زیادہ مقدار ہے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ سے عجب نہیں پورا فرما دیں، چنانچہ میں نے اس میں سے

وزن کر کے چالیس اوقیہ سونا اس کو تول دیا (جمع الفوائد) اس قصہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شمائل کی روایت میں حضور اقدس ﷺ کا حضرت سلمانؓ کو خریدنا اسی لحاظ سے کہا گیا ہے کہ ان کا بدل کتابت حضور ﷺ ہی نے ادا فرمایا اور اپنے دست مبارک سے درخت لگائے اور خود ہی اپنے پاس سے وہ سونا عطا فرمایا جو بدل میں قرار پایا تھا حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں دس سے زیادہ آقاؤں کی غلامی میں رہا۔ غزوۂ خندق میں انہیں کے مشورہ سے خندق کھدوائی گئی ورنہ عرب میں اس سے پہلے خندق کا دستور نہ تھا اور نہ ہی لوگ خندق کو جانتے تھے۔

سوال:...... حدیث کو ترجمۃ الباب سے بظاہر مناسبت نہیں ہے؟

جواب:...... حضرت سلمان فارسیؓ کا دس مالکوں کے قبضہ میں یکے بعد دیگرے آنا اسلام کی خاطر تھا۔

(۳۲۴)حدثني الحسن بن عمر بن شقيق قال حدثنا معتمر قال ابي
مجھ سے حسن بن عمر بن شقیق نے حدیث بیان کی کہا ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی کہ میرے والد نے بیان کیا،
ح وحدثنا ابو عثمان عن سلمان الفارسي انه تداوله بضعة عشر من رب الى رب
تحویل اور ہم سے ابو عثمان نے حدیث بیان کی، سلمان فارسیؓ کے واسطے سے کہ آپ دس مالکوں کے قبضہ میں تبدیل ہوئے تھے

﴿تحقیق و تشریح﴾

حضرت سلمان فارسیؓ کا دس مالکوں کے قبضہ میں یکے بعد دیگرے آنا اسلام کی خاطر تھا۔ گھر سے حقیقی اسلام کی تلاش میں نکلے۔ قافلہ والوں نے غلام بنا کر بیچ ڈالا دس لوگوں نے خریدا۔ اس حدیث میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

(۳۲۵)حدثنا محمد بن يوسف البيكندى قال حدثنا سفيان عن عوف عن ابي عثمان
ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے حدیث بیان کی کہا ہم سے سفیان نے حدیث بیان کی، وہ عوف سے وہ ابو عثمان سے
قال سمعت سلمان يقول انا من رامهرمز
انہوں نے کہا کہ میں نے سلمان فارسیؓ سے سنا، آپ بیان کرتے تھے کہ میں رام ہرمز (فارس میں ایک مقام) کا رہنے والا ہوں

﴿تحقیق و تشریح﴾

رام ھرمز:...... میم کے ضمہ کے ساتھ خوزستان کا ایک شہر ہے اور خوزستان عراق کے قریب فارس (ایران) کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔

(۳۲۶) حدثني الحسن بن مدرك قال حدثنا يحيى بن حماد قال اخبرنا ابوعوانة
مجھ سے حسن بن مدرک نے حدیث بیان کی کہا ہم سے یحییٰ بن حماد نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابو عوانہ نے خبر دی
عن عاصم الاحول عن ابي عثمان عن سلمان قال فترة بين عيسى و محمد ﷺ ستمائة سنة
وہ عاصم احول سے وہ ابو عثمان سے وہ سلمان فارسیؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا کہ عیسیٰ اور محمد ﷺ کے درمیان چھ سو سال کی مدت ہے

﴿تحقیق و تشریح﴾

سوال:...... اس حدیث کی ترجمۃ الباب سے بظاہر مناسبت نہیں ہے۔ تو پھر امام بخاریؒ اس کو یہاں کیوں لائے ہیں؟

جواب(۱):...... یہ اوراو پر والی حدیث دونوں کا تعلق حضرت سلمان فارسیؓ سے ہے ان میں حضرت سلمان کا ارشاد منقول ہے اس لئے ان کو یہاں ذکر کر دیا ہے[1]

جواب (۲):...... علامہ کرمانیؒ نے مناسبت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان احادیث کا تعلق حضرت سلمان فارسیؓ سے ہے وہ اس طرح کہ آپ دس مالکوں کے بعد اپنی منزل یعنی اسلام تک پہنچے۔ اور یہ منزل آنحضرت ﷺ کی ہجرت اور حضرت سلمانؓ کی ہجرت کے بعد ملی۔

فترة بين عيسىٰ و محمد ﷺ:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آنحضرت ﷺ کے درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے۔ ان دونوں اولوالعزم پیغمبروں کے درمیان کوئی نبی نہیں آیا۔

سوال:...... حضرت ابن عباسؓ تو فرماتے ہیں کہ حضرت حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کیلئے نبی بن کر آئے ہیں اور اسی طرح شعیب بن ذی مھرم بھی نبی بن کر آئے ہیں (یہ شعیب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سسر کے علاوہ ہیں)۔

جواب:...... یہ دونوں (۱) حنظلہ (۲) شعیب ، اللہ کے نیک بندے تو تھے لیکن نبی نہیں، اس لئے آنحضرت ﷺ کا واضح ارشاد پاک موجود ہے آپ نے فرمایا" **انا اولی الناس بعیسی بن مریم (علیهما السلام) لانه لیس بینی و بینه نبی** "[2]

تمت بعون اللہ تعالیٰ وبفضله العظيم
ويليه جلد اخر من كتاب التفسير ان شاء الله تعالیٰ

[1] (عمدۃ القاری ص ۴۷ ج ۱۷) [2] (عمدۃ القاری ص ۴۷ ج ۱۷)